[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٩٢

[illegible]

[illegible]

در مطبع [illegible] نصرت المطابع دہلی طبع شد

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہٗ



الحمد للہ احسان اللہ علی الحی وانعامہ علی محمد والصلوٰۃ علیٰ نبیہ ... الذین بنا ...

یا رب فہم ما ہمہ اعلیٰ مکان تو	دار السلام شہید سو لا مکان تو
ہر کس ز ما غریب کمر بستہ بسفر	در ہیچ یک مکین نیم لا مکان تو

اے خدا حمد وثنا صیحون مین تیرا انتظار کرتی ہے اور تجھکو نذر ادا کیجائیگی

اے تو جو دعا کا سننے والا ہے سارے بشر تجھ پاس آوینگے (۶۵ زبور

اور ۲) مین بیگناہی مین اپنے ہاتھ دہوونگا تب مین اے خداوند تیرے مذبح کا

مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۵ع ونسخۂ تفسیر زبور مصنفہ قیس جوزف آوین مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ع نزدم بودند پس در آیات مندرجہ این کتاب دولت فائدہ اگر کہ ... محل شک ...

طواف کرونگا تاکہ مین تیری شکرگزاری بیان کرون اور تیری عجایب قدرتین بیان
کرون اے خداوند مجکو تیرے رہنے کا گہر بہایا وہ مکان جہان تیرا جلال رہتا ہے
خوش آیا (۲۶ زبور ۶-۸) مبارک ہے وہ جسے تو نے برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ)
کیا اور اپنے حضور (معراج) مین بلایا تاکہ وہ تیری بارگاہو نمین سکونت کرے
ہم تیرے گہر ہان تیری ہی مقدس ہیکل کی خوبی سے سیر ہونگے (۶۵ زبور ۴)
تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک مین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے (۸۴ زبور ۴)

عمارت گر ہے کون اس سے زیادہ	کہ ہرش صد ہزاران حمد باداء
ہے اسکی قصر آرائی کی تو شان	بَنَیْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَادًا

آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہین اور فلک اسکی دستکاری دکہاتا ہے
ایکدن دوسرے دن سے باتین کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو
معرفت بخشتی ہے انکی کوئی لغت اور زبان نہین انکی آواز سنی نہین
جاتی ساری زمین مین انکا تار گزرگیا اور دنیا کے کنارون تک انکا
کلام پہونچا ہے انمین اسنے آفتاب کے لیے خیمہ کہڑا کیا ہے جو دولہا کی مانند
خلوت خانہ سے نکل آتا ہے اور پہلوان کی طرح میدان مین دوڑنے سے خوش
ہوتا ہے (۱۹ زبور ۱-۵) اسکی بنیاد مقدس پہاڑون پر ہے یہوواہ (یعنے
خدا) صیحون کے پہاٹکونکو یعقوب کے سارے مسکنون سے زیادہ پیار کرتا ہے
اے شہر خدا تجہمین جلال والی باتین کہی گئین (۸۷ زبور ۱-۳) اے
یروسلم یہوواہ کی تعریف کر اے صیحون اپنے خدا کی حمد کر (۱۴۷ زبور ۱۲)
اسکا غصہ ایکدم کا ہے اور اسکے کرم مین زندگی ہے اگر رونا شام کو ہو

تو صبح کو گانے کی نوبت ہوتی (۳۰ زبور ۵)

خداوند یکہ باب لطف اکرد	بما افرون تر از عالم عطا کرد
ز ابراہیم تا احمد شفیعان	ز صحن کعبہ تا اقصیٰ زما کرد

نعت حضرت سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا دل جوش مار رہا ہے مین اچھی بات کہتا ہون میرے کام بادشاہ کے لیے ہون میری زبان زود نویس کا قلم ہو تو بنی آدم مین از حد حسین و جمیل ہے تیرے لبوں مین لطف آمیز ملا گیا ہے اسلئے ابد تک خدا نے تجھے برکت دی ہے اے پہلوان اپنی تلوار کمر پر باندہ اپنے جلال اور اپنی حشمت سمیت اور اپنی حشمت مین سچائی اور فروتنی اور صداقت کے واسطے سوار ہو کر آگے بڑہ اور تیرا دہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کامونکی راہ دکھاے گا بادشاہ کے دشمنون کے دلین تیرے تیر تیز کئے گئے ہین امتین تیرے تلے گرین گی (۴۵ زبور ۱-۵) صلی اللہ علیٰ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین جکا مرتبہ اس پیشین گوئی سے ثابت ہے دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالتا میرا برگزیدہ (یعنی مصطفیٰ صلعم) جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اسپر رکہی وہ قومون پر عدالت ظاہر کریگا (۲) وہ نہ چلائے گا اور اپنی صدا بلند نہ کرے گا اور اپنی آواز بازارونمین نہ سنائے گا (۳) وہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑے گا اور سن کو جس سے دہوان اٹھتا ہے نہ بجھائیگا جبتک انصاف کو صداقت کے ساتھ انجام نہ دے (۴) وہ نہ گھٹیگا اور نہ تھکیگا جبتک

کہ راستی کو زمین پر قایم نکرے اور جزیرے اُسکی شریعت کی راہ دیکھینگے (۵) خداوند خدا جو آسمانونکو خلق کرتا اور اُنہین تانتا جو زمین کو اور اُنہین جو اُسمین سے نکلتے ہین پہیلاتا اور اُن لوگون کو جو اُسپر ہین سانس دیتا اور اُنکو جو اُسپر چلتے ہین روح بخشتا یون فرماتا ہے (۶) مین خداوند نے تجہے صداقت کے لئے بلایا مین تیرا ہاتہ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور لوگونکے عہد اور قومونکے نور کے لئے تجہے دونگا (۷) کہ تو اندہونکی آنکہین کہولے اور بند ہوؤنکو قید سے نکالے اور اُنکو جو اندہیرے مین بیٹہے ہین قیدخانہ سے چہڑاوے (۸) خداوند مین ہون یہ میرا نام ہے اور اپنی شوکت دوسرے کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میرے لئے ہوتی کہودی ہوئی مورتونکے لئے ہونے نہ دونگا (۹) دیکہو آئندہ کی (یعنے گزشتہ) کی باتین جو نہین سو وقوع مین آئین اور مین نئی باتین بتاتا ہون اُس سے پیشتر کہ واقع ہون مین تمسے بیان کرتا ہون (۱۰) خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ تم جو سمندر پر گزرتے ہو اور تم جو اُسمین بستے ہو اے جزیرو اور اُنکے باشندو تم زمین پر سرتاسر اُسکی ستایش کرو (۱۱) بیابان اور اُسکی بستیان قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرین چٹانون کے بسنے والے ایک گیت گائین پہاڑونکی چوٹیون پر سے للکارین (۱۲) وے خداوند کا جلال ظاہر کرین اور جزیرونمین اُسکی ثناخوانی کرین (یسعیاہ ۴۲ باب ۱-۱۲) اس پیشین گوئی مین پہلی بات یہ ہے کہ عدالت ظاہر کریگا یہ تو خاص منصب حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تہا اور حضرت عیسیٰ ؑ کو تو خود زمین پر سر رکہنے کی جگہ نہتی (متی ۸ باب ۲۰) دوسرے

چلاوے گا (متی ۱۲ باب ۱۹ مین ہے وہ جہگڑا اور شور نکریگا انتہی یا یہ کہ لوگونکے
آگے اپنا تفاخر نہ کریگا یعنے فروتن ہوگا تیسرے وہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑیگا
اور سن کو الخ یعنے عاجزون کا ہمدرد اور یہ صفت حضرت نبی ع اسلام کی عام
ہی دیکہو میزان الحق چہاپہ لدہیانہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۲۵۶ مین یہ عبارت درشان
حضرت نبی اسلام صلعم کہ فقرا و مساکین پر مہربان الخ اور ڈین آف ناریچ کی
کرۂ تسلیم سے ظاہر ہے کہ پیمبر نے اپنے ہموطنون کے طعن و تشنیع کو حلم اور نہایت
دلچسپ گفتگو اور اطوار سے گوارا کیا ادنی اور اعلی سے بامروت اور خوش خلق
اور غریبون پر مہربان اور سخی تھے (منقول از تذکرہ محمد تالیف پریڈوکس صفحہ ۱۹
از حمایۃ الاسلام صفحہ ۸۴ دفعہ ۲۰ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ
فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء چوتھے وہ نہ گھٹیگا یہ دین اسلام کی
ترقی اور بزرگان اسلام کی کوششونکی سب تعریف ہے پانچوین جزیرے اسکے
شریعت الخ یہ صاف صاف دین اسلام کا حال کہولدیا کیونکہ توریت کے بعد
کسی نبی کو کوئی شریعت نہین ملی ہی سوائے قرآن مجید کے جو کہ حضرت رسول اللہ
صلعم پر نازل ہوا چہٹے تیری حفاظت کرونگا حقتعالی اپنے نبی سے فرماتا ہے واللہ
یعصمک من الناس ع (مائدہ ع ۱۰) ساتوین نبی شوکت دوسرے کو نہ دونگا الخ اسکا وقوع
بت شکنی اہل اسلام خصوصاً بربادی بت ہاے مکہ معظمہ سے ثابت ہے آٹھوین
نئی باتین تبلاتا ہون یعنے آئندہ کی خبر دیتا ہون نوین قیدار کے آباد دیہات
اپنی آواز بلند کرین یہ اولاد اسمعیل کے لے خوشخبری یعنے ہمارے پیغمبر حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ہے کیونکہ قیدار حضرت

دیباچہ

اسمعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے دیکھو پیدائش ۲۵ باب ۱۳ - اور اُسمین ایک بڑا اسپدیہ ہے کہ دسوین اور گیارہوین آیتوںمین سمندر پر گزرنیولے آور جزیرے اور بیابان اور چٹانونکے بسنے ولے مرقوم ہین اور نام کسی شہر کا نہین آیا سوا قیدار کے اس سے ظاہر ہے کہ قیدار کے لئے خصوصاً اور تمام جہان کے لئے عموماً یہ خوشخبری ہے اور یہ ہی غور کرنا چاہیے کہ قبل لفظ قیدار کے بیابان کا لفظ ہے جو لفظ عرب کا ترجمہ ہے دیکھو خاتمہ دولت فاروقی کا باب اول اس سے ثابت ہے کہ یہ خوشخبری خاص اہل عرب اور اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام کیواسطے ہے

تا زیب عرب شد آن تن پاک یک رکن زبارگاہ اوجش	شد کاخ عجم نگون سر خاک لولاک لما خلقت الافلاک

پھر یہ کہ وہ فرماتا ہے یہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کے فرقون کے برپا کرنے اور اسرائیل کے بچے ہوؤنکے پھر لانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ مین تجھکو غیر قومونکے لئے نور بخشونگا کہ تجھ سے میری نجات زمین کے سب کنارون تک پہنچے خداوند اسرائیل کا نجات بخشنے والا اور اُسکا قدوس اُسے جسے انسان حقیر جانتا ہے اور اُسے جس سے اُمت کو نفرت ہے اور اُسے جو امیرونکا چاکر ہے یون فرماتا ہے کہ شاہان تجھے دیکھین گے اور اُٹھ کھڑے ہونگے شہزادے بہی سجدہ کرینگے خداوند کے لئے جو صادق القول ہے اور اسرائیل کا قدوس ہے جسنے تجھے برگزیدہ کیا ہے انتہی (یسعیاہ ۴۹ باب ۶ و ۷) اسرائیل کے بچے ہوؤنکا پھر آنا صرف زمانہ اسلام مین ہوا کیونکہ مسیح کے زمانہ مین تو بنی اسرائیل فراوانی

اسکے بعد رومیونکی لڑائی مین تیرہ لاکھ قتل ہوے اور پھر برباد ہوتے گئے یہانتک کہ تمام دنیا مین صرف نوہ لاکھ رہگئے ہین اور پہرا لانے کیلیے حقتعالی سورۃ مائدہ رکوع ۹ مین فرماتاہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ از شہادت قرانی مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ لکہنو ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۹۴ فصل ۱۲۶) اور بندہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ڈالو بہیت کے درجہ مین ہوگا غیر قومون سے مراد اسرائیلی قوم کے سوا جتنی قومین ہین جسے انسان حقیر جانتاہے الخ یہ آخار اسلام کی پست حالیان اور شدت عداوت یہود کما قال اللہ تعالی (سورہ مائدہ آیت ۹۱) الخ از شہادت قرانی صفحہ ۲۰۱ فصل ۱۲۸)

اور اس پیشین گوئی مین امت کے لفظ سے یہی قوم یہود مراد ہے کیونکہ اس لفظ کا خیرہ اور جمع نصارا اور اہل اسلام کے وقت مین ہوا اور امیرونکا چاہ ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۵۲ مین ہے کہ حضرت صلعم خدیجہ کے پاس جو مالدار تہے نوکر ہوگئے اور ایک بہت بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب نے اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲ مین لکہاہے یہی لڑکا محمد تہا اپنے چچا کی ملازمت مین بطور شترسوار کے ۲۵ برس تک رہے بعدہ آپ نے ایک بیوہ خدیجہ کی نوکری کرلی (از حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء صفحہ ۹ دفعہ ۱۲ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) شاہان تجہے دیکہین گے الخ یہ اسلام کی اقبالمندی کہ جسے سب اچہی طرح جانتے ہین سجدہ کرینگے الخ یہ قدیم محاورہ ہے جیسے ارنون نکلا اور (داؤد) بادشاہ کے آگے جہکا

زمین پر سجدہ کیا (۲ سموئیل ۲۴ باب ۲۰) اور برگزیدہ بہ حضرت محمد مصطفی صلعم کا اس
پیشین گوئی کے آخر میں صاف صاف نام بتلا دیا ہے

مسیح از مقدس فرخ پیامی	کلیم اللہ بہ جش خوش کلامی
شب معراج در محراب اقصیٰ	صفوف انبیا را شد امامی

الہی اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے سب آل و اصحاب کی
محبت ہمارے دلوں میں قایم کر خصوصاً حضرت رسولخدا کے یار وفادار صاحب
وقار خواجہ ابرار حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

در جہان یار احمد مختار	ہم مزارش شد و قریب مزار
ماند ہر جا مصاحب شد و دین	ثانی اثنین اذ ہما فی الغار

اور شاہنشاہ فلک بارگاہ ملایک سپاہ شرف اسلام عالیمقام حضرت عمر فاروق
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ - اور جامع قران کامل الحیاء والایمان رفیع المکان
حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

در بالا وج عثمان غنی شد	کہ ذوالنورین از مہر نبی شد
ازان دو دختر نیک اختر شاہ	چو مہر و مہ مکان پر روشنی شد

اور جناب شیر خدا شاہ لافتا تاجدار ہل اتی حضرت علی مرتضیٰ اور اونکے اولاد
ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کا ہمیں سچا پیرو بنا۔

شد چو آن شاہ لافتا پیدا	گشت در خانہ خدا پیدا
قبلہ ما و کعبہ ما شد	قبلہ از کعبہ بر ملا پیدا

اما بعد عبدہ محمد ابو المنصور صانہ اللہ عن شر الدہور ابن جناب عظمت مآب

قبلہ صوری و معنوی کعبہ دینی و دنیوی صاحب مدارج بلند خداوند مراتب عابد پسند سید محمد علی صاحب مغفور نے بنظر ثواب یہ کتاب بیادگار جناب تقدس مآب حضرت سراپا برکت جناب جد امجد نا برگزیدہ ایزد متعال مرد درویش با عیال قانع بے سوال جنید تمثال شبلی خصال مالا مال ہر گونہ فضل و کمال مسافر پر رسالک باخبر حضرت سید فاروق علی صاحب قدس سرہ العزیز کہ ذریعہ تفاخر خاندان و وسیلۂ برکت اہل ایمان تھے تالیف کی ہے اور چونکہ مقصود اسکی تالیف سے بیان شوکت اسلام بتصرف مملکت یہودیہ و شام حضرت صمصام خلیفہ عالیمقام مزین المنبر والمحراب رکن الثانی لقصر الخلافت والاحتساب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہے اسلئے بدو وجہ اسکا نام **دولت فاروقی** رکھا

بفرمائش بکر و حبیب ؛؛
جو تالیف این نسخہ شد کتاب
مولف شدم بہر انصار حق
چہ ارزد باین کاسد تے قماش
عذاب است بہر شما اے حضور

حبیب لبیب و ادیب اریب
بین ان ہذا لشیء عجیب
کہ نصر من اللہ و فتح قریب
کہ ان ذلک قریب مجیب
کہ ولا تقنطوا انی معکم رقیب

خدائے واحد حقیقی جلشانہ اس تالیف و مولف دونون کو برکت روح پاک ان دونون بزرگوار ہم اسم کی دونون جہان میں قبول فرمائے اور اسکے پڑھنے اور لکھنے والون دونون پر دوچند برکت نازل ہو اور میری غلطیون اور خطاؤن کا مجھ سے حساب نہ لے ؂

کر رہی تھی علی کی تیغ حفیظ	رہا نہ حکم من عذاب غلیظ

قطعۂ تاریخ سنہ ۱۲۹۲ ہجری

کردم چو بہ یادگار جد امجد — تسطیر بیان شوکت فاروقی
در مدح عمر قلم بمیدان رفت — افراشت لوائے نصرت فاروقی
فاروق علیست نام پاکش ہم — میزد کوس محبت فاروقی
مقبول شود منصور این ہر دو جناب — تالیف کلام عظمت فاروقی
منصور نوشت سال تالیف کتاب — آن ابرار دولت فاروقی

۱۲ ھ ۹۲

قطعۂ تاریخ سنہ ۱۸۷۵ع

منصور راست دولت فاروقی — انعام خداست دولت فاروقی
زیست صحیح عیسوی سال او — وقف ماے فقراست دولت فاروقی

۱۸ ع ۷۵

اس کتاب مین بابونکی جگہ تین محراب ہین اور ایک خاتمہ اور ہر محراب مین پانچ
رکن پس ہیکل اول کی شروع بنیاد سے اسکے غارت تک کا ایک محراب
مین بیان ہے اور دوسری ہیکل کی شروع تعمیر سے اسکے غارت تک کا
دوسری محراب مین اور تیسری ہیکل یعنے مسجد الصخرہ
کا تیسری محراب مین بیان ہے اور خاتمہ مین
دو باب ہین ایک باب مین انبیا کے اسماء اور
اور نامونکے معنے اور دوسرے باب
مین مناجات نظم و فہرست وغیرہ

محراب اول

محراب اوّل

اسمین پانچ رکن ہین

رکن اوّل

شہر یروسلم کہ جسکا معرب دار السلام اور ایکمدت سے دار السلام ہے
قدیم سے مسکن انبیا بنی اسرائیل اور معدن اتقیا مراتب جزیل چلا آتا ہے
اُسکی عظمت دور دور تک مشہور اُسکی ہیکل نور جلال کبرائی سے معمور تھی
(اوّل سلاطین ۸ باب ۱۰ و ۱۱) وہ شہر اُس ملک مین واقع ہے کہ جسکے اتنے
نام ہین **کنعان** اسلیے کہ حام کے بیٹے کنعان نے اُسے آباد کیا تھا
(پیدایش ۱۰ باب ۱۵ — ۲۰) **ملک یہودیہ + ملک
فلسطین** اس سبب سے کہ فلسطی اس ملک کے جنوبی و غربی
حصہ پر قابض تھے (خروج ۱۵ باب ۱۴) از جغرافیہ پاک کتاب مصنفہ پادری
جوزف جیکب صاحب مطبوعہ الہ آباد مشن ۱۸۴۶ع صفحہ ۳ و ۴ **عبرانیونکا ملک** پیدایش ۴۰
باب ۱۵) **خداوند کی زمین** اس سبب سے کہ خداوند خاص طور پر اس ملک کا
بادشاہ تھا (اوّل سموئیل ۱۲ باب ۱۲ ہوسیع ۹ باب ۳ احبار ۲۵ باب ۲۳ استثناء ۳۲ باب ۴۳
دوم تواریخ ۷ باب ۲۰ زبور ۸۵ باب ۱ یوئیل ۲ باب ۱۸ و ۳ باب ۲ یرمیاہ ۲ باب ۷ و ۱۶ باب ۱۸
پاک زمین (زکریاہ ۲ باب ۱۲) **وعدہ کی زمین** (عبرانیوں ۱۱ باب ۹) اسوجہ سے کہ اسکے دینے کا

جزو ۱

حصہ اوّل

وعدہ اللہ رب العالمین نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت
یعقوبؑ اور حضرت موسیٰ علیہم السلام سے بار بار فرمایا تہا (پیدایش ۱۷
باب ۸ خروج ۱۳ باب ۵ پیدایش ۱۵ باب ۱۸-۱ اور ۲۶ باب ۳) اسلئے وہ
خاصکر وعدہ کا ملک کہلاتا ہے (اعمال ۷ باب ۵) چنانچہ خروج ۶ باب ۲-۴
لکہا ہے پہر خدا نے موسیٰ کو فرمایا اور اُسے کہا مین خداوند ہون اور مین نے
ابراہیم و اسحاق و یعقوبؑ پر خدائے قادر کے نام سے تجلی کی پر **یہوواہ**
کے نام سے اُنپر ظاہر نہوا اور مین نے اُنکے ساتہ اپنا عہد بہی باندہا ہے کہ کنعان
کی زمین جو اُنکی غربت کی زمین ہے جسمین وے مسافر تہے اُنکو دونگا انتہی
اور دیکہو پیدایش ۱۲ باب ۷ اور ۱۳ باب ۱۵ اور ۲۲ باب ۱۷-

واضح ہو کہ اہل یہود **یہوواہ** کا لفظ کہ خدا کا اسم ذات جانتے ہین بے کمال
طہارت کے زبان پر نہین لاتے اور اُسکے عوض **ادونائی** کہتے ہین جسکے معنے
خداوند اور یہوواہ کے معنے جو تہا اور جو ہے اور ہمیشہ تک رہیگا دیکہو
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۲ کالم ۲ یروسلم فلسطین یعنے کنعان کے
علاقہ اور عربستان کے شمال مغربی مین سیر الاسلام صفحہ ۱۷ ڈیڈ سی جہیل
(یعنے بحر احم) اور میڈی ٹیرین کہاڑے کے بیچمین پہاڑون سے گہرا
ہوا ایک اونچے میدان مین اور تیس ہزار آدمیونکی بستی ہے دیکہو ہاڈرن
جاگرفی مطبوعہ لندن ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۲۴ ملک یہود کا اصلی نام کنعان ہے
کیونکہ حام بن نوح علیہ السلام کا چہوٹا بیٹا (کنعان نامی) وہان جا کر رہا
اور اُسنے اُس زمین کو اپنے گیارہ بیٹون مین تقسیم کیا جسوقت خدا نے ابراہیم سے

وعدہ کیا کہ مین یہ ملک تجھے دونگا اسوقت اسکی یہ حدین باندہین مصر سے لیکر
فرات ندی تک (پیدایش ۱۵ باب ۱۸) یعنے پچہم طرف بحیرۂ روم اور پورب
عربستان اور دکہن دریاے مصر اور سن کا ریگستان اور اوتر کوہ لبنان
(گنتی ۳۴ باب ۲-۱۳) یہ ملک بنی کنعان کے قبضہ مین سات سو برس تک
رہا اور انکی طرح طرح کی بادشاہتین اور حکومتین تہین چنانچہ حضرت موسیٰ
کے زمانہ مین اسمین سات الگ الگ قومین تہین (از کتاب جغرافیہ روسن
چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع) یعنے حوی جرجاسی کنعانی فرزی یبوسی اموری
حتی (یہوشع ۳ باب ۱۰) دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۴۴ مین ہے کہ جب
بنی اسرائیل کنعان مین داخل ہوے تب فلسطی ہوائی + مدیانی + امو
+ عمالیقی + ادومی + انکے چوگرد رہتے تہے بلکہ انکے بعضے لوگ ملک ہی
مین سکونت کرتے تہے + اموری بحر موت کے دکہن پچہم کنارے پر اور حتی
دکہن طرف حبرون کے پاس اور یبوسی یروسلم کے پہاڑی ملک مین
اور جرجاسے یردن ندیا کے پاس اور حوی کوہ حرمون کے چوگرد اور
فرزی وادی یزرائیل کی دکہن طرف رہتے تہے انتہی اس ملک کی
لمبائی شہر دان سے لیکر جو کوہ لبنان کی جڑ پر تہا شہر بیرسبع تک جو
اسکے دکہن رخ کے سوانہ پر تہا قریب سو کوس کے اور چوڑائی اسکی
بحیرۂ روم سے لیکر پوربی حد تک تخمیناً پینتالیس کوس کے تہی (از مفتاح
الکتاب روسن چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۴۲) لیکن حضرت داؤد کے
زمانہ مین ملک کی سرحدین پچہم پورب بحیرۂ روم سے لیکر فرات ندی کے کنارے تک

فصل اول

اور اوتر دکہن ملک قلیکیا سے لیکر دریاے قلزم تک بحرہ کنیتن تہین
اسطرح وہ وعدہ جو ابراہیم سے خدا نے کیا تہا پورا ہوا (رومن تواریخ
کلیسیا صفحہ ۱۹ پہر رومن تواریخ کلیسیا مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۶ع حصہ اول
دوسرا مقدمہ صفحہ ۳۷-۳۸ اسم لکہا ہے کہ ملک یہودیہ جسمین عیسی مسیح نے جنم
پایا دو سببون سے ممتاز اور قابل نگاہ کے ہے پہلے کہ اُس زمین کے
نزدیک واقع ہے جسمین طوفان کے بعد حضرت نوح اور اُسکا خاندان کشتی
پرسے اوترا اور جسمین سے انسان کی نسل دوبارہ سطح زمین کے اوپر
پہیل گئی دوسرے کہ جہانکے اُس نصف دایرہ کا جسمین زمانون سے
انسانی آبادی ہوئی گویا مین مرکز ہے جسمین سے یورپ اور ایشیا اور
افریقہ کے دور اطراف مین سفر کرنے کے لئے عجیب تیاری بنی ہے کیونکر
مثل مشہور ہے کہ سمندر ساری قومونکی شاہی سڑک ہے اور ملک مذکور
کی پچہم طرف بحرہ روم ہے جسکی راہ سے اُنہین اوتر اور پچہم کے سارے
ملکونمین پہونچنا آسان ہے اور دکہن طرف دریاے قلزم ہے جس سے ہوکر
دکہن اور پورب کے ہر ایک اقلیم مین بڑی آسانی سے سفر کرسکتے ہین
اور سلطنتین اور حکومتین (بابل ونینوا و مصر و سوریا وغیرہ) کے اسی
ملک کی چارون سرحد پر مشتمل تہین ملک مذکور کی اوتر کی سرحد پر
ملک آرام یعنے سوریا اور پورب طرف دریاے یردن اور بحر المیت اور
دکہن طرف ملک عرب اور پچہم طرف بحرہ روم واقع ہین اور دکہن پچہم کے
کونے پر ملک مصر ہے ملک یہودیہ کی لمبائی اوتر دکہن ملک سوریا سے لیکر

مقدمہ اول

اسی ملک کا بادشاہ حیرام تہا جسنے حضرت سلیمان کو ہیکل کی تعمیر کے واسطے لکڑی وغیرہ بہیجے پہر سربالی قوم کی طرف رجوع

عمالیقون اور اودومیو کی زمین تک اسّی کوس ہتی اور اُسکی چوڑائی
پچہم پورب بحیرہ روم سے لیکر موآبیون اور اموریون کی زمین تک
چالیس کوس اوتّر طرف کے ملک سُریا مین سے پہاڑون کے دو بڑے
سلسلے تفاوت کے ساتہ تمام ملک یہودیہ کے بیچ دریاے قلزم تک چلتے
ہین پہلے دونون سلسلے برابر دکہن اور پچہم طرف چلتے ہین اور اُس
مقام پر لبنان کے نام سے مشہور ہین تہوڑی دوریون چلکر پچہم والا
سلسلہ قدیم شہر صُور کے دو کوس اوتّر طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم
ہوتا ہے اور پورب والا سلسلہ اُسکی برابر اپنے مین سے ایک شاخ
نکالکر جو شہر صور کے دکہن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہے اور
آپ دونے سلسلے ہوکر سیدہا دکہن طرف کو چلتا ہے۔ نئے سلسلون
کا پورب والا پہلے حرمون کے نام سے مشہور ہے یہ پہاڑ سب سے اونچا ہے
بعضے کہتے ہین کہ نو ہزار اور بعضے گیارہ ہزار فٹ اونچا ہوگا
اُسکی چوٹی پر برف ہمیشہ رہتی ہے اور اُسکی اور لبنان کی اوترائی
پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سر سبز رہتے ہین پہر یہ سلسلہ آگے
بڑہکر دریاے جلیل کے پورب طرف لبجن نام سے کہلاتا ہے جو بلوط اور
چراگاہ کے واسطے مشہور تہا پہر اور آگے کو دریاے یردن اور بنی
عمون کی زمین کے بیچ کوہ جلعاد جو روغن بلسان کے واسطے مشہور تہا
اور بحر المیت کے نزدیک پیور جسکی چوٹی پر بلق نامی بلعام کو بنی اسرائیل
اور موسیٰ پر بددعا کرنے کے لیے لیگیا (گنتی ۲۳ و ۲۴ باب) اور نبو

جسکی چوٹی پسگہ نامی پر موسیٰ نے ملک کنعان کو دیکھکر وفات پائی (استثنا ۳۴ باب) کہلاتا ہے اور دکہن طرف کو موابیونکی زمین مین ابریم کے پہاڑ اور مدیانیون کی زمین مین کوہ شعیر جسمین سے ایک کوہ حور نام کی چوٹی پر موسیٰ کے بہائی ہارون نے وفات پائی (گنتی ۲۰ باب ۲۵۔ استثنا ۳۲ باب ۵۰) کہلاکے دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے اب پچہم والے سلسلہ کا دَور بتلاتا ہے یہ سلسلہ اُس شاخ سے نکلتا جو بیان بالا کے موافق شہر صور کے دکہن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے جب شاخ مذکور ملک کے بیچمین پہونچی اسمین سے یہ نیا سلسلہ شروع ہوکر لگاتار کے ساتہ پورب والے کی برابر ملک کے بیچ دکہن طرف کو چلتا ہے

اسمین سے پہلے ایک شاخ پورب طرف کو دریاے جلیل کے پاس کوہ تبور کے نام سے ملتی ہے پہر اور آگے کو پچہم اور اوتر طرف پر ایک اور شاخ کرمل پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسکی لنبائی ۱۴۔ ۵ کوس اور اونچائی ایکہزار پانسو فٹ ہوگی کرمل لفظ کا ترجمہ باغ اللہ ہے اور اس سے معلوم ہوگا کہ اُسکی کیسی خوبصورتی ہوگی اُسکی چوٹیون پر بلوط اور دیودار اور اوترائی مین تیج پات اور زیتون کے درخت اور طرح طرح کے پہول پیدا ہوتے ہین اسکی ایک چوٹی پر جو سمندر کے پاس ہے الیاسؑ نبی نے بعل دیوتی کے نبیون (یعنے پنڈون) کا مقابلہ کیا تہا (اول سلاطین ۱۸ باب ۲۰۔۴۰) اسکے اور تبور پہاڑ کے بیچ سمندر سے لیکر دریاے یردن تک یزرائیل کی وادی ہے اسکی لنبائی چودہ کوس اور چوڑائی ۶ چہہ کوس

کرمل

اول سلاطین ۱۸ باب ۱۹

ور اُسکے بیچ قیسون ندی بہتی ہے جس مقام سے کرمل کی شاخ نکلتی اُس سلسلہ
کا نام کوہ جلبوہ ہے اور سیدہی دکہن طرف کو چلکر اسرائیل یا افرائیم کے پہاڑ
اور یہودیہ کے پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسرائیل کے پہاڑونمین کوہ
عیبال اور کوہ جرزین جسکی چوٹی پر سامریون نے دوسری ہیکل تعمیر
کی اور یہودیہ کے پہاڑونمین کوہ موریہ جسپر سلیمان کی ہیکل بنی تہی او
کوہ صیحون جسپر داؤد بادشاہ کی گدّی تہی اور کوہ زیتون واقع ہین
تہوڑا اور آگے یہ سلسلہ ملک کی دکہنی سرحد سے گزر کر اور پورب والے
سلسلہ کے اور نزدیک اگر اُسکی برابر ایسا چلتا ہے کہ اُن دونون کے بیچ
بحر الموت سے لیکر دریاے قلزم تک ایک تنگ وادی ہے جسکی بابت
بعضے گمان کرتے ہین کہ اگلے زمانہ مین دریاے یردن کا نالہ تہا اندنون
مین وادی الاربعہ کہلاتی ہے اُس مقام پر دریاے قلزم کی ایک
شاخ ہے جو وادی مذکور سے ملکر بحر العکابہ کے نام سے مشہور ہے اس
شاخ کے پچہم کنارے پر سلسلہ مذکور کوہ حوریب جسکی جہاڑ پر خداوند کا فرشتہ
موسٰی نبی کو دکہائی دیا اور کوہ سینا جسپر خداوند نے موسی کو شریعت
دکہلا کر دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے (خروج ۳ باب ا و ۲ اور
۱۹ باب ا و ۲) ان دونون سلسلونکے بیچ اوتر طرف سے ملک کی دکہنی
سرحد تک ایک وادی ہے جسکے بیچ مین دریاے یردن بہتا ہے دریاے
مذکور کا چشمہ لبنان پہاڑونمین بتلاتے ہین اور دو تین کوس کے
فاصلہ پر اُسکے اور ندیون کے پانی سے میروم کی جہیل ساڑہے تین

کوس لمبی اور ۶ کوس چوڑی ہوتی ہے اس سے چھوٹ کے سیدہے دکہن
طرف چھ کوس کے فاصلے پر دریاے جلیل ملتا ہے اسکے دو اور نام ہی
ہین یعنے جنسرت کی جہیل اور دریاے تبریاس اسکی لمبائی آٹھ کوس
اور چوڑائی ڈہائی کوس ہے اسکا پانی نہایت صاف اور میٹھا ہے اور
اسمین مچھلیان کثرت سے ہین چارونطرف ٹیلے اور پہاڑ بہت زرخیز ہین
اور اُنپر سے بہت سی چھوٹی چھوٹی ندیان جہیل مین آ گرتین ہین اس
سے نکل کے دریاے یردن ۳۵ پینتیس کوس اور دکہن طرف بڑہ کر بحر المُوت
مین جا گرتا ہے یہ فاصلہ یردن کی ترائی کہلاتا ہے اور اسکے پچھم طرف
یریحو کا میدان مشہور ہے دریا کے کنارہ نرکٹ ویرا اور تاکہا اور بید
درختونکا ایک بڑا جنگل ہے جسکے سبب سے اکثر جگہونمین پانی چھپ جاتا ہے
بحر المُوت کے پاس اسکی چوڑائی دو ۲۰۰ سو یا تین سو فٹ ۳۰۰ ہوگی قدیم
زمانون مین بحر المُوت کے مقام پر ایک وسیع اور زرخیز میدان تہا جسمین
پانچ شہر جو آگ اور گندہک سے بھسم ہوے بسے تہے اسی میدان مین ابراہیم
کا بہتیجا لوط رہتا تہا اب بحر المُوت جو دریاے شور اور میدانکا دریا اور
پورب کا سمندر بہی کہلاتا تہا اوتر دکہن چوبیس کوس لمبا اور پورب
پچھم ساڑہے آٹھ کوس چوڑا ہے اسکا پانی نہایت کہاری یعنے شور
ہے کہ جو چیز اسمین ڈوب جاے جب نکلتی تو نمک کے چھلکے سے ڈہپی ہوئی
ہوتی اس مقام پر یردن ندی کا میدان ختم ہوتا ہے پہر پچھم والے سلسلے
اور بحیرہ روم کے بیچمین کوہ کرمل سے لیکر ملک کی دکہن سرحد تک ایک

بڑا میدان ہے جو علی الخصوص میدان کہلاتا اسکے پچہم اور سمندر کے
کنارے پر یافہ شہر آجتک موجود ہے وہان سے لیکر اوتر طرف کرمل
پہاڑ تک سرون نام سے مشہور تہا اور یافہ کی دکہن طرف ملک کے اصلی
باشندون کے کئی خاص شہر واقع تہے جنکا ذکر توریت مین دفعتًا ملتا ہے
اگلے زمانوین اکثر ملک کی آب وہوا موافق اور معتدل اور زمین بہت
سیراب اور زرخیز تہی مگر کئی وجہون سے انکا حال آگے سے اور طرح
ہوگیا انتہی کوہ حرمون کے بائین ہاتہ شہر دمشق ہے اور اُسکے دہنے
پر بحر روم نظر آتا ہے اور اسمین جزائر کپرس اور کریتی اور ملیتا اور سسلیا
دکہائی دیتے ہین حرمون کے اوتر پچہم کوچک ایشیا - اور کوچک ایشیا کے
پچہم طرف ایک چہوٹے سمندر پار یونان کا ملک ہے اور اسکے اوتر مین
ملک مقدونیہ واقع ہے وہانسے پچہم طرف چلکر اور ایک سمندر پار جاکر
ملک اطالیہ ملتا ہے جسکا دار السلطنت شہر روم ہے دریاے یردن کے
وار پار پہاڑون سے گہری ہوئی ایک وادی ہے جسمین گنیسرت یا گلیل کی
جہیل اور یردن دریا اور بحر موت یعنے سُدوم کی جہیل واقع ہے دریاے
یردن کا طول قریب سو کوس کے ہے - صوبہ گلیل مین کوہ کرمل کے
نزدیک ایک وادی ہے جو کئی ایک نام مثلاً اصدرالیون اور ازرئیل اور
مجدوناسون سے مشہور ہے اور اس وادی کے پاس ٹیلونکے پچہم ناصرت
واقع ہے اس وادی مین اکثر لڑائیان ہوا کرتی تہین مثلاً دبورہ
اور برق اور جدعون اپنے دشمنون سے یہان لڑے تہے اور ساؤل نے یہان جان

فلسطیون کے ساتھ جنگ کیا اس وادی مین اخیاب شاہ اسرائیل شاہ
آرام بن ہداد پر اور شاہ مصر یہودیہ کے بادشاہ یوصیاہ پر یہین غالب آیا
علاوہ اسکے اسوری اور فارسی اور عربی اور یورپ کے لوگ اس
وادی مین لڑے ہین اور قومونکے اس میدان جنگ پر فرانس کے بادشاہ
نپولین نے ملک آرام کو چھوڑنے سے پیشتر اپنے دشمنون کو مغلوب کیا۔
(دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگستس ٹراڈ ہید مطبوعہ مشن پریس
الہ آباد ۱۸۴۷ء صفحہ ۶۹)

ملک کنعانکے اصلی باشندونکا حال

از روی تواریخ کلیسا حصہ ا صفحہ ۴۲ و ۴۳

ملک مذکور کے اصلی باشندے کنعان بن حام بن نوح کی اولاد مین تھے اسلیے
وہ ملک کنعان اور اُسکے باشندے کنعانی کہلاتے ہین علاوہ اسکے الگ
الگ فرقون اور قومونکے موافق اُنکے کئی اور نام بہی تھے چنانچہ حتؑ
بن کنعان کے نام سے حتّی ایک قوم جس سے ابراہیمؑ نے قبرگاہ کے لیے ایک
کہیت اور ایک غار خریدا (پیدایش ۲۳ باب ۳) اور یبوس سے یبوسی
جو داؤدؑ بادشاہ کے وقت تک شہر یروسلم مین رہتے تھے نکلے پہر کنعانکے
پہلوٹھے صیدا نامی نے شہر صیدا کو جو آجتک موجود ہے تعمیر کیا یہ شہر ملک مذکور
کی اوتر طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر واقع ہے اُسکی طرف سے شہر صور بہی
بنکے تیار اور آباد ہو گیا اسلیے نبیونکی کتاب مین بنت صیدا کہلاتا ہے

کنعان اول

دونون شہر جہاز سازی مین مشہور ہوے اور یونانیون کی طرف سے انکا اور آس پاس
کے شہرونکے باشندونکا ایک اور نام یعنے فونیکی اور انکا ملک فونیکیہ ٹہرایا گیا یہ
نام تاڑ کے درخت کے یونانی نام سے نکلا کہ یہ درخت جو اُس ملک مین پیدا ہوتا
ہے قدیم یونانیونکو نیا اور عجیب معلوم ہوا پہر بنی یہوواہ کیطرف سے ایک اور
نام اکثر ملک کے باشندونکے لیے استعمال ہوا یہ نام فلسطی یعنے پردیسی ہے اور
ملک کا نام فلسط یا فلسطیہ اور اس نام سے انگریزی زبان مین پلستاین کہلایا مگر
فلسطی نام کا ایک خاص استعمال بہی تہا چنانچہ جو قومین بحیرہ روم کے کنارہ
پر کرمل پہاڑ کی دکہن طرف کے میدان مین رہتی تہین اور جنکی طرف سے یافہ
اور غازہ اور اشدود اور عسقلون اور عقرون وغیرہ شہر آباد تہے خاصکر
فلسطی نام سے مشہور تہین تواریخ کی رو سے اغلب ہے کہ ان لوگونکی اصل
ایک کوش والے فرقے سے تہی جو ابتدا مین پورب اطراف مین رہتی تہین
بعضے گمان کرتے ہین کہ یہ قوم اور عمالیقی قوم ایک ہی ہین اور بعضے جانتے
ہین کہ انکے اور پورب طرف بلکہ ملک ہند سے قوم مذکور آئی ہوگی کہ ہندوونکی
کتابون مین پالی نام سے ایک گڈریہ والی قوم کا ذکر ہے جسنے پچہم طرفکو جا کر
[illegible]ستان کو اپنے قبضے مین کیا مسیح سے دو ہزار برس آگے انہون نے ملک مصر
پر چڑہائی کرکے بعضے ملک پر قبضہ کر لیا مصر کی تواریخ مین انکا ذکر ہکسس
یعنے چرواہے والے بادشاہونکے نام سے ملتا ہے اور خبر ہے کہ یوسفؑ کے
ملک مصر مین جانے سے ۲۰ برس پیشتر مصریون نے انکو نکالدیا اُس وقت
انہون نے ملک کنعان مین جا کر شہر مذکورہ بالا کو آباد کیا پہر جب بنی اسرائیل

ملک مصر مین اسیر تھے (یعنے بعد یوسفؑ) یہی قوم دوبارہ ملک کے اوپر اطراف
مین حکمران ہوگئے تھے اور انکے عمل مین بنی اسرائیل کا خروج ہوا (یعنے
حضرت موسیٰؑ کے وقت مین) اس بیان سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل سے
پیشتر کئی الگ قومین ملک کنعان مین رہتی تہین انکی حکومتین الگ الگ تہین
بلکہ اکثر ایک ہی شہر پر ایک حکمران ہوتا اکثر ونکا پیشہ جہاز رانی اور سوداگری
تہا کشتکاری اور چوپانی کم کرتے تہے اور دین کے مقدمہ مین خاص و
عام ایک نجس اور زناکاریت پرستی مین مبتلا تہے انتہی۔

حضرت موسیٰؑ دس معجزہ دکہلا کر بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے تہے پہلا معجزہ
تمام ملک کا پانی لہو بنگیا دوسرا معجزہ مینڈکونکا غول آیا تیسرا زمین کے
گرد جوئین بنگئین چوتہا مچہرونکا غول آیا پانچوین مواشی مین وبا آئی
چہٹے انسان اور حیوان کے بدن پر پہوڑے اور پہپولے نکلے ساتوین بڑے
اولونکی بارش ہوئی آٹہوین ٹڈیونکا غول آیا نوین تین دن تک عجب
اندہیرا رہا دسوین سارے انسان اور حیوان کے پہلوٹہے ہلاک ہوئے
(ایضاً تواریخ کلیسیا جلد ۱ صفحہ ۵۰ - اور خروج ۷ سے ۱۱ باب تک) دینی اور
دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۷ مین ہے کہ اُسے (یعنے حضرت موسیٰؑ کو) قوت بخشی
گئی کہ تین طرح کے معجزے کرے انتہی یعنے سب وہ معجزے تین قسم کے تہے حضرت
موسیٰؑ کے بعد حضرت یشوعؑ بن نون بنی اسرائیل کے پیشوا ہوئے اور جسطرح
حضرت موسیٰؑ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا اور خشک اُس پار اوتر گئے ایسے ہی
حضرت یشوعؑ نے یریحو کے پاس یردن کو دو حصہ کیا تہا (یشوع ۳ باب ۱۶)

انکے بعد چودہ قاضی یا جوانمرد ایک بعد دوسرے کے بنی اسرائیل مین پیشوا
ہوئے حضرت سموئیلؑ تک پہر بنی اسرائیل کی درخواست سے حضرت سموئیلؑ
نے قوم مین بادشاہی قایم کی اور ساؤل کو جسے قرآن مین طالوت لکہاہے
مسیح کرکے بادشاہ ٹہرایا بسبب طوالت قد کے ساؤل کا یہ نام ہوا طالوت
کے بعد حضرت داؤد نبیؑ (اعمال ۲ باب ۳۰) انکے بعد حضرت سلیمانؑ اور
حضرت سلیمانؑ کے بیٹے رحبعام کے وقت مین دو بادشاہتین ہوگیئن دو
فرقون یہوداہ و بنی بنیامین نے اور کسیقدر لیوی فرقے نے بہی رحبعام کا
ساتہ دیا یہ یہودی کہلائے اور دس ۱۰ فرقون نے یوربعام کو جو حضرت
سلیمانؑ کا غلام تہا اپنا حاکم بناکر افرائیمی یا اسرائیلی بادشاہت نام رکہا
اور پہلے سکم دار السلطنت ٹہرایا (رومن تواریخ کلیسا جلد ا صفحہ ۲۰) اور
یوربعام نے اسلیئے کہ لوگ یروسلم کی زیارت کو نہ جایئن سونیکے ۲ دو بچہڑے
بناکر اشتہار کیا کہ اے بنی اسرائیل تمہارا خدا یہ ہے ان بچہڑون مین سے
ایک بیت ایل مین اور دوسرا دان مین کہڑا کیا (اول سلاطین ۱۲
باب ۲۸ و ۲۹) پہر جبکہ سن عیسوی سے سات سو اکیس ۷۲۱ برس آگے
شالمنذر شاہ اسور نے اسرائیلون کو اسیر کرکے غیر ملک کے لوگونکو سامریہ
مین بسایا یہی لوگ سامری کہلائے مسیح کے وقت مین یہ ملک دو حصون مین
تقسیم ہوا ایک حصہ اوترطرف جلیل کے نام سے اور دوسرا جو جلیل اور
یہوداکے بیچ واقع تہا سامریہ یا سمرون کے نام سے مشہور ہوا (از رومن
تواریخ کلیسیا حصہ اوّل صفحہ ۵۰) پس یہودی اور اسرائیلی دونون

سلطنتوں کے بادشاہوں کی فہرست یہ ہے

یہوداہ	مدت سلطنت	قبل حضرت عیسیٰ	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
حضرت داؤد	۴۰	۱۰۷۰		
حضرت سلیمان	۴۰	۱۰۳۰		
رحبعام	۱۷	۹۹۰	یوربعام	۲۲
ابیاہ	۳	۹۷۳		
آسا	۴۱	۹۷۰		
		۹۶۸	نادب	۲
		۹۶۶	بعشا	۲۳
		۹۴۳	ایلاہ	۱
		۹۴۲	زمری وعمری	۱۱
		۹۳۱	اخاب	۲۲
یہوشفاط	۲۵	۹۲۹		
		۹۰۹	اخزیاہ	۲
		۹۰۷	یہورام	۱۲
یہورام	۸	۹۰۴		
اخزیاہ	۱	۸۹۶		

[illegible]

تکملہ اول

یہوداہ	مدت سلطنت	قبل سنہ عیسوی	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
عتالیاہ	۶	۸۹۵	یاہو	۲۸
یہوآس	۴۰	۸۸۹		
		۸۶۷	یہواخز	۱۷
		۸۵۰	یہوآس	۱۶
امصیاہ	۲۹	۸۴۹		
		۸۳۴	یربعام دوسرا	۴۱
تخت خالی رہا	۱۱	۸۲۰		
عزیاہ یا عزریاہ	۵۲	۸۰۹		
		۷۹۳	تخت خالی رہا	۲۲
		۷۷۱	ذکریاہ و شلوم	۱
		۷۷۰	منحیم	۱۰
		۷۶۰	فقحیاہ	۲
		۷۵۸	فیکہ یا فقح	۲۰
یوتام	۱۶	۷۵۷		
آخز	۱۶	۷۴۱		
		۷۳۸	تخت خالی رہا	۱۰
		۷۲۸	ہوشیع	۹

یہوداہ	مدت سلطنت	قبل مسیح عیسیٰ	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
حزقیاہ۔ اس بادشاہ کے [illegible]	۲۹	۷۲۵		
		۷۱۹	سامریہ کا یہ لینا تب سے انکا کچھ پتہ نشان نہیں ہے۔	
منسی	۵۵	۶۹۶		
عمون	۲	۶۴۱		
یوصیاہ	۳۱	۶۳۹		
یہوآخذ اور یہویقیم	۱۱	۶۰۸		
یہویقیم صدقیاہ	۱۱	۵۹۷		
اسیری بابل		۵۸۶		

از مفتاح الکتاب مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۳۷۷ و ۳۷۸

فہرست مدتہائے ہفتگانہ مسلّمات یہود و نصاریٰ و اہل اسلام

پہلی مدّت

جسکا عرصہ دنیا کی پیدایش سے لیکر طوفان نوح تک ۱۶۵۶ برس کا ہے۔

دوسری مدّت

جسکا عرصہ طوفان سے لیکر ابراہیم کے بلائے جانے تک ۴۲۷ برس کا ہے

تیسری مدّت

جسکا عرصہ ابراہیم کے بلائے جانے سے بنی اسرائیل کے مصر سے خروج تک ۴۳۰ برس کا ہے

سفر اول

چوتھی مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کے کنعان مین داخل ہونیتک ۴۰ برس کا ہے

پانچوین مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے کنعان مین داخل ہونے سے سلیمانؑ کی ہیکل بنانے تک ۴۴۷ برس کا ہے (یعنے موسیٰؑ کی پیدایش سے قریب ۶ سو برس)

چھٹی مدت

جسکا عرصہ سلیمانؑ کے ہیکل بنانے سے بابل کی اسیری تک ۴۱۵ برس کا ہے

ساتوین مدت

جسکا عرصہ بابل کی اسیری سے مسیحؑ کی پیدایش تک چھ سو برس کا ہے
مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۵

پس پیدایش حضرت موسیٰؑ سے ہیکل اوّل کی تعمیر تک تخمیناً چھ سو برس اور غارت ہیکل اوّل سے حضرت عیسیٰؑ کی پیدایش تک چھ سو برس اور غارت ہیکل ثانی سے حضرت نبی آخر الزمان صلعم کی وفات تک قریب چھ سو برس اور ہیکل سیوم یعنے مسجد الصخرہ کے اختتام تعمیر سے وقوع نار حجاز اور اختتام خلافت عباسیہ تک جسکی خبر رسول اللہ صلعم نے پیشتر سے دی تھی دیکھو صحیح بخاری و مسلم و ابو داؤد۔ چھ سو برس اور نار حجاز سے اختتام سلطنت اسلامیہ ہندوستان تک چھ سو برس ہوتے ہین ۞

یہودی بارہ فرقونکے نام جو حضرت یعقوبؑ کے بیٹونکے نام تھے

(۱) یہوداہ ماکانام لیاہ

(۲) اشکار ماکانام لیاہ

(۳) زبلون ماکانام لیاہ

(۴) روبین ماکانام لیاہ + یہ حضرت یعقوبؑ کا پہلوٹہا بیٹا تہا

(۵) شمعون ماکانام لیاہ + اسی بی بی سے لیوی پیدا ہوا

(۶) جد ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی

(۷) افرائیم حضرت یوسف کا بیٹا

(۸) منسی حضرت یوسف کا بیٹا پہلوٹہا پیدایش ۴۸ باب ۱۴

(۹) بنیامین ماکانام راحیل اس بی بی سے حضرت یوسفؑ پہلے پیدا ہوئے

(۱۰) دان ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی

(۱۱) یسر ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی

(۱۲) نفتالی ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی

دان و نفتالی ایک لونڈی بلہا نام سے پیدا ہوئی یہ بی بی راحیل کی لونڈی تہی اور جد و یسر دوسری لونڈی زلفہ سے تہی جو حضرت یعقوبؑ کی دوسری بی بی لیاہ کی لونڈی تہی اور حضرت یوسفؑ کے نام سے کوئی فرقہ نہین مگر اُنکے دونون بیٹونکے نام سے افرائیم و منسی کا فرقہ ہوا اُسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ کو منظور ہوا کہ حضرت یوسفؑ کو اُنکے بہائیون سے دونا حصہ ملے پس افرائیم اور منسی کو متبنّٰی کرنے کے سبب یوسفؑ کے فرقے کو دونا حصہ دیا گیا (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۹۳) اور حضرت یعقوبؑ کے

ایک بیٹے کا نام لیوی تہا (پیدایش ۳۵ باب ۲۲-۲۵) مگر اس فرقے کے لوگونکو کہ جنین حضرت موسیٰ و ہارون تہے میراث ملک کنعانمین نہین ملی اُس فرقے کے لوگ کہانت یعنے امامت کرتے اور سب فرقون سے دہ یکے وغیرہ لیتے تہے اور میراث انہین بارہ فرقون مرقومہ فہرست کو ملی تہی مفتاح الکتاب صفحہ ۵۱ و ۵۲ مین لکہا ہے کہ وے لوگ شریعت کے مطالعہ مین مصروف رہتے تہے۔ اڑتالیس شہر ونکے سوا اُنکی کوئی موروثی زمین نتہی (یشوع ۲۱ باب ۴۱) کیونکہ خدا ہی اُنکی میراث ٹہرا اور اُسنے اُن کوششون کے عوض جو اُنہون نے لوگون کے درمیان کین زمین اسرائیل کی پیداوار کا دسوان حصہ اُنکا حق ٹہرایا انتہی

فہرست اسماء دوازدہ پسران حضرت اسمٰعیل

(۱) نبیوث — یہ پہلوٹہا بیٹا تہا
(۲) قیدار — اس نام سے اکثر تمام قبائل بنی اسمٰعیل مراد ہین جیسے یہوداہ سے تمام اسباط بنی اسرائیل
(۳) اَذبئیل
(۴) مِبسام
(۵) مِشماعہ
(۶) دُومہ
(۷) مَسّا

(۸) حَدَر

(۹) تَیمَا

(۱۰) اطُور — کوہ طور انہین کے نام سے مشہور ہے اہل عرب اس پہاڑ کو الطور کہتے ہین

(۱۱) نَفِیس

(۱۲) قِدمَہ

یہ اسمٰعیلؑ کے بیٹے ہین اور اُنکے نام اُنکی بستیون اور قلعوبین یہ ہین اور اپنی امتونکے بارہ رئیس ہین (دیکھو پیدایش ۲۵ باب ۱۳-۱۶)

پانچوین صدی عیسوی مین اُس تمام ملک کے تین حصے تہے یعنے یہوداہ اور سامریہ گلیل اور ترا کونیتس پیریہ اور ادوم فی الحال وہ سلطنت ترکی کے تحت مین ہے اور اُنہون نے اُسے دو حصون یعنے اکرا اور دمشق مین کردیا (دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۵۸) اسی ملک کی بابت مسیح کی شان مین لکہا ہے کہ داؤد کے تخت پر ہمیشہ تک سلطنت کریگا چنانچہ اعمال ۲ باب ۳۰ مین ہے سو اس سبب سے کہ نبی تہا (یعنے داؤد) اور جانتا تہا کہ خدا نے اُس سے قسم کہائی ہے کہ مین تیری نسل سے مسیح کو جسم کی روسے ظاہر کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹہے انتہی اور لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے کہ وہ (یعنی مسیح) سدا یعقوب کے گہرانیکی بادشاہت کریگا (ازروئے بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۰ع) اس سدا کے لفظ سے جو لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے بعضون نے گمان کیا ہے کہ مسیح کی نبوت صرف بنی اسرائیل کے واسطے تہی لیکن کئی دلیلون سے یہ گمان

اسمٰعیل

رفع ہو سکتا ہے (۱) انجیل جسکی تعریف قرآن مین بار بار ہے اگر الہامی ہے تو
خدا کی سب مخلوق کے واسطے وہ خدا کا فرمان ہے (۲) مسیح انبیاء بنی
اسرائیل مین سے تھے اور اُن انبیاءین سے حضرت یونس ع بحکم الٰہی نینوا
کے لوگونین نبوت کرچکے ہین پس حضرت عیسیٰ کی نبوت بھی صرف بنی اسرائیل
پر منحصر نہ تھی (۳) اعمال ۱ باب ۸ مین مسیح نے حضرات حواریون سے
فرمایا کہ تم قوت پاؤ گے اور یروسلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ مین
بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے انتہی یہ ظاہر ہے کہ مسیح نے کبھی ایک
گھنٹہ بھی ملک یہودیہ پر حکومت نہین کی بلکہ مسیح کو خود دنیا مین سر
رکھنے کی جگہ نہ تھی (لوقا ۹ باب ۵۸ متی ۸ باب ۲۰) لیکن سب مفسرین
انجیل کا اسپر اتفاق ہے کہ اس سے مسیح کی روحانی حکومت مراد ہے
نہ یہ کہ ظاہری اور دنیاوی جیسا کہ ظاہر بھی ہے اور مسیح نے خود فرمایا
کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہین ہے (یوحنا ۱۸ باب ۳۶) اور
اس سدا کے لفظ سے بھی جو لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے یہی بات ظاہر ہے
کیونکہ کوئی دنیاوی سلطنت سدا قایم نہین رہتی لیکن روحانی سلطنت
کو ہمیشہ قیام ہے اور وہ سلطنت تو عقیدہ اور ایمان ہے جو مسیح کے
ایماندارونین ہمیشہ تک بدستور جاری ہے

یروسلم یعنے بیت المقدس سے مراد یہودی اور عیسائی اور اسلامی
محاورہ مین وہ عبادتخانہ جسے اگلے زمانونین ہیکل سلیمانی کہتے تھے
(لوقا ۲ باب ۲۲) اور کبھی وہ تمام شہر اور کبھی صرف صیحون تمام شہر

یروسلم سے مراد ہے (یسعیاہ ۱ باب ۷ ۲) شہر یروسلم چار پہاڑ وںپر آباد ہے ایک موریہ دوسرا صیحون تیسرا اکرا چوتہا بزیتہا یا بنا شہر قدیم زمانہ مین سب کا ایک ہی نام موریہ تہا (الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ مرزاپور صفحہ ۱۱ ۱۸۶۰ء) کوہ صیحون اور اکرا پچہم طرف ہین اور موریہ اور بزیتہا پورب طرف ہین (جاگرفی انڈرسن مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۴) حضرت داؤد کے زمانہ سے وہ سب پہاڑ جنپر یروسلم آباد ہے صیحون کہلاے (از روی تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آوین صاحب مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ء برآیت ۲ زبور ۴۸ صفحہ ۳۰۹؛

غالبا اموریون کے نام سے جو کہ اُس ملک کے قدیم باشندے تہے مشتق ہوکر زمانہ قدیم مین یہ سب پہاڑ موریہ کہلاے اور اموریون کے ایک بادشاہ صیحون کے نام پر اُنہین کا ایک پہاڑ صیحون کہلایا (۱۳۵ زبور ۱۱ و ۱۳۶ زبور ۱۹) یا شاید اسکے بالعکس ہو یروسلم اور بحیرہ میڈی ٹیرین کہاڑے سے دو ہزار پانسو اکیاسی (۲۵۸۱) فٹ بلند ہے اور دکہن پچہم رُخ دو ہزار پانسو اڑتیس (۲۵۳۸) فٹ اُسکی بلندی سمندر کی سطح سے ہے یروسلم میڈی ٹیرین کہاڑی سے ۳۲ میل اور دریاء یردن اٹہارہ (۱۸) میل ہے یروسلم سے جبرون دکہن طرف بیس میل اور سامریہ اوتر طرف چہتیس (۳۶) میل ہے (کوٹی ورالسٹریٹڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی ۱۸۶۶ء صفحہ ۴ و ۵ مصنفہ پادری چارلس ٹبل ایم اے) یروسلم دمشق سے کوس پچہم رخ ایکسو تیس (۱۳۰) میل (لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۰۷ کالم ۲) ترجمہ جبےگبون صاحب مشہور موّرخ

رومی اپنی کتاب کے پچاسوین باب مین لکھتے ہین کہ ممالک ایشیا کے ناف میں واقع ہے (از سیر الاسلام صفحہ ۴) اوتر طرف آٹھ سو پچیس ۸۲۵ میل مدینہ منورہ سے چھ سو پچاس ۶۵۰ میل اس دہلی دار السلطنت ہندوستان سے اوتر پچھم رخ دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل طہران پایہ تخت فارس سے چھ سو ۶۰۰ میل اصفہان سے آٹھ سو پچاس ۸۵۰ میل بغداد شریف سے چار سو پچاس ۴۵۰ میل بخارا سے ایکہزار چار سو ۱۴۰۰ میل یارقند سے دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل کابل پایہ تخت افغانستان سے ایکہزار آٹھ سو ۱۸۰۰ میل کوہ سینا دو سو ۲۰۰ میل موصل دکہن پچھم رخ قریب چار سو ۴۰۰ میل قسطنطنیہ یعنی استنبول دار السلطنت یورپ سے دکہن رخ نو سو ۹۰۰ میل (اٹلاس ڈاکٹر بٹلر صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ع نقشہ افریقہ ونقشہ ایشیا) بیر سبع یروسلم سے دکہن پچھم طرف پچیس ۲۵ میل تبلتیہ یا سکم یروسلم سے اوتر طرف تینتیس ۳۳ میل یافہ جہان سے سلیمانی ہیکل کے لئے لکڑیان آتی تہین یروسلم سے دکہن طرف باسٹہ ۶۲ میل صیدا یروسلم سے اوتر طرف ایکسو تینتیس ۱۳۳ میل عاقر یروسلم سے دکہن طرف پچیس ۲۵ میل ہے یروسلم لندن سے دکہن پورب طرف دو ہزار دو سو پچیس ۲۲۲۵ میل ہے (ماڈرن جاگرفی انڈرسن کرکنڈ ییے صحیح کی ہوئی مطبوعہ لندن ۱۸۹۸ع صفحہ ۱۲۴) کوہ تبور ۲۵ کوس یروسلم سے اوتر سمت واقع ہے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۳) شامی انطاکیہ سے یروسلم ڈیڑھ سو ۱۵۰ کوس (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ع حاشیہ صفحہ ۳۲) یروسلم بیت اللحم سے تخمینا پانچ میل ناصرہ سے قریب ستر میل مصر سے قریب

دوسو۲۶۰ساٹھ میل اور افرائیم سے ستره میل پرنکوسے ۱۶میل بیت عنیاہ سے دو میل (ازہدایت المسلمین مصنفہ پادری عمادالدین چھاپہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۲۶ و ۲۳۵) اور رامہ سے چھ میل اور مکفیلا کے غار سے جہان حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین بیس میل کے فاصلہ پر ہے (از جغرافیہ پاک کتاب مؤلفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ آگرہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۸۰ و ۹۱ و ۶۶) یروسلم سے پورب طرف زیتون کا پہاڑ ایک سبت کی منزل یعنے پندرہ سو قدم دور ہے (اعمال ۱ باب ۱۲) اُسکے اور شہر کے بیچمین ایک نالہ کدرون نامی حایل ہے جسمین بارش کے وقت پانی بہت ہوتا ہے مگر گرمی کے دنون مین سوکھ جاتا ہے اس پہاڑ کے دامن مین پچھم طرف یروسلم کے پاس ایک باغ گت سمنی نامی تہا اور پہاڑ سے لگے ہوے پورب طرف بیت فاگا اور بیت عنیا دو گانو تہے (از رومن تفسیر اسکاٹ مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۶۰ کالم ۲ متی ۲۱ باب ۱ کی تفسیر) یروسلم مین پیدا ہونا اور مرنا بڑی عظمت کا سبب سمجھا جاتا ہے چنانچہ ۸۷ زبور ۵ و ۶ مین لکھا ہے اور صیحون کی بابت کہا جاے گا کہ فلانہ فلانہ اُسمین پیدا ہوا اور حقتعالی آپ اسکو قیام بخشے گا خداوند جسوقت لوگونکو نام لکھے گا تو گن کے کہے گا کہ یہ شخص وہان پیدا ہوا تہا انتہی اور اسیطرح ۴۸ زبور ۲ و ۳ مین بھی ہے اُس کی عظمت کے بیان سے تمام کتب عہد عتیق بہری ہوئی ہین دیکھو استثنا ۱۲ باب ۱۴ و ۲۱ و ۲۶ - اول سلاطین ۸ باب ۲۹ - اور ۲ تواریخ

۲ باب ۶ - اور ۷ باب ۱۲ - اور ۲ ا باب ۱۳ - اور ۸ ۴ زبور - ۱ اور ۷۸
زبور ۸ ۶ - ۱ اور نہ صرف ہیکل بلکہ وہ تمام قرب وجوار برکتون اور
خوبیون سے معمور ہے تینون قومین یعنے یہودی اور عیسائی اور
مسلمان یروسلم کو مقدس شہر سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے
کہتے ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفات کی وادی مین مدفون
ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے انتہیٰ الکتاب کے مقامات المعروف
چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۲)

یہ مقام جس جگہ ہیکل یعنے مسجد حضرت سلیمانؑ نبی تہے خداہی کا پسند
کیا ہوا اور حضرت موسیٰؑ کو بتایا ہوا تہا (استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱) یہودی
لوگ جسطرح خدا کی قسم کہاتے اُسیطرح یروسلم کی بہی قسم کہاتے تہے
(دیکہو متی ۵ باب ۳۴ و ۳۵) یہ مقام تمام انبیاء بنی اسرائیل کا مسجود
(۱۳۸ زبور ۲) اور آغاز اسلام مین قبلہ اہل اسلام بہی تہا اُسجگہ
حضرت ابراہیمؑ توریت کے بموجب اپنے بیٹے کو قربانی کرنے لیگئے تہے
(مقدس کتاب کا احوال ۱ باب صفحہ ۱۰ اور الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۶ سطر ۲۴)
اور ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن کلکتہ ۱۸۵۹ع صفحہ ۲۴ سطر ۸)
اُسی سرزمین پر حضرت یعقوبؑ سے خواب مین خدائے قادر نے باتین
کی تہین اور حضرت یعقوبؑ نے اُس مقام کا نام بیت ایل رکہا یعنے
خدا کا گہر (پیدایش ۲۸ باب ۱۰ - ۲۲) اُسی جگہ حضرت داؤدؑ نے
خدا کا فرشتہ کہ جنے اُنکی دعا سے وباکو روکا کہڑا دیکہا تہا اُسجگہ

تواریخ صفحہ ۴۴

(داؤدؑ) بادشاہ نے خدا کے لئے ایک مذبح بنایا (۲ سموئیل ۲۴ باب) وہان چڑہاوئن اور سلامتیون کو چڑہایا اور بعدہ خدا نے اُنکی دعا قبول کی اور وبا بنی اسرائیل کے درمیان سے دور ہوگئی اور اُسکے بعد اُسی مقام پر سلیمانؑ بادشاہ نے ہیکل کو بنایا (از کیفیت نامہ مصنفہ پادری شیل صاحب و ترجمہ پادری اسٹرنصاحب مطبوعہ ۱۸۴۶ء صفحہ ۹۳) اُسی مقام پر ایک ابر کا جسے شکینہ کہتے سایہ کرنا خدا کی حضوری کا نشان تہا (۲ تواریخ ۵ باب ۱۳) اور اسی جگہ عہدنامہ کا صندوق اور اُسپر سونے کا سرپوش تہا جسے کفارہ کہتے تہے (خروج ۳۷ باب ۶) اور صندوق میں دونون لوحین عہدنامہ کی اور منّ کا مرتبان اور حضرت ہارونؑ کا عصا کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین (عبرانیون کا ۹ باب ۴) رکہا تہا اُسی جگہ حضرت عمر فاروقؓ کی بنوائی ہوئی مسجد اقصیٰ موجود ہے دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگسٹس بڑویڈ صفحہ ۹۰ مین لکہا ہے کہ گمان غالب ہے کہ موریا کے اوپر ابراہیمؑ اضحاک کو ذبح کرنے کے لئے لیگیا اور وہیں ہیکل تعمیر کی گئی اور فی الحال ایک مسجد جسے مسجد عمرؓ کہتے ہین وہین واقع ہے انتہیٰ ۔

اے یروسلم اگر مین تجہے بہول جاؤن تو میرا داہنا ہاتہ اپنا کام بہولے اگر مین تجہ کو یاد نہین کرتا اور اگر مین یروسلم کو اپنی اول خوشی سے زیادہ تر عزیز نہین جانتا تو میری زبان تالو سے لگجاے ۱۳۷ زبور ۵ و ۶

نظم در مدح یروسلم یعنے بیت المقدس

بادا ہزار جان بہ نثار یروسلم	الحق کہ جانفزا است جوار یروسلم
اجسام انبیا چو بخاکش نہفتہ اند	نور مجسم است غبار یروسلم
پرواز جبرئیل بخاکش بسے چو ماند	اینک ہمو نسیت باد بہار یروسلم
پشت و پناہ پشتۂ دیوار آن حرم	دین متین حصین حصار یروسلم
ظلمات راہ چشمۂ حیوان بن نمود	شد نور بار لیل و نہار یروسلم
مانند سبحہ سلسلۂ انبیاے پاک	یکسر گسستہ شد بکنار یروسلم
ظل ہماست سایۂ دیوار مسجدش	از ہار خلد نقش و نگار یروسلم
پا سر خرد ترا زرخ گرد شود براہ	گل بشگفد ز کاوش خار یروسلم
از فخر سر کشد بفلک سبزہ زار راہ	بر سبزہ سبز پوش سوار یروسلم
یارب مقام بندہ منصور کن بہشت	از بہر مقیم دیار یروسلم
ہان در گزر تو از سر عصیان ما بخشش	از بہر نماز گزار یروسلم

نقیبے خداوند سے ایک سوال کیا اور مین اسکا طالب ہون کہ مین عمر بھر خداوند کے گھر مین رہون اور خداوند کی خوشنودی دیکھون اور اُسکی ہیکل مین تحقیقات کرون کیونکہ مصیبت کے وقت وہ مجھے اپنے خیمہ مین چھپاے گا اپنے ڈیرہ کے پردے مین مجھے پوشیدہ رکھیگا اور مجھے چٹان پر چڑھا دیگا (۲۷ زبور ۴ و ۵)

ہم اُسکے مسکنون مین جائینگے اور ہم اُسکے پانون تلے کی چوکی کی برابر اُسکو سجدہ کرینگے (۱۳۲ زبور ۷)

رُکن دویم

۲۹ مارچ ۱۹۲۸

حرف اول

اس کتاب مین جو انبیا علیہ السلام کا نام ... اکثر نقل عبارتون کے ... مین پائے جاتے ... جگہ کو ... جابجا نقل عبارت سے ...

... انجیل مین ... خدا ... اس آیت ... ادب ... انبیا ... عہد ... ہیکل ...

توریت مین جسجگہ پہلے یروسلم کا ذکر آیا ہے وہ مقام کتاب پیدایش
کی ۱۴ باب ۱۸-۲۰ مین ہے کہ حضرت ابراہیم نے سالم کی بادشاہ
ملک صدق کو جو خدا کا کاہن تہا دہ یکی دی تہی اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس جگہ پر نہایت قدیم زمانہ مین بہی کوئی مذبح تہا مگر توریت سے کچہ
اسکا ثبوت نہین ہے بعد اسکے خدا نے ابراہیم کو آزمایا اور اس سے کہا اے ابراہیم وہ بولا لبیک تب اُسنے
کہا کہ تو اپنے پیارے اور اکلوتے بیٹے اسحاق کو لے اور موریہ کے
ملک مین جاکر وہان ایک پہاڑ پر جو مین تجہے دکہاؤنگا اُسے سوختنی
قربانی کے لیے ذبح کر تب ابراہیم نے بڑے تڑکے اُٹھکر اپنے گدہے
پر چارجامہ باندہا اور دو نوکرون اور اپنے بیٹے اسحاق کو ساتہ لیا
جب اُنہون نے تیسرے روز اُس مقام کو دور سے دیکہا ابراہیم نے
اپنے نوکرون سے کہا تم گدہے کے پاس یہان رہو مین اس
لڑکے کے ساتہ وہان عبادت کرنے جاتا ہون تب قربانی کی
لکڑیان اپنے بیٹے اسحاق پر لادین پر آگ اور چہری اپنے ہاتہ
مین لی اور دونون ساتہ چلتے ہوے اسحاق اپنے باپ سے
کہنے لگا کہ اے باپ آگ اور لکڑیان تو ہین پر سوختنی قربانی کے
لیے برہ کہان ہے ابراہیم نے کہا کہ اے بیٹا خدا آپ برہ کی تدبیر کریگا
سو وے دونون ساتہ ساتہ چلے جب اُسجگہ پر آے ابراہیم نے ایک
مذبح بنایا اور اُسپر اُن لکڑیون کو چنا اور اپنے بیٹے اسحاق کو باندہکر
لکڑیون پر دہرا اور اپنا ہاتہ بڑہاکر چہری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے

وہین خدا کے فرشتہ نے آسمان پر سے پکار کر اُسے کہا کہ اے ابراہیم اے ابراہیم اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا کیونکہ مین نے جانا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے کہ تو نے اپنے بیٹے اکلوتے کو بھی دریغ نکیا تب ابراہیم نے اپنی آنکھین اُٹھائین اور میڈھے کو سینگون سے جھاڑی مین پھنسا ہوا دیکھا اور اُسے اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے لئے ذبح کیا تمت کلامہ از مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ء ۱۰ باب پیدایش ۲۲ باب ؛

اہل اسلام کا اتفاق اسپر ہے کہ حضرت ابراہیمؑ سرزمین مکہ معظمہ مین بمقام منا قربانی کے واسطے حضرت اسمعیلؑ کو لے گئے تھے اور مورخ ابوالفدا نے لکھا ہے کہ جو لوگ حضرت اسحاقؑ کی نسبت اس واقع کا یقین کرتے ہین وہ مقام قربانی کا بیت المقدس قرار دیتے ہین اور جو لوگ حضرت اسمعیلؑ کی نسبت اس واقع کا یقین کرتے ہین وہ مقام قربانی کا منا قرار دیتے ہین اور یہود و نصاری یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ منا ملک کنعان سے چالیس منزل دور ہے اتنی دور ممکن نتہا کہ خدا حضرت ابراہیمؑ کو قربانی کرنے کے واسطے بھیجتا مگر میرے نزدیک جبکہ حضرت اسمعیلؑ اور اُنکی والدہ کا اُس بے آباد ملک اور ریگستان بے آب و دانہ مین بے رفیق و مددگار پہونچ جانا تینون مذہبون کی کتابون سے ثابت ہے تو حضرت ابراہیمؑ کا بیٹے کو قربان کرنے کے واسطے اتنی دور آنا کچہ تعجب کا مقام نہین ہے

کیونکہ اُسکے بعد بہی باپ اور بیٹے کے درمیان عرب سے کنعان تک برابر آمد و رفت جاری تہی یہانتک کہ حضرت ابراہیمؑ کی وفات کے وقت حضرت اسمٰعیلؑ باپ کے پاس موجود تہے چنانچہ پیدایش ۲۵ باب ۸ و ۹ مین ہے تب ابراہیم جان بحق ہوا اور اچہی عمر درازی مین بوڑہا اور آسودہ ہو کر مرا اور اپنے لوگون مین جا ملا اور اُسکے بیٹے اسحاقؑ اور اسمٰعیلؑ نے مکفیلہ کے مغارہ مین ہتی صحرؒ کے بیٹے افرون کے کہیت مین جو ممری کے آگے ہے اُسے گاڑا انتہی

علاوہ اسکے موریہ پہاڑ پر یہ قربانی واقع ہونا سب نصرانی عالم اسبابت کی بابت قایل نہین ہین برعکس اسکے وہ کہتے ہین کہ مورہ کے بلوط (پیدایش ۱۲ باب ۶) کے نزدیک وہ عجیب ماجرا واقع ہوا البتہ عبرانی زبان مین مورہ و موریاہ لفظون مین فقط تہوڑا تہوڑا فرق ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۱۰) اور سامری کہتے ہین کہ کوہ جرزین پر حضرت ابراہیمؑ نے وہ قربانی گزرانی تہی (ایضاً صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

چونکہ اہل اسلام مین حضرت اسمٰعیلؑ کا نام اس قربانی کی بابت مشہور ہے (دیکہو سورہ والصافات رکوع ۳) اور عیسائیون اور یہودیون مین باوجود اقرار سہو کاتبانؑ حضرت اسحاقؑ کا لیکن یہ اختلاف ایسا بڑا نہین ہے جیسے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کی جگہہ جرزین لکہہ لیا ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۶۵ کالم ۲) کیونکہ وہ بیت المقدسؑ سے انکی انحراف و روگردانی کا باعث ہو گیا اور اسمین کچہ خدا پرستی کی بابت نقصان عاید

نہین ہوتا کیونکہ یہ صرف تواریخی بات ہے اسکے سوا اسی کتاب مقدس کتاب کا احوال ۹ باب مین لکہاہے کہ حضرت ابراہیم کی چہیاسی برس ۸۶ کی عمر مین حضرت اسمٰعیل (پیدایش ۱۶ باب ۱۶) اور سو برس کی عمر مین حضرت اسحاق پیدا ہوے تہے (پیدایش ۲۱ باب ۵) اور خدا اُسکے یعنے حضرت اسمٰعیل کے ساتہ تہا (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) اس حساب سے چودہ برس حضرت اسمٰعیل حضرت اسحاق سے بڑے تہے پس ممکن ہے کہ پہلوٹہے کو حضرت ابراہیم نے قربانی کرنا چاہا ہو چنانچہ اسی دستور کے بموجب خدا فرماتا ہے اگر کسی کی دو جوروان ہون اور ایک محبوبہ اور دوسری مبغوضہ ہو اور محبوبہ اور مبغوضہ دونون سے لڑکے ہون اور پہلوٹہا بیٹا مبغوضہ سے ہو تو یون ہوگا کہ جب وہ اپنے بیٹون پر مال کی تقسیم کرے تو محبوبہ کے بیٹے کو مبغوضہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت پہلوٹہا ہے فوقیت نہ دی بلکہ وہ مبغوضہ کے بیٹے کو اپنے سب مال سے دونا حصہ دیکر پہلوٹہا ٹہراوے کیونکہ وہ اُسکی اوّل قوت کا ہے اور پہلوٹہا ہونے کا مستحق وہی ہے (استثناء ۲۱ باب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷) اب اگر کوئی کہے کہ حضرت یعقوب نے کیون اپنے بڑے بہائی عیسو کا حق چہینا (پیدایش ۲۷ باب ۳۰) اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت یعقوب نے عیسو سے انکے پہلوٹہے ہونیکا حق مول لیا تہا (پیدایش ۲۵ باب ۳۳) باوجود اسکے اپنے نابینا باپ سے یہ کہکر کہ مین عیسو ہون یہ حق پایا تہا پس دراصل اُنکے بڑے بہائی ہی کو حضرت اسحاق نے وہ برکت دی تہی کیونکہ حضرت یعقوب نے عیسو کے نام سے وہ برکت حاصل کی تہی (پیدایش ۲۷ باب ۱۹)

پس جبکہ بغوضہ کے بیٹے کا پہلوٹہا ہونے کے سبب یہ رتبہ ہے تو عزیز بیوی کے پہلوٹہے بیٹے کا پہلوٹہاپن کون چہین سکتا ہے یعنے وہ خداوند کے نزدیک اپنے سب بہائیون سے اعلیٰ اعدا افضل ہے ⁂

اور یہودیوین بہی ہمیشہ یہ دستور رہا کہ ہر پہلوٹہا خداوند کے لئے سمجہا جاتا تہا (لوقا ۲ باب ۲۳) چنانچہ خروج ۲۲ باب ۲۹ و ۳۰ مین خدا فرماتا ہے تو اپنے بیٹون مین سے پہلوٹہا مجہے دیجیو ایسا ہی اپنے بیلون اور گوسفندون سے کیجیو انتہیٰ اور خروج ۱۳ باب ۲ مین ہے کہ سب پہلوٹہے میرے لئے مقدس کر جو کوئی بنی اسرائیل مین رحم کہولتا ہو کیا انسان اور کیا حیوان میرا ہے انتہیٰ پہر یہ کہ شاید اس قربانی گزراننے کے وقت تک حضرت اسحاق پیدا بہی نہوے تہے انکے سوا پیدایش ۲۲ باب ۱۶-۱۸ مین لکہا ہے پہر یہوواہ کے فرشتے نے دوبارہ ابراہیم کو پکارا اور کہا خدا فرماتا ہے مین نے اپنی ذات کی قسم کہائی ہے اسلئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا بہی دریغ نکیا مین تجہے برکت پر برکت دونگا اور آسمان کے ستارون اور دریا کے ساحل کی ریت کی مانند تیری نسل کو نہایت فراوانی بخشونگا اور تیری نسل اپنے دشمنونکے دروازونکی وارث ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی ساری امتین برکت پاوینگی انتہیٰ چونکہ اکلوتا بیٹا (آیت ۱۶) سوا حضرت اسمٰعیل کے حضرت اسحاق کو نہین کہہ سکتے اس سبب سے کہ حضرت اسمٰعیل اپنی پیدایش سے چودہ برس تک اپنے باپ کے اکلوتے تہے اور حضرت اسحاق کی پیدایش کے وقت

تو حضرت اسمعیل چودہ برس کے موجود تھے پس حضرت اسحاق اکلوتے
کیونکر ہوئے انہین کی یعنے اسمعیل کی بابت خدانے فرمایا کہ دریغ نکیا
یعنے قربان کرنا چاہا اور آسمان کے تارون اور دریا کے ریت کی مانند
(آیت ۱۷) حضرت اسمعیل کی نسل کو خدانے کیا کہ جنسے تمام عرب
اور ترکستان بہرا ہوا ہے اور یہودی تو دنیا مین صرف نوّے لاکھ
رہگئے ہین اور انہین حضرت اسمعیل کی اولاد اپنے دشمنون کے
دروازہ کی (آیت ۱۸) یعنے بیت المقدس کے وارث ہوے اور
اسی نسل سے زمین کی ساری امتین یعنے یہودی اور عیسائی
ومسلمان برکت یعنے ایمان پاتے ہین ایک اور بات بہی غور کرنیکے
لایق یہ ہے کہ زمانہ اسلام سے پیشتر اہل عرب مین دو قربانیان ہوتی
تہین ایک عتیرہ یعنے وہ قربانی جو ماہ رجب مین کیا کرتے تہے اور دوسرے
فرع یعنے پہلوٹہے بچے کا قربان کرنا (از نیا زمانہ مطبوعہ مشن پریس الہ آباد
بحکم نارتھ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی ۱۸۶۶ع صفحہ ۲۹۰) پس اس فرع کی
اصل وہی قربانی حضرت اسمعیل کی ہے کیونکہ اہل عرب نسل اسمعیل
ہین اور یہ دستور اُنہون نے سنت آبائی سمجھ لیا ہوگا تاکہ آئندہ
پشتونکے لئے یہ بات یادگار چلی جاے کہ ہمارے آبا مین سے کوئی
پہلوٹہا قربان ہونے کے وقت یون مورد افضال الٰہی ہوا تہا
پس وہی سنت اہل عرب مین پشت در پشت جاری چلی آئی اور
یہ نشان اسکا ہے کہ ضرور صرف حضرت اسمعیل قربان ہونے گئے تھے

اسمٰعیل

نہ یہ کہ حضرت اسحاق پہر یہ کہ توریت کے اُس مقام مین کثرت سہو کاتبون سے جنکا عیسائی علماء کو اقرار ہے (ہارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۴ مطبوعہ ۱۸۲۵ سے اسحاق لکہدیا ہوگا اور یہ تو عام دستور تہا کہ توریت بغیر نقطون کے لکہی جاتی تہی (لغت کتاب مقدّس صفحہ ۹ کالم ۱)

الغرض ان دونون بنی زادون مین سے جو کوئی اس قربانی کے لئے مخصوص کیا گیا ہو ہمارا عین فخر ہے اگر حضرت اسحاق علیہ السلام قربانی ہونے گئے تہے تو وہ کیا دشمن تہے ہمارے نزدیک جیسے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ویسے ہی حضرت اسحاق علیہ السلام جیسے محبت اور ادب ہمین حضرت اسمٰعیل کا ہے ویسا ہی حضرت اسحاق کا وہ بہی خدا کے مقبول اور یہ بہی خدا کے مقبول تہے وہ بہی ہمارے پیغمبر خدا صلعم کے اجداد مین تہے اور یہ بہی بلکہ جسطرح حضرت عیسٰی کو بوسیلۂ یوسف نجار نسل داؤد مین لکہا ہے (متی ۱ باب) اگرچہ حضرت عیسٰی کو جو بے باپ پیدا تہے حضرت داؤد سے قرابت تک نہ تہی چہ جائے انکا بنیت اور نہ کسی کتاب سے ثابت ہے کہ حضرت مریم نسل داؤد سے تہین کیونکہ وہ فرقہ ہی دوسرا تہا یعنے الیسبات کے رشتہ دار تہین جو کہ حضرت ہارون کی بیٹیون مین سے اور حضرت ذکریا کاہن کی بی بی تہین (لوقا ۱ باب ۵ و ۳۶) پس اس بیان سے اگر مین سچ کہتا ہون تو اعمال ۲ باب ۳۰ مین جو حضرت عیسٰی کو نسل داؤد سے لکہا ہے صریح غلط ہوگیا۔

پہر یہ کہ حضرت عیسیٰ نے آپ ہی نسل داؤد مین ہونے سے انکار
کیا ہے دیکہو متی ۲۲ باب ۴۵ پس جب داؤد اُسکو (یعنے مسیح کو)
خداوند کہتا ہے تو وہ اُسکا بیٹا کیونکر ٹہرا انتہی غرض اسطرح حضرت
رسول خدا صلعم کا نسب حضرت اسحاقؑ سے نہین بلکہ وہ تو حضرت
اسمعیلؑ کی دوسری ما سے حقیقی بہائی تہے اور حقیقتاً حضرت رسولخدا
صلعم کے اجداد مین تہے اور اُسکی بابت اور بہی ثبوت ہین مگر اس
مختصر مین زیادہ گنجایش نہین ہے صرف فانڈر صاحب کا قول اختتام
دینے مباحثہ صفحہ ۴۹ چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۵ء یہان کافی ہوگا کہ لفظ بیٹا
عربی مین ابن اور لفظ بہائی عربی مین اخ دونون زبان عبرانیمین
اور توریت کی بہتیری آیات مین خاص وعام دونون معنے سے آیا ہے
انتہی پس اسیطرح جیسے حضرت اسمعیلؑ ویسے ہی حضرت اسحاق دونو
حضرت رسولخدا صلعم کے اجداد مین سمجہنا چاہیے پہر یہ کہ حضرت بی بی
ہاجرہ کو جو اہل کتاب لونڈی کہکر اُنکی اولاد کا رتبہ حضرت بی بی سارہ
کی اولاد کی برابر نہین سمجہتے یہ صریح تعصب ہے۔ (استثنا ۲۱ باب ۱۵
و ۱۶ و ۱۷ کو جو مین ابہی لکہ چکا ہون پہر پڑہنا چاہیے) اسکے سوا توریت
مین کہین یہ نہین لکہا ہے کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو کسینے مول لیا ہو
یا جہاد مین آئی ہون یا یہ کہ کسی نے کسی کے آگے کنیزی یا غلامی کا اقرار
کیا ہو اور یہی صورتین لونڈی غلام ہونے کی ہوتی ہین وہ نعوذ با
ایسی نہ تہین جیسے راحاب اور روت موابی اُس مواب کی نسل مین

جیسے حضرت لوطؑ کی بڑی بیٹی جنی تھی اور رحبعام بن سلیمان کی ماں نعمہ عمونیہ
اُس عمون کی نسل جو حضرت لوطؑ کی چھوٹی بیٹی سے تھے (۲ تواریخ
۱۲ باب ۱۳ متی ۱ باب ۷) اور اوریا کی جورو بنت سبع
(۲ سموئیل ۱۱ باب ۲-۵) اور یہوداہ کی بہو تمر
(راحاب) یشوع ۲ باب ۱ (دختران حضرت لوطؑ) پیدایش
۱۹ باب ۳۰-۳۶ و ۳۷ (تمر) پیدایش ۳۸ باب ۱۸ (روت) کتاب
روت ۱ باب ۴- اور ۴ باب ۱۳- اور یہ سب عیسائی عقیدے کے بموجب
حضرت عیسیٰؑ کے بلکہ بعضے اُنمین سے حضرت داؤدؑ کی پردادیاں انجیل
مین لکھی ہین (دیکھو متی ۱ باب) پس اگر یہ بیان درست ہو تو حضرت
اسمٰعیلؑ کا مرتبہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ بلکہ
تمام انبیاء بنی یہوداہ سے کسقدر بلند تر سمجھنا چاہئے
رومیون مین یہ ایک خاص رسم تھی کہ جب ایک بیوی کو وفادار اور
نیک جانتے تو اُسکو درجہ بڑی بیوی کا دیتے تھے (اگرچہ وہ لونڈی
ہوتی) جسوقت وہ ایک لونڈی سے نکاح کرتے تھے اولاد اُس کی
برابر اولاد نکاحی بیوی کے متصور تھی اور قوانین مین حقیت کی نسبتن
کچھ فرق نہ تھا دونوںکی اولاد برابر حق حصہ لینے کا باپ کے مال سے
رکھتے تھے لیکن اولاد کنچنی (یعنے رنڈی) کی بالکل اس حق سے
خارج تھی از سیر الاسلام صفحہ ۲۲۰ باب ۵ ترجمہ تہمیز
مصریون مین پوجاریونکے سوا اور لوگون کو کئی نکاح کرنے کی عام

اجازت تھی اور عورت لونڈی ہو یا نہو اسکی اولاد صحیح النسب اور
آزاد سمجھی جاتی تھی یعنے لونڈی غلام نہ سمجھے جاتے تھے انتہی (از
قدیم تاریخ مصر مولفہ رولن صاحب ترجمہ سین ٹیفک سوسائٹی اور
مطبوعہ الہ آباد گورنمنٹ پریس ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۴۱ نمبر ۱) پھر یہ کہ حضرت
یعقوبؑ کی اولاد دو بیبیون اور دو لونڈیون سے تھی (پیدایش
۳۵ باب ۲۵ و ۲۶) اور سب بارہون فرقے بنی اسرائیل کے انہین
کی نسل سے ہین پس جو فرقے کہ دونون لونڈیون یعنے بلہاہ سے
دان اور نفتالی اور زلفہ سے جد اور آشر تھے ان چارون فرقو
کو کوئی لونڈی بچے ہونے کے سبب اور اسرائیلی فرقون سے کچھ
کم نہین سمجھتا ہے

قطع نظر ان باتون کے ربیون کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
بی بی ہاجرہ فرعونکی بیٹی تہین اور اُسنے اُنہین حضرت ابراہیم کی کرامت
اور عظمت دیکھکر دیا تہا دیکھو کتاب برشیث رباہ – ۱۵ ربی شلوموسحاق
نے پیدایش ۱۶ باب ا کی تفسیر اسطرح لکھی ہے کہ وہ فرعونکی بیٹی ہین جب
دیکہا اُن کرامات کو جو بوجہ سارہ واقع ہوئین تو کہا بہتر ہے کہ رہی
میری بیٹی اُسکے گھر مین خادمہ ہو کر اس سے کہ ہو دوسرے کے
کے گھر مین ملکہ انتہی چنانچہ اُس تفسیر کی اصل عبارت عبری یہ ہے
بَثْ پَرْعُہ ہَیِتَاہ کِشْرَاِیتِیم شِنَّعَسُو لِسَارَہ اَمَر مُوطَاب شِتَّہَا بِتِی
شِفْخَہ بِبَیْت زِہ وِلُو گِبِیرَہ بِبَیْت اَحِیر

پھر یہ کہ حضرت بی بی قطورہ جو کہ حضرت ابراہیمؑ کی تیسری زوجہ تھین اور جنھین توریت مین لونڈی نہین لکھاہے اُنکی اولاد کے واسطے کہین توریت مین یہ بزرگی نہین ہے کہ خدا اُسکے ساتھ تھا مگر حضرت بی بی ہاجرہ کے واسطے یہ آیت توریت مین موجود ہے (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) پس جب خدا نے حضرت اسمعیل کو یہ مرتبہ بخشا کہ جسطرح بارہ فرقے حضرت اسحاقؑ کی اولاد مین اسیطرح حضرت اسمعیل کی اولاد مین قایم کیے (پیدایش ۱۷ باب ۲۰ اور ۲۵ باب ۱۳-۱۶) یہ اپنی امتون کے بارہ رئیس ہین (پیدایش ۲۵ باب ۱۶) اور آخر کو وہ ملک جسکا وعدہ بار بار حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا تھا (پیدایش ۱۷ باب ۸ اور ۱۵ باب ۱۸-۲۱) وہ حضرت اسمعیلؑ کی اولاد کو بخشا اور وہ مقدس مقام جہان قربانی گزرانے حضرت ابراہیم گئے تھے حضرت اسمعیل کی اولاد کا معبد ٹھہرایا تو خدا کے انتظام مین کسے دم مارنے کی مجال ہے پس جانو کہ جو ایمانوالے ہین وہی ابراہیمؑ کے فرزند ہین (گلتیون کا ۳ باب ۷) پھر اگر حضرت بی بی ہاجرہ کا لونڈی ہونا مانع عظمت ہے تو یہودی لوگ جو حضرت عیسیٰؑ کے آبا و اجداد تھے بار بار حوبت برستون وغیرہ کی غلامی مین رہے اسکا کیا جواب ہے چنانچہ مفتاح الکتاب صفحہ ۳۲۴ و ۳۲۵ مین سے بعض مقام یہان نقل کیے جاتے ہین قولہ اسرائیلیونکا پہلے بار کوشن رشتیم کی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۳ باب ۸-۱۰) اُنکا دوسرے بار عجلون شاہ مواب کی غلامی مین آنا (قاضیونکا ۳ باب ۱۲-۳۰) تیسری بار اُنکا فلسطیونکا غلام بنا (قاضیونکا ۳ باب ۳۱)

چوتہی بار انکا کنعان کے ایک زور آور بادشاہ یبین کے جو حسور مین سلطنت کرتا تہا غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۴ باب ۱-۲) پانچوین بار اسرائیلیونکا مدیانیون کی غلامی کرنا (قاضیونکا ۶ باب ۱-۱۰) اسرائیلیونکا چہٹوین بار فلسطیون اور امونیونکی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۱ و ۱۲ باب ۸) اسرائیلیونکا بُت پرستی کے باعث ساتوین بار غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۳ باب ۱) انکے سوا کبہی بابل والون (۲ تواریخ ۳۶ باب ۲۰) اور کبہی مصریون (کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسٹر نصاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ع صفحہ ۲۳۴ شروع باب ۱۸) اور کبہی اسوریون (کیفیت نامہ ایضاً صفحہ ۲۰۷ شروع حصہ ۲) اور کبہی رومیون کے ہاتہ بار بار وہ پشت در پشت بکتے اور غلام بنتے رہے یہانتک کہ دنیا کی کوئی قوم سوا حبشی غلامونکے یہودیون کی طرح ہرگز پشت در پشت بار بار بکتے نہین رہے۔

پہر یہ کہ حضرات حواریون اکثر نفتالی فرقے کے تہے لغت کتاب مقدس مطبوعہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۳۰۳ مین ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد نفتالی کا ملک پہر بسایا گیا تب اسطرحکے بیدین اُسمین رہنے لگے یہانتک کہ مسیح کے آنیکے وقت کامل تاریکی سب پر چہاگئی اُسکے وہان رہنے سے اور اُنہین سے اپنے رسولون کو چننے سے انجیل کے سب پڑہنے والے جانتے کہ کیا فرق آگیا انتہی حالانکہ یہ فرقہ نفتالی حضرت یعقوبؑ کے اُس بیٹے کی اولاد ہے جو حضرت راحیل کی لونڈی بلہا سے پیدا ہوا اور جسکا نام نفتالی تہا علاوہ اسکے حضرت حواریون مین سے سب اسرائیلی ہی نہتے دیکہو متی ۱۰ باب ۲ تا ۴

اسرائیلیون کی نسل این ہے حضرت نوح کی نسل تھی

شمعون

۱۵ ابیب ۳

شمعون کنعانی انتہی

اسکے سوا ماسٹر رامچندر عیسائی نے اپنی کتاب مسیح الدجال مطبوعہ ۱۸۶۳ع
صفحہ ۹۸ مین یہودیونکے عقیدہ کا ذکر کیا ہے یعنے یہودی سمجھتے ہین کہ یہ امر
کوئی بڑی بات نہین ہے کہ یہ محمد قوم امّی یعنے قوم بت پرست عرب سے
ہے نہ ہماری قوم بنی اسرائیل سے کیونکہ ہم لوگون مین بہت سے ایسے
بھی ہین کہ وہ اصل مین بت پرستون سے تھے انتہی

پھر یہ کہ حضرت ایوبؑ انبیاے بنی اسرائیل مین سے نہتے بلکہ ابراہیم سے
بہت پیشتر تھے مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ ایوب کی کتاب مسیح سے قریب ۲۱۸۹
انتہی دو ہزار ایک سو تیس برس پیشتر تصنیف ہوئی انتہی لغت کتاب
مقدس صفحہ ۵۷ مین ہے کہ عرب ایوب کے رہنے کا مقام تہا انتہی۔
طامس اسکاٹ کی تفسیر انگریزی مین ہے کہ ایوب رہنے والا زمین
عوض کا تہا اور زمین عوض معلوم ہوتا ہے کہ ملک عرب کا ایک ضلع تہا انتہی یہانسے
ظاہر ہے کہ نبوت خاندان اسرائیل پر منحصر نہین ہے اور دلایل نبوت
حضرت ایوبؑ کے یہ ہین کہ کتاب ایوب الہامی نوشتون مین شامل ہے اور
بقول طامس اسکاٹ مفسرہ انگریزی کتاب ایوب کا جو عربی مین تہی
حضرت موسیٰ نے عبرانی مین ترجمہ کیا تہا اور کتاب حزقیل ۱۴ باب ۱۴
و ۲۰ مین دو جگہ نوحؑ و دانیالؑ و ایوب کی فضیلت مذکور ہے۔ پس اگر
یہ سارا بیان صحیح نکلے تو وہ برکت کا وعدہ جو پیدایش ۲۲ باب ۱۸ مین
مرقوم ہے اولاد ابراہیمؑ مین ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلعم کی نسبت سمجہنا

چاہئے کیونکہ نصاریٰ درحقیقت نسل ابراہیم نہیں ہین بلکہ حضرت یافث
بن نوح سے یہ اپنا سلسلہ ملاتے ہین اور یہودی تو اب آپ ہی برکت
پانے کے محتاج ہین صرف اولاد اسمعیل آج دنیا مین ساری قومونکے
برکت پانے کا وسیلہ رہگئی ہے اور یہ مسلمان ہین جو حضرت ابراہیم کا سا
عقیدہ توحید اور اتباع سنّت ابراہیم رکھتے اور اپنے مذہب کو مذہب
حنیف کہتے ہین **فاتبعوا ملّۃ ابراھیم حنیفا** (آل عمران ع ۱۰)
اور سب سے ضروری مسئلہ یہ حل ہوگیا کہ یہود ونصارا مین قربانی کا
دستور ترک ہوجانے اور مسلمانون مین اسکا رواج باقی رہنے سے اچھی طرح
ثابت ہوگیا کہ بسبب قربانی حضرت اسمعیل کے مسلمان ہی خدا کے حضور
اس خدمت کے مستحق ٹہیرے اور سب کو معلوم ہوگیا کہ حضرت اسمعیل
قربان ہونے گئے تہے تب خدا نے مسلمانون سے ابدی میراث اور
رسم دائمی ٹہرا دیا اور یہود و نصاریٰ اس سے صریح باز رہے۔
پہر مقدس کتاب کا احوال باب ۱۵ و ۱۶ - اور پیدائش ۳۷ و باب ۲۸
مین لکہا ہے کہ حضرت یوسف کو اُنکے بہائیونکے ہاتہ سے اسمعیلی قافلہ نے
بیس روپیہ دیکر مول لیا تہا انتہی پس بنی اسرائیل کی غلامی کی بنیاد
اور شروع حضرت اسمعیل ہی کی اولاد کے ہاتہ سے ہوا اور اس سے
بڑہ کر یہ کہ حضرت یوسف کو اسمعیلی قافلہ نے مول لیا اور حضرت یوسف
کے آگے مصر مین اُنکے سب بہائی غلام بنے تہے چنانچہ حضرت یوسف
کے خواب کی یہی تعبیر تہی (پیدائش ۳۷ باب ۱۰) دوسرے یہ کہ

پیدایش ۴۲ باب ۱۰ مین حضرت یوسف کے حضور اُنکے سب بہائیونکا
قول یہ لکہا ہے اے خداوند تیرے غلام خورش مول لینے آئے ہین
انتہی یہ اُسوقت کا ذکر ہے کہ جب ملک کنعان مین قحط پڑا اور وہ سب
مصر مین یوسف کے پاس غلہ مول لینے گئے تہے اور اسیطرح پیدایش
۴۴ باب ۱۳ – اور ۴۴ باب ۱۶ و ۱۷ مین بہائیون نے حضرت یوسف
کے آگے غلامی کا اقرار کیا تہا پس اس حساب سے تمام بنی اسرائیل
حضرت یوسف کے غلام اور اولاد اسمعیل کے غلام در غلام ٹہرتے
ہین شاید یہ سب سزا اللہ جلشانہ کی طرف سے اسواسطے ہوا کی کہ
یہودی لوگ حضرت بی بی ہاجرہ کو حقارت کی راہ سے لونڈی کہتے
تہے اب دیکہیے کہ تمام دنیا مین ایسی کوئی قوم نہ سُنی ہوگی کہ جسکی
ابتدا پشت در پشت غلامی ہی مین گزرتی رہی وہ یہود ہین اگرچہ
حبشی قوم غلامی کے لئے خاص ہے مگر یہودیون کی طرح تمام قوم
کی قوم بار بار غلام نہین بنی اور ایسی قوم بہی دنیا مین نہ سُنی
ہوگی جو ہمیشہ سے غلامی کا تو کیا ذکر ہے کبہی کسی کے ماتحت حکومت
بہی نہین ہوئے اور وہ اہل عرب ہین (دیکہو رسالہ کشف الآثار
فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مریک صاحب چہاپہ
اڈنبرگ ۱۸۴۶ ع صفحہ ۳۴۱ باب ۱۲) چنانچہ قولہ فی الواقع ان
قبایل اولاد اسمعیل میباشند – و گبّون تاریخ نویس نیز ہر چند سعی کرد
کہ حق آنقول را (یعنے آزادے عرب بموجب کتاب اوّل توریت

۱۷ باب ۲۰) رو نماید لیکن آخر الامر اقرار کرد که باوجود اینکه بعضے از
قبائل عرب در زیر دست سلطنت قوم دیگر گاہے افتادہ باشند لیکن
کل عرب ہرگز مغلوب نشدہ اند و دیگر کہ قدرت لشکرہاے سسٹرس
(یعنے سیساسطرس) بادشاہ ذوی القدر مصر وکخسرو بادشاہ مجلل
ایران و پمپیؔ و تراجن کہ یکے سردار مظفر و دیگرے انپراطور بزرگ اہل
روم بودہ پس لشکر اینہا تمامی قبایل عرب را نتوانستند مغلوب سازند
و باوجود آنکہ بعضے از طوایف عرب بزیر سلطنت دیگر افتادہ لیکن قول
مقدّس درباب آزادگی ایشان حق شدہ بحدیکہ در ایام قدیم و تازہ
درباره استقلال عرب مثال گردیدہ حالت آزادی کہ قبایل مزبور
الحال دارند دلیل شدہ کہ آن قوم ہرگز مغلوب نگشتہ اند انتہیٰ
گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۲ ہ مین لکھتے ہین کہ
اگر کلام برحق الٰہی مین مجکو کچھ اور تعلیم نہوئی ہوتی تو مین اکثر یہی خیال
کرتا کہ انصاف کے ساتھ مکافات صرف اہل عرب ہی کی قسمت مین
ہوئی جو اولاد حضرت اسمٰعیل کے ہین اور قسمت مین یہودیون سے
بمراتب اعلیٰ ہین کیونکہ یقیناً کوئی ترجیح نہ دیگا ان لوگونکی تقدیر دنیا و
کو جنپر ابتک خدا کی مُہر رہی قسمت پر جنگی اور خود مختار اور بلند حوصلہ
اور مہمان پرور   قومون ملک عرب کی جو کبہی مفتوح نہین ہوا اسمٰعیل
کی اولاد ونکے نام سے کل دنیا کو لرزہ آتا تہا اور اُنکے ہتیارون کو
سجدہ کرتے تہے مگر اُنہون نے نہ کبہی سجدہ کیا اور نہ لرزے اور مجکو

آزادی عرب

امید ہے کہ وہ کبھی نہ گرینگے — اب دونون کی تقدیر اور اُسکے
خاندان کا حال جاننا گر مین خارج کیا ہوا اسمٰعیل ہوا چاہتا ہون
نہ ناز پروردہ اسحاق جو مورث اعلی اُن لوگون کے ہین جنپر خدا
کی مُہر ہے (حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۳۰۳ھ صفحہ ۳۶ و ۳۷ دفعہ
۵۲ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء
اگرچہ برہما والون وغیرہ کو بہی اپنی آزادی کی بابت یہی دعوی
ہے لیکن ملک عرب کی طرح دنیا کے بڑے بڑے اولوالعزم بادشاہون
نے کبہی برہما وغیرہ پر فوج کشی نہین کی تہی اور تواریخ چین مصنفہ
جمس کاکرن صاحب مطبوعہ ۱۸۶۵ء جلد ۲ دفتر ۱ باب ۷ صفحہ ۱۴۲ مین
لکہا ہے کہ ۱۸۶۶ء اور ۷۰ء کے درمیان فغفور چین کی فوج نے برہما
کے تخت گاہ کو جو اُسوقت تاکو دانگ کا شہر تہا فتح کیا تہا انتہی اور اہل
انگلستان نے برہما کا بہت سا ملک رنگون وغیرہ تک فتح کر کے اپنے
قبضہ مین کر لیا ہے اور رزیڈنٹ انگریزی اور اہل تجارت فرانس
وغیرہ برہما مین موجود ہین مگر عرب مین کسی غیر کو مطلق دخل نہین ہے
پہر کتاب مقدس کتاب کا احوال ۹ باب مین لکہا ہے قولہ یہ وہی
اسمٰعیل ہے جس سے بارہ رئیس پیدا ہوے اُسکی اولاد آجتک
اسمٰعیلی کہلاتی ہے اور اُسکے فرقون سے عربی و ترکی ہین (یعنے
عرب و ترک لوگ تمت کلامہ اسی سبب سے یروسلم پہلے عربونکے
اختیار مین رہا بعد اُسکے ترکونکے اختیار مین ہوا چنانچہ ابتک ہے

غرضکہ یہ وہی مقام ہے جہان توریت کی بموجب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو قربانی کرنا چاہا تہا اُسکے بعد حضرت یعقوب
نے اسی سرزمین پر خواب مین ایک سیڑہی زمین سے آسمان تک
دیکہی کہ فرشتے اُسپر چڑہتے اور اوترتے ہین اور خدا نے حضرت یعقوب
سے باتین کین تب حضرت یعقوبؑ نے اُٹہکر کہا کہ یہ کیا ہی مقدس
مقام ہے سچ مچ خدا کا گہر اور آسمان کا آستانہ ہے اور نشان کا
پتہر نصب کر کے اُسکا نام بیت ایل رکہا یعنے خدا کا گہر (مقدس
کتاب کا احوال ۴ باب اور پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) اس سے
پیشتر اُسکا نام لوز تہا دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۸۶

بعد اُسکے حضرت موسیٰؑ نے جب کوہ طور پر شریعت پائی تب بموجب
حکم الٰہی بیابان مین بنی اسرائیل کو جو کہ چہ لاکہہ مرد ہتیار بند تہے
اور اس حساب سے تیس ۳۰ لاکہہ سب مرد و عورت اور بچے تہے
(مقدس کتاب کا احوال ۴۲ باب خروج ۱۲ باب ۳۷) اور دینی و
دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۹ مین ہے کہ تخمیناً پچاس لاکہہ ہونگے
ان سب کو اکہٹا کر کے ایک خیمہ عبادت بنایا کہ وہ خیمہ جماعت بہی
کہلاتا تہا (خروج ۳۱ باب ۷ اور ۴۰ باب اعمال ۷ باب ۴۴) اور
سب بنی اسرائیل کے لئے دستورات عبادت مقرر کئے اور حضرت
ہارونؑ اور اُنکی اولاد کہانت یعنے امامت کے واسطے مقرر ہوئی
مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰ مین لکہا ہے اسرائیلیونکے درمیان سردار

کاہن سب کاہنون مین پہلا درجہ رکھتا تہا اسلیئے کہ وہ ساری قوم کا
خدا کے حضور اُنکی طرف سے قربانی گزرانکر شفیع سمجہا جاتا تہا ہیکل
کیخدمت کا عہدہ پشت در پشت ہارونکی اولاد مین رہا اور انہین
کا پہلوٹہونکا پہلوٹہا اگر اسمین کوئی شرعی عیب نہوتا ہمیشہ کاہن
ہوجاتا تہا وہ اس کام پر بڑی سنجیدگی اور شان وشوکت کے
ساتہ مخصوص کیا جاتا اور ہر روز قربانی کے وقت عمدہ اور چمکدار
پوشاک پہنکر حاضر ہوتا تہا (یہودیونمین چمکدار یعنے روپہلا لباس فرض
کو جائز اور سونہلا ناجائز تہا) خصوصاً کفارہ کے دن وہ ایک سینہ بند
قیمتی کو جسکی چپراس کے جواہرات مین اسرائیل کے بارہ فرقونکے نام
کندہ تہے اسلیئے باندہتا تاکہ پاکترین مکانمین داخل ہونے کے وقت اسکو
دیکہکر تمام قوم کو خدا کے حضور یاد کرے۔

یہودیونمین عام کاہن بہی ہارون کی نسل مین سے ہوتے تہے وہ چوبیس
صفونپر منقسم تہے اور ہر ایک صف والے اپنی اپنی باری پر ہفتہ بہر ہیکل
مین خدمت کرتے تہے از مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰

پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۵۱ مین لکہا ہے کہ باقی بنی لیوی جو ہارونکی
نسل سے نہ تہے وہ عہدہ کے باب مین (اگرچہ کیسے ہی ذی لیاقت ہوتے
مگر) کاہنون سے کمتر درجہ رکہتے تہے اور بیت المقدس (یا خیمہ جماعت)
کی متفرق خدمتونمین کاہنونکے مددگار رہتے ان زیر حکمونمین حضرت موسیٰ
کی اولاد بہی شامل تہی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسنے (یعنے حضرت

سوشنی سے) جو صد مندی کی راہ سے نہین بلکہ خدا کے حکم کیمطابق
دینی انتظام ٹھرایا انتہی

یہ طرز ہمارے پیغمبر صلعم سے کمال مطابقت رکھتا ہے چنانچہ حضرات خلفائے
راشدین رضی اللہ عنہم کے حال سے اسکا ثبوت ظاہر ہے

پھر مفتاح الکتاب صفحہ ۵۲ و ۵۳ مین لکھا ہے کہ عبرانی لوگوںمین مہینونکا
انگریزونکے طور پر شمسی نہین مگر قمری شمار ہوتا تھا چنانچہ اُنکے مہینے ۲۹ و
۳۰ دنکے ہوتے تھے انتہی

یہ دستور بھی صرف اسلامی دستور سے مطابقت رکھتا ہے چنانچہ سنہ
ہجری پر لحاظ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے

یہودی مصری اسوری ویسی ہی چادر اوڑھتے تھے جیسا کہ اندنون
ہندوستانکے لوگ کام مین لاتے ہین ان دنون ہندوستان کے
لوگ سے مراد مسلمان) ٹھیک جیسے کہ وہ جولاہے کے ہاتھ سے آتین
یعنے بغیر سلائی اور گوٹ کے یہ دستور خدا کو پسند ہوا اور اُسنے حکم
دیا کہ یہودی جہالر پر آسمانی رنگ کا ڈورا لگاوین - اُنہون نے
ٹھرایا کہ خدا کی شریعت مین ۶۱۳ - احکام ہین اسلئے ضرور ہے کہ ہمارے
دامن مین اتنے ہی ڈورے مڑے جاوین (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۲۵

دنکا شروع یہودی قوم سورج کے ڈوبنے سے حساب کرتے تھے (پیدائش
اباب ۵ و ۸ - احبار ۲۳ باب ۳۲) رات کا اول درجہ اس بات کی
یادگاری مین ہوا ہوگا کہ پیدائش کے وقت اندھیرا روشنی سے پیشتر تھا

جلد اول

(پیدایش ا باب ۱۴)۔ چنانچہ اُنہون نے یون فیصلہ کیا کہ سبت سورج کے
ڈوبنے اور تین ۳ تارون کے نکلنے کے درمیان شروع ہوتا ہے انتہی
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۳۷) یہ دستور بہی اسلامی دستور کے مطابق ہے
کہ چاند دیکہکر ماہ رمضان شروع اور چاند دیکہکر ماہ رمضان ختم ہوجاتا ہے
(رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۵۸ مین لکہا ہے جب لاوی کا
فرقہ خیمہ مقدس مین خدا کی خدمت پر مخصوص ہوا تو یوسُف کا فرقہ
اُسکے دو بیٹون یعنے افرائیم اور منسیّ کے فرقون پر تقسیم ہوا (حضرت
یعقوبؑ نے پہلے ہی حضرت یوسُفؑ سے فرمایا تہا کہ افرائیم اور منسی
میرے بیٹے ہین دیکہو پیدایش ۴۸ باب ۵) اور یون لاویون کے سوا
بارہ فرقے بحال رہے اور ہر ایک فرقہ کا ایک ایک سردار یا شاہزادہ
تہا پہر ایک ایک فرقے مین الگ الگ خاندان تہے جو کسی سبب سے
مشہور تہے چنانچہ موسیٰؑ کے وقت مین ایسے اُنسٹہ خاندان تہے اور
اُنکے بہی جدے جدے سردار تہے پہر موسیٰؑ نے ساری قوم کو دس دس
اور پچاس اور سَو اور ہزار کی جماعتون پر تقسیم کرکے ہر ایک کے اوپر
قاضی مقرر کیا جو مقدمہ دس والا قاضی فیصلہ نہین کرسکتا اُسکو
وہ پچاس والے کے پاس بہیجدیتا تہا اور یہ سَو والے کے پاس علی ہذا القیاس
علاوہ اسکے نسب نویسون کا ایک عہدہ تہا پہر کمپو اور کوچ کا قواعد
جنگ کیطور پر ہر ایک بات مین بند و بست تہا چنانچہ جب خیمہ عبادت
کے اوپر سے بادل اُٹہکر آگے چلتا اُسوقت کاہنون کے تُرہی بجائی جاتی

اور یہوداہ اور اشکار اور زبلون کے فرقے جنکا کمپو پورب سمت
کو تہا اپنا جہنڈا جسکے پہریرے یہوداہ کے شیر ببر کی تصویر بنی ہوئی تہی
اُٹہاکے آگے بڑہتے تہے پہر دوسری آواز پر روبن اور شمعون اور
جد کے فرقے جنکا کمپو دکہن سمت کو تہا چلتے اُنکے پیچہے لاوے کا فرقہ
خیمہ مقدس کا سرانجام جو سارے فرقونکے بیچون بیچ استادہ تہا
اُٹہاکر روانہ ہوتے تہے پہر تیسری آواز پر افرائیم اور منسی اور
بنیامین پچہم سمت سے بڑہ جاتے چوتہی آواز پر دان اور آشر اور نفتالی
اُتر طرف سے کوچ کرتے انتہی

پہر لکہا ہے کہ خدا نے اپنی عبادت اور بادشاہی شان و شوکت کے
لئے جو ایک عظیم الشان خیمہ بنانے کا موسیٰ کو حکم دیا تہا اور بڑی
تکلف کے ساتہ اُسکا پورا نقشہ بیان کیا خیمہ مذکور مین تین مکان تہے
اندرونی مکانمین جو قدس الاقداس یا پاکترین کہلاتا ایک سونے کا
تخت کہڑا تہا اور اُسکے نیچے ایک سونے کا صندوق جسمین دس
حکمونکی دو تختیان دہری تہین لیکن تخت نشین کوئی نہین نظر آیا کہ جس سے
یہودیونپر واضح ہو کہ انکا معبود اور بادشاہ غیر محسوس اور نادیدنی
اور روحانی ہے مگر جو بادل مذکورہ بالا کوچ کرتے وقت جماعت کے آگے آگے
چلا جب جماعت کسی جگہ مقیم ہوے تو وہ قدس الاقداس کے اوپر ٹہر گیا
انتہی (از طلوع آفتاب صداقت نارتہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیطرف سے
مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۰ع باہتمام پادری ایم اے شیرنگ صاحب صفحہ ۱۲۱

اور روسن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۵۶) واضح ہو کہ یہ سوسائٹی و
مجلس علماء تثلیث پرست کی ہے جسمین بڑے بڑے علماء دین نصاریٰ
اپنے مذہب کی ہر دینی کتاب کو خوب جانچکر اجازت چہاپے جانیکی
دیتے ہین اور دوسری کتاب یعنے تواریخ کلیسیا ایک جماعت علماء
نصاریٰ کی تصنیف اور مشہور پادری میتھر صاحب کے اہتمام سے
چہاپی گئی پس ان دونون کتابونمین خدا کے غیر محسوس اور
نادیدنی اور روحانی ہونے کا صاف اقرار ہے اب حضرت عیسیٰ
جو تینتیس ۳۳ برس دنیا مین رہے جنہین سب یہودیون نے دیکہا اور
گرفتار ہی کیا کیونکر خدا ٹھہر سکتے ہین اور واقعی یہ کہ کوئی خدا نہین
مگر ایک (اول قرنتیون ۸ باب ۴) بقا فقط اسی کو ہے وہ اس
نور مین رہتا ہے جس تک کوئی پہونچ نہین سکتا اور اُسے کسی انسان نے
نہ دیکہا اور نہ دیکہہ سکتا ہے (اول طمطاوس ۶ باب ۱۶) چنانچہ
حق تعالیٰ فرماتا ہے تو میرا چہرہ دیکہہ نہین سکتا اسلیئے کہ کوئی
انسان نہین کہ مجہے دیکہے اور جیتا رہے (خروج ۳۳ باب ۲۰) اگر
کوئی کہے کہ خروج ۲۴ باب ۱۱ مین لکہا ہے کہ انہون نے خدا کا مشاہدہ
کیا اور کہایا اور پیا انتہی تو اسکا جواب یہ ہے کہ اسکے بعد خروج
۳۳ باب ۲۰ مین خدا نے موسیٰ سے فرمایا کہ تو میرا چہرہ دیکہہ نہین سکتا
الخ پس اعتبار اسی پچہلی بات کا ہے اگر پیشتر خدا کو انہون نے دیکہا
ہوتا تو نہ موسیٰ خدا کے دیکہنے کا سوال کرتے (خروج ۳۳ باب ۱۸)

اور نہ خدا اُنسے بن ترائی فرماتا دوسرے یہ کہ خدا روح ہے (یوحنا ۴ باب ۲۴) اور روحکو کوئی دیکھہ نہین سکتا تیسرے خروج ۲۴ باب ۱۱ کے اسی فقرہ کی تفسیر مین ترگوم یعنے تفسیر رشی مین لکہاہے ۔ ہَیُو مُسْتَکْلِیْن بُو بِیْب کَاس مَتُوخ اَخِیْلَہ وَشَتِیَہ کاخ بِیدِ تَاش تخوما یعنے تہے دیکہتے اُسکو بڑے دل سے کہانے اور پینے کے زور سے جیساکہ تخوما کی تحقیق مین آیا ہے یعنے بسبب اُس خوراک کی طاقت کے جو اُنہین دی گئی اپنے دلکی آنکھون سے دیکہتے تہے نہ یہ کہ جسم کی آنکہون سے جیساکہ تخومانے اُسکی تحقیق کیا ہے (از ترگوم رشی جلد ۲ مطبوعہ وادین پانچ سفر توریت کا پیدایش عالم) پس خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے (اول طمطاؤس ۲ باب ۵)

غرض یہ ابر جو خیمہ مقدس پر سایہ کئے رہتا عبرانین اسے شکینہ (جسکا معرب سکینہ) کہتے تہے اور یہی خدا کی خاص حضوریکا نشان تہا مگر نہ یہ کہ خدا ظاہر طور پر حاضر رہتا اور اس ساری جماعت کو خدانے اپنی عجیب قدرت سے چالیس برس بیابانمین ملک کنعانمین پہونچنے تک آسمانی روٹی یعنے من صبح کو جو ایک قسم کی شبنم تہی اور سلوے یعنے بٹیرین شام کو کہلا کر پرورش کیا (خروج ۱۶ باب ۱۳) مگر گنتی ۱۱ باب سے ظاہر ہے کہ سلوے صرف ایک مہینے تک بنی اسرائیل نے کہائی تہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۴۴ مین ہے کہ روز روز اُنہین

من دیا گیا اور بعضے ایام مین گوشت بھی انتہی یہان سے وہ اعتراض
رفع ہو گیا جو ہدایت المسلمین صفحہ ۳۵۱ مین لن نصبر علی طعام واحد
پر کر کے لکھا ہے کہ کھانے دو تھی من وسلوی

دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگستس براڈ ہیڈ صاحب مطبوعہ
مشن پریس الہ آباد ۱۸۷۰ع صفحہ ۱۱۴ مین ہے کہ مسکن (یعنے خیمہ جماعت
معہ اسکے سامان کے اُس کامل ڈول کے مطابق جو خدا نے پہاڑ
پر موسیٰ کو بتلایا بنایا گیا انتہی۔

الحاصل یہ خیمہ جماعت بیابان مین بنایا گیا لیکن خدا نے حضرت موسیٰ جنکے باپ
کا نام عمران اور ما کا نام یوکبد (لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۱۷) سے فرمایا کہ
جب تم اُس وعدہ کے ملک یعنے کنعان مین جسکا وعدہ مینے تم سے
کیا ہے پہونچ جاؤ تو تم اُسی مقام پر میرے حضور قربانی گزرانیو کہ جسجگہ
کو مین نے پسند کیا ہے (استثناء ۱۲ باب ۵ و ۱۱) اور بار بار اسکی بابت
تاکید فرمائی چنانچہ استثناء ۱۲ باب ۱۴ مین ہے اُس ہی جگہ جسے خداوند
تمہارے فرقون مین سے ایک مین پسند فرماوے گا تو اپنے چڑھاوے وہان گزرانیو
اور سب کچھ جو مین تجھے حکم کرتا ہون وہین کیجیو اور استثناء ۱۲ باب ۱۸ مین
ہے تجھ اور تیرے بیٹے اور بیٹی اور تیرے غلام اور لونڈی پر اور لاوی پر
جو تیرے درمیان مین ہے واجب ہے کہ اُن چیزونکو خداوند اپنے خدا کے آگے
اسجگہ جسے خداوند تیرا خدا پسند فرماوے کھاؤ اور خروج ۱۵ باب ۱۷ مین
حضرت موسیٰ نے خداوند کی حمد و ثنا مین فرمایا کہ تو اُنہین لاوے گا اور

اور اُنہین اپنی میراث کے کوہ پر درخت کیطرح لگا دیگا اُنجگہہ پر جو خداوند
تو نے اپنے رہنے کے لئے بنائی ہے اور جائے قدس مین جو خداوند تیرے
ہاتہون نے برپا کی ہے پہر استثنا ۱۰ باب ۲۶ مین ہے تو مقدس چیزون کو
(یعنے صندوق عہد نامہ اور عصائے ہارون اور من کا مرتبان طلائی)
اور اپنی نذرون کو اُس مکانمین جسے خداوند پسند فرما یگا لیجا تیو انتہی
لیکن حضرت موسیٰ نے سرحد کنعانمین پہونچنے سے پیشتر مواب کی سرزمین
مین وفات پائی تہی مگر انکی قبر اُسوقت سے کسی کو نہین معلوم کہ کسجگہہ ہے
(استثناہ ۳۴ باب ۱-۶) کیونکہ خداوندنے موسیٰ سے فرمایا کہ آ باریم کے
پہاڑ پر نبو کی چوٹی تک جو مواب کی زمین مین یریحو کے مقابل ہے چڑہ جا
اور کنعان کی زمین کو کہ جسے مین اسرائیل کو ملک کر دونگا دیکہہ اور اُس
پہاڑ پر جسپر تو جاتا ہے مرجا اور اپنے لوگونمین شامل ہو جیسے تیرا بہائی
ہارون حور کے پہاڑ پر مرگیا اور اپنے لوگونمین جا ملا اسلئے کہ تم دونون
نے بنی اسرائیل کے درمیان دشت سین کے قادس مین مریبہ کے پانی
نزدیک میرا گناہ کیا اور تمنے بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس نکی
پر تو اُس سرزمین کو جو تیرے سامنے ہے دیکہہ لے لیکن اُس سرزمین میں
جو مین بنی اسرائیل کو عنایت کرتا ہون داخل نہو گا (استثنا ۳۲ باب ۴۹
-۵۲) اسکے بعد حضرت یشوعؑ بن نونؑ حضرت موسیٰؑ کے قائم مقام ہو کر جسطرح
حضرت موسیٰؑ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا تہا اسیطرح حضرت یشوعؑ نے
رود یردن کو شہر یریحو کے پاس دو حصہ کر کے (یشوع ۳ باب ۱۷) اخ

جعون پرروسلم وغیرہ کے بادشاہون کو شکست دینے کے وقت آفتاب کو
دو پہر ٹہراکر (یشوع ۱۰ باب ۱۳) اور یریحو کی شہرپناہ نرسنگون کی آواز سے
گراکر (ایضاً ۶ باب ۲۰) بنی اسرائیل کو ملک کنعان مین لائے اور تب سے
من بنی اسرائیل کو نلا (یشوع ۵ باب ۱۲)

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳۶ مین ہے کہ خداوند نے ساری سرزمین جلعاد سے
لیکے دان تک اُسکو دکہائی اور وہان خداوند کے حکم کے مطابق
مواب کی سرزمین مین ایک سو بیس برس کا ہوکر موسیٰ انتقال کر گیا اور
خدا نے اُسے دفن کیا مگر آجکے دن تک کوئی اُسکی قبر کو نہین جانتا انتہی
اسرائیلیونکے زمین کنعان مین پہنچنے کے بعد قاضیونکی عملداری مین خدا کا
خیمہ سیلا مین کہڑا رہتا تہا اور سیلا افرائیم کے علاقہ مین تہا چونکہ افرائیم
(کا فرقہ) اپنی حکومت کے وقت بے ایمان تہا اور تمام بنی اسرائیل اُنکے
تحت حکومت ہونے سے بت پرست ہوگئے تہے اس سبب سے خدا نے
اُسے یہ سزا دی کہ اپنے مَقدِس کو اُسکے علاقہ سے نکالکر یہوداہ کے
علاقہ مین مقرر کیا خدا نے پیشتر سے ارادہ کیا تہا کہ یہوداہ (کا فرقہ
تمام فرقون) اسرائیل مین حکومت کرے اور اپنے مَقدِس کو اُسی
کے علاقہ مین رکہے (پیدایش ۴۹ باب ۱۰) لیکن جب تک کہ خدا نے
افرائیم کے ایمانکے امتحان کے واسطے اُسے سلطنت پر رکہا تب تک
خدا کا یہ اول ارادہ ملتوی رہا جب سے فلسطی لوگ سیلا سے خدا کا
صندوق اُٹہا لیگئے (اول سموئیل ۴ باب ۱۷) تب سے وہ پہر افرائیم کے

۴۲ دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳۶ مین ہے کہ آفتاب آسمانکے بیچ مین ٹہرا اور قریب [illegible] دن بہر کی پچہم کی طرف نہ ڈہلا ہوا انتہی

علاقہ مین کبھی نہین آیا بلکہ ایکمدت تک نوب مین رہا (اول سموئیل ۲۱ باب ۱) اور اُسکے بعد جبعون مین (اول سلاطین ۳ باب ۴) جبتک کہ داؤد نے اُسکے لیے کوہ صیحون پر جو یہوداہ کے علاقہ مین ہے خیمہ نہین کہڑا کیا (۲ تواریخ ۵ ا باب ۱) استثنا ۱۲ باب ۱۱ مین لکہا ہے کہ خدا کا مسکن وہ مقام ہے جہان اُسکا نام رہیگا۔ مسکن بنانے سے خدا کی یہ مراد تہی کہ وہ اُسکے وسیلہ سے آدمیونکے درمیان سکونت کرے (خروج ۲۵ باب ۸) از تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف اوئین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع صفحہ ۳۰۷ بر آیت ۶۰ زبور ۷۸ یعنے ۷۸ زبور ۶۰ جن دنون کہ خیمہ جماعت سیلا کے مقام پر استادہ تہا ایک شخص القانہ بن یروحام کی دو جورو ان تہین ایک صاحب اولاد اور دوسری بے اولاد اُس بے اولاد بی بی نے جسکا نام حناہ تہا خیمہ جماعت مین آکر اولاد کے واسطے دعا مانگی اور علی (اول سموئیل ۱ باب ۱۷) سردار کاہن نے اُس سے کہا کہ سلامت جا اسرائیل کا خدا تیری مراد جو تو نے اُس سے مانگی ہے پوری کرے اُسکے بعد اُس بے اولاد بی بی کے حضرت سموئیل نبی (اس نام کے معنے خدا سے مانگا ہوا) پیدا ہوئے جو نبوت کے درجہ مین اوّل اور شفاعت کے اقتدار مین حضرت موسیٰ سے مشابہ کی گئی (۹۹ زبور ۶ یرمیاہ ۱۵ باب ۱) اور جنسے اُنکی خردسالی مین خدا نے باتین کین تہین (اول سموئیل ۱ باب اور ۳ باب۔ اور سوال وجواب ترجمہ رومن پادری یونس سنگہ

لا
یعنی حضرت سموئیل
سے بنی اسرائیل
و یہوداہ مین بادشاہت
اور نبوت کی راہ
ساؤل کو بھی
بسبب طوالت قصہ کے
طالوت بھی

و پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۶۵ع سوال ۴۸ و ۵۵ صفحہ ۱۲
اس سے ظاہر ہے کہ ایسے معزز و مقبول نبی کے باپ کے ایک ساتہہ
دو جوروان تہین اور اُنہین مین سے ایک بی بی سے حضرت سموئیل
پیدا ہوئے پس اگر ایک سے زیادہ جوروان کرنا حرام ہوتا تو خدا انبیاؑ
کو ایسی عورتون سے نہ پیدا کرتا اور یہی حال حضرت اسحاق اور
تمام بنی اسرائیل کا بہی ہے اب دو چار جوروان کرنے کے جواز مین
اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا چاہیے۔
اُسکے بعد جب شہر نوب مین خیمہ جماعت استادہ تہا حضرت داؤد ساؤل
بادشاہ بنی اسرائیل کے خوف سے (کہ اُسوقت بارہون فرقے
بنی اسرائیل و یہوداہ کے اُسی بادشاہ کے زیر حکم تہے) تنہا بہاگ
کر وہان گئے اور اخیملک سردار کاہن کے پاس جاکر کہا کہ بادشاہ نے
مجہے ایک بڑے کام کے واسطے بہیجا ہے اور مین نے اپنے ساتہیون کو
فلانی فلانی جگہ بہیجدیا ہے اور یہ سب جہوٹہہ بولکر اخی ملک کاہن سے
روٹی جو تبرک کی رکہی تہی لیکر کہائی اور ایک تلوار بہی جہانسا
دیکر لی اور وہان سے بہی بہاگ کر جات کے بادشاہ اکیس نام کے
پاس گئے اور مکر سے وہان دیوانہ بن گئے اور جب ساؤل بادشاہ نے
سُنا کہ اخی ملک کاہن نے داؤد کے ساتہ یہ سب سلوک کیا تو بادشاہ
نے پچاشی کاہنون اور شہر نوب کے سب مردون اور عورتون اور
لڑکون اور شیر خوارون اور بیلون اور گدہون اور بہیڑون تک کو

سموئیل اول باب ۲۱ و ۲۲ خروج ۲۵ باب ۳۰ و ۳۰ احبار ۲۴ باب ۵ و ۹ و ۳۳ ۱۲

صاحب اولاد کا سبب حضرت داؤد کی قدرت کا ... ۱۲

قتل کروایا اول سموئیل ۲۱ و ۲۲ باب انجیل مرقس ۲ باب ۲۶ مین
اسی اخی ملک سردار کاہن کی جگہہ پر ابیاتہر کا لفظ لکہا ہے وارڈ صاحب
نے اپنی کتاب اغلاطنامہ مطبوعہ ۱۸۴۱ع کے صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے کہ مسٹر
جویل اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ مرقس نے اخیملک کے عیوض غلطی سے
ابیاتہر لکہا ہے جیسے کہ متی نے غلطی سے ذکریاہ کی جگہہ یرمیاہ لکہدیا۔
اسکے بعد جب بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل فلسطیونکی لڑائی مین
قتل ہوا (اول سموئیل ۳۱ باب) اور حضرت داؤد بنی اسرائیل مین
بادشاہ ہوے تب حضرت داؤدؑ نے جنکی قریب تنوجوروں کے تہین
(دویم سموئیل ۳ باب ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ - اور ۵ باب ۱۳ و ۱۱ باب
۲۷ - اور ۱۵ باب ۱۶ - اول تواریخ ۳ باب ۱-۹ و ۱۴ باب ۳
اور اول سموئیل ۲۵ باب ۴۲ و ۴۳) وہ خیمۂ جماعت کوہ صیحون پر
نصب کیا کیونکہ خدا نے فرمایا کہ مین نے یروشلم کو برگزیدہ کیا کہ اُسمین
میرا نام ہووے اور داؤد کو برگزیدہ کیا کہ میرے اسرائیلی لوگونکا
پیشوا ہووے (۲ تواریخ ۶ باب ۶) پہر یہ کہ یہوواہ نے صیحون کو چُن
لیا ہے اور چاہا کہ وہ اُسکے واسطے مسکن ہو (۱۳۲ زبور ۱۳) اور
اسیطرح ۷۸ زبور ۶۸ اور ۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۳ اور ۷ باب ۱۲
اور اول سلاطین ۹ باب ۳ اور ۸ باب ۲۹ مین بہی ہے۔
الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ روم مین مرزاپور ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۵۱
و ۱۵۲ مین اسکا بیان یون لکہا ہے کہ شہر مذکور کا بانی ملک صدق

جسکا ذکر پیدایش کی کتاب کے ۱۴ باب ۱۸ آیت مین یون مسطور ہے
کہ ملک صدق سالم کا بادشاہ تہا اور اکثر سمجھتے ہین کہ یہی اس شہر کا
اصلی نام ہے آباد ہونیکے ستر برس بعد اسکو قوم یبوسیون نے اپنے
قبضہ مین کر لیا اور شہر پناہ کو بڑہا اور کوہ صیحون پر ایک قلعہ بہی تعمیر
کیا پہلا نام بدلکر یابوس نام رکہا گمان غالب ہے کہ یہی نام اصلی نام
کے ساتہ شامل کیا گیا یعنے یبوسلم یا فصاحت کے واسطے یروسلم جیسا
کہ آجتک جاری ہے ایجاد ہوا یشوع کی کتاب ۱۰ باب ۲۳ آیت مین
مذکور ہے کہ جب یشوع نے ملک کنعان پر حملہ کے وقت اُسکے (یعنے
یروسلم کے) بادشاہ کو پکڑا اور قتل کیا اُسوقت سے داؤد کے زمانہ
تک یہودی اور یبوسی دونون ملے جلے رہنے لگے چنانچہ قاضیونکی
کتاب کے ۱ باب ۲۱ آیت مین ایسا لکہا ہے کہ بنی بنیامین نے اُن
یبوسیون کو جو یروسلم مین رہتے تہے دفع نکیا سو یبوسی آجتک یروسلم
مین بستے ہین انتہی +

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ خدا نے اجازت دی تہی کہ
کنعانیونکے بعضے فرقے اپنے ملک مین رہین انتہی :

پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۰۱ مین ہے کہ اصلی کنعانی نہ تو ہلاک کئے گئے
نہ نکالے گئے مگر وہ مطیع اور صلحکار تہے اُس زمانہ مین وہ چار پانچ
لاکہہ لوگ رہے ہونگے فلسطی ادومی موابی عمونی اور ہتیار عرقی
بہی سلیمانکے خراجگذار تہے صلح سے کامیابی حاصل ہوئی اور تجارت

اور آمد و رفت بڑھتی گئی انتہیٰ لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۰۳ کالم
امین ہے کہ خدا کے حکم سے بنی اسرائیل نے کنعان مین داخل ہوتے وقت
یبوسیون سے اپنا ملک لے لیا اُسوقت وہ ایسے ناپاک تھے کہ زمین نے
اُنہین اوگل دیا اور اُنکے نام لعنتی اور نفرتی ہوئی پر بہت
دنون بعد وہ بعزت نہین پر بڑا عزت دار نام ٹھہرا کیونکہ خاص بیت
یبوسی کہلایا جاتا تھا (ذکریاہ ۹ باب ۷) انتہیٰ۔
یہان سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کی لڑائیان کنعانیون کو محض
قتل ہی کرنے کے واسطے نہتین بلکہ جہاد کے شرایط اُسمین موجود تھے
دیکھو استثنا ۲۰ باب ۱۰ امین ہے کہ جب تو قتال کے لئے کسی شہر کے نزدیک
ہو تو پہلے صلح کا پیغام کر اور گنتی ۳۱ باب ۱۸ امین باکرہ لڑکیونکو بچا کر
اور سب مدیانیونکو قتل کا حکم ہوا اور حضرت یشوعؑ نے جبعون کے
لوگونکو اُنکے عجز پر رحم کرکے قتل نہین کیا دیکھو یشوع ۹ باب اور ۱۰
باب مین یہ مضمون کہ جبعونکے لوگون نے بنی اسرائیل سے صلح کی
اور امین رہے انتہیٰ اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۲ مین
لکھا ہے جب ملک کنعان بنی اسرائیل کے بارہ فرقون مین تقسیم ہوا
سور شہر معہ سرزمین یسر کو عنایت ہوا معلوم ہوتا ہے کہ کسی سبب سے
بنی یسر نے اس زمین کو ضبط نکیا۔ خواہ یسر کی غفلت خواہ سور کی
توبہ سے مگر اتنا ظاہر ہے کہ توبہ تھی تو تھوڑی دیر کی رہی انتہیٰ
یہ وہی سور ہے جسکے بادشاہ حیرام نے حضرت سلیمان کو ہیکل بنانے

واسطے لکڑی بہیجی تہی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۰)
اور حضرت یشوع نے راحاب فاحشہ کو یریحو مین معہ اُسکے باپ کے خاندانکے قتل نہین کیا (یشوع ۶ باب ۲۵) اور چونکہ حضرت عیسیٰ اسی راحاب کی نسل سے تہے پس یہہ جہادہی کی غنیمت تہی جو عیسائیون نجات دینے والا سمجہا گیا (دیکہو متی ۱ باب ۵)
معلوم ہوتا ہے کہ یشوع نے یروسلم بنیامین کے فرقے کو سپرد کیا لیکن بسبب اسکے کہ شہر فرقہ یہوداہ کی عین سرحد پر تہا اور بنی یہوداہ نے دو بار اُسکو محاصرہ کرکے لے لیا تہا اسواسطے یروسلم کبہی بنیامین اور کبہی یہوداہ کا کہلایا اور جب سے یہوواہ (یعنے خدا) نے یروسلم کو اپنی ہیکل کیلئے چن لیا تب سے وہ تمام بارہ فرقونکا دارالسلطنت مقرر ہوا اور کسی خاص فرقے کا حصہ نہ کہلایا ربّی لوگ کہتے ہین کہ شہر مذکور کی زمین تمام فرقونکی زمین تہی یہانتک کہ باشندونمین سے بہی کوئی اپنے گہر کو اپنا نہ کہہ سکا اور عید کے ایام مین سب اپنے پردیسی بہائیون کو بغیر کرایہ مکانونمین لگاتے تہے انتہیٰ الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۶۰
اسی مقام مین تمام ملک کے یہودی سالمین تین دفعہ حاضر ہوا کرتے تہے (۲ تواریخ ۸ باب ۱۳) ایک عید فصح مین کہ یہ عید قربانی گزراننے اور فطیری روٹی کہانے کی فرعون کے ظلم اور مصر سے نکلنے کی یادگاری مین سب بنی اسرائیل بموجب حکم الہی کیا کرتے تہے (خروج ۱۲ باب ۳–۲۸

احبار ۲۳ باب ۵ و ۶) دوسری عید خیمہ یہ عید مصر سے نکلنے کے بعد
چالیس برس بیابانمین رہنے کی یادگاری مین کیا کرتے تھے کہ پتون
اور ڈالیونکی جہوپڑیان بناکر سات دن میدانمین رہتے (احبار ۲۳ باب
۴۳) اسی عید مین حضرت عیسیٰؑ نے اپنے بہائیون سے کہا تہا کہ تم جاؤ
مین نہین جاؤنگا اور پہر چپکے سے چپ کر گئے (یوحنا باب ۷ - ۱۰)
تیسری عید پنتکوست یہ لفظ یونانی ہے یعنی پچاسوان اور اس
عید کا اسواسطے یہ نام رکہا گیا کہ وہ فصح کے دوسرے روز سے
پچاسوین دن واقع ہوئی یہ عید مصر سے نکلنے کے پچاس روز بعد کوہ
سینا پر شریعت پانے کی یادگاری مین مقرر ہوئی (مفتاح الکتاب
صفحہ ۵۵ احبار ۲۳ باب ۱۵ - اعمال ۲ باب ۱) بنی اسرائیل مین یہی
تین سالیانہ عیدین تہین اور اُنہین حکم تہا کہ ہر ایک مرد جو بارہ
برس کے اوپر ہو خدا کے عبادتخانہ (یعنے بیت المقدس) مین خداوند
کے سامہنے حاضر ہووے (مفتاح الکتاب صفحہ ۵۵ سطر ۱ - ۴) لغت
کتاب مقدس صفحہ ۲۰۷ کالم ۱ مین ہے کہ کیا ہر سال مین تین مرتبہ کسیحو
ملک کے سب مرد اپنے سب شہرون اور گانونکو ہفتہ بہر کے واسطے
چہوڑ سکتے ہین کیا آس پاس کی قومین یہ جانکر ضرور اُسوقت حملہ کرینگے
پر اُسکی بابت خدا نے وعدہ کیا اور موسیٰؑ کے دنون سے مسیح کی
پیدایش تک وعدہ کے مطابق ایکبار کا ذکر بہی نہوا کہ دشمنون نے
اُنکی زمین کا لالچ کیا ہو (خروج ۳۴ باب ۲۴) انتہی یوسفس کا بیان ہے کہ نیرو قیصر کے دنون

ایک فصح مین ستائیس ۲۷ لاکھہ اکٹھے ہوے تھے انتہی (ایضاً صفحہ ۲۰۸)
لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۰۸ کالم ۲ مین ہے کہ ان دنون بھی یہودی عید
کو مانتے پر وہ ہیکل مین برّہ نکو ذبح نہین کر سکتے اسلیے اُنہین نہین کہاتے
مگر فقط بے خمیری روٹی کہاتے ہین — ختنہ کے وقت ایک چوکی الیاس
کیواسطے ہمیشہ تیار رہتی کہ گویا وہ آنیوالا ہے — اور فصح کی عید مین اُسکی
راہ دیکہکر وہ مے کا ایک پیالہ بہر دیتے اور دروازہ کہلا رکہتے ہین کہ وہ
اندر آوے انتہی

عید فصح ماہ ابیب یا نیسان کے کہ یہی پہلا مہینا یہودی دینی سال کا ہے
تاریخ ۱۴ تا ۲۱ عید پنتکوست ماہ سیوان کی تاریخ ۶ تک عید خیمہ ماہ
تسری یا اتہنیم کی تاریخ ۱۵ – ۲۲ مفتاح الکتاب صفحہ ۵۸ و ۵۹
اب بھی بیت المقدس مین ہیکل کی جگہ مسجد اور عید فصح کیجگہ عید الضحیٰ
اور عید خیمہ کیجگہ عید الفطر اور پنتکوست کیجگہ شبرات مقرر ہے عید فصح
اور عید خیمہ کی مشابہت عید الضحیٰ اور عید الفطر سے تو ظاہر ہے
پنتکوست کو شب برات سے کامل مشابہت ہے کیونکہ پنتکوست کے
دن اللہ رب العالمین نے لوحون پر شریعت لکہکر حضرت موسیٰ کو دی
اسیطرح شب برات کو قسمت بندگان جناب الہی مین مرقوم ہوتے
ہین اُنکے سوا یہودیون عید پوریم بہی تہی جسے فارس کے بُت پرست
بادشاہ اردشیر کی بیوی ملکہ آستر نے مقرر کیا یہ عید کچھ خدا کے
حکم سے نہتی کیونکہ وہ ملکہ تو اُس بت پرست کے گہر مین بے نکاح

قال اللہ تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیہا یفرق کل امر حکیم اور اُسکے ترجمہ مین ... قرآن کو بیچ رات
یسین ماہ
برکت والی کے تحقیق ہم اُتارا ہم نے اُسکو (قرآن کو) ایک برکت والی رات مین اُس رات فیصل کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا (شرح سورہ دخان) تفسیر حسینی مین ہے لیلۃ مبارکۃ شب برات

صرف پڑگئی تھی دیکھو آستر کی کتاب پس ایسی عورتونکے واسطے الہام
کہان سے ہوتا اسیطرح یعنے مسلمانونمین بھی عید نوروز وغیرہ کرتے
ہین الغرض یہ تینون عیدین تمام ملک کے یہودی یروسلم مین آکر
کیا کرتے تھے (خروج ۲۳ باب ۱۷ رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۵۵)
اور اسی جگہہ توریت ہر ساتوین سال سب لوگون کو سنائیجاتی
تھی (استثنا ۳۱ باب ۹ ۔ ۱۳) یہ سال یوم السبت کیطرح سال سبت یا سال
یوبل کہلاتا تھا اسمین یوم سبت کیطرح زمین کی کھیتی کرتے نہ انگورونکو آراستہ کرتے دوسرے یہہ کہ
سب قرضدارونکو معاف کرتے اس باعث وہ خداوند کی رخصت
کا سال کہلاتا تھا (استثنا ۱۵ باب ۲ ۔ ۹) چونکہ اُس سال زمین مین
بیج بونیکی اجازت نتھی پس خدانے مہربانیسے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ
چھٹے سال اپنی برکت کو نازل کریگا اور زمین تین ۳ سال کا غلہ
دیگی (احبار ۲۵ باب ۲۰) اسکے بعد بڑا یوبل یا بڑا سبتی سال
پچاسوین برس یعنے سات چھوٹے سبتی سالون کے بعد آتا تھا
احبار ۲۵ باب ۸ ۔ ۵۵) اسرائیلیونکے درمیان وہ عام رخصت
کا سال ٹھہرتا کہ اسوقت نہ صرف سارے قرض معاف ہوتے بلکہ
سب غلام اور قیدی آزاد کئے جاتے اور سب کھیت اور مال
چاہے خریدے گئے چاہے گرو ہوے لوگونکو واپس دئے جاتے تھے
اس خوشی کے سال کی خبر کفارہ کے دنکی قربانیونکے بعد شام
کیوقت دیجاتی تھی (دیکھو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۶ اسی جگہہ وہ صندوق

عید یوبل

عہدنامہ تہا کہ جسکے پاس جب کوئی اولاد ہارون سے بہی بے طہارت
جاتا فوراً مرجاتا تہا اور سوا حضرت ہارون کی اولاد کے کسی دوسرے کو
جانیکی ہرگز اجازت نہ تہی اور وہ بہی آپ کو خوب پاک وطاہر کرکے
سال مین صرف ایکدفعہ (عبرانیونکا ۹ باب ۷) چنانچہ ایکدفعہ دو بیٹے
حضرت ہارون کے بسبب ادنی بے احتیاطی کے وہان جاکر مرگئے
(احبار ۱۰ باب ۱ و ۲) اسی جگہہ کوئی کاہن نشہ پیکر جا نہین سکتا تہا (احبار
۱۰ باب ۹ و ۱۰) اسی جگہہ کُتّے کی قیمت اور فاحشہ کی خرچی سے کوئی چیز
نذر کی خرید کرکے نہین گزرانی جاتی تہی استثنا ۲۳ باب ۱۸
اسی جگہہ جوتے اوتار کر جانا سب کا دستور تہا خروج ۳ باب ۵ یشوع
۵ باب ۱۵ اعمال ۷ باب ۳۳
اسی جگہہ عورت حایض اور جنب اور اسیطرح مرد بہی جا نہین سکتا
تہا احبار ۱۲ باب ۲ – ۵ و ۱۵ باب ۱۹
اسی ہیکل کے مذبح پر آسمانی آگ جلا کرتے تہے (دینی و دنیوی تاریخ
صفحہ ۳۰۵) اور نہ کوئی غیر کاہن بہی نشہ پیکر وہان جاسکتا تہا (اول سموئیل ۱ باب ۱۴)
اسی جگہہ کسی نامختون کا گزر نہونے پاتا تہا احبار ۱۲ باب ۳ پیدایش
۱۷ باب اعمال ۲۱ باب ۱ – ۳ یسعیاہ ۵۲ باب ۱
اسی جگہہ خداے واحد کی عبادت بے عقیدہ تثلیث ہمیشہ ابتدا سے
اور ابتک برابر ہوتی چلی آئی ہے یعنے حضرت عیسیٰ کے وقت تک تو
برابر اسمین خداے واحد کی پرستش ہوتی تہی اور بعد اُسکے جب

عیسائیوںمین عقیدہ تثلیث جاری ہوا تب خدا نے یہ مقام مقدّس اُن لوگوں یعنے مسلمانوںکے ہاتھ مین سونپا کہ جو صرف خداے واحد کے پرستار اور عقیدہ تثلیث سے منکر مین اسمین اہل فہم کو خدا کے عجیب انتظام کا بہید معلوم ہوتا ہے اور یہودی ابتک تمام دنیا کے ملکون سے نماز و دعا کے وقت ہر جگہ سے یروسلم ہی کیطرف منہ کرتے ہین یعنے اگرچہ اسلامی مسجد اسجگہ پر تعمیر ہوئی توبہی یہودیونکا قبلہ ابتک وہی ہے اور یہ عجیب بات ہے

پادری اگستس رڈہیڈ کا قول ہے کہ جو خیال اُن لوگون نے خدا کی بابت کئے اُن خیالونمین یہ ناقابلیت ہوئی کہ وہ تثلیث کی تعلیم سے کم واقفیت رکہتے تہے اور اسکا سبب یہ ہوگا کہ وہ اُن لوگون سے گہرے ہوے تہے جو جہوٹے معبودونکو مانتے تہے اور ضرور تہا کہ سب سے پہلے وہ خدا کی وحدت اور شخصیت اور پاکیزگی کو سمجہین کیونکہ اصلی اور بنیادی باتین یہی ہین (دینی و دینوی تاریخ صفحہ ۹۵) اس کم واقفیت کے لفظ سے پادری صاحبونکی صداقت کو پہچان لینا چاہیے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام یہودی قوم نے کبہی تثلیث کا نام تک نہ سنا تہا توبہی پادریصاحب فرماتے ہین کہ کم واقفیت رکہتے تہے حالانکہ ابتک اہل یہود تثلیث کے نام سے گہبراتے ہین حالانکہ یہی پادریصاحب صفحہ ۱۰۰ مین لکہتے ہین کہ خدا نے موسیٰ کے وسیلہ اپنے ارادے کو انجام تک پہونچایا انتہی پس جب انجام تک پہونچایا تو ناکامل تثلیث

اور کم واقفیت پر سب پادری صاحب کا خیال خام ہے۔

رُکن سیوم

بیان دیگر

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپ ٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۴ و ۲۵ مین لکہا ہے کہ تمام روے زمین پر کسی شہر نے یروسلم کی برابر عزت نہین پائی تہی وہ موریہ پہاڑ پر بنا تہا جس پہاڑ پر جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسحاق کو چڑہایا تب صرف جنگل تہا جسوقت اسرائیلی لوگ ملک مصر کو چہوڑ کے نکلے اسوقت ایک بستی اسی جگہ پر بسائے گئے اور ملک کنعان جب اسرائیلیون مین بانٹا گیا تب وہ بستی یہوداہ و بنیامین کے فرقے کے حصے مین آئی جو بستی اسوقت مین آباد تہی وہ جلائی گئی لیکن یبوسیون نے اسکو پہر بنا کر ایسا ایک قلعہ تیار کیا کہ حضرت داؤد نے جب اسپر چڑہائی کی تب یبوسیون نے گمان کیا کہ اس قلعہ سے اندہے اور لنگڑے بہی حضرت داؤد اور انکے لشکر کو ہٹا سکتے ہین لیکن حضرت داؤد نے اس شہر و قلعہ کو فتح کر کے اپنا دار السلطنت بنایا انتہی

مقدس کتاب کا احوال چہاپہ لندن ۱۸۵۶ع حصہ اول باب ۲۹ مین لکہا ہے کہ یشوع کی وفات کے تہوڑے دن بعد یبوسیون نے یروشلم کو بنی اسرائیل سے چہین کر انکی گڑہی کا یابوس نام رکہا سو داؤد بادشاہ کے پہلے کامون سے یہ تہا کہ وہ یروسلم پر پہر قابض ہوا اسنے حملہ کر کے اسے لیلیا اور اسکی ترقی کر کے اپنا پایہ تخت بنایا

اور شہادت کا خیمہ اُسمین کہڑا کیا اور اُسکی مقبول عبادتین بہت سے
از سر نو قایم کین کیونکہ بہت دن سے کوئی عہد کے صندوق کیطرف
متوجہ نتہا انتہی
ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپ ٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲
مین لکہا ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان بادشاہون کے
عہد مین شہر یروسلم کی بڑی شان وشوکت تہی اور اُسکے باشندے
ایسے دولتمند تہے کہ چاندی کو سڑک کے پتہرونکی برابر جانتے تہے
حضرت سلیمان نے وہان ایک عبادتخانہ کمال شان وشوکت کا
بنایا یہانتک کہ دنیا کے سب ملکون کے لوگ اُسے دیکہکر تعجب کرتے
تہے یہ عبادتخانہ اُس شہر کو نہایت رونق بخشتا تہا انتہی
رود من تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۶۲ مین لکہا ہے کہ ہیکل جسمین اہل یہود
خدا کی عبادت کرتے تہے یروسلم مین موریہ پہاڑ پر واقع تہی اور
ایکہزار پانچ برس مسیح سے پیشتر سلیمان بادشاہ کے ہاتہ سے تعمیر
ہوئی (اول سلاطین ۶ باب) سات برس کے عرصہ مین وہ بنچکی
تہی (اول سلاطین ۶ باب ۳۸) سلیمان کے باپ داؤد نے اُسکا
بنانا چاہا اور بہت مال واسباب اُسکے لئے اکہٹا کیا لیکن اس سبب سے
کہ وہ مرد جنگی تہا خدا نے اُسے اس کام سے منع کیا اول تواریخ
۲۲ باب ۱-۹ اول سلاطین ۵ باب ۵ یہ ہیکل بڑی شاندار
اور بہت ہی سونا اور روپا اُسمین لگایا گیا انتہی

مقدس کتاب کا احوال باب ۲۹ حصہ امین لکھا ہے کہ (کہ حضرت داؤد
نے اپنے بیٹے سلیمانؑ کو بادشاہت سونپی اور اُسکو حکم دیا کہ سب سے
پہلے وہ عبادتخانہ بنا دے جسکے بنانے کا اُسنے خود قصد کیا تھا اور
سب نمونے جو بنائے اور نقشے جو کھینچے گئے اور سونے اور روپے اور
تانبے اور لوہے کا بیشمار خزانہ جو جمع کیا تھا اور سونے اور روپے
کے بہت سے برتن جو بنوائے تھے اور بہتیری لکڑیاں اور تراشے ہوئے
سنگ مرمر سلیمانؑ کے سپرد کیئے اور ساری قوم خصوصاً بزرگوں
اور دولتمندوں کو ترغیب دی کہ وے سونا اور چاندی اور
اور بیش قیمت پتھر نذر گزرانین انتہی اور کاہنوں کے گروہ کو قرعہ کی
رو سے چوبیس ۲۴ صف کیا جو بارے بارے ایک ایک ہفتہ خدا کی مقدس
ہیکل کی خدمت کرتے تھے اور بعد اُسکے لادیون کو بھی درجے کے
موافق عہدے اور خدمت مقرر کیئے یعنے اُمین سے چوبیس ۲۴ ہزار
خدا کی بندگی کے خدمتگزار اور مددگار اور چار ہزار ۴ خدا کی مقدس
ہیکل کے دربان اور دوسرے چار ہزار گانے بجانے والے انتہی
(از کیفیت نامہ جسے پہلے پادری شیلر صاحب نے زبان جرمن مین
تصنیف کیا تھا اور اب اُسے پادری اسٹرت صاحب نے ترجمہ کیا مطبع
الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۷ع نارتھ انڈیا سوسائٹی کے لیئے صفحہ ۱۴)
چنانچہ (داؤد) بادشاہ کی عمر ستر برس کی ہوئی اور چالیس برس
تک بنی اسرائیل پر سلطنت کی اور وہ صیحون مین مدفون ہوا اور ہزار

برس تک اسکی قبر نمود رہی (از کیفیت نامہ صفحہ ۱۱۱)

واضح ہو کہ سنہ ۴۸۰ چار سو اسّی ہجری موسوی مین حضرت سلیمان نے ہیکل کی بنا ڈالی تہی (اوّل سلاطین ۶ باب ۱) یہودیونکا لکہا تہاس ہندی چہاپہ اله آباد سنہ ۱۸۵۴ع اہتمام ال جی ہے صاحب پادری صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ مین لکہاہے کہ سلیمان نے (جنکی سات سو جوروا اور تین سو حرمین تہین اول سلاطین ۱۱ باب ۳) زندہ خدا کی بزرگی کرنے کو ایک معبد (یعنے ہیکل) ایسا شاندار کہ مثل اُسکے کبہی کسینے دنیا مین کوئی عمارت نہ دیکہی ہو نہایت خوب بنانے کا ارادہ کیا اس ضرورت کے لیئے صور کے بادشاہ حیرام نے سے دوستی کی اور اُس بادشاہ نے کوہ لبنان سے شمشاد و صنوبر وغیرہ کی لکڑی حضرت سلیمان کے پاس بہجوائی اور سلیمان نے اپنے لوگوںمین سے تین ہزار چہ سو کام دیکہنے والے اور ستر ہزار باربردار اور تیس ہزار اسرائیلی (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۵۷) اول سلاطین ۵ باب ۱۳ — ۱۸ اور ۲ تواریخ ۲ باب ۲) اور اسّی ہزار سنگتراش کہ پہاڑوںمین سے پتہر گڑہ کر تیار کرین مقرر کیئے چنانچہ اُنہون نے ہر کام کیموافق اسیطرح پیشتر سے سب پتہر تراش کر تیار کر رکہے کہ ہیکل بنا تیکے وقت کلہاڑون اور ہتوڑون وغیرہ کسی اوزار کی آواز سُنی نہ جاتی تہی (اول سلاطین ۶ باب ۷) اور ہزارون آدمی

اور نیز جو اور ضروری اسباب پہنچانے کے لئے مقرر ہوتے تھے خاص
ہیکل کی لمبائی ساٹھ ہاتھ کی تھی اور چوڑائی بیس ۲۰ ہاتھ کی اور اونچائی
تیس ۳۰ ہاتھ کی اُسکے سامنے کا ایک اوسارہ بیس ۲۰ ہاتھ لمبا اور دس ۱۰ ہاتھ
چوڑا تھا زیتون کی لکڑی کے تختوں سے ایک اوٹ چھت سے زمین تک بنائی
گئی جسکے دروازہ سونے سے مڑھے تھے اور وہ اوٹ ہیکل کے دو
حصّوں کے درمیان میں تھی اُسکے اندر کی ایک کوٹھری بیس ۲۰ ہاتھ لمبی
تھی جسکو قدس الاقداس کہتے تھے اُسمین عہد کا صندوق تھا جسپر
دو کروبی پر پھیلائے ہوے بنے تھے اور دوسری کوٹھری چالیس ۴۰
ہاتھ لمبی تھی جسے قدس کہتے تھے اُسمین بخوردان اور سونے کے دس ۱۰
شمعدان اور نذر کے روٹے رکھنے کی میز اور بہت سے عود سوز اور
کٹورے وغیرہ ظروف طلائی رکھے تھے کمرہ قدس اور قدس الاقداس
کے درمیان ایک مہین کتانی پردہ لٹکتا تھا وہ پردہ روپہلے اور سنہرے
تاروں سے کڑھا تھا اور ہیکل کا فرش سنگ مرمر کا تھا اور دیوار اور
چھت خالص سونے کے پتّروں سے مڑھی ہوئی تھی اور اُسکے گرداگرد
مین ۳ منزلہ کوٹھریاں بنی تھین اور ہیکل کے سامنے والے صحن مین
پیتل کی قربانگاہ بنی تھی اُسکی اونچائی دس ۱۰ ہاتھ لمبائی اور چوڑائی
بیس ۲۰ ہاتھ تھی اور اُسی جگہ دس بڑے بڑے برتن رکھے تھے کہ قربانی
کے جانور وغیرہ اُنسے دھوئے جاتے اور کاہنونکے غسل کے لئے ایک
پیتل کا بڑا حوض تھا جسکا گھیرا تیس ۳۰ ہاتھ اور پیتل کے بارہ بیلون

(یعنے نرگاوان) پر رکہا تہا (اول سلاطین ۷ باب ۲۳) حضرت
سلیمانؑ نے اس ہیکل کی نبیاد اپنی تخت نشینی کے چوتہے برس مین
ڈالی اور گیارہوین برس مین جبکہ اُنکی عمر انتیس۲۹ برس کی ہوئی
اُسے تمام کیا تمت کلامہ

لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۸۹ مین ہے پیتل کا حوض جو پاک خیمہ کے لئے
مقرر ہوا تاکہ ہارون اور اُسکے بیٹے ہاتہہ پانو دہوتین - سلیمانؑ نے
ہیکل کے لئے دس حوض بنوائے اور اُنمین جو چیزین چڑہائی جاتین
دہوئی جاتی تہین کاہنونکے لئے ایک الگ بحر بنا تہا ایک ایک حوض
مین چالیس۴۰ بط یعنے پانی کے بارہ سو سیر سماتے تہے (۲ تواریخ ۴ باب ۶
اول سلاطین ۷ باب ۲۷ - ۳۹) - سب سے بڑا حوض جسکو
سلیمانؑ نے بنوایا - اُسکی گنجایش دو۲ ہزار یا تین۳ ہزار بط تہی
(۲ تواریخ ۴ باب ۵) گمان ہے کہ تین۳ ہزار بط پانی سما سکتا پر اکثر
دو ہزار یعنے ساٹہہ ہزار سیر پانی اُسمین ڈالتے تہے ہی

رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۷۹ مین لکہا ہے کہ سلیمان کے عمل کے
چوتہے برس مین ہیکل کی تعمیر شروع ہوئی اور تخمیناً بارہ۱۲ برس کے
عرصہ مین تیار ہوئی تب سلیمانؑ نے عہد کا صندوق وغیرہ اُسمین
رکہا انتہی - اس سے مراد یہ نہین ہے کہ بارہ برس مین وہ تیار
ہوئی مگر یہہ کہ حضرت سلیمانؑ کے تخت نشینی کے بارہوین سال
تمام ہوئی اول سلاطین ۶ باب ۷ مین جو لکہا ہے کہ جب یہ گہر بنا

تو اُسمین ایسے پتہر لگائے گئے جو آگے سے ٹہیک اور برابر کر رکہے تہے ایسا
کہ گہر بنتے وقت وہان مار تول اور کلہاڑی اور لوہے کے کسی آوزار کی
صدا سنی نجاتی تہی انتہی اسکا ذکر اُس کتاب مین جسکا نام عجائبات شلومو
یعنے تصانیف سلیمان مین یون لکہا ہے کہ اشمیدائی بادشاہ اجنہ سے
حضرت سلیمانؑ نے پتہر کاٹنے کی تدبیر پوچہی اُسنے جواب دیا کہ شمیر کیڑہ
مین یہ خاصیت ہے کہ جس پتہر مین وہ چہو جائے پتہر کو تراش ڈالتا ہے
مگر سوا نسر طایر کے اور کوئی اُس کیڑے کو لا نہین سکتا چنانچہ حضرت
سلیمانؑ کے وزیر نے نسر طایر کے بچون پر شیشہ کا ایک حباب سا بنا کر
رکہہ دیا تاکہ باہر سے وہ بچے بخوبی نظر آئین اور اُنکے پاس تک کوئی
نجا سکے جب نسر طایر اپنے بچونکے پاس آیا اور دیکہا مگر انہین دانہ
نکہلا سکا تب سمندر پار جاکر شمیر کیڑہ لایا اور اُس شیشہ کے حباب پر
اُسے رکہا کہ جس سے وہ حباب دو ٹکڑے ہو گیا اُسیوقت وزیر سلیمانؑ
نے اُس نسر طایر کو مار کر وہ کیڑا لے لیا اور اُسے پتہر تراشنے کے کام
مین لایا اس سبب سے وہان پتہر تراشنے مین کسی لوہے کی آوزار
کی آواز سنی نجاتی تہی لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۶۸ کالم ا مین ہے کہ
سب سے کم حساب اس ہیکل کے مصارف تعمیر کا سات کروڑ روپیہ
ہے انتہی

اور دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتہ صاحب وغیرہ مطبوعہ الہ آباد مشن
ارفن پریس ۱۸۶۶ع صفحہ ۸۰ مین ہے کہ چیونٹی کی حضرت سلیمان سے گفتگو

اور یہ کہ جنّات اُسکے اختیار مین تہے ۔ پہر سلیمان کے مرنے کی بات
کہ ہیکل طیار ہونے کے ایک برس پہلے ہوا اور یہہ کہ جنّات نے اُس سے
فریب کہایا دیکہو قران کی سورہ سبا آیت ۱۴ ۔ یہ سب باتین یہودیونکی
کتاب تالمود سے نکالی گئین تہین (اور دین حق کی تحقیق مطبوعہ ۱۸۶۰ع ترجمہ بائبل صفحہ
ہیکل کی تقدیس کے وقت جو قربانی گزرانی گئی تہی اُنکا شمار بائیس ہزار
بیل ایک لاکہ بیس ہزار بہیڑ ہے از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری
جوزف جیکب حصہ اوّل مطبوعہ آگرہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۵۸ ۲ تواریخ
۷ باب ۵

نقشہ قربانگاہ ہیکل سلیمانی

یہ نقشہ رومن تفسیر اسکاٹ صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۰۸ سے نقل کیا

بعضے لوگ سمجھتے ہین کہ اس توریت مروجہ سے تین جگہہ بت پرستی یہودیون
فرض اور ایک جگہہ مسنون ثابت ہوتی ہے پہلے اُن دونون طلائی
کروبین کی پرستش جو عہدنامہ کے صندوق پر پر پہیلاے ہوے تہے
(خروج ۳۷ باب ۷-۱۰) دوسرے اُس پیتل کے سانپ پرنگاہ
سانپون کے ڈسے ہوے لوگ چنگا ہوجاتا جسکا ذکر گنتی ۲۱ باب ۹
اور یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵ مین ہے

ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۴ سطر ۱-۹ اور رومن تواریخ کلیسیا
صفحہ ۸۰ سطر ۸ وغیرہ مین لکہا ہے جسطرح اخذ بادشاہ کے دنونمین
یہودی لوگ اُس پیتل کے سانپ کی جسے موسیٰ نے بیابان مین بلند کیا تہا
پوجا کرتے تہے (۲ سلاطین ۱۸ باب ۴) اسیطرح اُسوقت کے (عیسائی
لوگ (یعنے سنہ ۵ پانسو اور سنہ چہ سو وغیرہ عیسوی کے) عیسیٰ کے
مرنے اور جی اُٹھنے پر نہین بلکہ صلیب کے نشان اور مورت پر بہروسہ
رکہتے تہے انتہیٰ لیکن اور ہی تعجب یہہ ہے کہ میلن شہر کے ایک
گرجے مین پیتل کا سانپ اب موجود ہے جسکے سامہنے لوگ (یعنے عیسائی)
سجدہ کرتے اور جسکی بابت وہ یون فخر کرتے کہ ہمارا سانپ اُس
پیتل سے بنا ہے جسے موسیٰ کام مین لایا (لغت کتاب مقدس مصنفہ سمیسر
پادری [illegible] مرتبہ پادری شیرنگ صفحہ ۱۳۴ (اسکے بعد اُسی صفحہ مین یہہ
نصیحت ہے کہ پیتل کے سانپ کی قدر کا انکار نہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ
مسیح کی ایک علامت تہا اور جیسے موسیٰ نے اُسے بلندی پر رکہا

ویسا ابن آدم اٹھایا گیا انتہی تیسرے کاہنون یعنے اماموں کے وضو کیواسطے جو پیتل کا حوض تھا وہ پیتل کے بارہ نرگاؤن پر رکھا تھا (۲ تواریخ ۴ باب ۲ — ۴) اس سے بارہون فرقون بنی اسرائیل کی بابت یسعیاہ نبی کی یہ بات مناسبت رکھتی ہے کہ بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور گدہا اپنے صاحب کے چرنے کو بنی اسرائیل نہین جانتے میرے لوگ کچھ نہین سوچتے ہین (یسعیاہ اول باب ۳) اور یہہ بُت پرستی مسنون اسوجہ سے ہے کہ اُنکے نبی اور افضل تر بادشاہ یعنے حضرت سلیمانؑ کا یہ فعل توریت مین لکھا ہے (اول سلاطین ۱۱ باب ۵ — ۸) پس طہارت مین بت پرستی بر بنجے نرگاؤن کے سبب اور عبادت مین بُت پرستی طلائی گرو بین کے سبب اور حاجت مین بُت پرستی بر بنجی سانپ کے سبب اور تقلید مین بت پرستی بہ پیروی حضرت سلیمانؑ کے سبب یہودیونکی نسبت اس توریت سے ثابت ہوتی ہے مصرع

طفلی مین بہی ہم کہیل جو کہیلے تو صنم کا ٭ اسکے سوا اور بہی تصویرین ہیکل کی برتنون وغیرہ مین تہین چنانچہ اول سلاطین ۷ باب ۲۹ مین لکہا ہے اور برتنون کے کنارے پر پیتل کے شیر اور بیل اور کروبی بنائے اور اسیطرح اُسکا سرپوش بنایا اور اُسکے اوپر اور نیچے شیر اور بیل (یعنے نرگاؤ) کے نقش اچہے اور مضبوط بنائے انتہی اسی بنیاد پر رومن کاتہلک عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی تصویر کی پرستش کرنے لگے چنانچہ یہی دلیل اس بُت پرستی کے جواز کی بابت

علماء رومن کاتھلک نے اُس رومن انجیل مین جو پٹنے مین ۱۸۶۷ع کو
رومن کاتھلک کیطرف سے مطبوع ہوئی لکھی ہے لیکن نہین جانتے
کہ اُن کروبیون کے مُنہ خداوند کی طرف اور پشت انسانونکی طرف
تھی (خروج ۲۵ باب ۲۰) اس سبب سے لوگونکے سر خداوند کیطرف
سجدہ مین جھکتے تھے نہ یہ کہ کرّوبیونکی طرف اور حوض بیلونکے سر پر
خداکے حکم سے ثابت نہین ہوتا دیکھو خروج ۳۰ باب ۱۸ و ۳۸ باب
مگر یہہ حوض جو بارہ بیلون کے سر پر تھا اسکے بیل حوض کے نیچے تھے
نہ یہہ کہ سامھنے اور پیتل کے سانپ پر اُن لوگون کو جنہین سانپ نے
کاٹا ہو نظر کرنے کا حکم تھا نہ یہہ کہ تندرستونکو اُسکی پوجا کرنے کا اُن
پہ شکلین البتہ بنی تھین باوجود اسکے جبکہ حضرت عمرؓ نے یروسلم کو فتح
کرکے اُسی ہیکل کی بنیاد پر مسجد بنوائی اُسمین کسیطرحکی بُت پرستی
کا نشان تک نہین ہے یہان سے ثابت ہے کہ دین اسلام کامل ہے
پھر کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے سلاطینون کا جسے پہلے پادری شیلر صاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تھا اور اب اُسی پادری اشتر نصاحب
نے ترجمہ کیا مطبوعہ الہ آباد نار تھ انڈیا سوسائٹی کے لئے ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۳۳
مین لکھا ہے کہ سلیمان بن داؤدؑ کے گورستان صیحون مین مدفون ہوا انتہٰی
یہ ہیکل اُسی نقشہ اور نمونہ پر بنائی گئی جیساکہ خیمہ جماعت خداکے حکم سے
حضرت موسٰیؑ کی معرفت بنایا گیا تھا خروج ۲۵ و ۲۶ وغیرہ
مفتاح الکتاب صفحہ ۸۰۳ کے آخر مین لکھا ہے کہ خداتعالیٰ کی ہیکل سلیمانکے

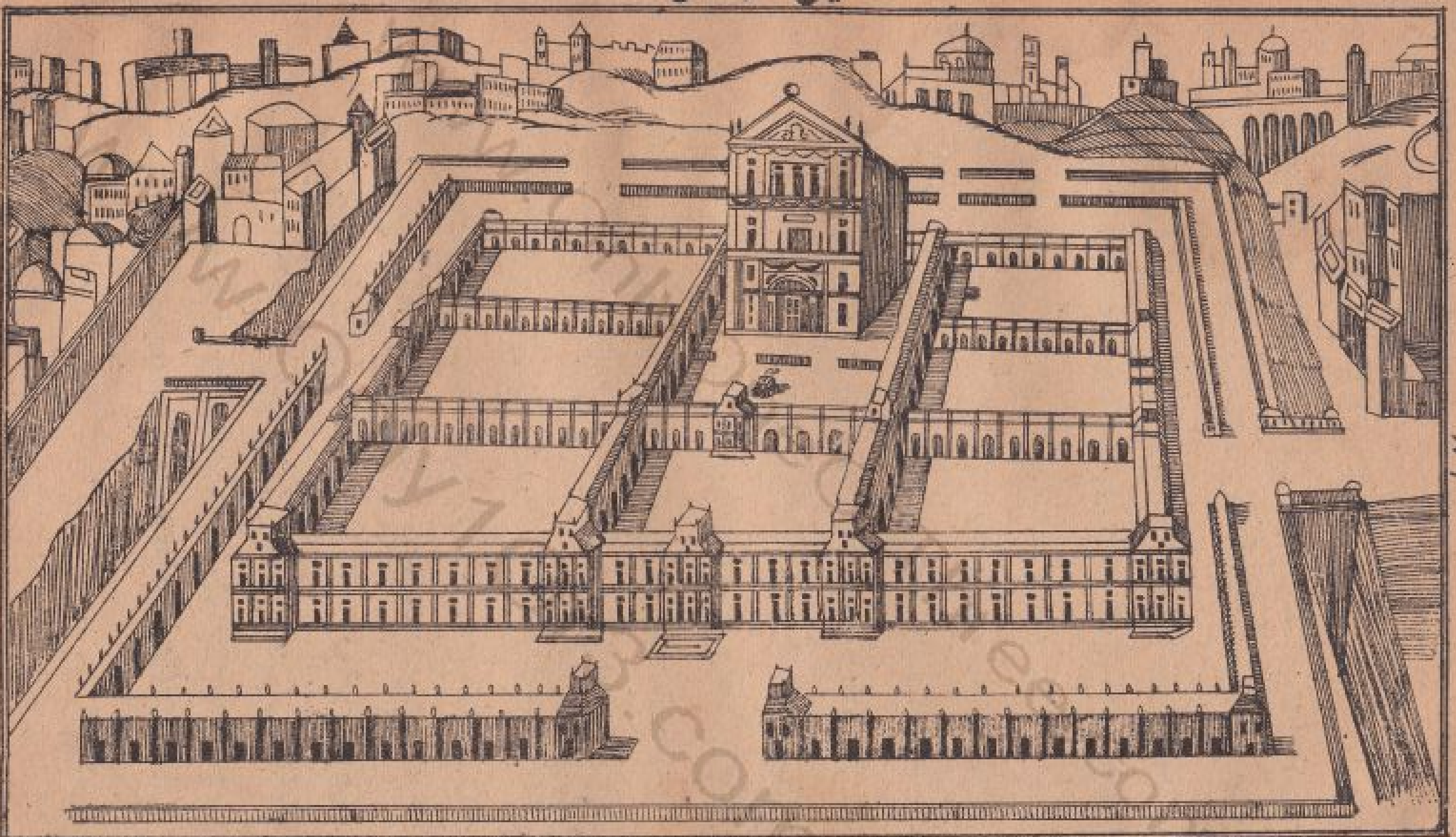
وسیلہ ایک آسمانی نقشہ کے مطابق اور طرح طرح ملک کے نادر کاریگر دیسے
بنی اور خدا تعالی کے نام پر مخصوص کی گئی انتہی اور اردو تفسیر مکاشفات
مصنفہ پادری عمادالدین مطبوعہ اکتوبر ۱۸۸۶ع مین جو پادری الیٹ صاحب
کی تفسیر سے لکھی گئی صفحہ ۹ مین لکہا ہے کہ عالم بالا پر ایک حقیقی ہیکل
اور خیمہ ہے جو مقدس ہو نیکا اور خدا کا مسکن ہے جسکا نمونہ موسیٰ پر خروج
کی کتاب مین ظاہر کیا گیا ہے اور سلیمان پر بہی جسنے یروسلم مین اُس
نمونہ پر خدا کی روح سے ہدایت پا کر ہیکل بنائی تہی جسکا ذکر پہلے سلاطین
مین ہے انتہی پادری اگستس براڈ ہیڈ کا قول ہے کہ جو مسکن خدا کے
حکم کے مطابق بیابان مین بنایا گیا وہ اس بات کے سوا کہ ہیکل کا مقدار
مسکن کی مقدار سے دو چند تہا ہیکل کا ٹہیک نمونہ تہا (دینی و دنیوی
تاریخ صفحہ ۲۰۲

نقشہ ہیکل سلیمانی

رُکن چہارم

حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے نوسو اکہتر برس پیشتر سیسق شاہ مصر نے
رجعام بن حضرت سلیمان کی سلطنت مین فوج کشی کر کے بادشاہ کے گہر
اور ہیکل کو لوٹا تہا اول سلاطین ۱۴ باب ۲۵ و ۲۶ پس حضرت سلیمان
نے اس ہیکل کو بنایا اور اُنہین کے بیٹے رجعام کے وقت مین کہ جسکی
اٹہارہ ۱۸ جوروان اور ساٹہہ حرمین تہین (۲ تواریخ ۱۱ باب ۲۱)

نقشہ ہیکل سلیمانی



یہہ نقشہ لغت کتاب مقدس مصنفہ مسٹر پادری میتھر صاحب و مترجمہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۵۰ سے نقل کیا گیا

ٹوٹ گئی اور پھر تو اسکا تار بند ہگیا

اسی ہیکل مین حضرت ذکریاہ نبی کو یہودیون نے شہید کیا تہا جیسا کہ انجیل متی ۲۳ باب ۳۵ مین مسیح کا قول لکہا ہے تاکہ سب راستبازون کا خون جو زمین پر بہایا گیا تمپر آوے ہابیل راستباز کے خون سے باراخیاہ کے بیٹے ذکریاہ کے خون تک جسے تم نے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان قتل کیا انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ذکریاہ سب سے پچہلے تہے کہ جنہین یہودیون نے قتل کیا تو غالباً یہ وہ حضرت ذکریاہ ہونگے جو حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین تہے یعنے حضرت یحییٰ کے والد لیکن نیّر المشہور میّر بن یعقوب نے جو کہ یہودیو نکا رتی ہے مجہے اپنی عبرانی مطبوعہ کتب عہد عتیق مین دکہا کر کہا کہ یہہ ذکریاہ بن یہویدہ تہا اور انجیل مین جو ذکریاہ بن باراخیاہ مندرج ہے غلط لکہا ہے انتہی اور واقعی ان کتب عہد عتیق مین بہی جو عیسائیون کے پاس ہین ذکریاہ بن یہویدہ لکہا ہے پس انجیل مین یہہ غلطی صریح واقع ہوئی چنانچہ اُس رومن میل سے جو لندن مین بہت صحت کے ساتہ نسخہ ۱۸۴۰ع کو معہ رفرنس چہپی یہہ مقام نقل کیا جاتا ہے ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ سے ۲۲ تب خدا کی روح یہویدہ کاہن کے بیٹے ذکریاہ پر چڑہی سو اُسنے اوپر کہڑے ہو کر لوگون سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے تم کیون خداوند کے حکم سے باہر جاتی ہو تم ہرگز کامیاب نہین ہو سکتے اسلئے کہ تم خداوند کو چہوڑ دیتے ہو ۲۱ تب اُنہون نے (یعنے یہودیون نے)

اسکی مخالفت مین ہم قسم ہو کر بادشاہ کے حکم سے خداوند کے گھر کے
صحن مین اُسے پتھر مارے ۲۲ سو یوآس بادشاہ (یہودیہ) نے اُسکے
باپ یہودیہ کے احسان کو جو اُسنے اُسپر کیا تہا یاد نکیا بلکہ اُسکے بیٹے کو
قتل کیا اور مرتے وقت اُسنے (یعنے ذکریاہ بن یہویدع نے) کہا خداوند
دیکہے اور انتقام لے ۲۳ اور بعد اُسکے اُسہی سال کے آخر ایسا
ہوا کہ آرام کی فوج اُسپر (یعنے یوآس بادشاہ پر) چڑہ آئے اور وے
یہوداہ اور یروسلم پر آئے اور لوگون مین سے سارے امیرون کو
چن چن کر مار ڈالا اور اُنکا سارا اسباب لوٹ کے دمشق کے بادشاہ
پاس بہیجا انتہی

یہ واقعہ مسیح کی پیدایش سے آٹھ سو چالیس ۸۴۰ برس پیشتر واقع ہوا
اور خوبی یہہ کہ متی ۲۳ باب ۳۵ مین جہان بارآخیاہ کا بیٹا ذکریاہ
لکہا ہے رفرنس مین بہی ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ مرقوم ہے
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۸۲ امین متی ۲۳ باب ۳۵ کی بابت
یون لکہا ہے اس ذکریاہ کی بابت شبہ ہے کہ وہ کون تہا بعضے سمجھتے
ہین کہ وہ ایک ذکریاہ تہا جسکا ذکر یوسف یہودی مورخ کرتا ہے
کہ جب رومیون نے یروسلم کو غارت کیا وہ سب سے پیچہے مارا گیا
مگر مسیح یہان کہتا ہے کہ تمنے اُسکو قتل کیا یعنے اُسوقت سے پیشتر وہ
قتل ہو چکا تہا اور بعضے سمجھتے ہین کہ وہ ذکریاہ یوحنا بپتسما دینیوالے
(یعنے حضرت یحیی) کا باپ تہا مگر اُسکے مارے جانیکا کہین ذکر نہین ہے

اغلب ہے کہ مسیح یہان ذکریاہ بن یہویدؔ کا ذکر کرتا ہے جو ہیکل اور
قربانگاہ کے درمیان مارا گیا تہا دیکہو ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ و ۲۱ اگرچہ
وہ اُسجگہہ یہویدہ کا بیٹا لکہا ہے نہ باراخیاہ کا لیکن یہودیونکا اکثر
دستور تہا کہ دو تین نام رکہتے تہے مثلاً متی جو لیوی اور لبّی جو تہدی
اور شمعون جو پطرس اور کیفاس اور ساول جو پلوس کہلاتا ہے
اسیطرح سے کچہہ تعجب نہین کہ یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ ہو
الحاصل یہہ ظاہر ہے کہ مسیح یہان کسی ایسے شخص کا ذکر
کرتا ہے جس سے یہودی خوب واقف تہے کہ نبیونکے سلسلہ کے آخر
مین تہا تمت کلامہ

ایک ذکریاہ بن باراخیاہ کا نام توریت مین پایا جاتا ہے (ذکریاہ
۱ باب ۱) جنکی کتاب کتب عہد عتیق مین شامل ہے اور ایک اور
ذکریاہ کا نام ۲ سلاطین ۱۸ باب ۲ مین اور اُنکی بیٹی کا نام ابی
لکہا ہے اور ۲ تواریخ ۲۹ باب ۱ مین بہی انہین ذکریاہ کا نام اور
اُنکی بیٹی کا نام ابیاہ لکہا ہے اور اس اختلاف کا سبب یہہ کہ
ان دونون اصل کتابون سے کسی ایک مین سہو کاتب ہوا
لیکن ہیکل کے اندر اُنکے قتل ہونیکا کہین ذکر نہین ہے اور نہ
وہ نبیونکے سلسلے کے آخر مین بہی نہ تہے کیونکہ اُنکے بعد حضرت ملاکی
اور نحمیاہ اور یحیٰی علیہم السلام ہوے ہین از سوال وجواب
رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب

فصل اول

سوال ۱۷۳ صفحہ ۸۸ ومفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱ اور نیز المشہور میتر بن یعقوب ربیؔ کے بیان سے جیسا اوپر لکھہ چکا ہون ثابت ہے کہ متیؔ مین غلطی سے ذکریاہ بن باراخیاہ لکھا ہے کیونکہ اگر یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ ہوتا تو یہودیونکو پہلے اس سے واقفیت ہوتی اور عیسائیونکو ایسی باتین صرف یہودیون سے معلوم ہو سکتی ہین پس جب یہودیون کو نہین معلوم کہ یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ تہا تو عیسائیونکو کہانسے اسکی اطلاع ہوئی اور اگر متی مین صحیح لکھا ہے تو عہدنامۂ عتیق مین غلطی سے ذکریاہ بن یہویدہ لکھا گیا کیونکہ یہ مشکل ہے کہ دو ذکریاہ ایک ہی طورپر اور ایک ہی جگہہ یعنے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان شہید ہوئے ہون اس صورت مین ان دونون مختلف قولوین سے صرف ایک ہی بات سچیؔ ہوگی

امر چہارم

اور چونکہ حاشیہ مرقومہ رومن بیبل مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۰ع ۲ تواریخ ۲۴ باب کے بموجب سنہ عیسوی سے آٹھہ سو چالیس برس پیشتر کا یہہ ماجرا ہے تو ہرگز ممکن نہین کہ ذکریاہ بن یہویدہ کا مسیح نے ذکر کیا ہو کیونکہ اُسکے بعد کتنے ہی نبیونکو یہودیون نے شہید کیا تہا چنانچہ حضرت میکاہ نبی اور اوریاہ بن سمعیاہ نبی کو مسیح کی پیدایش سے قریب سات سو برس پیشتر یہودیون نے قتل کیا تہا یرمیاہ ۲۶ باب ۱۸ لغایت ۲۴ اور اسیطرح حضرت حزقیل اور حضرت یرمیاہ وغیرہ کو بہی کہ بابل کی اسیری تک موجود تہے تو یہ ذکریاہ بن یہویدہ سب سے پچھلے مقتولوین کیونکر ہوے

اور تعجب یہہ ہے کہ سب سے پہلے مقتولوںمین سے توبموجب عقیدہ عیسائی
حضرت عیسیٰ آپ ہی تھے پس حضرت عیسیٰ نے پیشین گوئی کرکے اسجگہہ اپنا
ہی نام کیون نہ لیا اگرچہ پکڑوانے والے یعنے یہوداہ اسکریوطی پر تاسف تو
افسوس اور ملالت کی (متی ۲۶ باب ۲۴) مگر یہودیون کو اپنے قتل یعنے
مصلوبی کی بابت کچہہ بہی ملامت نہین کی نہ صلیب پاکر جی اٹہنے کے بعد
اور نہ پیشتر پس اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ صرف گرفتار تو کئے گئے
مگر مصلوب نہین ہوئے نہین تو ضرور ذکریاہ بن باراخیاہ کیجگہہ اپنا
ہی نام لیتے اور یوسف یعنے یوسیفس مورخ کی تصنیف مین جو ایک
ذکریاہ کا نام لکہا ہے کہ وہ رومی فوجکے ہاتہہ سے سب سے پیچہے مارا گیا
یہہ فقرہ یوسیفس کی کتاب مین منجملہ اور اکثر فقرات الحاقی کے کہ جنکا
علماء عیسائی کو اقرار ہے صریح ملایا گیا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت
عیسیٰ کا ذکر ہے یوسیفس کی کتاب مین بیشک الحاقی مانا گیا ہے
جیساکہ لارڈنر نے خوب محکم دلیلون سے ثابت کیا ہے اسیطرح یقیناً
یہ فقرہ بہی ملایا گیا تاکہ کسیطرح سے ذکریاہ مندرجہ متی ۲۳ باب ۳۵
کو ثابت کرین کیونکہ جس جگہہ لاکہون یہودی ایک یورش مین قتل
ہوئے اسوقت اس قیامت کی سی ہلچل مین کون اُن رومی قاتلون
مین سے پہچان گیا کہ یہہ ذکریاہ ہے دوسرے یہ کہ کوئی ذکریاہ بعد مسیح
کے بعد رومی فوجکے یورش تک ایسا نامور ہوا ہی نہین ہے کہ جسے
یہودی قوم بہی خوب جانتی ہو چہ جائے انکو رومی تیسرے یہہ کہ اسکا قتل جسپر

ثبوت چہارم

مفسر رومن نے یوسیفس مورخ کے بیان کئے ہوے ذکریاہ کو مسیح کے
قول مرقومہ متی ۲۳ باب ۳۵ کے ثبوت مین کافی ہی نہین سمجہاہے
جیساکہ لکہہ چکاہون

اسی ہیکل مین مرمّت کرتے وقت خلقیاہ سردارکاہن نے سنہ عیسوی
سے چہہ سوچوبیس برس پیشتر توریت کی کتاب پائی تہی جوکہ اسکی ہسٹری یعنے مقدس کتاب کا احوال چہاپہ لندن سنہ ۱۸۳۶ع صفحہ ۱۱۷ کے
بموجب قریب ایک سو پچاس برس سے کہوئی ہوئی تہی
بموجب فتنی بادشاہ یہودیہ کے وقت یعنے پچہتر برس سے کہوئی ہوئی تہی
چنانچہ مقدس کتاب کا احوال ۸ ہہ باب صفحہ ۱۱۵ — ۱۱۷ مین لکہاہے
کہ یہودیونکے بادشاہ شاہ اخاذ نے بَعَل (دیوتا) کیلیے یروسلم کے
گوشونمین مذبح بناکے خداوند کے گہر کا دروازہ بند کیا ایساکہ خداکی
ہیکل بے وارث گہر کی مانند ہوگئی لیکن اس بیدین اخاذ کے دیندار
بیٹے حزقیاہ نے خداوند کے گہر کے دروازہ کو پہر کہولا اور یروسلم کو
بتون سے پاک کیا اور دسون فرقون کو بلوابہیجا کہ آؤ اپنے باپ دادونکے
خداکیطرف رجوع کرکے ہمارے ساتہہ عید فصح کرو اُسکے زمانہ مین دشمن
فرقے قید ہوکر اسور مین گئے اور بہت اسرائیلی یہوداہ کے ملک مین
بہاگ آے اور اُسکی آبادی بڑہائی (اُسیوقت سے ساڑہے نو فرقون
بنی اسرائیل کاکہین دنیامین پتانہین ہے پس توریت کی بربادی کا
کیاشکوہ ہو جبکہ اتنی بڑی قوم ہی کا پتانہین ہے) تب تنگلث بنے جو
شالمنذر کے بعد اسور کا بادشاہ ہوا اپنا سردار فوج بہیجا جسنے یہوداہ کے

سب قلعون پر اپنا قبضہ کیا اور یروسلم کو گہیر لیا اور جب اُسنے حی القیوم
خدا کو ملامت کی تب حزقیاہ نے اپنا گریبان پہاڑ کر اسرائیل کے خدا سے
دعا مانگی سو ایسا ہوا کہ خداوند کے فرشتے نے جا کر اسور کے لشکر گاہ میں
ایک لاکہہ پچاشی ہزار ۱۸۵ ۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ یسعیاہ ۳۷
باب ۳۶ آدمی مارے ایسا کہ فجر کو سب مکان لاشون سے بہرے تہے
تب شاہ سنحریب نے کوچ کیا اور نینوے مین پہر گیا اور جسوقت وہ اپنے
معبود نسروک کے گہر مین پوجا کرتا تہا تو ادرملک اور سارزر اُسکے
بیٹون نے اُسے تلوار سے قتل کیا ان ہی دنون حزقیاہ (بادشاہ)
بیماری سے قریب المرگ ہوا اور یسعیاہ نبی نے اُس پاس آکر کہا
خداوند یون فرماتا ہے کہ مین نے تیری دعا سُنی اور تیرے آنسو دیکہے
سو مین تجہے شفا دونگا اور تیری عمر پندرہ برس بڑہا دونگا اور یسعیاہ نے
یہہ بہی کہا کہ انجیر کا ایک قرص لیکر بادشاہ کے پہوڑے پر رکہو اور انہون
نے ایسا ہی کیا تب بادشاہ تین ۳ دنین چنگا ہو گیا اور ہیکل مین جا کر اپنی
تندرستی کے لئے خدا کا شکر کیا

حزقیاہ کے بعد اُسکا خلف بیٹا منسی بادشاہ ہوا اور اُسنے پچپن ۵۵ برس
بادشاہت کر کے اس عرصہ مین اپنے جاہل باپ کے کامون کو برباد
کیا اور لوگون کو پہر بت پرستی کی طرف لایا اور اپنی اخیر عمر مین قید
ہو کر بابل کو بہیجا گیا وہان پشیمان اور غمگین ہو کر خدا سے دُعا مانگی تب
خدا نے اُسکی سُن کے پہر اُسکی سلطنت اُسے عنایت کی تب اُسنے

یروشلم بت پرستی کو دور کیا پر اُسکے بیٹے عمون نے اپنے سب باپ دادون سے زیادہ بدی (یعنی بُت پرستی) کی پر تہوڑے ہی دن رہا کیونکہ دو برس بعد مارا گیا اور اُسکا بیٹا یوصیاہ آٹہہ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا سو پہر ایک مرد راستباز جو خدا کی مرضی پر چلتا تہا داؤد کے تخت پر بیٹہا اور جب تک وہ بالغ ہوا سردار کاہن اُسکا نایب رہا پر جب بیس برس کا ہوا اُسنے یروشلم اور تمام بادشاہت کو بُت پرستی سے پاک کر کے خداوند کے گہر کو پہر سدہارا اُس وقت ہیکل مین ایک کتاب جو منسّی کے وقت سے کہوئی اور بہولی گئی تہی پہر ملی وہ مقدس کتاب توریت تہی اور جب بادشاہ کے حضور پڑہی گئی وہ اُسکے مضمون سے یہانتک گہبرا گیا کہ اُسنے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے انتہیٰ ۲ سلاطین ۲۰ باب سے ۲۳ باب تک

لیکن کتب عہد عتیق سے منسّی کیوقت مین توریت کا کہو جانا ثابت نہین ہے کیونکہ یروشلم کے بادشاہون مین صرف منسّی ہے بُت پرست نہ تہا اور اپنی آخر عمر مین وہ تایب اور دیندار بہی ہوا تہا پس گمان غالب ہے کہ جب سیسق شاہ مصر نے حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کی سلطنت مین بادشاہی محل اور ہیکل کو لوٹا اور سب کچہہ لوٹ کر اٹہا لیگیا تب ہی سے توریت غایب ہوئی اور منسّی کے پوتے یوصیاہ بادشاہ کے عہد سلطنت مین خلقیاہ سردار کاہن نے کہا کہ مین نے ہیکل مین توریت کی کتاب پائی ہے یا یہہ کہ یہوشفات کے بعد سے

جو نو سو چودہ برس مسیح سے پیشتر تہا (۲ تواریخ ۷ ا باب ۹) توریت غایب رہی اس مدّت مین چاہیے تہا کہ بعضے حصّے اُس کتاب کے سالہاے دراز تک زمین مین پڑے رہنے کے باعث ضرور ضایع ہوگئے ہوتے مگر غضب تو یہ ہے کہ اہلکتاب اُسکے ایکحرف ضایع ہونے کابہی اقرار نہین کرتے۔

اب دیکہیے کہ سارہے تو فرقون بنی اسرائیل کا پتا نہین ہے اور صندوق عہدنامہ کا جسمین شریعت کی دونون لوحین وغیرہ تہین پتا نہین ہے بلکہ ہیکل ہی کا پتا نہین ہے بہت سی کتابون مشمولہ توریت کا جنکا ذکر توریت ہی مین موجود ہے (خروج ۲۴ باب ۷ گنتی ۲۱ باب ۱۴ یشوع ۱۰ باب ۱۳ ۲ تواریخ ۹ باب ۲۹ اور ۲ ا باب ۱۵ اور ۲۰ باب ۳۴ وغیرہ) پتا نہین ہے پہر توریت کے بچے رہنے کا باوجود اُسکے بار بار صدہا برس غایب رہنے کے کون یقین کرسکتا ہے

ہنری وغیرہ انگریزی مفسرون نے اسکی بابت اپنی تفسیر مین یون لکہا ہے قولہ مرمّت کرتے وقت ہیکل کی کتاب توریت خوش قسمتی سے پائی گئی اور اُسے بادشاہ کے پاس لاے وہ تہا اصلی نوشتہ پانچ کتابون حضرت موسیٰؑ کا جو اُنکے ہاتہ سے لکہا گیا اور بعضے خیال کرتے ہین کہ وہ تہی صحیح اور قدیم نقل (یعنے بعد حضرت موسیٰؑ کے اور دوسرے ہاتہ سے لکہی ہوئی) اغلب ہے کہ وہ وہی نوشتہ تہا جو حکم سے حضرت موسیٰؑ کے رکہا گیا پاک مکان مین ایسا سمجہا جاتا ہے کہ وہ تہا کہو یا گیا

حصّہ اوّل

یا بہولا گیا خواہ بے پروائی سے ڈال دیا گیا کونے مین اُن لوگونسے
جو جانتے نہ تہے قدر اُسکی یا کہ وہ تہا کینہ سے چہپایا گیا بعضے بُت پرست
بادشاہون سے بعوض جلانے اور ضایع کرنے کے اُسے گاڑ دیا اِس
امید سے کہ وہ پہر کبہی ظاہر ہوگا ور اکثرونکا یہی قول ہے ؀
یا وہ تہی خبرداری سے رکہی گئی اُسکے خیرخواہون سے تا نہ پڑجاوے
دشمنونکے ہاتہ مین لیکن ہمین یقین ہے کہ وہی صحیح نقل تہی تمت کلامہ
یہہ آخری بات کہ ہمین یقین ہے الخ یہہ تو صرف عیسائی مفسر علام کا عقیدہ
ہے اس سے کچہ غرض نہین اور باقی سب باتونکا مفصل بیان اُس
کتاب مین جسکا نام نوید جاوید ہے مرقوم ہے یہان اُسکا موقع نہین
ہے مختصر تصفیہ ان سب باتونکا یہہ ہے کہ غیبتی کے وقت مین توریت
کا کہو جانا انگریزی مفسر کے قول سے جو ابہی بیان ہوا ثابت نہین
ہوتا اور نہ غیبتی کے وقت مین کچہ ہیکل پر آفت آے مگر زمانہ رحبعام بادشاہ یہوشفاط
کے بعد توریت کا کہو جانا دو وجہ سے ثابت ہے اوّل یہ کہ رحبعام
کے وقت مین ہیکل اور بادشاہی محل دونون لوٹے گئے اور یہی
دونون مقام توریت رکہنے کے تہے (استثنا ١ باب ١٨ اور ٣١ باب ٢٥
و ٢٦) لیکن خاصکر صرف ہیکل مین توریت رکہی رہتی تہی (استثنا ٣١
باب ٩ سے ١٣ نحمیاہ ٨ باب) اور اگر ملک مین کہین اور بہی توریت
ہوتی تو پہر ہیکل مین اُسکی پانے کی خوشی کا کیا سبب تہا دوسرے
یہہ کہ رحبعام کے وقت سے زمانہ یہوشفاط کے سوا یہودی قوم مین

تحقیق چہارم

بُت پرستی زیادہ شایع ہوئی چنانچہ الکتاب کے مقامات المعروف
صفحہ ۲۹ مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے عہد مین خدا تعالیٰ نے
بنی اسرائیل کی بابت یون فرمایا تہا کہ ملک کنعان تمکو میراث مین
عنایت کرتا ہون پر اگر وہ عہد و پیمان جو مین نے تم سے کیا ہے بہول
جاؤ اور تراشے ہوئے بُت یا کسی چیز کی تصویر کی پرستش کرو تو فوراً
اس زمین پر سے فنا ہو جاؤ گے اور یہوواہ (یدوواو یعنے خدا)
تمکو ساری قومون پر پراگندہ کریگا اور وہان تم تہوڑے سے رہجاؤگے
چنانچہ یہ وعدہ استثنا کی کتاب کے ۴ باب پچیسوین آیت وغیرہ مین
مرقوم ہے پس یہہ دہمکی اُسوقت پوری ہونے لگی جسوقت بنی اسرائیل
اور بنی یہوداہ کے درمیان پہوٹ پڑی اور ایک بادشاہت کے
عوض مین دو بادشاہتین مقرر ہوئین اُسی زمانہ مین بنی اسرائیل
کے درمیان بُت پرستی شروع ہوئی اور ترقی پر رہی اتہی پس
یہ دو بادشاہتین رحبعام بن سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت مین
مقرر ہوئی تہین کہ یوربعام بن بنات افراطی جو حضرت سلیمانؑ کا
غلام تہا (اول سلاطین ۱۱ باب ۲۶) اور حضرت سلیمانؑ سے باغی
ہوکر مصر کو بہاگ گیا تہا (اول سلاطین ۱۱ باب ۴۰) اُنکی وفات کے
بعد آکر بنی اسرائیل کے دس فرقونکا بادشاہ ہوا اور رحبعام کو دو
فرقون بنی اسرائیل یعنے فرقہ یہوداہ اور بنیامین پر سلطنت باقی
رہی تب وہ دس فرقے اسرائیلی اور یہ دونون یہوداہ کہلائے

(اول سلاطین ۱۲ باب) اُسی زمانہ سے بنی اسرائیل یعنے بارہون فرقون مین
بُت پرستی شروع ہوئی کیونکہ ہر ایک بلند پہاڑ پر اور ہرے درخت کے تلے
خیمہ کہڑا کرکے مورتون کے سامہنے لواطہ یعنے لونڈی بازی کرتے تہے
(اول سلاطین ۱۴ باب ۲۴) اور اس بُت پرستی کا سبب توریت کے
مضامین سے ناواقف ہوجاتا تہا غرض کہ مفسّر کے قول سے جسطرح
توریت کا کہوجانا فتنے کے وقت مین ثابت نہین ہوتا اُسیطرح توریت
کی اصلیت سے بہی کسی کو آگاہی نہین ہے اور یہ طرح طرح کے قیاس
جو انگریزی مفسّرین عیسائی نے اُس پائی ہوئی توریت کی بابت
کئے ہین میرے اس قول پر دلیل ہین کہ اصل حال توریت سے اُنہین
ناواقفی رہی تب تو ایک بات منفح نہوئی
کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شیلر صاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسنے پادری اسٹرنصاحب
نے اردو ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۶۲ع مشن پریس الہ آباد نارتھ انڈیا ٹریکٹ
سوسائٹی کے لئے اُسکی فصل ۲ باب ۱۶ صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے کہ اسور
کی طاقت ـ زایل ہوگئی تہی اور اسکا حال ایسا بدل گیا تہا کہ جو
چاہے قبضہ کرلیوے چنانچہ مصر کے بادشاہ فرعون نیکو نے چاہا کہ اُسے
اپنے دخل مین لاوے اسلئے کشتی پر سوار ہوکر اپنا لشکر ہمراہ لے کنعان
ملک کی سرحد مجدو نامی پر خیمہ زن ہوتا کہ وہان سے اسور کیطرف
راہی ہو پر یوسیاہ (بادشاہ یروسلم) نے اُسے روکا اور اپنے ملک کے

درمیان سے جانے ندیا کیونکہ اُسنے یہ سمجھا کہ اگر فرعون اسور کو قبضہ
مین کریگا تو ضرور ہے کہ یہوداہ کی آزادی بہی جاتی رہے گی اسلئے
یوصیاہ کو واجب ہوا کہ دو صورت کرے خواہ شاہ مصر کا تابعدار بنے
یا اُس سے مزاحم ہو آخرش یوصیاہ کو شاہ مصر کا مقابلہ کرتے ہی بن پڑا
اور مجدو کے میدان مین دونون ایک دوسرے سے مقابل ہوے سو
یوصیاہ نے شکست کہائی اور زخمی ہو کر تہوڑے عرصہ مین مرگیا
اس حادثہ سے تمام یہوداہ اور یروسلم مین بڑا واویلا پڑا اور یرمیاہ
نبی نے اس نیک بادشاہ کی وفات کا نوحہ گایا اور وہ کتاب نوحہ اب تک
موجود ہے انتہی یہ مرثیہ علاوہ نوحۂ یرمیاہ مشمولۂ توریت کے ہے
بشپ پٹرک صاحب کا قول ہے کہ یہ مرثیہ جو بعد وفات یوصیاہ کے
کہا گیا یقیناً وہ نہین ہو سکتا جو نوحۂ یرمیاہ مشہور ہے اسلئے کہ یہہ نوحہ
غارت ہونے یروسلم اور ہلاک ہونے صدقیاہ پر ہے اور وہ مرثیہ
موت یوصیاہ پر (از تفسیر ڈائیلی مطبوعہ ۱۸۵۶ع جلد ۱ صفحہ ۹۳۶) پس یہ
بہی توریت مین شامل نہین ہے۔

پادری کریون صاحب فرماتے ہین (۲ سلاطین ۲۲ و ۲۳ باب ۲ تواریخ
۳۴ و ۳۵ باب) یوصیاہ بادشاہ کا لباس مہین کتان اور زرد رنگ
کا تہا کیونکہ اُن دنونمین یہودی لوگ ریشم کا کپڑا نہین پہنا کرتے تہے
(یعنے ریشمی لباس یہودی شریعت مین مرد کو حرام ہے) ـــ
یوصیاہ نے اپنی سلطنت کے بارہوین سال بہت امیرونکو تمام ملک مین

جواب اول

بہیجا کہ وے سب بُت پرست کاہنونکو موقوف کرکے اُنکے قربانگاہونکو
گرا دین اور سب معبودونکی مورتونکو جو ہر جگہہ مین عمونکے حکم سے مقرر
کی گئی تہین ٹکڑے ٹکڑے کرڈالین اسیصورت سے اُس جوان سے
بادشاہ کی حکومت مین بُت پرستی نیست و نابود کی گئی تہی اور
سوا اُسکے اُسنے سچّے خدا کی ہیکل کی مرمت کرنے اور بہی پر رونق اور
آراستہ ہونے کو حکم دیا کیونکہ اُوسکے باپ عمونکے دنون سے خدا کا گہر گرا دیا
گیا تہا اور اُسکی ساری چیزین بڑی خراب حال مین رہتی تہین
مگر یوصیاہ نے اُسکے پہر اُٹہانے اور مرمّت شکست و ریخت کرنے مین بہت
نقدی صرف کی تاکہ خدا کی پاک عبادت اُسمین پہر مقرر کیجاے جب
خدا کی ہیکل پہر بن رہی تہی تب اُس جوان بادشاہ یوصیاہ نے
ایک بڑی دعوت کی اور ہیکل کی قربانگاہ پر چالیس ہزار بہیڑ اور بکری
کے بچّون اور بہت بیلون اور گاے کے بچہڑون کو بہی چڑہایا تہوڑی
دیر کے بعد جب لوگ ہیکل کے اندر کو صاف کرتے تہے اُنکو خدا کی کتاب کا
ایک نسخہ ملا تب یوصیاہ نے نہایت خوش ہو کر کاہنون کو حکم دیا کہ یہودی
لوگونکی ساری قوم جمع کرکے اُسے اُنکو سناؤ اسیطرح اُسنے خدا کی
عزت اور پرستش کے لئے اپنی محبت دیکہائی اور ظاہر ہے کہ اُس سے
اُس پشت کے لوگونکو بہت برکتین ملین بلکہ وہ پشت در پشت کیواسطے
ایک صحیح نمونہ ہوا (از شمس الاخبار مطبوعہ امریکن مشن پریس لکہنو ۱۹ اپریل
۱۸۷۵ع نمبر ۲۶ جلد ۲ صفحہ ۱۰ و ۱۱ باہتمام پادری کریون صاحب)

رکن پنجم

فصل اوّل

بخت نصر بادشاہ بابل کے ہاتھہ سے یروسلم کی غارت

سنہ عیسوی سے چہہ سؤ نو [۶۰۹] برس پیشتر یہواخاب یا یہواخذ بن یوصیاہ
بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے مہینے فرعون نکوہ نے اُسپر فوج کشی
کی اور یہواخاب بادشاہ کو زنجیرون سے باندہ کر مصر مین لیگیا کہ جہان
پہنچکر وہ مرگیا اور فرعون نے یوصیاہ کے دوسرے بیٹے الیاقیم کو
بادشاہ یروسلم بنایا اور اُس کا نام بدلکر یہویقیم رکہا اور اُسکے ملک پر
لاکہہ روپیہ اور ہزار اشرفی محصول ٹہرایا (مصر کی قدیم تواریخ مؤلفہ
رولن صاحب ترجمہ سین ٹیفک سوسائٹی مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ
سؤ [۱۰۰] مین لکہا ہے کہ اُس ملک سے چار [۴] لاکہہ چار [۴] ہزار تین [۳] سو اکیانون [۹۱]
روپیہ بطور سالیانہ لینے ٹہرائے) ۲ تواریخ ۳۶ باب ۳ مین ہے کہ سؤ [۱۰۰] قنطار
روپا اور ایک [۱] قنطار سونا خراج مقرر کیا سنہ عیسوی سے چہہ سؤ چہہ [۶۰۶] برس
پیشتر بخت نصر نے یہوداہ کے ملک پر چڑہائی کی اور یروسلم کو فتح کرکے
یہویقیم سے ایک خراج گزار بنے رہنے کے واسطے قسم لی اور مال و دولت
لوٹ کر اور بادشاہی خاندان کے لڑکون مین سے ایک گروہ کو اپنے ساتہ
لیگیا کہ اپنے محل مین خواجہ سرا بنا کر رکہتے (اُنہین دانیئل نبی اور
اُسکے تین رفیق تہے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۴۹) لیکن مسیح ؑ سے
چہہ سؤ چار [۶۰۴] برس پیشتر یہویقیم نے بدعہدی کرکے بخت نصر بادشاہ سے

دشمنی

دشمنی کی چونکہ اُسوقت مین بخت نصر اپنی ما کے انتقال اور اور سببون سے
یہویقیم کو اس عہدی کی سزا دینے کے واسطے آپ نہ آسکا اسلئے اُسنے یہوداہ
کے چوگردے کے رہنے والون سریانیون اور موابیون اور عمونی وغیرہ
قومونکو حکم دیا کہ یہویقیم پر چڑہائی کرین تب یہ سب قومین یہوداہ کے ملک
کو چار و طرف سے لوٹ مار کرا و جاڑنے لگین اور گیارہ برس تک یہویقیم
کو بڑی سختیونمین رکہا اور آخر یہویقیم کو مار کر اُسکی لاش یروسلم کے
پہاٹک کے باہر سڑک پر پہنک دی یہویقیم کے قتل کے بعد اُسکا بیٹا
یکونیاہ تخت نشین ہوا اُسکی سلطنت کرنیکے تیسرے مہینے بخت نصر نے
یروسلم پر فوج کشی کرکے یکونیاہ اور اُسکی ما اور بیگمون اور سرداران
اور ملک کے سب دولتمندون اور افسرونکو قید کرکے بابل مین لیگیا
اور یروسلم کے سب کاریگرون لوہارون اور سنگ تراشون کو بہی
لیگیا کہ بابل مین اُسکے محل کی تعمیر کرنے والونکے شریک ہون اور
یروسلم سے بادشاہی خزانہ اور ہیکل کے سب سونے کے برتنون وغیرہ
کو لوٹ کر لیگیا اور متنیاہ کو بچے ہوے لوگونپر یروسلم مین حاکم کردیا اور
فرمانبرداری کے باب مین اُس سے قسم لیکر اُسکا نام صدقیاہ رکہا
جسکے معنے خدا کی سچائی یہ اسلئے کہ جب وہ بدعہدی کرے تو اپنے نام کے
معنے یاد کرکے یہ سمجھے کہ مین نے سچے خدا کو ضامن دیا ہے اپنی بدعہدی
سے پشیمان ہو

جیون ہی بخت نصر نے وہان سے مراجعت کی تیون ہے امونون

اور موابیون اور ادومیون وغیرہ نے اس لاچار بادشاہ صدقیاہ
کے پاس اس غرض سے ایلچی بھیجے کہ بابل والون کی اطاعت چھوڑکر
ہمارا شریک ہو تب صدقیاہ نے اپنی سلطنت کے نوین برس بادشاہ
مصر سے عہد وپیمان کرکے بخت نصر سے بدعہدی کی اور اُس سے
باغی ہوگیا پھر بخت نصر نے یروسلم پر فوج کشی کرکے اسکا محاصرہ کیا
اور مصری لوگ صدقیاہ کی مدد مین بخت نصر کے سامنے ٹھہر نہ سکے
اور اپنے ملک مصر کو لوٹ گئے تب صدقیاہ کی سلطنت کے گیارہوین
برس یروسلم کسدیون یعنے بابل والونکے ہاتھ فتح ہوگیا اور صدقیاہ
نے فوج بابل کے بیچ مین سے ہوکر جو گھیرے ہوے تھے بھاگنے کا ارادہ
کیا لیکن پکڑ لیا گیا اور ملک ارمن یا آرام کے ربلہ شہر مین قید ہوکر
بھیجدیا گیا وہان اسکے بیٹے قتل کیے گئے اور صدقیاہ کی آنکھین نکالی
گئین اور زنجیر پہنا کر بابل کو روانہ کیا گیا کہ جہان پہنچکر وہ مرگیا بخت نصر
کے سپہ سالار نے یروسلم اور ہیکل کے سب مال ومتاع کو اکھٹا کرکے
تمام شہر مین آگ لگادی اور شہر اور ہیکل دونون کو جلا کر خاک کردیا
اور دیوارون کو ڈھا دیا اور سب باشندون کو قید کرکے بابل مین
لیگیا انتہی کلامہ از مختصر تواریخ یہودیہ موسومہ یہودیونکا اتہاس
ہندی چھاپہ الہ آباد ۱۸۵۴ء مصنفہ پادری اِل جی ہے صاحب
صفحہ ۲۸۱ - ۲۸۶

اور چلوداروں کا سردار نبوسرداں زمین کے بعضے کنگالون کو چھوڑ گیا

کرتا کستانون کی باغبانی کرین اور کہیتی کرین اور پیتل کے اون
ستونونکو جو خداوند کے گہر مین تہے اور کرسیون کو اور پیتل کے بحر کو
جو خداوند کے گہر مین تہا انہون نے توڑا اور وہ سب پیتل بابل مین
لیگئے اور دیگین اور بیلچے اور گلگیرین اور لگنین اور چمچے اور پیتل کے
سارے برتن جو وہان کام آتے تہے وے لیگئے اور باسنون اور
انگیٹہیون اور لگنون اور دیگون اور شمعدانون اور چمچون اور پیالون
کو سب کو جو سونیکے تہے انکا سونا اور سب کو جو روپے کے تہے اُن کا
روپا جلودار ونکا سردار لیگیا دو ستون ایک بحر اور برنجی بارہ بیل
جو بحر کے نیچے تہے جنہین سلیمان بادشاہ نے خداوند کے گہر کے
لئے بنایا تہا ان سب برتنونکا پیتل بے تول تہا یہ ستون جو تہے
اُنمین کا ایک ستون اٹہارہ ہاتہہ اونچا اور بارہ ہاتہہ کی رسّی اُسکے
گرداگرد تہی اور چار اُنگل موٹا تہا یہ کہو کہلا تہا اور اُسکے اوپر ایک
پیتل کا جہاڑ تہا اور وہ جہاڑ پانچ ہاتہہ اونچا تہا اُس جہاڑ پر گرداگرد
پیتل کی جالیان اور انار کی کلیان بنی ہوئی تہین اور دوسرے
ستون مین اُسیطرح کلیونکا کام تہا اور ہر طرف سے چہیانوے انار تہے
اور سب انار جالیونپر اُسکے گرداگرد ایکسو تہے یرمیاہ ۵۲ باب ۱۷ آیۃ
واضح ہو کہ اس پیتل کے بحر کو آخز بادشاہ یروسلم نے سنہ عیسوی
سے سات سو اونتالیس برس پیشتر پیتل کے بارہ بیلون پر سے
اوتار کر پتہر ونکے پٹاو پر رکہا تہا (۲ سلاطین ۱۶ باب ۱۷ آ)

اور اول سلاطین ۷ باب ۲۰ مین لکہا ہے کہ دو سو انار جہاڑ کے گرد بنائے
اور اسیطرح دوسرا جہاڑ بہی انتہی اور یرمیاہ ۵۲ باب ۲۳ مین ایکسو
انار لکہے ہین سبب اختلاف کا یہ کہ اصل کتاب عبرانی مین غلطی
واقع ہوئی الغرض بعد اس سب قتل و غارت کے شاہ بابل کے
ملازمون نے حضرت یرمیاہ کو جو صدقیاہ کی قید مین تہے قیدخانہ سے
نکالا اور اُنکے ساتہ بہت نیک سلوک کیا اور اجازت دی کہ جہان
چاہین رہین اور شاہ بابل نے باقی بچے ہوے کنگال یہودیون پر جدلیاہ
بن اخی قام بن سافن کو سردار مقرر کرکے مصفا مین چہوڑ دیا تب
اسمٰعیل بن نتنیاہ بن الیسمع نے جو نسل شاہی سے تہا اُسے بہی قتل
کیا مع اُن سب یہودیونکے جو جدلیاہ کے ساتہ تہے اور کسدیون کو جو
وہان حاضر تہے اور جنگی مردون سب کو تلوار سے قتل کیا اور آٹہ
آدمیونکے ساتہ بنی عمونکی طرف چلا گیا تب یوحنان بن قریح اُن بچے
ہوے یہودیونکا سردار ہوا اور حضرت یرمیاہؑ سے اپنے واسطے دعا مانگنے
کی گزارش کی اور جب حضرت یرمیاہؑ نے اُنکے واسطے دعا مانگ کر
اُنہین خدا کا حکم سنایا کہ تم سب یہین رہو اور کسدیون یعنے بابل والو
خوف سے مصر کو نہ بہاگو تو تمہارا بہلا ہوگا تب اُنہون نے حضرت یرمیاہ
سے کہا کہ تو جہوٹہہ کہتا ہے یہ خدا کا حکم نہین ہے کہ ہم مصر کو نجاتین
اور یوحنان ابن قریح نے سب بچے ہوؤنکو مع یرمیاہ کے ساتہ لیا اور مصر کو
روانہ ہوا دیکہو یرمیاہ ۴۳ باب سے ۴۴ باب تک (یہان سے یہی ثابت ہے

کہ اُسوقت تک یہودیونکے نام اسمٰعیل ہوتے تہے یرمیاہ ۴۱ باب) پس بابل
کی اسیری کے زمانہ مین ملک یہودیہ کا ایسا کوئی یہودی نہ تہا جو ملک مین
بچ رہا ہو یرمیاہ ۴۴ باب ۲ مین لکہا ہے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون
فرماتا ہے کہ تمنے یہہ ساری بلائین جو مین نے یروسلم پر اور یہوداہ کے سارے
شہرون پر نازل کین دیکہین اور دیکہہ وے آجکے دن ویران ہین اور
اُنمین ایک بسنے والا بھی نہین انتہیٰ اور اسیطرح یرمیاہ ۱ باب ۴۴ مین بھی
ہے اور یرمیاہ ۱۳ باب ۱۹ مین ہے کہ یہوداہ سراسر اسیری مین لیا جاتا
بالکل اسیری مین لیا جائیگا انتہیٰ اور مفتاح الکتاب صفحہ ۴۸ کے آخر مین ہے
کہ بنوکدنذر آیا اور یروسلم کو قبضہ مین کرکے ڈہا دیا اور ملک کے سب باشندونکو
اپنے ساتھ بابل کو لیگیا انتہیٰ

وہی ودیوی تاریخ صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲ مین ہے کہ اگرچہ لوگون سے یہہ وعدہ کیا
گیا کہ اگر وہ کسدیونکے مطیع رہین تو صحیح وسلامت رہین توبھی اسمٰعیل نامی ایک
شخص نے جو شاہ کے گہرانے کا تہا بغاوت کی اور جدلیاہ پر حملہ کرکے اُسے مار ڈالا
بعد اُسکے اسمٰعیل مصر مین بہاگا اور یرمیاہ نبی کو جسنے خدا کیطرف سے اُسے یہودیہ مین بسنے کی صلاح
دی اپنے ساتھ لیگیا اسکے چار برس بعد جو باقی لوگ تہے اور جنکا شمار صرف سات سو
پینتالیس تہا اسیری مین گئے اور کوئی باقی نرہا اُس ملک مین کیسینے تو آبادی کی اور اگرچہ وہان
سیر کرنیوالے فرقے آتے جاتے رہے اور دکہن اطراف مین ادومی لوگ آبسے لیکن تو بھی
بہت تہوڑی آبادی ہوئی اور ملک ویران رہا جبتک کہ یہودی اسیری سے لوٹکر اُسمین پہر داخل نہین ہوئے
پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۴۹ مین صحیح ہے ۶۰۰ برس پیشتر سلطنت یہوداہ بابل کے قابو مین چلی آئی

محراب دویم

اسمین پانچ رکن ہین

رکن اوّل

اگرچہ یہہ بابل مین غلامی کی مدت اہل یہود کے لئے ستر برس
مشہور ہے لیکن مفتاح الکتاب رومن چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع
صفحہ ۸۷ مین عزرا کی کتاب کے احوال مین اس فقرہ کو کہ اعزرا نے
مسیح سے چار سو چھپن ۴۵۶ برس پیشتر بنی اسرائیل کا دینی بندوبست کیا
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیرہ سو ۱۵۰ برس شروع اسیری سے
اسوقت تک گذرے تھے مگر اورون نے اس کی مدت کو
اور طور پر بیان کیا ہے چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ
پادری والش صاحب وغیرہ چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۲۹
سوال ۱۸ کے جواب مین لکھا ہے کہ مسیح سے پانسو چھتیس ۵۳۶ برس پیشتر
شاہ خسرو کے حسب فرمان یہودی یروسلم مین لوٹ آئے
اور اُنہون نے فونیکی کاریگرونکو اپنی مدد کے لئے مقرر کیا اُنہون نے
اس دوسری ہیکل کو پہلی ہیکل کے مقام پر اور اغلب ہے

کہ پہلے ہی کے طرز پر بنایا وہ مسیح سے پانچسو پندرہ برس پیشتر ختم ہوئی انتہٰی
پس ان دونون مختلف بیانونکا تصفیہ اسطرحپر ہوسکتا ہے کہ یہودیون کو
آزادی کا فرمان صادر ہونیکے سنہ شاید یہی ہونگے اور اُسکے بعد کچھ عرصہ
تک اُس سفر دور و دراز کے لئے اور ٹھہرنے پڑا ہوگا جو کہ مع اہل و عیال
چلنا اور سالہاے دراز کا خان و مان بابل مین چھوڑنا تہا اسکے سوا پیشتر
صرف ایک غول یہودیونکا بابل سے چلا تہا کہ جسمین زروبابل سردار سمجھا جاتا
تہا اور اُسی نے یروسلم کی پھر بنیاد ڈالی تہی سوال و جواب رومن ترجمہ
پادری یونس سنگھ و پادری والش صاحب (چھاپہ الہ آباد مشن پریس
سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۸۴ سوال ۳۵۲ و ۳۵۵) چنانچہ بیالیس ہزار خاندان یہودا
اور لیوی کے فرقے کے یشوع سردار کاہن اور زروبابل کے ساتھ
روانہ ہوئی (مقدس کتاب کا احوال ۵۲ باب صفحہ ۱۲۷) اور بعد اسکے
پھر اور بعضے یہودی بابل سے چلے آے اور اکثر وہین رہگئے یعنے بابل ہی
مین کہ جنہون نے حضرت حزقیل نبی کو بابل مین شہید کر ڈالا تہا (سوال و
جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری والش صاحب چھاپہ
الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۶۵ سوال ۲۱۰) اور اس سے وہ قول جو
لوقا ۱۳ باب ۳۳ مین لکھا ہے کہ نہین ہوسکتا کہ نبی یروسلم کے باہر ہلاک ہووے
برملا غلط ہوگیا

عربونمین مشہور ہے کہ حضرت حزقیل نبی شہید ہوکر سام بن نوح کی قبر مین
مدفون ہوے (از سوال و جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری

والش صاحب صفحہ ۵۸ سوال ۲۱۱) اور نہ صرف حزقیل نبی بلکہ حضرت
دانیال نبی نے بھی کسدیہ یعنے بابل مین وفات پائی تھی (سوال وجواب
ایضا صفحہ ۵۷ سوال ۲۱۵ و صفحہ ۵۹ سوال ۲۲۵) اور حضرت یرمیاہ نبی
مصر مین مقتول و مدفون ہوے اور بعد عرصہ دراز کے سکندر ذوالقرنین[1]
نے اُنکی ہڈیون کو جو گمنامی کی حالت مین مدفون تہین نکلواکر سکندریہ
مین دفن کیا (سوال وجواب ایضا صفحہ ۵۴ سوال ۲۰۳) لغت کتاب
مقدس صفحہ ۵۰۶ مین ہے کہ یونس کے شہر جات حضر مین لوگ ابتک اُسکی
قبر دکھلاتے لیکن اور بیان ہے کہ موصل کے نزدیک وہ گاڑا گیا انتہی
واضح ہو کہ یہ سب انبیاء کلان محاورہ اہلکتاب مین کہلاتے ہین (سوال
وجواب ایضا صفحہ ۶۱ سوال ۲۳۲) اور حضرت عُزیر یعنے عزرا کاہن کنار
دجلہ پر مدفون ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری
یونس سنگہ و پادری والش صاحب صفحہ ۲۸ سوال ۱۱۷ اسکے جواب مین
لکہا ہے کہ یہودی بعد موسٰی کے عزرا ہی کو قابل تعظیم سمجہتے تہے دجلہ
ندی پر ایک قبر ہے جسکو لوگ عزرا کی قبر قرار دیتے ہین انتہی
ایک اور بات جو اس مقام مین تعجب کی معلوم ہوتی وہ یہ ہے کہ مقدس
کتاب کا احوال یعنی انشکرپچر ہسٹری ۵۲ باب مین لکہا ہے کہ ارتحششتا
نے اپنی ساقی اور وزیر نحمیاہ کو (جنہون نے بابل سے آکر یروشلم
مین ہیکل کو پہر آراستہ کیا اور دستورات عبادت یہودیون مین پہر جاری
کئے) منت سنگہے اُنکی یروشلم کو روانہ کیا انتہی یعنے اگرچہ زروبابل وغیرہ نے

[1] ذوالقرنین کا بیان محاربۂ سکندر اول کا کسی تاریخ مین دیکھنا چاہئے

یروسلم مین آکر ہیکل کی تعمیر کرلی تہی مگر حضرت نحمیاہ نے جو کہ اُسوقت تک
بابل ہی مین تہے بادشاہ بابل سے رخصت لیکر یروسلم مین آکر اُسکی شہر
پناہ بنوائی پس مقدس کتاب کا احوال ۵۲ باب مین حضرت نحمیاہ کو
بادشاہ بابل کا ساقی و وزیر لکہا ہے اور بیبل سے تو حضرت نحمیاہ کا اُس
بت پرست بادشاہ کو صرف شراب ہی پلانے مین نوکری کرنا ثابت ہے (نحمیاہ ۲
باب ۱) اور کتاب نحمیاہ الہامی نوشتون مین شامل ہے اور حضرت نحمیاہ کے
نبی ہونے کا اہلکتاب کو اقرار ہے دیکہو کتاب سوال و جواب رومن
ترجمہ پادری یونس سنگہ وغیرہ صفحہ ۲۹ سوال ۱۲۰ پس جب نبی نے
بُت پرستون کو شراب پلانیمین نوکری کی تو اُس نبی کے پیرو شراب
خواری مین کسقدر ترقی کئے ہوئے ہونگے

عمل اول

پس اس کتاب رومن سوال و جواب صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ کے سن مندرجہ
شاید صرف تاریخ نفوذ فرمان آزادی یہود سے علاقہ رکہتے ہین اور مصنف
مفتاح الکتاب کے صفحہ ۷۸ کا قول زمانہ ترتیب توریت سے جو بزعم
علماء عیسائی عزرا کے ہاتہ سے ہوئی علاقہ رکہتا ہے چنانچہ اسی کتاب
سوال و جواب رومن صفحہ ۳۰ مین ہے کہ سوال ایکسوچہیالیس (۱۴۶) زبور داؤد کو
کسنے مجتمع کرکے مرتب کیا جواب اغلب ہے کہ عزرا نے یہ کام انجام
پایا مسیح سے چارسو پچاس برس پیشتر انتہی پس جب اغلب ہے کہ عزرا نے زبور داؤد
کو مرتب کیا تو یہ بہی اغلب ہے کہ توریت کو بہی زبور کے ساتھ ہی مرتب
کیا ہوگا اور اُس سے پیشتر کسیطرح توریت کا مرتب ہونا ثابت نہین ہے

چونکہ یہ اسیری سنہ چہہ سو چہتر برس پیشتر سنہ عیسوی سے واقع ہوئی تہی
اس حساب سے ڈیڑہ سو برس بعد توریت جمع کی گئی اب کون یقین
کرسکتا ہے کہ اتنی مدّت تک توریت ضایع رہکر بہی صحیح وسالم بنی رہی
اسیوقت سے اور غالباً بلکہ یقیناً اس سے پیشتر صندوق عہدنامہ کہ جسمین
شریعت کی دونون لوحین تہین اور توریت اُسکے پہلومین رہتی تہی
(استثناء ۳۱ باب ۲۵ و ۲۶) اور منّ کا مرتبان طلائی اور حضرت ہارون
کا عصا کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین غائب ہے اور اسکا کچہ پتا دنیا مین
نہین ہے اور اسیوقت سے یہودیون مین متفرق فرقے ہوگئے یعنے یہودی
اور سامری اور انہین سے سینی اور لبرتی اور جلولی اور فقیہ اور
فریسی اور صادوقی وغیرہ کہ انمین سے ہر ایک اپنے عقاید مین
دوسرے سے تفاوت یا مخالفت رکہتا تہا اس کتاب مین ان سب عقایدم
کی تشریح مجمل ہے مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۲۲۶
۲۲۸ اور کتاب نوید جاوید لوح ثانی کلیسیا ۳ سکرمنٹ ۳ مین
دیکہنا چاہیئے اسجگہہ صرف سامریونکا حال کہ جو حضرت موسیٰؑ کی پانچون
کتابون یعنے پیدایش سے استثناتک کے سوا اور کسی کتاب کو مجموعہ
عہد عتیق مین سے نہین مانتے ہین ذکر کرنا چاہیئے کہ اسیوقت سے سامریون
نے یہودیون سے علحدہ اپنے لیئے جرزین پہاڑ پر ایک ہیکل بنائی اور
اور جرزین کا لفظ بجاے عیبال کے اپنی توریت مین داخل کیا اور
اور یہودی اور سامری دونون اس لفظ کی تبدیل پر ایک دوسرے کو

فرقۂ یہود

تحریف کا الزام دینے لگے اور اسی کی اصل حقیقت کو اُس سامری عورت
نے حضرت عیسیٰؑ سے پوچھا تھا مگر حضرت عیسیٰ نے دونون مین نہ کسی کو سچا
بتایا نہ جھوٹا (یوحنا ۴ باب ۱۹ — ۲۱) اگرچہ ممکن تھا کہ جسطرح حضرت عیسیٰؑ
آپ ہیکل یروسلم مین آداب عبادات اور رسوم اعیاد وغیرہ ادا کرتے
تھے (متی ۱۲ باب ۱۶ اور ۲۶ باب ۱۸ لوقا ۲ باب ۲۲) سامریونکو بھی
اس صحیح دستور سے آگاہ کردیتے اگرچہ سکندریہ کے یہودیون اور سامریون
مین جب اسی بابت جھگڑا ہوا تو مصر کے بادشاہ نے بھی سامریون ہی کے
دعوے کی تردید کی تھی اور یروسلم کے معبد کو جرزین کے معبد پر ترجیح
دی تھی سنہ ایکسو پچاس (۱۵۰) اور سنہ ایکسو چھیالیس (۱۴۶) قبل سنہ مسیحی کے
درمیان یہہ واقع ہوا تھا یوسفیس مورخ کے بیان کے مطابق اسوقت
مصر مین یہودیون اور سمرونیون کے درمیان بڑا مباحثہ ہو رہا تھا اور
بحث یہ تھی کہ یہودیون نے کہا کہ خدا کی پرستش کوہ موریہ پر اور سمرونیون
نے کہ اُسکی پرستش کوہ گرازیم پر کرنی چاہئے یہہ مباحثہ بادشاہ کے حضور
مین پیش ہوا اور چونکہ سمرونی مغلوب ہوے لہذا سمرونی بحث کرنیوالے
مارے گئے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۷۶)
مگر حضرت عیسیٰؑ نے بالکل اسکا فیصلہ نہین کیا پس کیا غضب کا یہہ ایک
لفظ تھا جسے صفدر علی عیسائی نے اپنی کتاب نیاز نامہ مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۷۹
مین جھگڑے کی جڑ اور ضعیف بات بتاتے ہین حالانکہ اسکے باعث ایک قوم کی قوم لاکھون
آدمی گمراہ اور خدا کے نافرمانبردار پشت ہا پشت تک رہے پس اگر

یہہ چہوٹی بات ہے تو صفدر علی اپنا اسلام سے برگشتہ ہوکر عیسائی ہوجانا
اور یہی صرف کہیل ہی سمجہے ہونگے
اسکی تہوڑی سی تشریح یہہ ہے کہ مسیح سے سات سو اکیس ۷۲۱ برس پیشتر شالمنسر
شاہ اسور نے سامریہ کو لیلیا اور دس فرقون بنی اسرائیل کو (جو کہ
رحبعام بن سلیمان کے عہد مین جدا ہوگئے تہے) اپنے ملک مین اسیر کر لیگیا
(سوال وجواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری وم امش
صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۲۴ سوال ۱۰۳)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۳۸ مین ہے کہ شالمنسر نے سمرون پر قبضہ کیا
اور اسرائیلیون کو اسیر کرکے اسور مین لیگیا اور انہین خلح اور خابور
مین اور مادی کی بستیون مین بسایا انتہی پہر شاہ اسور نے اپنے ملک سے
وہان (سامریامین) آدمی بہیجے (کہ وہ سامریہ مین آکر آباد ہوسکے)
اور انکے ان اسرائیلو نکے ساتھہ جو وہان رہگئے تہے ملجانیسے ایک ملی
آمیز قوم بن گئے جبکہ یروسلم کی ہیکل کی تعمیر مین یہودیون نے سامریون
سے مدد لینے کا انکار کیا تو انہون نے (یعنے سامریون) نے ایک یہودی
کو اپنا کاہن بنالیا اور اپنے لئے جرزین کے پہاڑ پر ایک ہیکل تعمیر
کی انہون نے سچے خدا کی عبادت کے ساتھہ بت پرستی کو شامل کیا
سامری آجکے دن تک علحدہ ہین (۲ سلاطین ۱۷ باب ۲۴ـ۴۱ سوال
وجواب ایضا صفحہ ۲۵ سوال ۱۰۴) دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳ [illegible]
گمان غالب ہے کہ نحمیاہ کا دوسری بار یروسلم مین نائب ہونا [illegible]

کے عہد سلطنت مین مسیح سے چارسو آٹھ برس پیشتر واقع ہوا بادشاہ مذکور سے سنبلت نے اجازت پائی کہ کوہ جرزیم پر سمرونیونکے لیے ہیکل تعمیر کرے اور منسی بن یویدہ جسے نحمیاہ نے دور کیا تھا اس ہیکل کا سردار کاہن ہوا انتہی

تب سے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کیجگہ جرزین کا لفظ بنایا مصرع من دردون کعبہ کا رصد برہمن میکنم ۔ اور وہ مقام جسمین یہ تبدیل ہوئی اسطرح پر ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ سے فرمایا جب تم یردن کے پار جاؤ تو تم اُن پتھرون کو جنکی بابت مین تمہین آجکے دن حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجیو اور اوپر چونا پھیریو (استثنا ۲۷ باب ۴) چنانچہ حضرت یشوعؑ نے ایسا ہی کیا (یشوع ۸ باب ۳۰) مگر سامریون نے جب جرزین پہاڑ پر اپنی جُدی ہیکل بنائی تب اسی عیبال کیجگہ اپنی توریت مین جرزین کا لفظ لکھا اور دعویٰ کیا کہ خدا نے اس پہاڑ یعنے جرزین پر اُن پتھرون کو نصب کرنیکا حکم دیا تھا بلکہ ہنری کی تفسیر سے جو یوحنا ۴ باب ۲۰ پر لکھی گئی ثابت ہے کہ سامریون نے دعویٰ کیا کہ اسی جگہ پر یعنے جرزین پہاڑ پر خدا کی عبادت کرنا درست ہے نہ یہہ کہ یروسلم مین انتہی پس کیا ہی بڑی مخالفت اُنہون نے خدا اور خدا کے گھر اور خدا کے کلام سے کی کہ عقیدہ مین تبدیل توریت مین تبدیل عبادتخانہ مین تبدیل کرنیسے نہ ڈرے (لغت کتاب مقدس مطبوعہ مرزاپور ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

رُکن دوم

مفتاح الکتاب صفحہ ۳۱ مین لکہاہے کہ سکندر بادشاہ یونانی لشکرونکا سپہ‌سالار ہوکر
۳۳۳
اہل فارس پر چڑہگیا اور مسیح سے تین سو تینتیس برس پیشتر دارا بادشاہ
کی فوجکو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سریا اور فونیکیہ کو قبضہ مین لایا
اور اس سبب سے کہ یہودیون نے اُسکے دشمنون کو رسد پہونچاکر اُسکی
مددگاری سے انکار کیا تہا اُنپر بہی حملہ آور ہوا جب یدو نامی سردار کاہن
نے اُسکے آنیکی خبر پائی تب اُسنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتہہ ہوکر
قربانی گزرانو اور دعا مانگو تاکہ خدا اس آنیوالی آفت کو ہمسے دور کرے
چنانچہ لوگون نے خدا کے سامہنے عاجزی کی اور یدو کو خواب مین حکم
ملا کہ وہ اور سب کاہن اپنے اپنے کاہنی لباس پہنکر سکندر سے جاکر
ملاقات کرین تب وے بڑی بہیڑ کے ساتہہ جو سفید پوشاک پہنے تہے
ایک ٹیلہ صفا نامی پر جہان سے ہیکل اور تمام شہر نظر آتا تہا پہونچکر ٹہرے
جب بادشاہ اُنکے نزدیک آیا تو اُنکی عجیب شکل دیکہنے سے اُنکا رعب اُسپر
اسقدر غالب ہوا کہ صف آرائی کا خیال چہوڑ آگے بڑہکر یدو نامی سردار
کاہن کو سجدہ کیا سب یونانی اُسکی اس عجیب حرکت سے متعجب ہوئے
کہتے ہین کہ سکندر نے یروسلم کی ہیکل مین داخل ہوکر قربانی گزرانی
سردار کاہن نے اُسکو دانیال کی کتاب جسمین لکہا تہا کہ ایک یونانی
بادشاہ ملک فارس کو لیگا دکہلائی اُسکے پڑہنے سے سکندر نے فتحیابی
کی زیادہ امید رکہکر دارا پر چڑہائی کی اور یدو کی سفارش سے اُسنے

یہودیونکو اجازت دی کہ اپنے دین و طریق پر بے روک ٹوک قایم رہین اور ہر ساتوین سال جسمین شریعت کے بموجب بونے بوتنے کی ممانعت تہی خراج دینے سے معذور رہین سکندر نے دارا کی بڑی فوج پر فتح پائی اور دانیال کی پیش گوئیان فارسیونکے شکست ہونیسے پوری ہوئین دانیال ۲ باب ۹ و ۳۹ اور ۸ باب ۲ و ۵ و ۷ و ۲۰ و ۲۱ اور ۱۰ باب ۲۰ اور ۱۱ باب ۲ — ۴

واضح ہو کہ ہیکل مین قربانی گزراننا سکندر کی خداپرستی کا نشان نہین ہے یونانی تواریخون سے اُسکی اور اُسکے سب رفیقونکی بُت پرستی ظاہر ہے (اعجاز قران صفحہ ۵۰ و ۵۵ و دین حقکی تحقیق صفحہ ۹۴) چنانچہ جب سکندر اوم جُبِس امونیائی کیطرف متوجہ ہوا یہ سیر حاصل قطع مصر کے گوشہ شمال و مغرب مین ریگستان کے اندر واقع تہا وہان مصریونکے دیوتا جوپٹر امین کا مندر تہا اور زمانہ قدیم مین وہ جگہہ فال لینے کے واسطے بہت مشہور تہے اُسکو اس بادشاہ نے دیکہا تو وہان سے آواز آئی کہ سکندر فیلپس (یعنے فیلقوس) کا بیٹا نہین ہے بلکہ امین دیوتا کا بیٹا ہے سکندر نے خود اس امر کی شہرت دینے مین کوشش کی کیونکہ وہ سبب اُسکے فخر کا تہا انتہی (حصہ دوم تاریخ یونان صفحہ ۹۳) یعنے اپنے فرمانون مین اور اپنی مہر پر یہی الفاظ رکہے کہ سکندر بیٹا جوپٹر دیوتا کا (دین حقکی تحقیق مطبوعہ الہ آباد آرفن پریس صفحہ ۱۸۶۶ع) جب یونانیون نے سکندر کو تمام لشکر کا سردار بنایا تو اُسنے مزدا پر جو یونانیونکی لڑائی کی دیبی تہی قربانی چڑہائی (ایضاً

شہر افسس مین جہان آرتمس دیبی کا عالیشان اور نامور مندر تہا
جسکا نام اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵ مین ہر اشٹرتیس لکہا ہے کسی کمبخت
شخص نے اُس مندر (یعنے ارتمس کے مندر کو) دیکہکر خیال کیا کہ اس
مندر کے بنانیوالے کا ابدالاباد تک نام رہیگا مین کیا کرون جو میرا بہی
دنیا مین نام رہے یہہ سوچکر جس رات کہ سکندر بادشاہ پیدا ہوا
اُس مندر کو پہونک دیا[1] یہہ سمجہکر کہ جسطرح اسکے بنانے والے کا نام رہیگا
اسکے برباد کرنے والے کا بہی نام رہیگا چنانچہ مندر کے اسطرح تباہ
ہونے سے بعضونکے دلمین یہہ گمان پیدا ہوا کہ دیبی اپنے گہر کی حفاظت
نکر سکے پس حاکمون نے یہہ عذر نکالا کہ دیبی او لمپیس نامی یونانی
میلہ کی ملاحظہ مین اسقدر مصروف رہے کہ اور کسی بات کا خیال
کرنے کی فرصت نہ پائی چند مدت بعد سکندر نے دوسرا مندر بنوانے کی
اس شرط کے ساتہہ گزارش کی کہ میرا نام اُسکے دروازہ پر کندہ کیا جائے
لیکن افسیون نے نمانا اور آپ ہی دوسرا مندر بنوا دیا اولی تعمیر کی وضع کے
مطابق بنایا (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۶۶) قلیطوس جسنے
گرانیکش کی لڑائی مین سکندر کی جان بچائی تہی
دوستی کے اعتبار سے بیباکانہ فیلقوس کا ثناخوان ہوا اور اُسکو
سکندر پر برتری دی اس بات سے سکندر کو اتنا غصّہ آیا کہ ایک
برچہی اُس بیچارہ کے ایسی ماری کہ جگر کے پار ہوگئی
سکندر تکبّر اور عیاشی مین فارس کے بادشاہونکی تقلید کرتا اور

انہین کیطرح رعیت سے سجدہ کراتا اور شراب مین مخمور رہتا تہا (حصہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۶) سکندر نے اپنے مصاحب متوطن اثینی کی
صلاح سے بڑے رونق دار شہر پرسیپولس یعنے پاے تخت جمشید کو ویران
اور مسمار کردیا (حصہ دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۵) آخر کو مینوشی اور
عیاشی کی کثرت کے سبب شہر بابل مین سکندر نے وفات پائی دیکہو حصہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۸ پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲ مین لکہا ہے کہ
سکندر نے یہودیونکی بڑی خاطرداری کی اور جب مصر کو قبضہ مین لاکر
شہر اسکندریہ کو تعمیر کروایا (چونکہ یہ شہر سکندر ذوالقرنین عربی حمیری نے
آباد کیا تہا اس سکندر نے اُسکو سرنو رونق بخشی ہوگی) تب بہت یہودیونکو
وہان بساکر مقدونیونکی برابر حقدار ٹہرایا آخر وہ بزرگ فتح نصیب بتیس ۳۲
برس کے سن تک پہونچکر مسیح سے تین سو تیئیس ۳۲۳ برس پیشتر مر گیا اور اُسکا
سارا خاندان بہی قتل ہوا پہر اُسکے چار سپہ سالارون نے اُسکے سارے
وسیع ملکونکو آپس مین بانٹ لیا (انہین دنونمین وہ جماعت جسے سینہڈرم
کہتے ہین یہودیونمین مقرر ہوئی اسمین سردار کاہن اور بزرگ ہوا کئے اور قریب بہتر
آدمی شریک ہوکر ویسے بڑے مقدمونکا فیصلہ کرتے تہے (دیکہو تواریخ
کلیسیا صفحہ ستاسٹھ جلد ۱ اور دیکہو تفسیر اسکاٹ صفحہ ۹۴) بعضونکا قول ہے
کہ اسی مجلس کے حکم سے سپٹواجنٹ ترجمہ توریت کا ہوا تہا کیونکہ سپٹواجنٹ
کے معنے بہی ستر کے ہین جو تعداد اس مجلس کے لوگونکی تہی یعنے بہتر (مفتاح الکتاب
صفحہ ۲۶) مصر بطولمی لاگس کے حصے مین پڑا اُسنے یہودیہ پر حملہ آور ہوکر

والے لوگون مین سے ایک لاکہہ آدمی اسیر کرکے لیجا کر شہر اسکندریہ مین سے تین سو برس پیشتر ملک مصر مین بسائے اور چونکہ اُسنے اُن لوگونکے ساتھ بہت نیک سلوک کیا پس بہت اور یہودی بہی اپنے وطن کو جسمین لڑائیونکے سبب نہایت خراب حالی تہی چہوڑ کر خوشی سے مصر مین جا بسے شمعون یہودیونکا سردار کاہن جسکا لقب صادق تہا مسیح سے دو سو ۲۹۲ برس پیشتر مر گیا جانا چاہئے کہ وہ نیکوکار و عاقل کاہن اُن ایکسو بیس ۱۲۰ آدمیون مین جنکو عزرا (یعنے حضرت عزیر) نے یہودی کلیسیا کے آراستہ کرنیکے واسطے مقرر کیا شامل تہا اور اُن سبہونکے پیچہے رحلت پائی کہتے ہین کہ شمعون صادق نے پورانے عہدنامے کی کتابونکو آخری اصلاح دیکی اور انہین تواریخ اور عزرا اور نحمیاہ اور استر اور ملاکی کو شامل کرکے کتابونکا شمار پورا کیا

جب مصر کے اکثر یہودی عبرانی زبانکو بہول گئے تہے تب انہون نے پاک کتاب کو اپنے پڑہنے کیواسطے یونانی زبانمین ترجمہ کیا اور مسیح سے دو سو چوراسی ۲۸۴ برس پیشتر موسیٰ کی توریت کی بلکہ ایک مدت بعد باقی سب پاک کتابونکی ایک نقل پطولمی فیلدلفس بادشاہ کے کتب خانہ مین رکہی گئی پاک کتاب کا یہہ یونانی ترجمہ جو سپٹواجنٹ کے نام سے مشہور ہے سب غیر ملکونکے یہودی جماعتونمین پڑہا جاتا تہا واضح ہو کہ جتنے ملکونپر سکندر فتحیاب ہوا وہان یونانی زبان نے جو عمدہ اور وسیع اور صحیح ہے بہت رواج پایا تہا انتہی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲) پہر مفتاح الکتاب

صفحہ ۱۳۲ – ۱۳۵ مین لکہا ہے کہ یہودیون نے ایکسو برس سے زیادہ
تک سکندر کے جانشینون خصوصاً انیتوکس چہارم (رومن تواریخ کلیسیا
حصہ اول صفحہ ۸۸) کی ہمیشہ کی لڑائیون سے بہت اذیت اٹہائی وہ اپنے
تئین اپ فنس یعنے ممتاز نگر اور لوگ اسکو اپ منس یعنے دیوانہ کہتے
تہے اسنے اونیش نامی یہودیونکے دیندار سردار کاہن کو موقوف کیا
اور کہانت کا عہدہ اسکے بہائی یسون کے ہاتہ تیرہ لاکہہ پچاس ہزار
پر بیچا پہر تہوڑی مدت بعد اس سے بہی لیکر اسکے بہائی منلاوس کے
ہاتہہ چوبیس لاکہہ پچہتر ہزار روپیہ پر فروخت کیا جب انیتوکس کے مرنے
کی جہوٹہی افواہ ہوئی تب یسون کہانت پہر پانیکے ارادہ سے ایکہزار
سپاہی ساتہہ لیکر یروسلم مین داخل ہوا اور جن لوگون کو اپنا مخالف
سمجہا انکو انواع اذیت سے مار ڈالا جب انیتوکس کو معلوم ہوا کہ یہودی
میرے مرنیکی افواہ سنکر خوش ہوے تب اس خیال سے کہ اس ساری
قوم نے مجہسے بغاوت کی ہے اسنے مسیح سے ایکسو ستر برس پیشتر یروسلم
پر چڑہائی کرکے چالیس ہزار آدمیون کو جان سے مارا اور اتنے ہی
لوگون کو غلامی مین بیچا اور ہیکل کا عمدہ قیمتی اسباب چار کڑور اونتیس
لاکہہ ساٹہہ ہزار روپئے کی مالیت کا لوٹ لیا بلکہ اسرائیل کے خدا کی
حقارت کرکے قدس الاقداس مین داخل ہوا اور قربانگاہ پر ایک
سور چڑہایا بعد اسکے وہ فلپ نامی ایک بیرحم پرجی کو یہودیہ کا اور
اندرونیکوس نامی ایک کمبخت آدمی کو سامریہ کا حاکم اور من لاوس

بعد نیکو سردار کاہن مقرر کرکے لوٹ کی بڑی دولت لیکر انطاکیہ کو
پلٹ گیا (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۱۴ مین ہے
کہ انتیاکس چہارم نے سردار کاہن کا عہدہ روپیہ کے واسطے بیچکر اہل
یہود کو یہانتک ناراض کیا کہ اُنہون نے بغاوت کرکے اُسکے سپہ سالار
کو ہیکل کے خزانہ مین مار ڈالا) جب اُسنے چوتھی مرتبہ مصر پر حملہ کیا تب
رومیون کی طرف سے کئی ایلچیون نے اُس پاس آکر کہا کہ اگر تو یہان
سے پھر نہ جائیگا تو ہمارا لشکر فتحیاب تجھ سے بدلا لیگا وہ رومیونکی ممانعت
سے بہت ناخوش اور ملول ہو کر اپنے لشکر سمیت یہودیہ کی راہ سے اپنے
ملک کو پھر گیا مگر اپلونیس نامی اپنے سپہ سالار کو یہہ حکم دیا تہا کہ بیس
ہزار سپاہی ساتھہ لیکر یروشلم کو غارت کرے اور سارے مردونکو قتل
کرکے سب عورتون اور لڑکون کو لونڈی اور غلام بناوے چنانچہ
وہ اس حکم کو نہایت سختی کے ساتھہ سبت کے روز جسوقت سب لوگ
عبادت کے لئے ہیکل مین اکٹھے ہوئے تھے عمل مین لایا یہانتک کہ اُن
لوگونکے سوا جو پہاڑونپر بھاگ گئے یا مغارون مین جا چھپے کوئی نہ بچا
اُن بددین سپاہیون نے تمام شہر کا مال و دولت لوٹ کر کئی مقامون پر
آگ لگا دی اور شہر پناہ کی دیوار اور عالیشان مکانات کو ڈھا کر
اُنکے مصالح اور سامان سے کوہ اکرہ پر ایک قلعہ ایسا مضبوط اور
بلند جس پر سے ہیکل کو بخوبی دیکھہ سکین بنایا اور وہانکے سپاہی اُسپر
مستعد تھے کہ جو لوگ ہیکل مین عبادت کے واسطے آنے کی جرات کرین

سن ١٦٨ ق م

اُنکو جان سے مارین

جب انتیوکس انطاکیہ مین پہنچا تب اپنے تحت حکومت کے سب لوگونکو
یونانیونکے مذہب پر چلنے کا حکم دیا اور اسینیوس کو مقرر کیا تاکہ یہودیون
کو بُت پرستی کے رسومات سکہاوے اور اُنین جو لوگ اس سے انکار
کرین اُنکو بڑی بڑی اذیت سے مارے جب وہ یروسلم مین پہنچا تب
اُسنے چند بیدین یہودیون سے مدد پاکر روز روز کی قربانی کو موقوف
کیا اور یہودیون کو جماعت یا خاندان کے ساتہہ دینی رسومات بجالانے
بازرکہا اور خدا کی ہیکل کو اسقدر ناپاک کیا کہ لایق عبادت کے رہی
پاک کتابون کو تلاش کرکے (یعنے توریت کی تو ایک جلد صرف ہیکل
مین رہتی تہی اُسکے تلاش کرنے کی حاجت کیا تہی مگر اور کتب عہد عتیق
جیسے زبور و امثال وغیرہ کو) جسقدر پایا جلادیا اور یہوواہ (یعنے
خدا) کی ہیکل کو جو پٹرا اولمپیوس کی پرستش کے واسطے مخصوص کرکے
اُس دیوتے کی سنگین مورت کو سوختنی قربانی کی مذبح پر کہڑا کیا
اور جنہون نے بادشاہ کے اشتہار کو نہ مانا اُنین جتنے گرفتار ہوے
قتل کئے گئے۔

اسمونی خاندان کا ایک بڈہا کاہن متتاتہیس نامی اپنے پانچ بیٹون
یوحنا شمعون یہوداہ الیعاذر یوناتان سمیت اُس ظلم و تکلیف
کے باعث سے یروسلم کو چہوڑ اپنے وطن شہر مودن کو جو فرقہ دان
کے حصے مین تہا گیا انتیوکس کے ایک عہدےدار اپلیش نامی نے

اُسکا پیچھا کیا تاکہ بادشاہ کے حکم کی تعمیل اُن سے بجبر کرا وے جب
وہانکے لوگ اکہٹے کئے گئے تب اپلیس نے مت تاتہیس کو بڑی عزت
کا وعدہ دیکر اُسکو بُت پرستی پر راضی ہونے کی کوشش کی مگر اُس
پیر کاہن نے اُس وعدہ کو رد کیا بلکہ ہر برگشتہ یہودی کو جو بُت پرستونکی
کی قربانگاہ کیطرف چلنے لگا قتل کیا پہر اُسنے اپنے بیٹونکے ساتہہ بادشاہ
کے اُس کارندے پر حملہ کرکے اُسے اور اُسکے سب ہمراہیونکو جان سے
مارا اور بتون اور قربانگاہونکو توڑکر پہاڑونکی طرف چلا گیا (یہودیون
مین جہاد کا جائز ہونا ان باتون سے ثابت ہے) جب بہت یہودی
جو اپنے مذہب پر قایم تہے اُسکے ساتہہ ہوے تب یہودیہ مین سے
جاکر سب شہرونمین بتونکی قربانگاہون کو ڈہا دیا اور بتونکے پنڈونکو
اور برگشتہ یہودیونکو قتل کیا اور مسیح سے ایکسو سرسٹہ برس پیشتر
سچے خدا کی عبادت (ملک مین سوا ے یروسلم کے) پہر جاری کی
اسکے دوسرے سال مت تاتہیس مرگیا اور اُسکا بیٹا یہوداہ جسکا
لقب مکابیوس تہا (یعنے اُسکی جوانمردی اور بہادری کے سبب اُسے
مکابیوس کہتے تہے جسکے معنے مارتول از روس تواریخ کلیسیا صفحہ ۸۸
حصہ ۱) یہہ اُسکا جانشین ٹہرکر لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا اور بہت
لوگ جو خدا کی شریعت پر سرگرم تہے اُسکے لشکر مین شامل ہوے
وہ انیتوکس کے کئی بہاری لشکرونکو جنمین بڑے دلیر سپہ سالار تہے
شکست دیکر یروسلم کو قبضے مین لایا اور ہیکل کو پاک کرکے خدا کی معین

عبادت کرنے سے جاری کیا (چنانچہ قریب چار برس کے بعد وہ ظلم
یروسلم سے دفع ہوا) اور مسیح سے ایکسو پینسٹھ[۱۶۵] سال پیشتر شہر کو جو کہنڈر
ہوگیا تہا مرمت کروایا انتیوکس نے اپنے سپہ سالارون کے شکست
ہونے سے برہم ہوکر سارے یہودی قوم کو نیست و نابود کرنے اور
یروسلم کو اُن سبہونکا مقبرہ بنانے کی دہمکی دی لیکن جب یہہ فخر
کی باتین اُسکی زبان سے نکلتی تہین اُسیوقت قہر الہی اُسپر نازل ہوا
وہ ایک بڑی بیماری مین پہنسا یعنے اُسکے انتڑیون مین ناسور پڑگئے
جسمین کیڑے پیدا ہوے اور مسیح سے ایکسو چونسٹھہ[۱۶۴] برس پیشتر وہ مرگیا
مسیح سے ایکسو اکسٹھہ[۱۶۱] برس پیشتر یہوداہ مکابیوس لڑائی مین کہیت آیا
اور اُسکا بہائی یونتان اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے اپنے بہائی
شمعونکے ساتہہ اپنی قوم کا انتظام بڑی دلیری اور دانائی سے کیا
(اسی یہوداہ مکابیوس کی وہ دونون کتابین مکابیوس اول اور
مکابیوس دویم عبرانی زبان مین تہین اور یونانی اور سریانی مین اب
بہی اُنہین رومن کاتہولک عیسائی بیبل کے ساتہہ مجلد رکہتے ہین دیکہو
تفسیر ڈایلی مطبوعہ ۱۸۵۷ع صفحہ ۹۶۷ و صفحہ ۱۰۱۷ جلد ۲)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۶۸ و ۳۶۹ مین پادری اگستس بما ڈمیڈ نے
لکہا ہے کہ اسی زمانہ مین رومی سلطنت بڑہتی گئی اسکی یہہ شہرت یروسلم
تک پہونچی کہ جو ضعیف قومین مین سلطنت مذکور زور آور قومونکے خلاف
اُنکی مدد کرتی ہے یہوداہ نے یہہ جانکر کہ ایسے لوگون کے ساتہہ عہد کرنا

بہتر ہوگا دو امیر دشکے ہاتھہ سے رومی مجلس کے پاس سند بہیجی مجلس مین
پہونچکر ایلچیون نے خبر دی کہ یہوداہ مکبی نے مع اپنے رفیقون اور کل یہودی
لوگونکے ہمین اسلیئے بہیجا کہ آپ لوگونکے ساتہہ عہد و پیمان کرین اور ہماری
آرزو یہہ ہے کہ آپ لوگ ہمارے دوست اور شریک ہون رومی مجلس نے
اسکا جواب لکہکر بہیجا کہ رومیون اور یہودیونکو سمندر اور خشکی پر خیریت
اور سلامتی ہو اور اُنسے دشمن کی تلوار دور ہو قول و قرار یہہ ہے کہ
اگر رومیون یا انکے رفیقون پر کوئی دشمن حملہ کرے تو یہودی لوگ دل سے
اُنکی مدد کرینگے اور کسی صورت سے اُنکے دشمنونکو مدد نہ دینگے اور پہر
اگر یہودیونکے دشمن لڑنے کو آئین تو رومی لوگ اُنکی مدد کرینگے
اور اُنکے دشمنون کے ساتہہ لڑینگے علاوہ اسکے مجلس نے دیمیتریوس
کو (جو انطیوکس کا قایم مقام ہوا تہا) اطلاع بہیجی کہ اگر وہ یہودیونپر
ظلم کرے تو مجلس فوج بہیجکر اُنکا بدلا لے

جب ایلچی عہد و پیمان لیکر یروسلم مین پہونچے تو یہوداہ مکبی مرچکا تہا اور
اُسکا انجام اسطرح ہوا کہ جب دیمیتریوس نے سنا کہ نکانور (سپہ سالار
یہوداہ مکبی کے مقابلہ مین) مارا گیا اور اُسکی فوج مغلوب ہوئی تو غصہ
مین آکر اُسنے بکدیس اور الکمس کو بہیجا کہ یہودیون کو برباد کرین بکدیس
بائیس ہزار جنگی مرد لیکر یروسلم کے سامنے مقیم ہوا یہوداہ تین ہزار
آدمیونکے ساتہہ اُنسے جا ملا (یعنے مقابل ہوا) لیکن خوف کے مارے
یہودی بہاگ گئے اسقدر کہ صرف آٹہہ سو باقی رہے جب یہوداہ نے اپنے

رفیقونکو بہاگتے دیکہا تب دل شکستہ ہوا اکثرون نے اُسے بہاگنے کی صلاح
دی لیکن اُسنے کہا کہ کبہی ایسا نہوگا کہ مین اپنی پیٹہ دشمنونکو دکہاؤن
چنانچہ لڑائی مین وہ مارا گیا اور اُسکی فوج بہاگ گئی وہ موڈین مین
اپنے باپ دادونکین دفن ہوا اور لوگون نے اُسپر بڑا ماتم اور افسوس
کیا جاے غور و لحاظ ہے کہ شاید اُسنے خدا کی بہ نسبت رومیونپر زیادہ
توکل کیا اور اسی سبب سے شکست پائی انتہی

مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۶ و ۳۰۷ مین ہے کہ چونکہ سردار کاہن اونیس نامی
مصر مین چلا گیا تہا پس یونتان نے یروسلم مین سوا حکومت کے کہانت
کا بہی عہدہ اختیار کیا اور مسیح سے ایکسو اکسٹہہ ۱۶۱ برس پیشتر رومیون کے
ساتہہ عہد و پیمان باندہا جب یونتان تروفونکی دغابازی سے جو سُریا
(یعنے شام) کے تخت پر دست درازی سے بیٹہا تہا شہر پطولیمس مین
قتل ہوا تب مسیح سے ایکسو چوالیس ۱۴۴ برس پیشتر شمعون اُسکا جانشین مقرر
ہوا اُسنے یروسلم کے انتظام کو درست کرکے یہودیونکو غیر قومونکی حکومت
سے آزاد کیا جب وہ یہودیہ کے شہرونکے سفر سے جنکے انتظام و آسایش
کی ترقی کیواسطے گیا تہا پہرا تب اپنے داماد پطولمی کے قلعہ دوخس مین
جو یریحو مین واقع تہا اوترا اُسوقت پطولمی نے دغابازی کرکے اُسکو اور
اُسکے دو بیٹون یہوداہ اور متاتہیس کو ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس مسیح سے پیشتر
جان سے مارا

بعد اُسکے شمعون مرحوم کا بیٹا یوحنا ہیرکانُس حاکم اور سردار کاہن ہوا

اُسنے چند متصل کے صوبجات کو بہی اپنے قبضے مین کیا اور سامریونکی ہیکل
کو جو دو سو برس آگے کوہ جرزین پر تعمیر ہوئی تہی مسیح سے ایکسو تئیس برس
پیشتر غارت کیا اور ادومیون کو زبردستی یہودی مذہب پر لایا اُسنے رومیون
کے ساتھہ از سر نو موافقت کا عہد و پیمان باندہا آخر اپنے بیٹے ارسطوبولس
کو حکومت اور کہانت مین جانشین ٹہراکر مسیح سے ایکسو سات برس پیشتر مر گیا
اس ایرزادے نے یہودیہ مین اگلے زمانہ کے موافق پہر بادشاہت برپا
کی چنانچہ بابل کی اسیری کے بعد یہہ پہلا تہا جسنے بادشاہ کا لقب اختیار
کیا (اور اپنے حضرت داؤد کی قبر مین روپیہ یا زیادہ تر یہوداہ کے
بادشاہونکا مدفون خزانہ پایا تہا سنہ ١٣٢ قبل سنہ مسیحی مین) پہر اُسکے مرنیکے
بعد سکندر جنیوس نامی اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا اُسنے مسیح سے ستانوے
برس پیشتر فلسطیون سے بجبر یہودی مذہب کا اقرار کروایا اور ستائیس
برس تک حکمرانی کرکے آخر شراب خواری کے باعث مسیح سے اُناسی
برس پیشتر مر گیا
جو راہ و رسم کہ یہودی لوگ رومیون سے رکہتے تہے اُس سے روم کے
انقلابونکے باعث یہودیونکو بہت تکلیف اور نقصان ہوا حکومت اور
کہانت کی بابت بشدت قضیہ ہوا اور جب اُس امر مین ارسطوبولس
نے اپنے بڑے بہائی ہرکانُس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی
تب پمپیوس نے مسیح سے ترسٹھہ سال پیشتر ہرکانُس کو تخت پر بٹھایا
لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہت کا ایک خراجی صوبہ ٹہرایا بلکہ اپنے عہدہ دا

سمیت قدس الاقداس مین داخل ہوئے اُسکی بیعزتی کی اور کراسس
بہی جو سُریا کا نواب تہا مسیح سے چون ۵۴ برس پیشتر ہیکل سے دس ہزار
قنطار روپیہ یعنے تین کروڑ چہتر لاکہ روپے لوٹ لیگیا

پہر مسیح سے سینتالیس ۴۷ برس آگے اِنٹیپیٹر جو ادوم کا ایک حیلہ گر امیر
تہا جولیوس قیصر کی بدولت یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا لیکن اُسکے تحت مین
از رومن تواریخ کلیسیا حصہ ا صفحہ ۹۰) ہرکانس سردار کاہن بنا رہا مسیح
سے چالیس برس آگے اِنٹیپیٹر مذکور مرگیا (ایضاً صفحہ ۹۰)
بعد اُسکے انٹیپاٹیر کے بیٹے ہیرودیس بزرگ نے ایک رومی حاکم انٹونیو
کی مدد سے اور بہت خونریزی کرکے مسیح سے چالیس برس پیشتر بادشاہت
حاصل کی اُگستس قیصر نے (جسکے معنی عبرت آمیز اور ماہ اگست اسی کے
نام کا ہے از طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۵۸ و ۵۹)
مسیح سے تیس ۳۰ برس پیشتر اُسکی بادشاہت کو بحال رکہا تہا یہ ہیرودیس
بڑا سنگدل تہا اُسنے اپنی جورو اور اُسکے دادا اور ماں اور بہائیون بلکہ
اپنے بیٹون کو بہی قتل کیا تہا رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۹۰

رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے کہ ہیرودیس
بادشاہ کیوقت یہودیہ کہ یسوع (یعنے عیسیٰ) اُس مین پیدا ہوا ملک روم کا
ایک صوبہ تہا چنانچہ رومیون نے یسوع کی پیدائش سے ترسٹھ ۶۳ برس
پیشتر اُسے اپنے قبضہ مین کرلیا تہا اور ہیرودیس یسوع کی پیدائش سے
چونتیس ۳۴ برس پیشتر یہودیہ مین تخت نشین ہوا اور اگرچہ اُسکا لقب بادشاہ

تہا یر روم کے شاہنشاہ اگستس کا مطیع رہا اہل تواریخ نے اسکو ہیرودیس
بزرگ لکہا ہے اسلئے کہ وہ جنگ مین بہادر اور اپنے ملک کے بندوبست
مین دانا اور ہوشیار تہا انتہی
پہر اسی رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۹۰ مین لکہا ہے کہ یہہ ہیرودیس
بڑا ظالم بادشاہ تہا مورخون نے اسکی بدذاتی کا بیان بہت کچہ لکہا ہے
چنانچہ سارا ملک اُسکے ظلم سے بہرا تہا خاصکر جب قریب مرگ ہوا اُسنے سب
ملک کے رئیسون اور عزت دار ونکو یریحو شہر مین جہان وہ صاحب فراش تہا
اکٹہا کر کے اپنی بہن سلومے اور اُسکے شوہر الکسنڈر سے کہا کہ مین اب
مرنیکے قریب پہونچا اور جانتا ہون کہ یہودی میرے مرنیسے خوش ہونگے لہذا
یہہ سب تمہارے قبضے مین ہین پس جسوقت میرا دم نکلے اُسیوقت ان سبہونکو
قتل کروا دیجیو اور اُنکے لئے رنج و ماتم جو لوگ کرینگے خواہ مخواہ گویا میرا ہی
ماتم ہوجائیگا بلکہ یہودی مورخ یوسیفس نامی یون بیان کرتا ہے کہ اُس
بدذات نے رو کر اُنسے التماس کیا کہ اگر تم میری محبت رکہتے اور خدا سے
ڈرتے ہو تو اس کام کے کرنے مین ہرگز غفلت نکیجو انتہی آخر مسیح کے عروج سے
تیس برس پیشتر مر گیا (از رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۱۲۰) اور اسکا یہہ حکم
پورا نہین ہوا دیکہو طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۰۹
اسی ہیرودیس بزرگ نے بہت سی دولت خرچ کر کے ہیکل کی ایسی تیاری
کی کہ پہر نئی کی نئی ہوگئی انتہی (از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ
مشن پریس کلکتہ ۱۸۳۹ء صفحہ ۲۵) اُسکا عمل ۳۵ برس تک رہا اور اُسنے

یہودیونکو خوش کرنے کے لیے ہیکل کی بڑی آراستگی کی ازرومن تواریخ
کلیسیا صفحہ ۹۰ حصہ ۱

اس دوسری ہیکل کا مفصل بیان پادری اسکاٹ صاحب نے اپنی
تفسیر مین صفحہ ۱۶۲ – ۱۶۵ مین یون لکہا ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد
زرو بابل نامی نے اُسے تعمیر کیا لیکن پہلی سی شان اور خوبصورتی
مین نہ تہی کیونکہ لکہا ہے کہ جنہون نے پہلی ہیکل کو دیکہا تہا جب اسکو دیکہا
تب روئے (عزرا ۳ باب ۸ و ۱۲) یہہ دوسری ہیکل کہلائی اور لڑائیون مین
جب یہودی مغلوب ہوے تب دشمنون نے کئی بار اسے ناپاک کیا
اور آخر کو وہ بہت بیحرمت اور برباد ہوگئی مسیح کی پیدایش سے سولہ ۱۶
برس پیشتر ہیرودیس بادشاہ نے (جسنے مریمنی نامی یہودن سے شادی کی
تہی (رومن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۹۰) اس ارادہ سے کہ یہودیون کو
خوش کرے پہر اسکو تعمیر کیا مگر اسطرح کہ تہوڑا تہوڑا گراکر رفتہ رفتہ تمام
عمارت نئے سر سے بنائی یہانتک کہ وہ اگلے کی طرح بہت خوبصورت
اور خوشنما ہوگئی توبہی وہ دوسری ہیکل کہلائی نہ تیسری ۔ اسکی تعمیر
مین اٹہارہ ۱۸ ہزار آدمی نو برس تک لگے رہے یہانتک کہ وہ مسیح کی پیدائش
سے آٹہہ برس پیشتر عبادت کے لیے تیار ہو گئے تہے مگر تمام عمارت چہیالیس ۴۶
برس تک پوری ہوئی چنانچہ یوحنا ۲ باب ۲۰ مین یہہ لکہا ہے کہ یہودیون
نے مسیح کے جواب مین کہا کہ چہیالیس ۴۶ برس سے یہہ ہیکل بن رہی ہے
مسیح کی عمر اس وقت مین تیس ۳۰ برس کی تہی اور سولہ برس اُس مین

ملا کر چھیالیس ۴۶ برس ہوے چونکہ موریہ پہاڑ کی چوٹی اُسکی وسعت کے لئے
کافی نہ تھے اسواسطے بڑا پشتہ سنگین پہاڑ کی چارونطرف باندہا گیا یہہ
پشتہ بہت اونچا تہا خاصکر دکہن طرف کہ چھ ۶ سو فٹ کی بلندی تہی احاطہ
کی باہر والی دیوار اسی پشتہ پر بنی تہی جسکی پچیس ۲۵ فٹ اونچائی اور
آدہی میل کا گہیرا تہا اغلب ہے کہ شیطان اسی دیوار پر یسوع (یعنے
عیسیٰ) کو لیگیا اور چاہا کہ وہ آپکو گرا دے (متی ۴ باب ۶) اُسکے اندر
چارونطرف دیوار کے پاس بہت خوشنما برآمدے بنائے گئے جو تین
طرف تہرے پیل پایون اور چوتہی طرف چار چار پیل پایون پر سہارا پاتے
تہے ان بڑے برآمدونمین لوگ ٹہلتے اور یہان صرّاف اور کبوتر ونکے
بیچنیوالے بیٹھے تہے اور اسی جگہہ ایک مکان بہی بنا تہا جسمین یہودی
معلّم جو ربی کہلاتے جمع ہو کر لوگون کے سوالونکا جواب دینے کو تیار رہتے
اسی مکانمین یسوع نے ربیونکے بیچمین بیٹھکر اُنہین اپنے سوالون اور جوابون
سے حیران کیا تہا (لوقا ۲ باب ۴۶) پہلے عیسائی بہی یہان اکٹھے ہوا کرتے
اعمال ۲ باب ۴۶

اس احاطہ کی دیوار مین نو ۹ پہاٹک تہے اور اُنمین داخل ہونیکے لئے
بڑے بڑے زینے پشتے پر بنے تہے یہہ سب پہاٹک بڑے اور خوشنما تہے
مگر پورب طرف زیتون کے پہاڑ کے سامہنے ایک پہاٹک جو خوبصورت
کہلاتا سب سے زیادہ خوشنما تہا یہہ پہاٹک قُرنتی پیتل سے جو بہت قیمتی
ہے بنا اور سینتیس ۳۷ ہاتہہ یعنے پچپن ۵۵ فٹ اونچا تہا (اعمال ۳ باب ۲) اور

جو برآمدہ اُسکے پاس تہا وہ سلیمانؑ کا کہلاتا (اعمال ۳ باب ۱۱) باہر والا
احاطہ غیر قوموںکا کہلاتا تہا اسواسطے کہ یہانتک سب لوگونکے لیے جانیکی
اجازت تہی اسکے اندر اور ایک احاطہ عورتونکا کہلاتا کہ یہانتک یہودی
عورتین جاسکتی تہین اسکے آگے نہین مگر اُس حالتین کہ جب قربانیان
لاتین عورتونکے احاطہ کے آگے اسرائیلیونکا احاطہ تہا اور اُسکے آگے
لاویونکا جہان قربانگاہ اور پیتل کا حوض خاص ہیکل کے سامنے رکہا
تہا خاص ہیکل بہت اونچی اور نہایت خوشنما تہی اُسکے سامنے ایک برآمدہ
ایکسو پچاس فٹ اونچا اور اوتنا ہی چوڑا تہا ہیکل کے اندر دو دالان
یا کمرے تہے ایک جو قدوس کہلاتا ساٹھ فٹ لمبا اور اوتنا ہی اونچا
اور تیس فٹ چوڑا تہا اسمین نذر کی روٹیان رکہنے کی میز بخور جلانیکی
قربانگاہ اور سونیکے شمعدان رکہے تہے اُس سے آگے دوسرا کمرہ قدس الاقداس
کہلاتا تہا یہہ بیس فٹ چوڑا اوتنا ہی اونچا اور اوتنا ہی لمبا تہا اسمین
جب تک پہلی ہیکل رہی عہد کا صندوق کہ جسمین شریعت کی دو لوحین
تختیان اور من کا ایک مرتبان اور ہارونکا عصا رکہا تہا اور
عہد کے صندوق کے اوپر کفارہ کا سرپوش اور دو کروبین کی
شکلین خالص سونیکے بنی ہوئی تہین اس کمرہ مین سردار کاہن کے سوا
کوئی شخص داخل نہین ہوتا اور وہ بہی سال بہر مین صرف ایکبار
ان دونکے درمیان ایک پردہ بہت قیمتی پڑا رہتا۔ خاص ہیکل
کی چارونطرف سہ منزلہ بہت سے کمرے کاہنونکے واسطے بنے تہے

اور تمام احاطہ مین بہت سی اور جگہین ایسے کام کے لئے تہین یہ سب عمارتین
سنگ مرمر سے بنائی گئین اور زیتون کے پہاڑ سے جب صبح کیوقت ہیکل پر
کوئی نگاہ کرتا تو ایسی رونق اور چمک نظر آتی کہ نگاہ نہ ٹہرتی سنہ ستر
عیسوی مین طیطس نے جو وسپاسین روم کے بادشاہ کا بیٹا تہا اُسکو بالکل
برباد کیا اور اگرچہ جولین قیصر نے جو مرتد لقب سے مشہور ہے چاہا کہ اُسے
پہر تعمیر کرے تاکہ مسیح کی پیشین گوئی کو جھٹلائے مگر بنا نہ سکا ان دنون اُسی
جگہہ پر مسلمانون کی ایک مسجد الصخرہ جو عمر کی کہلاتی بنی ہے یہ لوگ
(صراف اور کبوتر فروش وغیرہ) ہیکل خاص مین تو نہین مگر باہر والے
برآمدے مین جو غیر قومونکے احاطہ مین تہا بیٹہتے تہے یہان جن چیزون کی
خرید و فروخت ہوتی تہی وہ ہیکل کی ضرورتونکے لئے آتی تہین یعنے کبوتر
اور قمری وغیرہ اور شاید اور بہی مال روزمرہ کے کام کا بیچتے اور صراف
جو وہان بیٹہتے تہے واسطے کہ ہیکل کیخدمت کے لئے ہر ایک آدمیکو آدہا مثقال دینا
تہا جو کہ یہودی ایک سکہ ہے مگر چونکہ ملک یہودیہ رومیونکے تحت مین آگیا
تہا اسواسطے رومی سکے زیادہ جاری ہو گئے تہے پس ملکی پرانے سکونکے
لئے صرافونکی حاجت رہتی تہی فقط

از اردو من تفسیر اسکاٹ صاحب چہاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ صفحہ ۱۶۲ - ۱۶۵ جلد
اوّل طبع اوّل

یہہ سب بیان اسلئے لکہا تاکہ عیسائی مفسّر کے قول سے معلوم ہو کہ یہہ
دوسری ہیکل تہی اور یہہ بہی معلوم ہو کہ عہد نامہ کا صندوق وغیرہ

اس دوسری ہیکل کی تعمیر سے پیشتر یعنے پہلے ہیکل کی بربادی کے وقت سے معدوم ہے اور اُسکا کہین نشان باقی نہین ہے

اسی ہیرودیس بزرگ کے بیٹے ہیرودیس انطپاس نے (رومن تفسیر متی ۱۴ باب صفحہ ۱۱۲) یوحنا بپتسمادینولے (یعنے حضرت یحیٰ بن ذکریاؑ کا جو چہہ مہینے پیشتر حضرت عیسیٰؑ سے پیدا ہوے تہے (رومن تفسیر اسیکا صفحہ ۱۴) سر کٹوایا تہا کیونکہ ہیرودیس انطپاس نے اپنے بہائی فلپ کی جورو مسماۃ ہیرودیاس کو چہین لیا تہا اور حضرت یحیٰؑ نے اُس عورت کے رکہنے سے اُسے منع کیا تہا اُس دشمنی سے مسماۃ ہیرودیاس کی بیٹی مسماۃ سلومی نے جو فلپ سے پیدا تہی اپنے اس دوسرے باپ یعنے ہیرودیس انطپاس کو ناچکر خوش کیا اور کہا کہ یوحنا کا سر تہالی مین مجہے منگوا دے چونکہ ہیرودیس انطپاس مجلس کے سامنے اُسکا ناچ دیکہکر ایسا خوش ہوا تہا کہ اُسنے قسم کہائی تہی کہ جو تو مانگے گی وہ تجہے دونگا تب لاچار ہوکر اُسنے حکم کیا کہ یحیٰؑ کا سر کاٹ کر اُسے لا دو چنانچہ ایسا ہی ہوا رومن تفسیر متی ۱۴ باب ۳ - ۱۱ صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳ مین ہے کہ ہیرودیاس ہیرودیس بزرگ کی پوتی تہی اور اُسکے شادی پہلے اُسکے چچا فلپ ہیرودیس سے ہوئی اور اُس سے ایک بیٹی سلومی پیدا ہوئی - یوسف ایک یہودی مورخ کہتا ہے کہ یہ شادی اُسوقت ہوئی جب ہیرودیس انطپاس روم کو سفر کرتا تہا چنانچہ وہ اپنے بہائی فلپ کے پاس ٹہرا اور اُسکی جورو کو دیکہکر عاشق ہوا پہر اپنی

قتل یحیی

جورو اریتوس کی بیٹی کو طلاق دیکر اُسکو اپنے بہائی سے چہین لیا۔ یوحنا نے
نہایت دلیری سے اُسکو اِس کام سے منع کیا اور اِسیواسطے ہیرودیس اُسکو مار ڈالا چاہتی
تہی مگر ہیرودیس کچہہ ڈرتا تہا توبہی اُسے (یعنے حضرت یحیی کو) قیدخانہ
مین ڈالا جب ہیرودیس کی سالگرہ ہوئی بادشاہوں کا دستور تہا کہ اپنی سالگرہ
کا دن بہت دہوم دہام سے مانتے اور اپنے اہلکاروں کو بلاکر مہمانی کرتے دیکہو
پیدایش ۴۰ باب ۲۰ ہیرودیاس کی بیٹی اُنکے درمیان ناچی اُسکی ماں بیحیا تہی
اور لڑکی نے اُسکی صحبت خوب پائی اور اپنی ماں کی مانند بیشرم ہو گئی تہی
چنانچہ ہیرودیس نے قسم کہاکر وعدہ کیا کہ جو کچہہ تو مانگی گی مین تجہے دونگا
(متی ۱۴ باب ۷) تب وہ جیسا اُسکی ماں نے اُسے سکہلا رکہا تہا بولی کہ یوحنا بپتسمہ
دینے والے کا سر تہالی مین یہان مجہے منگوا دیجئے اُسکے مانگنے سے اُنکو دو فائدے
حاصل ہوے پہلے یہہ کہ وہ اپنے غصّے کی آگ ٹہنڈی کرین دوسرے یہہ معلوم
ہو کہ حکم پورا کرنے مین کچہہ فریب نہین ہوا اور یوحنا حقیقت مین مارا گیا افسوس
کہ عورتون مین سے کوئی ایسی سخت دل اور فسق پر مستعد ہو یہہ سچ ہے کہ خدا نے
عورتونکو نرم دل کے ساتہہ پیدا کیا مگر جب شرارت پر آجاے تو مرد سے بہی سبقت
لیجاتی ہے بادشاہ دلگیر ہوا شاید اسکے کئی سبب ہوے اول یہہ کہ وہ یوحنا
کو کچہہ جانتا اور مانتا تہا کہ یہہ شخص مقدس اور شاید نبی ہے دوسرے یہہ کہ عوام
یوحنا کی تعظیم کرتے تہے اور ہیرودیس اُنسے ڈرتا تہا تیسرے اگرچہ شریر تہا
توبہی ایسے نہایت ظلم اور بے انصافی کو پسند نہین کرتا تہا پر اُس قسم کے
اور اُنکے سبب جو اُسکے ساتہہ کہانے بیٹہے تہے اُسنے حکم کیا کہ اُسے لادوین قاتلکو

البتہ پورا کرنا چاہیے مگر نہ اُس قسم کی قسم کو جو ناجائز ہو کیونکہ اُسے پورا کرنا
گناہ پر گناہ کرنا ہے چنانچہ جسنے خدا کی شریعت کے برخلاف قسم کہائی اُسنے
ایک گناہ کیا اور اگر اُسکو پورا کرے تو یہہ دوسرا گناہ ہے پس ایسی قسم
رد کرنا فرض ہے کیونکہ وہ شروع ہی سے ناجائز تہی اُسنے کہا تہا کہ جو تو مانگے
گی مین دونگا اور اگر نہ دیتا تو اُن لوگون کے آگے اُسے شرمندہ ہونے
پڑتا آدمیون سے ڈرا اگر خدا سے نہ ڈرا اسیطرح بہت لوگ آپس کی شرم سے
گناہ کرتے ہین اور سمجہتے ہین کہ اگر ایسا نہ کرین تو ہمارے رفیق اور آشنا
ہمین حقیر سمجہین گے واہ کیا خوب یہ کیسی بات ہے کہ کوئی انسان کو خدا سے
زیادہ سمجہے انتہیٰ

اسی ہیرودیس نے نو برس قبل مسیح کے خزانہ پانیکے لئے حضرت داؤد
کی قبر کو کہود ڈالا تہا اور غالباً یہی ہے ہزار برس قائم رہنے کے بعد حضرت
داؤد کی قبر پہر نہ رہی

اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰؑ ہمیشہ عیدون مین آیا کرتے تہے (مرقس ۱۴ باب
۱۲ متی ۲۰ باب ۱۷ الگلیو نکاہ باب ۴ وغیرہ) اور اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰ
نے صرافونکے تختے اولٹ دیئے اور کبوتر فروشون کو نکال دیا تہا اور اُسنے
کہا یہہ لکہا ہے (یعنے یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین) کہ میرا گہر عبادتخانہ ہوگا مگر تمنے
اُسے چورونکا کہوہ بنایا (متی ۲۱ باب ۱۰ — ۱۳) اور اسی ہیکل مین جانیکے لئے
پلوس رسول نے یہودی دستور کیموافق آپکو پاک وطاہر کیا تہا (اعمال
۲۱ باب ۲۳ — ۲۶) اس سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر جانیکے بعد

یہی سب یہودی دستورات عیسائیوں مین رایج تھے مگر بعد اسکے اُنکے ترک کردینے کا حکم کہان سے عیسائی لوگ پا گئے اور اسی ہیکل مین حضرت عیسٰیؑ کو بارہ برس کی عمر مین فرایض عبادات بجالانے ہوتے تھے (لوقا ۲ باب ۴۲) اور اسی ہیکل مین حضرت ذکریاہؑ کے پاس حضرت جبرئیل اللہ جلشانہ کیطرف سے حضرت یحیٰیؑ کے پیدا ہونے کا وعدہ پہونچانے آئے تھے (لوقا ۱ باب ۱۱-۹) اور اسی ہیکل مین آکر حضرت مریمؑ نے حضرت عیسٰیؑ کے مراتب کا ذکر شمعون اور انّا سے سنا تھا (لوقا ۲ باب ۲۵-۲۸) اسی ہیکل کے زمانہ کی ایک عجیب بات عیسائیون مین مشہور ہے کہ یروسلم یعنے بیت المقدس مین حضرت عیسٰیؑ کو یہودیون نے گرفتار کرکے پلاطوس رومی حاکم کے پاس جو کہ قیصر کیطرف سے یروسلم مین حکمران تھا بھیجدیا کہ اُسکے حکم سے حضرت عیسٰیؑ صلیب پر کھیچے گئے فقط

مگر کتنی ہی مضبوط دلیلون سے ثابت ہے کہ حضرت عیسٰیؑ مصلوب نہین ہوئے صرف حضرت ادریسؑ یعنے حنوکؑ (پیدایش ۵ باب ۲۴) اور حضرت ایلیاسؑ (۲ سلاطین ۲ باب ۱۱) کیطرح حضرت عیسٰیؑ بھی آسمانپر تشریف لیگئے تھے

(۱) انجیل مین لکھا ہے کہ تیسرے دن جی اُٹھینگے (متی ۲۰ باب مرقس ۱۰ باب وغیرہ) پس جبکہ تیسرے دن جی اُٹھنیکی طاقت حاصل تھی تو پہلے ہی دن صلیب پر جان دینا کیا ضرور تھا اور یہہ جو علماء عیسائی کہتے ہین کہ جہان کی نجات کیلئے اُسے اپنی جان دینا ضرور تھا یہ صرف عقیدہ کی بات ہے کیونکہ اگر جہان کی نجات کے لئے جان دی تھی تو جی اُٹھنا کیا ضرور تھا کیونکہ جہان جسد ہے وہان اُس ذبیحہ کی موت جسپر وہ مقرر

ضرور ہے کہ عید مردہ پر باندہا جاتا ہے اور پختہ نہین جب تک کہ وہ ذبیحہ
زندہ ہے عبرانیونکا ۹ باب ۱۶ و ۱۷) اسکے سوا انجیلون سے ثابت ہے کہ فصح کا
کہانا کہاکر حضرت عیسیٰ گرفتار کئے گئے (متی باب ۲۶ مرقس باب ۱۴ لوقا ۲۲ باب۔
حالانکہ عید فصح اُسکے دوسرے دن تہی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گرفتاری
کی اصل حقیقت سے ہی کسی عیسائی عالم کو آگاہی نہین ہے لغت کتاب
مقدس صفحہ دو سو آٹہہ مین ہے کہ مسیح کی آخری عید کی بابت انجیل کے لکہنے
والون کا بیان سمجہہ مین بخوبی نہین آتا اور ابتک عالم اس بات کو دریافت
کرتے مین بعضے کہتے ہین کہ مقرری دن سے پیشتر مسیح نے عید کو مانا تہا پر
ایسی بات کہین نہین لکہی ہے انتہی

(۲) لوقا ۲۳ باب ۲۶ اور مرقس ۱۵ باب ۲۱ اور متی ۲۷ باب ۳۲ مین
لکہا ہے کہ مسیح کی صلیب جس وقت کہ صلیب دینے کو لئے جاتے تہے ایک شخص
شمعون قرینی پر رکہکر لیچلے تہے اور دستور یہہ تہا کہ ہر شخص جو صلیب دیا جاتا
اپنی صلیب آپ لیچلتا تہا متی ۱۰ باب ۳۸ (دیکہو صفحہ ۲۲۳ رومن تفسیر متی
۲۷ باب ۳۲) چنانچہ اسی سبب سے پہر یوحنا ۱۹ باب ۱۷ مین جو کہ سب انجیلون
سے ایکمدت کے بعد یعنے بقول علماء عیسائی سنہ ۹۸ع مین لکہی گئی لکہا ہے کہ
مسیح نے آپ اپنی صلیب اُٹہائی تہی پس تین انجیلون سے تو یہی ثابت ہے
کہ شمعون قرینی پر صلیب رکہی گئی تہی اور قران مجید کے اُس رومن ترجمہ
مین جسے علماء عیسائی نے الہ آباد مین سنہ ۱۸۴۴ع کو چہاپا اور اُسپر اپنے طور کا حاشیہ
لکہا صفحہ ۸۳ سورہ آلِ عمران کی آیت ۵۳ کے حاشیہ مین لکہا ہے کہ زما

اسلام سے آگے عیسائیون مین باسلیدی ایک فرقہ تہا جو خیال کرتے تہے کہ مسیح
آپ مصلوب نہوا بر شمعون ایک قرینی اُسکے عیوض پکڑا گیا اور مصلوب بہی
ہوا پہر سرنتی اور کارپوکراطی اور دویتی تین ۳ فرقے تہے جو زمانہ اسلام
سے پیشتر یہی خیال کرتے تہے انتہی اور قران مجید کے اسی رو مین ترجمے مین
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتونکو توڑنا اور نمرود کا حضرت ابراہیم کو آگ مین پہینکنا بہی
اسی توریت کے بموجب لکہا ہے جو چاہے اُسمین دیکہہ لے اور اس آگ
مین پہینکنے کا مفصل بیان اُس عبرانی کتاب مین بہی ہے جسکا نام سفر حق شار
ہے اور وہ آیت جسمین اس آگ مین پہینکنے کا ذکر ہے یہہ ہے مین خداوند جو تجہے
کسدیونکی اُور سے نکال لایا (پیدائش ۱۵ باب ۷) سُریانی مین اُور آگ کو
کہتے ہین اور کسدیون سے مراد بابل والے جسکا بانی نمرود تہا (دیکہو موشیم
تواریخ کلیسیا جلد ا صفحہ ۲-۶) اور تفسیر ترگم مین لکہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
آگ مین بچ گئے مگر حضرت ابراہیم کے بہائی ہاران کو نمرود نے جب آگ مین
پہینکا تو وہ وہین جلگئے تہے (پیدائش ۱۱ باب ۲۸) اور اسی تفسیر مین حضرت
ابراہیم کی بُت شکنی بہی مرقوم ہے اور چونکہ وہانسے نکلنا ایک بڑی آفت سے
نکلنا تہا اسلیے خدا نے باربار اسکی یاد دلائی جیسے مصریون کے ظلم سے
اسرائیلیونکا نکلنا خدا نے باربار توریت مین یاد دلایا ہے (دیکہو خروج ۲۰ باب
احبار ۲۵ باب ۳۸ و ۴۲ و ۵۵ و ۲۶ باب ۱۳ - اور اسکے ساتہہ پیدائش
۱۱ باب ۳۱ و ۱۵ باب ۷ نحمیاہ ۹ باب ۷) اس سے بہی ثابت ہے کہ حضرت
ابراہیم ضرور آگ مین پہینکے گئے تہے اور وہ آگ گلزار ہو گئی اور اسیطرح نیز آگ

مطبوعہ لدھیانہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۲۱۰ مین لکہا ہے

پس ان تین انجیلون اور اس رومی قانون سے کہ جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیجاتا تہا اور ان چار عیسائی فرقون سے کہ جنین لاکہون عالم و فاضل و تواریخ دان ہوگئے اور حضرت عیسیٰ کے عروج کے بعد انہین دنون مین موجود تہے ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ

(۳) یونانیون مین ایک نہایت مشہور عیسائی فرقہ گناستی ہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۲) کے لوگون کا یہ قول تہا کہ دنیا مادّے سے پیدا ہوے اور مادّی کے لئے شرارت اور معصیت ضرور ہے اور مسیح مادّی سے پیدا نہوا تہا اسلئے مصلوب نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اُسکا جسم نہ تہا انتہی (رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۹۶ سطر ۱۳ و ۱۴)

(۴) متی ۲۶ باب ۲۴ مین مسیح نے یہوداہ اسکریوطی کی بابت فرمایا اُس شخص پر افسوس جسکے ہاتون ابن آدم (یعنے مسیح) گرفتار کروایا جاتا ہے اگر وہ شخص پیدا نہوتا تو اُسکے لئے بہتر تہا انتہی پس اگر حضرت عیسیٰ کا مصلوب ہونا دنیا کی نجات کے لئے ضرور تہا تو یہوداہ اسکریوطی پر جو گرفتار کروانے والا تہا کیون ایسا افسوس کیا اس سے ظاہر ہے کہ مصلوبی کی کچہ حاجت ہی نہ تہی

(۵) مرقس ۱۵ باب ۲۸ اور لوقا ۲۲ باب ۳۷ مین مسیح کا بدکارون مین شمار ہونا لکہا ہے اور توریت کی پانچوین کتاب یعنے استثناء ۲۱ باب ۲۳ مین لکہا ہے کیونکہ وہ جو لکڑی پر لٹکایا جاتا (یعنے مصلوب ہوتا) خدا کا ملعون ہے

اور گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین لکہا ہے کہ وہ (یعنے مسیح) ہمارے بدلے لعنتی ہوا
کہ لکڑی پر لٹکایا گیا انتہی اور توریت کی پہلی کتاب یعنے پیدایش ۳ باب ۱۴
مین خدا نے سانپ کو کہ شیطان جس سے مراد ہے ملعون فرمایا ہے پس اہل
کوئی ذیعقل اس بات کو کبہی تسلیم نکریگا کہ حضرت عیسیٰؑ نعوذ باللہ بقول علماء
عیسائی ملعون و بدکار ہوئے پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی نہین جو خدا کی
روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہے (اول قرنتیونکا ۱۲ باب ۳

(۶) رومن تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲۸ باب ۱۵ صفحہ ۲۲۳ چہاپہ الہ آباد
مشن پریس ۱۸۶۶ع جلد اوّل طبع اوّل مین لکہا ہے ہان البتہ سیکڑون
برس بعد بعضے برگشتہ عیسائی انجیل سے ناواقف اور اپنی فیلسوفی کے وہم
مین گرفتار ہو کر کہنے لگے کہ خدا نے یسوع (یعنے حضرت عیسیٰؑ) کو اسوقت
اُٹھا لیا اور یہودیونکے ہاتھ مین ایک اُسکا شبیہ دیا کہ یہی مصلوب ہوا انتہی
دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتھ پادری جے پولٹ مطبوعہ الہ آباد و آرفن پریس ۱۸۶۶ع
صفحہ ۸۰ مین ہے کہ عیسیٰ مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہنڈولے مین بولا مٹی
کی چڑیا بنائین اور یہودیونکو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا
اُسکے عوض مصلوب ہوا یہہ باتین اُسنے (یعنے حضرت صلعم نے) ناصریونکے
قصّے سے نکالین جنکو دو تین شخصون نے مسیح کے پانچ چار سو برس بعد گہڑ لیا انتہی
کتاب میزان الاسلام مصنفہ بارشن صاحب باب ۵ ترجمہ مصنفہ پرنفسرو سے ترجمہ کیا
ہوا انہیں کا صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ ۱۸۴۵ع مین ہے کہ (مسلمان) انکار کرتے ہین کہ
عیسیٰؑ کو سولی نہین ملی اور مطابق مسئلون نصاری کے جو اپنے مذہب سے

زمانہ گزشتہ مین برگشتہ ہوگئے تہے کہتے ہین کہ عیسٰی یہودیون سے بچکر چوتہے آسمان پر جانشین ہین انتہی اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسٰی کے مصلوب نہونیکی بابت جو مسلمانونکا عقیدہ ہے یہی قدیم عیسائیونکا بھی ہے۔

واضح ہو کہ یہہ ناصری وغیرہ برگشتہ عیسائی اُن چار مدن فرقونکے ہین جنکا ذکر ترجمہ قران شریف کے حاشیہ مین حواریے عیسائی نے کیا ہے کیونکہ اُنہون نے شمعون قرینی کو مسیح کے عوض مصلوب ہوا بیان کیا ہے اور ان برگشتہ عیسائیون نے مسیح کا شبیہ مصلوب ہوا بیان کیا اور گناستی یا گناستک مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۹) فرقہ انکے ہی ہوا ہے پس جبکہ گواہونکو اتنے بڑے ابر نے ہمین آگہیرا ہے (عبرانیونکا ۱۲ باب) اور دلیلونکا مینہ برس گیا تو آفتاب کیطرح ظاہر ہے کہ مسیح زندہ آسمان پر اُٹہائے گئے اور ہرگز مصلوب نہین ہوئے۔

(۴) سب انجیلونکے پچھلے باب پڑہنے سے ثابت ہے کہ صرف گیارہ حواریون کے سوا اور کسینے مسیح کو مرکر پہر زندہ ہوا نہین دیکہا اور اعمال ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ اور ۱۳ باب ۳۱ سے بہی ظاہر ہے کہ سوا گیارہ حواریونکے اور کسی نے مسیح کو پہر زندہ ہوا نہین دیکہا لیکن اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۵ مین پلوس رسول جنکی تصنیف کا ایک بڑا حصہ منجملہ مجموعہ عہد جدید ہے فرماتے ہین کہ بارہونکو دکہائی دیا انتہی یعنے بارہون نے مسیح کو پہر زندہ ہونے کے بعد دیکہا اور ظاہر ہے کہ اسوقت بارہ کہان تہے وہ بارہوان تو اُسکے کتنے ہی دنون بعد شامل کیا گیا تہا (اعمال ۱ باب) بعد اُسکے اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۶ مین

پلوس فرماتے ہین کہ پانسو بھائیون سے زیادہ تھے جنہین وہ یکبارگی دکھائی دیا انتہی ان پانسو نے اُن باتون کو بھی جو اناجیل مین مسیح کے مصلوب ہونے اور جی اُٹھنے کی بابت لکھے ہین بالکل ثابت کردیا انجیلون مین تو گیارہ کے سوا بارہ تک کا ذکر نہین ہے کہ جنہون نے مسیح کو پھر زندہ ہوا دیکھا مگر پلوس نے اگرچہ آپ کبھی مسیح کو نہ دیکھا تھا تو بھی نہ صرف بیس تیس یا پچاس ساٹھ بلکہ پانسو سے زیادہ دیکھنے والونکا یکبارگی شمار لکھدیا اگرچہ پانسو تو کیا دو سو شاگرد بھی مسیح کے سب مرد و عورت و بچے ملا کر نہ تھے (اعمال ۱ باب ۱۵) اور پلوس تو اول قرنتیونکے ۱۵ باب ۶ مین بھائیونکا لفظ کہکر صرف مردونکا ذکر کرتے ہین اور چونکہ انجیلون مین اسکا ذکر نہین ہے اسلئے پلوس کو اتنا فقرہ اور بڑہانے پڑا کہ اکثر اُنمین (یعنے اُن پانسو مین) سے ابتک موجود ہین انتہی تاکہ معلوم ہو کہ اُن دیکھنے والون سے سُنکر پلوس نے یہہ بات لکھی مگر متی اور یوحنا اور پطرس اور یعقوب اور یہوداہ دو انجیلون اور چند نامجات مشمولہ اناجیل کے مصنف جو کہ مسیح کے مقرب حواری ہین کیا یہہ اُن پانسو مین نہ تھے جو اپنی تصنیفون مین اسکا ذکر کرتے اور اگر یہی اُنمین نہ تھے تو اور کہان سے آئے جو پانسو سے زیادہ جمع ہوگئے اور لوقا اور مرقس جنہون نے بقول علماء عیسائی انہین پلوس اور پطرس کے بتانے سے اپنی اپنی انجیلین لکھین اور اعمال کی کتاب انہون نے بھی بارہ تک کا ذکر نہین کیا چہ جائے آنکہ پانسو سے زیادہ اور خاصکر لوقا نے بقول علماء عیسائی اُن پلوس ہی سے دریافت کرکے مسیح کا حال لکھا اور تو بھی صرف گیارہ حواریون

کے سوا کسینے بہی بارہ تک کا نام نہین لکہا ہے اور وہی لوقا کتاب اعمال
مین پطرس کا قول ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ مین اور پلوس کا قول ۱۳ باب ۳۱
مین لکہتا ہے کہ سو احواریون گے جو کہ صرف گیارہ تہے اور کسی نے مسیح کو
جی اُٹہا ہوا نہین دیکہا اس سے یہہ ساری بناوٹین مصلوبی مسیح اور پہر
جی اُٹہنے وغیرہ کی صاف صاف ظاہر ہین یعنے جبکہ جی اُٹہا ہوا دیکہنے والے
یان پانسو چہ ایک ہی گواہ ٹہر اگئے تو مصلوبی جسکے وقوع سے پیشتر ہی سب شاگرد
بہاگ گئے تہے کیونکر صحیح ٹہر سکتی ہے دوسرے یہ کہ ایسے موہوم گواہون
سے جبکہ جی اُٹہنا ہی ثابت نہین ہے تو مصلوبی پہلے ہی غلط ہوگی کیونکہ

حضرت عیسیٰ آسمانپر زندہ موجود ہین

(۸) حضرت عیسیٰ بعد مصلوبی کے جب تیسرے دن جی اُٹہے تو اپنے انسانیت
کے ساتہہ کہ جسمین مجسم ہوے تہے آسمانپر گئے چنانچہ توما حواری کو اپنی پسلی
وغیرہ دکہائے (لوقا ۲۴ باب ۳۹) اور قبر مین مسیح کی لاش نہ پائی جانے
(متی ۲۸ باب ۱-۸ مرقس ۱۶ باب ۱-۸ لوقا ۲۴ باب ۱-۱۲) اور کیفیت
عروج سے یہ بات ثابت ہے کیونکہ اگر انسانیت کے ساتہہ آسمانپر نہین گئے
تو جی اُٹہنا ہی ثابت نہین ہے یون تو جو مرتا ہے اُسکی روح آسمانپر جاتی
ہے اور جب انسانیت کے ساتہہ حضرت عیسیٰ آسمانپر گئے تو کفارہ اور قربانی
جو اُس مصلوبی کو اہل کلیسیا سمجہتے ہین سب بیکار ہو گیا کیونکہ انسانیت تو
صرف یکبار (عبرانیون کا ۹ باب ۲۷ و ۲۸ اور ۷ باب ۲۷ اور ۱۰ باب ۱۰)
مصلوب ہونے کے لئے تہی اب آسمانپر خدا انسانیت مین رہکر کیا کریگا چنانچہ

اوّل پطرس ۳ باب ۱۸ مین ہے اور مسیح نے بھی ایکبار گناہون کے واسطے
دکھ اٹھایا یعنے راستباز نے ناراستون کے لیے تاکہ وہ ہمکو خدا کے پاس پہونچاے
کہ وہ جسم کی رو سے تو مارا گیا لیکن روح سے زندہ کیا گیا انتہی اور یوحنا
۱۷ باب ۵ مین حضرت عیسیٰؑ کا قول لکھا ہے کہ اے باپ اب تو مجھے اپنے
ساتھ اُس جلال سے جو دنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا
بزرگی دے انتہی پس انسانیت تو مسیح نے حضرت مریمؑ کے پیٹ مین آکر
اختیار کی تھی اور دنیا کے پیشتر بلکہ حضرت مریمؑ سے پیشتر ہی حضرت عیسیٰؑ
مین انسانیت نہ تھی غرض یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کی اس دعا کا مضمون یہی
ہے کہ اے خدا جسطرح انسانیت سے پیشتر مین تھا ویسا ہی پھر مجھے محض
روحانیت کے پایہ کو بموجب عقیدہ عیسائی الوہیت کے درجے مین
کردے پس جبین فنا ہی انسانیت ہوگی وہ دعا و سمجھ سکتا ہے کہ انجیل
کی اس آیت کے بموجب حضرت عیسیٰؑ انسانیت کے ساتھ آسمانپر
نہین گئے اور اسکی کچھ ضرورت بھی نہ تھی اگرچہ یہ صرف عیسائی عقیدہ
ہے کیونکہ الوہیت حاصل کرنے کے لئے دعا مانگنا کمال تعجب ہے بقول کسی
شخص کے مصرع مانگتا گر مین خدا سے تو خدائی مانگتا ۔ اب عیسائیونکو چار و ناچار
ان دونون باتون مین سے ایک کا اقرار کرنا پڑیگا کہ یا تو حضرت عیسیٰؑ
انسانیت کے ساتھ آسمانپر نہین گئے تو مصلوب ہو کر زندہ ہی نہین ہوئے
اور اگر انسانیت کیساتھ آسمانپر گئے تو مصلوب نہین ہوئے کیونکہ انسانیت
تو جہانکی نجات کے لئے صرف مصلوب ہونیکے لئے تھی دیکھو پیدایش ۶ باب

جہان لکہا ہے کہ انسان کے خون کا بدلہ انسان ہی سے لیا جائیگا۔

(۹) اناجیل مروجہ کی بموجب حضرت عیسیٰؑ نے مصلوبی سے پیشتر ایک مفلوج کے گناہ بخشدیے تہے (متی ۹ باب ۲-۶) یعنے اُسکی نجات کی خبر اُسے پہونچائی جیساکہ انبیاءؑ کا دستور ہے اور اسیطرح ایک عورت کی بہی (لوقا ۷ باب ۴۸) اسیطرح ایک زانیہ عورت کو معاف کیا (یوحنا ۸ باب ۱-۱۱) اسیطرح ایک چور کو نجات کی خبر دی (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس مصلوبی کی حاجت کیا تہی

(۱۰) اگر وہ مصلوبی تمام دنیا کے گنہگار ایماندارونکے لئے ضرورتی تو نیک اعمال کی تاکید جو متی ۵ و ۶ و ۷ و ۲۴ و ۲۵ وغیرہ بابوںمیں مسیحؑ نے فرمائی یہ محض بیکار ہوجاے اور اگر یہہ سب ضرور ہے تو مصلوبی بیکار ہے پس کیا خدا کسی عدالت کیسے قانون کا پابند ہے کہ جب تک اُسکی تعـ[illegible] نہو یعنے گنہگارونکا کفّارہ اپنے بیٹے کو مصلوب کرواکر نہو لینے دے تب تک وہ کچہہ نجات کی بابت کر نہیں سکتا تو قادر مطلق کیونکر ہوا۔

(۱۱) تفسیر ہنری و اسکاٹ میں ہے کہ ترجمہ عربیہ ۸ ۳ زبور ۲۰ کے بعد یہ جملہ زیادہ ہے انہوں نے مجہکو جو پیارا ہوں مگر وہ لاش کرکے خارج کردیا اور اُنہوں نے میرے بدن کو خون سے چہیدلے انتہی سبحان اللہ اس ترجمے والے نے زبور میں مسیحؑ کی مصلوبی کی پیشین گوئی قایم کرنیکے لئے کیا ہی مطلب خیز یہ جملہ اپنی طرف سے گڈہ کر بڑہا دیا لیکن مترجم عربی نسخہ ۱۸۳۱ والے نے زبور ۳۷ کو جو ۳۰ کرکے لکہا ہے اسمیں سے اس جملہ کو گرا دیا ہے اور ۲۱ زبور ۷ اجہے

اب اردو مین ۲۲ زبور ۱۶ اکے لکہا ہے لاطینی مین یون ہے کیونکہ کتّے مجھے
گھیرتے ہین شریرونکے گروہ میرا احاطہ کرتی ہے وے میرے ہاتہہ اور میرے
پاؤن چھیدتے انتہی اور عبری مین یہ جملہ اخیرہ یون ہے اور دونون ہاتہہ
میرے مانند شیر کے ہین انتہی اور اسجاسب پراٹسٹنٹ عیسائی عبارت
عبریکے خراب ہونے کا دعوی کرتے ہین اور اپنے اپنے ترجمہ لاطینی کے موافق
کرتے ہین اسمین مصلحت یہ ہے کہ اسکے موافق انکے زعم مین مسیح کی مصلوبی
پیشخبری خوب جمتی ہے اگرچہ اور مقامومین سب پراٹسٹنٹ عیسائی ترجمہ
لاطینی کو خراب تبلاتے ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری
یونس سنگہ وپادری والنش صاحب چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۳ کی
سوال ۸ در باب ترجمہ لاطینی یعنے ولگٹ کے جواب مین لکہا ہے کہ ایک بزرگ
قسّیس جروم نامی نے سنہ [illegible] کے چار سو کے قریب قریب یہ ترجمہ کیا یہ ترجمہ بہت ہی
جلدی مین کیا گیا اور بہت سے تبدیلیوں کے باعث سے بگڑ گیا انتہی اور
ہارن صاحب اپنی کتاب مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ع جلد ۴ صفحہ ۴۶۲ مین لکہتے ہین
کہ یہ بات ضرور یاد رکہنے جاے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین
کیا گیا اسکے نقل کرنیوالون نے بہت ہی ناجائز خودسری سے عہد جدید
کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے اور عبارت حاشیہ
کو متن مین درج کرلیا انتہی اور ۴۰ زبور ۶ مین ہے ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہین
چاہتا تو نے میرے کان کہولے چڑہاوے اور خطیت کا تو طالب نہین انتہی
اور یونانی مین اس جملہ کی جگہہ کہ تو نے میرے کان کہولے یون لکہا ہے

تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہیٰ اور اسکے موافق عربی ترجمہ مطبوعہ ۱۸۳۱ء مین
بہی ہے مگر اسمین ۹ ۴ زبور ۶۸ کرکے لکہا ہے اور رومن مبل چہاپہ لندن
کے رفرنس مین عبرانیونکا ۱۰ باب ۵ لکہا ہے جہان پلوس ۴۰ زبور ۶ کو
یون تبدیل فرماتے ہین اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوے کہتا ہے کہ قربانی
اور نذر کو تونے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہیٰ اب ان سب
مقامون کو دیکہکر ہر شخص فوراً سمجہ جائیگا کہ لوگون نے مسیح کے مجسم ہونے
اور صلیب پانے کو ثابت کرنیکے لئے یہ بات یونانی مین بدلی اور عبرانیونکے
خط مین داخل کیگئی تفسیر جارج ڈوالی اور رچرڈ منٹ چہاپہ لندن ۱۸۴۸ء
مین لکہا ہے کہ عجیب بات ہے جو ترجمہ یونانی مین اور عبرانیونکے ۱۰ باب ۵
مین یہ فقرہ یون واقع ہوا کہ تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہیٰ
متی ۲۷ باب ۳۵ مین لکہا ہے تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہو ...... کہ اُنہون نے
میرے کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے کرتے پر چٹہی ڈالی انتہیٰ گریسباخ نے
اسے الحاقی مانا ہے ہارن صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۰ اور صفحہ ۳۳۱
مین لکہتے ہین کہ یہ عبارت ا۱ یونانی نسخون اور ترجمہ سُریانی اور کاپٹک
اور سہی ڈک اور اتہیوپک اور روسی کے تمام خطی نسخون مین نہین پائیجاتی
اور گریزاسٹم اور ہیتوس اور یوتہیمس اور تہیوفلکٹ اور اوریجن
اور ارنیوس کے پورانے مترجم اور اگسٹاین اور جوان کوس کے حوالون
مین بہی یہ عبارت نہین ہے گریسباخ نے جو اسکو بلاشبہ الحاقی سمجہ کر چہوڑا
خوب کیا انتہیٰ واضح ہو کہ حضرت داؤدؑ نے اپنے دشمنون کی شکایت شاعرانہ

مضمون مین اسطرح کی ہے (۲۲ زبور ۱۸) وہ میرے کپڑے آپسمین بانٹین گے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالینگے انتہی پس لباس کیجگہہ کرتے کا لفظ اور بانٹینگے کی جگہہ بانٹے وغیرہ بدلکر حضرت عیسیٰ کی مصلوبی ثابت کرنے کو انجیل مین اسی اگلی پیشین گوئی ٹھہرا کر داخل کیا مگر ہارنصاحب اور کتنی ہی اور محققین علماء عیسائی کے قول سے یہ بناوٹ چھپنے نپائی اب یہ سب بناوٹین معلوم کر کے کون شخص فوراً نہ کہدیگا کہ اناجیل وغیرہ مین جہان جہان مسیحؑ کی مصلوبیکے مضمون مندرج ہین یہ سب اسیطرح ملائے ہوے اور پایۂ اعتبار سے ساقط ہین ۔

(۱۲) متی ۲۷ باب ۵۱ - ۵۳ مین لکہا ہے کہ زمین کانپی اور پتہر تڑک گئے اور قبرین کہل گئین اور بہت لاشین پاک لوگون کی اُٹہہ کر باہر نکل آئین اور پاک شہر یعنے بیت المقدس مین بہتونکو نظر آئین اور مرقس جنے مسیحؑ کو کبھی دیکھا بھی نہ تہا (دیکھو رومن تفسیر اسکاٹ صاحب دیباجہ انجیل مرقس) مرقس ۱۵ باب ۳۳ مین لکہتا ہے کہ مسیحؑ کی مصلوبیکے وقت اندھیرا چہا گیا انتہی

یہ سارا ماجرا بالکل غلط ہے کیونکہ اگر ایسے آثار ظاہر ہوتے تو یہودیون کو پہر حضرت عیسیٰؑ سے انکار کرنیکا کوئی سبب نہ تہا جبکہ بار بار یہودیون نے مسیحؑ سے انکی صداقت ثابت ہونیکے لئے معجزہ طلب کیا تہا مگر ہر بار مسیحؑ نے اُنکے سامنے معجزہ دکہانے سے انکار کیا دیکھو متی ۱۲ باب ۳۹ - اور ۱۶ باب ۴ - اور مرقس ۸ باب ۱۲ اور لوقا ۱۱ باب ۲۹ بلکہ

حاشیہ: بقیہ ...

یہودیون نے مسیح سے یہی کہا کہ تو کونسا نشان دکھاتا ہے تا کہ ہم دیکھکر تجھپر
ایمان لاوین (یوحنا ۶ باب ۳۰) تب بہی مسیح علیہ السلام نے کوئی معجزہ نہین دکھایا تب
چنانچہ آجتک سب یہودی کہتے ہین کہ کوئی معجزہ مسیح سے ظاہر نہین ہوا چہ جائیکہ
آنکہ مصلوبی کے وقت ایسے معجزے عالمگیر دیکھکر پہر کسکے سامنے یہودی کہہ سکتے
تہے کہ اُس سے کوئی معجزہ نہین ہوا پہر یہ کہ قبرون سے مُردے جو نکلکر نکلے
تو وہ مردے سوا یہودیونکے اور کون تہے اور جنہین وہ ملے وہ بہی سب
یہودی تہے اگر یہ سچ ہوتا تو یہودیون کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت کی بابت اور
گواہی کی حاجت کیا تہی پہر یہ کہ قبرونکے کہلجانے کے بعد مسیح کی قبر پر پہرہ
بٹہلانے کی کسے مجال ہوتی یہ سمجھ کر کہ جسنے اور مردون کو قبرون سے نکالا
وہ آپ پہرہ کی حفاظت سے کب قبر مین رہے گا اور اگر اندہیرا چہاجاتا تو
پلاطس اُسیوقت مسیح کی صداقت ثابت کرکے یہودیون کو جنہون نے مسیح کو
فریبی کہکر گرفتار کرایا تہا ضرور صلیب پر کہینچتا جیسے کہ اُن گلیلیون کو قتل کیا
جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیونکے ساتہہ ملایا تہا (لوقا ۱۳ باب ۱-۵)
یعنے ہیکل مین قربانی گزراننے کے وقت اُنہین قتل کیا تہا اور اسکے سوا
ایک دوسری دلیل یہ ہے کہ جب فریسیون نے حضرت عیسیٰ سے آسمانی نشان
چاہا (متی ۱۶ باب ۱-۴) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی نشان یعنے معجزہ نہین
دکہایا اور یہ بہی نہین کہا کہ آفتاب مصلوبیکے دن سیاہ ہوجائیگا کیونکہ یہ تو
آسمانی نشان تہا اگر ایسا ہوتا تو ضرور حضرت عیسیٰ اس نشان ظاہر ہونے
اُنسے وعدہ کردیتے فقط اور شاگرد تو سب بہاگ گئے تہے یہہ دیکہا کس نے کہ

ایسا ایسا ہوا تہا۔ اگر انجیل یوحنا کے بموجب یوحنا اُسوقت حاضر تہا تو یوحنا
ہی کی انجیل مین ان باتونکا ذکر تک نہین ہے پہر متی اور مرقس نے کہان سے
یہ سب دیکہ لیا اور خوبی یہ کہ یوحنا ۱۹ باب ۳۴ مین لکہا ہے کہ یسوع کے جان
دینے کے بعد ایک سپاہی نے بہالے سے اُس مصلوب کی پسلی چہیدی انتہی
اس سے اور بہی خوب ثابت ہو گیا کہ وہ سب عجائبات جو متی اور مرقس نے
بیان کئے بالکل غلط ہین ورنہ ایسے معجزے دیکہکر کیا یہودی اور کیا رومی
کبہی ایسی جرات نہین کر سکتے تہے پس اگر یہ سب باتین غلط ہین تو مصلوبی
کا مضمون صریحاً غلط ہو گیا کیونکہ یہ سب مصلوبیکے وقت کا بیان ہے اگرچہ
مسیح کی وفات کی بابت بجے سورہ مائدہ رکوع ۱۶ کی اس آیت کے بموجب کہ فَلَمَّا
تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ کچہ بحث نہین ہے مگر
کلام تو صرف مصلوبی مین ہے کہ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن
شُبِّهَ لَهُمْ اور زیادہ مفصّل بیان اسکا اس کتاب مین دیکہنا چاہیے
جسکا نام نوید جاوید ہے۔ اسی زمانہ مین یعنے حضرت عیسیٰؑ کے عروج کے
دس دن بعد یروسلم مین ایک اور عجیب واردات جو عیسائیونمین نہایت
مشہور ہے وہ یہ ہے کہ عید پنتکوست کے دن جبکہ سب حواریون ایک گہر
مین جمع تہے آگ کی توئین زبانون کی صورت ظاہر ہوئین اور ہر ایک پر
بیٹہین جس سے وہ طرح طرح کی زبانونمین باتین کرنے لگے چنانچہ اعمال ۲
باب ۳-۱۱ مین لکہا ہے اور اُنہین جُدی جُدی آگ کی سی زبانین دکہائی
دین اور اُنمین سے ہر ایک پر بیٹہین الخ تب وے سب روح القدس سے بہر گئے

بیان دوم

اور غیر زبانین جیسے روح نے اُنہین بولنے کی قدرت بخشی تہی بولنے لگے (۵)
اور خدا ترس یہودی ہر ایک قوم مین سے جو آسمان کے تلے ہے یروسلم مین
آرہے تہے (۶) سو جب یہ آواز آئی تو بہیڑ لگ گئی اور سب دنگ ہوئے کیونکہ
ہر ایک نے اُنہین اپنی بولی بولتے سُنا اور سب حیران ہوکر اور تعجب کرکے
آپسمین کہنے لگے دیکہو کیا یہ سب جو بولتے ہین گلیلی نہین (۸) پس کیونکہ ہم ایک
اپنی اپنی وطن کی بولی سنتا ہے (۹) ہم پارتہی اور میدی اور ایلامی
اور ہیدوالے مسپوطامیہ (ارم نہرائن یعنے ملک عراق جو فرات اور دجلہ کے
درمیان ہے) یہودیہ اور کپودوکیہ پنطوس اور ایشیہ کے (۱۰) فروگیہ و
پمفولیہ مصر اور لبیہ کے اُس حصّے کے جو قُرینی کے علاقہ مین ہے اور
رومی مسافر یہودی اور یہودی مرید (یعنے جو غیر قوم کہ یہودی مذہب
مین تہے شامل ہوے) (۱۱) کریتی اور عرب ہوکر ہم اپنے اپنی زبانونمین اُنہین
خدا کی بڑی باتین بولتے سنتے ہین انتہی لیکن تعجب ہے کہ اتنی بڑی جماعت
کا جو کہ دور دور ملکونکے سب باشندے تہے وہان اور خاصکر اُسی گہر
مین جہان سب حواریون بیٹہے تہے جمع ہوجانے کا کیا سبب کیا اُن آگ
کی زبانون کو دیکہکر وہ سمجہے کہ اس گہر مین آگ لگی ہے جسے دوڑ کر بجہانا
چاہیے اور مجلس نائیس کے اکثر حاضرین جو ۳۲۵ سن ع مین جمع ہوئی تہی حضرت
مریم کو تثلیث مین شامل کرتے تہے اسی سبب سے اُن لوگونکا نام مریانائٹ
رکہا گیا تہا اور عرب مین ایک فرقہ جسکو کولیرِذمین کہتے تہے وہ ہی حضرت
مریم کو تثلیث مین شامل کرتے تہے اور اُنکے لئے ایک قسم کی روٹی تیار

کرتے (سیل صاحب) اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب انگریزی
حاشیہ صفحہ ۳ مین بھی اسیطرح ہے اور ولیم میور صاحب کتاب شہادت
قرآنی مطبوعہ لکھنؤ ۱۸۸۵ع صفحہ ۱۵۴ و ۱۵۵ مین فرماتے ہین کہ اُن دنونمین
(یعنے زمانہ حضرت نبی اسلام صلعم مین) مشرق کے عیسائیون نے واقع مین
مریم کا احترام بحدیہانتک کیا کہ اُسکی پرستش کی انتہی

اس سے روح القدس اقانیم ثلاثہ کے سوا معلوم ہوتا ہے

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب اردو صفحہ ۱۶ و انگریزی ۴۴ مین اس مجلس کی
نسبت لکھتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد آپکے مقولونکے دو مختلف
ترجمے ہوے اور انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریونکے اعتماد پر
جاری ہوے اور دوسرے بادشاہ قسطنطین کے۔ اس بادشاہ نے صرف
اپنے ملک کو استحکام دینے کے لئے مذہب عیسائی اختیار کیا تہا اور یہ ایسا
ظالم تہا کہ اسے لوگ نیروثانی کہتے تہے اسکے یہان ایک مشہور انجمن تہی جسکو
ناشیا یا نائس کہتے تہے اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۵ع مین حضرت عیسیٰ کی
خدائی کا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتھی صدی مین ہوا ہے پوائیٹرز ضلع کا بشپ
تہا اور اگلے زمانہ کے پادریونمین تہا وہ اُن مذہبی تکرارون اور مناقشون
کو بہت ناپسند کرتا ہے جسکے سبب سے ہزارہا عیسائی مارے گئے اور اُن
لوگون سے ظلم ہوا جنہین آپسمین بھائی بنکر رہنا چاہئے تہا اُسکے الفاظ یہ ہین
کہ بڑے افسوس اور خوف کی بات ہے کہ جسقدر ہم لوگونمین رائین ہین اُسیقدر
مسئلے مین اور جیسا جس کسی کا میلان ہے ویسا ہی اُسکا مذہب ہے اور جتنی

ہم مین خطائین ہین اوتنی ہی ہماری کفر گوئی اور بے ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ مسئلے اپنے دلکی خواہش کیموافق بنا لیتے ہین اور پہر اُن مسئلون کو اُسیطرح بناوٹ سے بیان کر دیتے ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر ہفتہ ہم نئے ہر ایک پوشیدہ معنی اُنکے بیان کرنیکے لئے نکال لیتے ہین انتہیٰ اسکے سوا عیسائی عقیدہ کے بموجب ہر اہل ایمان کو روح القدس پانیکا یقین ہوتا ہے (اعمال ۸ باب ۱۵ و ۱۷ و ۱۰ باب ۴۵) اسی سبب وہ فاضل و معزز نامور عیسائی یعنے بابو رام چندر اپنی کتاب اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۷۰؁ع کے صفحہ ۷۴ مین اقرار کرتے ہین کہ محمد صاحب پر روح القدس نازل ہوے اور روح اُنکو تعلیم کرتی ہے اور وہ نبی اور رسول خدا ہین انتہیٰ پہر اعجاز قران کے صفحہ ۱۶۳ مین لکہا ہے کہ ہر دم روح القدس سینہ محمد صاحب مین متحرک رہتی تہی انتہیٰ پہر اسی صفحہ ۱۶۳ مین وہ لکہتے ہین کہ محمد صاحب نے واسطے ایک مسلمان شاعر کے یہ دعا مانگی کہ اسکو تائید روح القدس کی ہو تاکہ وہ شعراے کفار کو رد کرے پس معلوم ہوا کہ تائید روح القدس بعض امتان آنجناب صلعم کو بطفیل متابعت آنجناب صلعم اور ایمان بحضرت مسیح کے نصیب ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کو بدرجہ اولیٰ حاصل ہوگی انتہیٰ اسمقام پر وہ قول حضرت شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کا یاد کرنا چاہیے جو آیہ اِنِّی مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ الخ (سورہ آل عمران ع ۶) کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین کہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے تابعدار نصاریٰ تہے اب مسلمان ہین سو ہمیشہ غالب رہے انتہیٰ اور واقعی حضرت عیسیٰ کے مراتب کا تمام دنیا کے مذہبون سے کسی مذہب مین اقرار نہین ہے سوا اہل اسلام کے

چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اردو کتاب مطبوعہ ١٨٧٤ء صفحہ ٧٦ اور انگریزی مطبوعہ لندن ١٨٦٩ء صفحہ ٤٧ و ٥٧ کے حاشیہ مین لکہتے ہین کہ محمد چہارم کے عہد حکومت مین جبکے وزیر اعظم نے وے اینا شہر کا ١٦٨٣ء مین محاصرہ کیا مگر اُسکو جان سوبیسکی بادشاہ پولنڈ نے شکست دی ایک عیسائی پادری نے اسلام قبول کیا اور اپنی حرارت اسلامی ظاہر کر نیکیوسطے جسطرح وہ آنحضرت صلعم کے کسرِ شان کرنے کا عادی تہا اسیطرح اُسنے حضرت عیسیٰ کو فریبی اور مکار کہا مسلمان اُسکی اس حرکت سے نہایت متحیر ہوے اور اُسے گرفتار کرکے دیوان کے پاس لیگئے اور اُنسے اُسکو اُسیوقت قتل کیا نیوٹن اور گبن اور پورسن صاحب اور اور مورخین نے یہ بات بڑی محنت سے ثابت کی ہے کہ تین ہین جو الخ (یوحنا نامہ اول ورس ٧) جو مسئلہ تثلیث کی بنیاد ہے بالکل مصنوعی ہے اور کالمٹ صاحب خود اس بات کا مقر ہے کہ اس ورس کو مینے کسی قدیم انجیل کے نسخہ مین نہین پایا حضرت عیسیٰ نے صرف خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی تلقین کی تہی مگر پلوس اور یوحنا حواریون نے جو افلاطون کے پیرو تہے مذہب عیسائی کی وحدانیت اور سادگی کو بالکل خراب کردیا اور اُسمین افلاطون کے غیر مفہوم مسئلہ کو جو تثلیث کا مسئلہ تہا داخل کردیا بنیاد مسئلہ یہ ہے کہ افلاطون نے اللہ تعالیٰ کی دو صفتونکو دو جسم فرض کیا ہے اگر لوک صاحب کی رائے درست ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کی رسالت کے قایل ہین اور اُنکے معجزونکا دل سے یقین کرتے ہین تو وہ عیسائی ہین سر ولیم جونس صاحب کی کتاب موسوم بہ ایشیاٹک رویو جلد ١ صفحہ ٢٧٥ انتہی پس روح القدس کا نزول

اعجاز قرآن مصنفہ فاضل [illegible] بابو [illegible] کے صفحہ ٩ مین لکہا ہے کہ بعض یہود و نصارا بر اعتقاد [illegible] تھے او رعقلی

بحث دوم

جیسا کہ ایک عیسائی عالم کے قول سے لکھہ چکا ہون حضرت رسول خدا احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قران سے بہی ثابت ہے چنانچہ قال اللہ تعالیٰ جلشانہ قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ یعنے کہہ اسکو یعنے قران کو اوتارا ہے روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے تحقیق انتہیٰ دیکہو سورہ نحل رکوع ۱۴

اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ فارقلیط جسکا ذکر انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین ہے اور جسکا نزول عیسائی پنتکوست کے دن سمجہتے ہین اگر اُس سے مراد روح القدس ہو تو وہ بہی حضرت رسول اللہ صلعم سے بیعلاقہ نہین ہے

دوسرے یہ کہ جب اتنے غیر ملکون والے جمع تہے تو چاہیے تہا کہ کسی غیر ملک کی کتاب مین بہی اسکا ذکر ہوتا مگر اب تک کہین سنے مین نہین آیا تعجب ہے جب اُس امر کی اتنی بڑی شہرت ہوئی تو یہودی جو وہین رہتے تہے وہ اس سے کیون بیخبر رہے کہ آجتک کوئی یہودی اسکا اقرار نہین کرتا چوتہے جب حواریون نے طرح طرح کی زبانون مین گفتگو کی تو ایک آدمی اتنی یعنے سترہ زبانون مین ایک ہی وعظ کیونکر کرسکا یعنے ممکن نہین کہ واعظ متفرق زبان والونکے سمجہنے کے لئے ایک جملہ مضمون وعظ کا ایک کی زبان مین اور دوسرا دوسرے کی زبان مین بیان کرے یہ نہایت دستور کے خلاف ہے اور ایسی حالت مین مضمون وعظ سے تمام وکمال کوئی بہی واقف نہین ہوسکتا اور جب تک ایسا نکیا ہو تو سترہ ۱۷ زبانون مین ہر ایک کا بولنا ثابت نہین ہوتا اور اگر اُنہین سے ہر ایک نے ایک ایک خاص زبان مین باتین کرنا شروع کیا تو ایک ہنگامہ ہوگیا ہوگا اُسوقت اُنکی

متفرق بولیان کون سمجھ اور پہچان سکا ہوگا کیونکہ سب ایکہی گھر مین بیٹھے تھے
(اعمال ۲ باب ۲) رومن تفسیر کتاب اعمال مصنفہ پادری نکلس صاحب چھاپہ
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۰ اعمال ۲ باب ۷ و ۸ کی تفسیر مین لکھا ہے یہ
عجیب بات تھی کہ اُس ایکہی جگہہ مین اتنی زبانین بولتے تھے اتنی پانچوین جب انہون
نے ایک نئی زبانین گفتگو کی تو اسکا لوگونکو تعجب ہونیکا کیا سبب کیونکہ ایک
دو زبانین تو ہر شخص بولنا جانتا ہے آج کل تو بعضے اہل انگلستان اور
ترک وغیرہ دس دس بیس بیس زبانین جاننے مین مشہور ہین اسمین
روح القدس کی علامت کیا تھی چھٹے اگر ایکہی شخص نے ان سب متفرق
زبانون مین گفتگو کی تو اسکے لئے ایک ہفتہ کا وقفہ چاہئے تا کہ جتنا وعظ پطرس
نے کیا تھا (اعمال ۲ باب ۱۴ - ۳۶) ہر ایک ملک والے کی زبانین اوتنا
ہی اوتنا سب حواریونکی زبانسے بیان ہو تب تو ہر شخص اُن سب باتونکو
سمجھا ہوگا ساتوین حضرت پلوس جو استیفا کے قاتلونکے مددگار تھے (اعمال
۷ باب ۵۸) اُسوقت جبکہ یہ معجزہ اسقدر شہرت کے ساتھ ظاہر ہوا کہان تھے
یعنے تعجب کہ دُور دُور ملکون والون نے یہ عجیب واردات دیکھکر اُسی وقت
تین ہزار آدمی عیسائی ہوگئے اور پلوس کو اسکی خبر تک نہین پہنچی اور اسکے
ایک عرصہ کے بعد صرف آپ ہی ایک آواز سنکر عیسائی دین قبول کیا۔
آٹھوین نہایت غور کرنیکے لایق یہ بات ہے کہ مسیح کے عروج کے دس دن بعد
یہ ماجرا گزرا اور انجیلین چارون اس ماجرے کے برسون بعد لکھی گئین
مگر کسی انجیل مین اور خاصکر انجیل یوحنا مین جو کہ بزعم علماء عیسائی سترس برس

بعد عروج مسیح کے لکھی گئی اسکا مطلق ذکر نہین ہے - نوین روح القدس کی تاثیر
تو منقسم ہو سکتی ہے مگر مجسم ہو کر یعنے آگ کی شکل بنکر اسکا منقسم ہونا محال عقل ہے
دسوین مسیح نے آسمانپر جانیسے پیشتر اپنے شاگردونپر پہونکا اور کہا کہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) پہر پنتکوست کے دن یہ روح القدس کا نازل ہونا کیسا تہا
پادری فکس صاحب نے رومن تفسیر اعمال چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ء
صفحہ ۸ کے آخر مین لکہا ہے جب یسوع نے اُنپر پہونکا اور کہا تہا کہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) تب اُنکے انعام مین سے کچھہ ملا پر اب وہ اُس سے معمور
ہوئے انتہی اس سے پوری گواہی ملگئی کہ وہ پہونکنا صرف روح القدس ہی
دینا تہا گو بقول علمار عیسائی اُسوقت سب روح القدس نہین دیا بلکہ اُسمین سے
تہوڑا سا دیا تہا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ تہوڑا روح القدس دیا تہوڑا باقی رکہا
کیونکہ خدا پیمایش کر کے روح نہین دیتا ہے یوحنا ۳ باب ۳۴ - گیارہوین یہ
سترہ متفرق ملکونکے ہزارون آدمی اُس ہلڑ مین فوراً کیسے پہچان گئے کہ ہم
مین سے ہر ایک فلانے فلانے ملک کا رہنے والا ہے کیا اُسوقت اُنپر بہی ویسا
ہی روح القدس نازل ہوا تہا جیسے حواریونپر ان دنون کیون اسیطرح
صورت دیکہتے ہی پہچان نہین سکتے یا اُس جلدی مین اُنہین سے پہلے ہر ایک نے
اپنی اپنی تواریخ ایک دوسرے سے بیان کردی تہی بارہوین روح القدس
نے طرح طرحکی زبانین بولنے کی اُنہین طاقت بخشی اور انجیلونکے لکہتے وقت
بہول چوک سے کہ یہ کام خاص روح القدس ہی کا ہے آگاہ نکیا تب متی نے
ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ اور نسب نامہ اور اکثر باتون کو غلط لکہدیا اور اسیطرح

اور انجیل نویسون نے بہی چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب مین دیکہنا چاہئے
جسکا نام نوید جاوید ہے اور نہایت تعجب یہ ہے کہ پنتکوست کے دن وہ سترہ ۱۷
ملکون بلکہ تمام دنیا کے ملکونکی زبانونمین (اعمال ۲ باب ۵) گفتگو کرنے لگے مگر انجیلین
اور نامجات سب ایکہی زبان یعنے صرف یونانی مین لکہے گئے بلکہ اور زیادہ
عجیب بات یہ ہے کہ چار انجیلین موجود ہین اور تو بہی ایک ہی زبان مین
ہین چاہیے یہ تہا کہ اگر تمام دنیا کی زبانون مین نہین تو چار ہی زبانون مین
چارون انجیلین ہوتین اور اگر چار زبانونمین لکہنا ضرور نہ تہا تو چار انجیلین
لکہنا کیا ضرور تہا ایک انجیل تو کافی تہی اور اس سے بہی زیادہ تعجب کی
بات ہے کہ ایک انجیل اگرچہ کسی غیر ملک کی زبانمین نہین مگر عبرانیمین تو
ہوتی اسکا بہی پتا دنیا مین باقی نہ رکہتا تاکہ سترہ ۱۷ زبانونمین سے دو زبانین تو
ثابت ہوتین اور پندرہ ۱۵ ہی کا جمع خرچ سمجہا باقی رہجاتا
پس جب اس پنتکوست کے دن نزول روح القدس کا ثبوت نہین ہوتا
تو انجیل یوحنا ۱ باب ۱۶ مین جو مسیح نے فرمایا کہ میرے بعد فارقلیط آئیگا وہ
روح القدس سے ہرگز مراد نہین ہے کیونکہ یوحنا ۱ باب ۱۶ کی اُس
پیشین گوئی کے پورا ہونے کا وقت وہی پنتکوست کا دن سمجہا جاتا ہے
پس جب اُس دن کے واقعے کا کچہہ ثبوت نہین تو یہ پیشین گوئی حضرت
نبی السلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق مین لاکلام ثابت ہوگئی کما لا یخفیٰ

رکن سیوم

الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے جسوقت ملک یہودیہ

روم کی سلطنت کا ایک صوبہ مقرر ہوا اور اُسکی حکومت ملک شام کے ایک
حاکم سے متعلق ہوئی اُسوقت رومیونکے ایک فوج انٹونیہ نامی ارگ (جسے
فی زمانا یروسلم مین بازار فراز کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ
۱۶) مین ہمیشہ رہا کرتی تہی روم کی حکومت سے ناراض ہوکر یہودی لوگ
فساد برپا کرنے لگے اور پہلے اُس ارک کا محاصرہ کرکے اپنے قبضہ مین کر
اُس فوجکو بالکل نیست و نابود کرڈالا دوسرے سال سنہ ۷۰ع مین طیطس
نے لشکرکشی کرکے شہر مذکور کا محاصرہ کیا اور اُسے غارت کردیا انتہیٰ ۔
ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ع جسکو ٹکب
بارتہہ صاحب نے المانی زبان مین لکہا اور پہر انگریزی اور بعد اُسکے ناگرمین
ترجمہ ہوئی اُسکے صفحہ ۲۵ و ۲۶ مین لکہا ہے ہیرودیس بادشاہ جب ہیکل کو
بنا چکا اور وہ عمارت ایسی سُتہری سوڈول بنے تہے کہ چارونطرف کے
لوگ اُسے دیکہکر تعجب کرتے تہے تب فوراً اُسکے تیار ہوتے ہی رومی فوج
یروسلم پر چڑہ آئے اُسکے سپہ سالار طیطس نے ہیکل کو بچانے مین بڑی
کوشش کی اور اگرچہ شہر یروسلم کی دیوارین بہت اونچی تہین اور اُسکے
برج نہایت مضبوط تہے تو بہی کچہ کام نہ آئے (جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری
جوزف جیکب مطبوعہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۱ مین لکہا ہے کہ اُسوقت یروسلم
کے تین شہر پناہ تہین جنکی بلندی پچاس ہاتہ اور اُنمین ایک سو نوے ۱۹۰ برج
تہے) جب یہودیونکا سامان خوراک سب صرف ہوگیا اور وہ سختیون اور
بہوک سے مرنے لگے یہانتک کہ آدمیونکا گوشت کہانے اور لہو پینے لگے کہ

عین سموم

بہوکہکی شدت مین بہتون نے چمڑا اور چوہا وغیرہ کہا کر اپنی جان بچانا چاہا اور نہ
صرف یہی بلکہ عورتون نے اپنے لڑکون کو مار کر کہایا اسکے سوا جو لوگ شہر مین
گہرے ہوئے تہے اُنہون نے الگ الگ گروہ ہوکر آپسمین بڑا فساد کیا اور
شہر ہی مین ایسی لڑائی روز روز ہوا کرتی تہی کہ گلیون اور کوچون مین
لہو کی دہارین بہہ جاتی تہین آخر کو رومی فوج غالب ہوکر شہر مین گہُس پڑی
اور جو سامہنے آیا اُسے قتل کیا اور یہودیون نے بہت غصہ ہوکر ہیکل مین آگ
لگادے اور اگرچہ رومی سپہ سالار نے اُسکے بجہانیکے لیے سخت حکم کیا تو بہی
ہیکل ایسی گرائی گئی کہ پتہر پر پتہر نہ رہا اور شہر یروسلم بالکل غارت اور
نیست کیا گیا اور گیارہ لاکہہ یہودی اس لڑائی مین مارے گئے اور ستانوے
ہزار قید ہوئے انتہی مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۲ حصہ دوسرا تتمہ مین
لکہا ہے یہودی لوگ شروع سے رومیونکی حکومت کے صرف ناخوشی سے
متحمل ہوئے ہرچند خدا سے پہر گئے تو بہی آپکو خدا کی برگزیدہ قوم سمجہا اور مغرور
ہوکر اور قومون کو حقیر جانا اور اسلیئے کہ رومی حاکمون نے بہی اکثر اونپر
ظلم کیا وے رومیونکی حکومت سے زیادہ بیزار ہوکر اُس سے خلاصی
ڈہونڈہتے تہے آخر کو فساد شعلہ کی مانند اُٹہا اور اندہے کیطرح سارے ملک
مین پہیل گیا سب نصیحتین اور علامتین اُنکی سخت دلونمین بے اثر ہین
صرف عیسائی لوگ چُپ چاپ رہکر جیسا مسیح نے اُنہین سمجہایا تہا یروسلم سے
بہاگنے کی فرصت کے منتظر تہے (لوقا ۲۱ باب ۲۱) سو یہہ فرصت اُسوقت
ملی جب اگرپا بادشاہ نے پلّا نام ایک شہر کو جو یردن کے اُس پار تہا اُنکی

نبوت نمبر

پناہ کیلئے تبلایا بہتیرے وہان گئے اور باقی اور جگھون مین بسے کیونکہ اُسوقت عیسائیون
کی گنتی یہانتک بڑہ گئی تہی کہ ایک چہوٹے شہر مین سب کی سمائی نہ تہی تہوڑے
دنون بعد وسپاسیئن نام رومی سردار نے بڑی فوج سے یروسلم کو
گہیرا اور جب وہ قیصر ہوا اُسکے بیٹے طیطس نے شہر کا محاصرہ اپنے ذمہ لیا اُنہی
پادری اسکاٹ صاحب نے رومن تفسیر چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۶ صفحہ ۱۲۵
جلد اول طبع اول مین لکہا ہے کہ لڑائی سے پیشتر طیطس نے چاہا تہا کہ اُسکو
(یعنے شہر کو) اور خاصکر ہیکل کو بچاے اور اسلئے اُسنے یوسف مورخ کو کئی بار
یہودیون کے پاس بہیجا کہ اپنی بغاوت کو چہوڑ دو اور شہر میرے قبضے مین کر دو تو مین
تمہین معاف کرونگا اور تمہارا شہر غارت نہوگا مگر یہودیون نے اس گہمنڈ پر بہروسا
کر کے کہ خدا ہماری طرف ہے اور ہماری شہر پناہ بہی نہایت مضبوط ہے اُسکی
نہ سُنے اور یہانتک بڑی جانفشانی اور ہمت سے اُسکا مقابلہ کیا کہ آخر کو جب
شہر اُسکے قبضہ مین آیا تب رومی سپاہ بہت غصہ ہو کر رُک نہ سکے اور شہر مین
پہیل کر مرد و عورت سبہون کو قتل کیا گہرون مین آگ لگا دی پہر یہودی لوگ جو
پناہ کے لیے ہیکل مین بہاگ گئے تہے جب اُنہون نے دیکہا کہ کچہہ نہ بچیگا تب
آپ کئی برآمدون مین آگ لگا دی اُسوقت رومی فوج حملہ کر کے ہیکل مین گہس پہنچی
اور ایک سپاہی نے بغیر حکم کے ایک مشعل خاص ہیکل کے اندر پہینکی تب جلد آگ
مین آگ لگ اُٹہی طیطس نے اُسکے بجہانے کا حکم دیا لیکن اُس زور شور کی ہل
چل مین کون کسکی سنتا تہا سپاہیون نے ہیکل پر دہاوا کر دیا اور کسیطرح نہ
رُک سکا تہی اور ایسا ہی اس لڑائی کا حال تواریخ روم مصنفہ بناکس مطبوعہ

لندن ۱۸۵۱ع صفحه ۱۰۳-۱۰۶ مین بهی ہے

کتاب کشف الاثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل چهاپه اڈنبرگ ۱۸۴۶ع صفحه ۱۵ مین لکہا ہے کہ چه ہزار آدمی ہیکل کی آگ مین مرے انتہی- اور توریت ایسی برباد ہوئی کہ گمان ہوا کہ شاہزادہ طیطس اُسی ہیکل سے نکالکر روم کو لیگیا (مفتاح الکتاب صفحه ۲۱) الکتاب کے مقامات المعروف چهاپه مرزاپور ۱۸۶۰ع آخر صفحه ۳۲ مین لکہا ہے کہ سب یہودی جو اس آفت مین مرے اُنکا شمار تیرہ لاکہ ستاون ہزار چه سو ساٹہ آدمی ٹہرا انتہی رومن تفسیر اسکا لعقل صفحه ۱۷ انتہی ۲۲ باب ۷ مین ہے کہ اسکے تیس ۳۰ برس بعد خدا نے رومیون کی فوج بہیجی کہ جنہون نے ان یہودیونکا شہر برباد اور مسمار کیا اور تمام ملک کے باشندونکو غلامی مین بیچ ڈالا انتہی پہر رومن تفسیر اسکا مصاحب صفحه ۸۵ مین لکہا ہے قول یوسف مورخ اس واردات کی بابت یون لکہتا ہے کہ شہر لینے کے بعد طیطس نے حکم دیا کہ تین ۳ قلعون کو چہوڑکر تمام شہر اور ہیکل کو ڈہا دین اور فوجوالون نے اس حکم کو یہانتک پورا کیا کہ دیوار ونکی نیونتک کہود ڈالی- اور میمنیدیس ایک یہودی مورخ ہی لکہتا ہے کہ ترنیتوس روفس نے جو کہ طیطس کی فوجکا ایک افسر تہا ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوائے انتہی پہر اُسی رومن تفسیر کے صفحه ۸۷ مین لکہا ہے (کہ یروسلم کی اس غارت سے پیشتر) ایک ستارہ تلوار کی صورت شہر کے اوپر ٹہرا اور ایک دم دار ستارہ تمام سال دکہائی دیتا رہا اور عید فصح کے دن قربانگاہ کے آس پاس ایک بڑی روشنی رات کیوقت آدہے گہنٹے تک چمکتی رہی اسقدر کہ گویا دن ہوگیا ہیکل کا پورب طرف والا

پہاٹک جو پیتل کا بنا تہا اور بمشکل بیس آدمیون سے بند ہوتا تہا آپ سے آپ ایک
رات کہل گیا اور عید فصح کے تہوڑے دنون بعد سورج کے ڈوبنے سے پیشتر
اڑا ہوئی گاڑیان اور ہتیار بند سپاہی بادلونمین دوڑتے پہرتے دکہائی دیئے
اور وہ یہہ بہی لکہتا ہے کہ چار برس لڑائی کے شروع ہونیسے پیشتر انناس کا بیٹا
یسوع ایک بیعلم کسان (یعنے دہقان) عید خیمہ مین جب آیا اور تب تک شہر
مین خوشحالی اور امن باقی تہا یہ پکارنے لگا کہ پورب سے آواز اور پچہم سے
آواز اور چارونطرف سے یروسلم اور اس مقدس ہیکل کے برخلاف ایک
آواز ایک آواز۔ ایک آواز دولہ اور دلہن اور تمام قوم کے برخلاف
حاکمون نے کوڑ منسے اُسے مارا مگر کوڑی کی ہر ایک مار پر وہ پکارا افسوس
افسوس یروسلم پر افسوس اور اسیطرح روز روز سات برس تک وہ پکارتا
رہا یہانتک کہ یروسلم کے محاصرہ مین مارا گیا اور مرتے وقت وہ پکارا افسوس
مجہپر بہی تمت کلامہ

تب وہ بات جو اللہ رب العالمین نے حضرت یسعیاہ نبی کی معرفت فرمائی تہی
پوری ہوئی کہ صیحونکی خاطر مین خاموش نہ ہونگا اور یروسلم کی خاطر مین
دم نہ لونگا جب تک کہ اسکی صداقت نور کی مانند نہ چمکے الخ یسعیاہ ۶۲ باب
او ۲ آخر کو اُسوقت خدا کا یہ غصہ یروسلم پر سے گیا جبکہ حضرت عمرؓ نے اُسجگہہ
پر مسجد بنوائی اور تب سے یروسلم کو امن حاصل ہوا۔

واضح ہو کہ یہ بربادی باتفاق جمہور مورخین ۷۰ عیسوی مین واقع ہوئے
اس لڑائی کے وقت تک حواریونمین سے سوا یوحنا کے اور کسی کا زندہ ہونا

ثابت نہین ہے اور وہ بہی شہر افسس مین تہے (دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا
کا آخر صفحہ ۲۰۷ و ۲۰۸) اور متی ۱۶ باب ۲۸ مین جو لکہا ہے کہ انمین سے جو یہان
کہڑے ہین بعضے ہین کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہ
نہ لین موت کا مزہ نہ چکہین گے انتہی اس بعضے کے لفظ سے بہی ثابت ہوتا ہے
کہ اکثر حواریون اُسوقت تک دنیا مین نرہے تہے کیونکہ اس پیشین گوئی
مندرجہ ۱۶ باب ۲۸ کے پورے ہونے کا زمانہ اکثر علماء عیسائی یروسلم کے
غارت کا وقت سمجہتے ہین بشرطیکہ یہ بات صحیح ہو دیکہو ردمن تفسیر متی ۱۶ باب
۲۸ صفحہ ۱۳۳ اس لڑائی کے وقت عیسائی جماعت کے سب لوگ یروسلم سے
باہر چلے گئے تہے اس سبب سے اس آفت مین نہین پہنسے صرف یہودیون
ہی پر گزرا جو کچہ گزرا بلکہ یہہ بربادی عین مقصود عیسائیونکا سمجہی جاتی ہے کیونکہ
وہ سمجہتے ہین کہ یہ آفت حضرت مسیح ہی کی برپا کی ہوئی تہی یعنے اُس رومی فوجکا
آنا در حقیقت حضرت مسیح کا آنا ہیکل اور یروسلم غارت کرنیکے لیئے تہا دیکہو
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۲ اور تفسیر انگریزی اسکاٹ صاحب لوقا
۲۱ باب ۲۴ پر اور ردمن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۹۱ متی ۲۴ باب ۲۹-
۳۱ پر کیونکہ اس پیشین گوئی کے پورے ہونیکی جو لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے
یہی دلیل عیسائیونمین سمجہی جاتی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یہانتک
بے ادبی ہیکل کی نسبت جائز نرکہی کہ صراف اور کبوتر فروش ہیکل کے
احاطہ مین بیٹہین (متی ۲۱ باب ۱۰-۱۳) پہر آپ کیونکر اُسکا ڈہا دینا گوارا کیا
ہوگا یہ سمجہکر کہ تو جو تون سے نفرت رکہتا کیا آپ ہی ہیکل کو لوٹتا ہے اور دونگا

روینگلہ باب ۲۳ - اور دوسری دلیل اسبات کے لئے کہ ہیکل کی بربادی عین
مقصود عیسائیونکا ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۰ سے جو مین لکھتا ہون معلوم
ہوجائیگا قولہ یہ اُس عزت دار شہر کا انجام ہوا جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اُسکی
عظمت جاتی رہی ہے توبھی بیت المقدس کہتے ہین اور اُسکے غارت ہونیسے
یہودیونکی حکومت دنیا سے اُٹھہ گئی خدا نے بیشک اُسکے غارت ہونے کے
سبب سے عیسائی مذہب پھیلانیکا سامان کیا اس سے یہ بات سبھون پر
ظاہر ہے کہ اگرچہ عیسائی مذہب یہودیونکے مذہب سے نکلا توبھی وہ یہودی
مذہب سے جُدا ہے اور لوگ جو پیشتر یہودی رسومات ملانیسے کرشٹیانون پر
کچھہ نامناسب الزام لگاتے تھے تو الگ ہوجانیسے پھر ایسا نہین کرتے تھے اور
جو روک کرسٹیانون کے روحانی مذہب ظاہر ہونے مین یہودیونکے رسومات
کا لحاظ رکھنے اور اُنہین ماننے سے تھی اُٹھہ گئی تب اُسوقت سے عیسائیون کو
اپنے مذہب کے بابمین زیادہ قوت اور موقع ملا انتہی

اس مورخ ہندی تواریخ کلیسیا نے جو لکھا ہے کہ عیسائی مذہب یہودی مذہب
سے جُدا ہے یہ شاید صحیح ہو مسیح نے فرمایا (متی ۲۳ باب ۲ و ۳) کہ فقیہ اور
فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہین اسلیے جو کچھہ وہ تمہین ماننے کو کہین مانو
اور عمل مین لاؤ لیکن اُنکے سے کام نکرو کیونکہ وے کہتے ہین پر کرتے نہین انتہی
یعنے جو کچھہ احکام شریعت تمہین سکھائین اُسپر عمل کرو لیکن جسطرح وہ اوروں
کو سکھاتے اور آپ عمل نہین کرتے تم ایسا نکرو اس مقام سے صاف ظاہر
ہے کہ توریت سوا ہیکل کے اور ہرگز کسی کے پاس نہ رہی تھی ابد انبیا کی

اور کتابین بہی اسیری بابل اور ہنگامہ انیتوکس وغیرہ مین اکثر برباد ہوچکی
تہین تب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ جو کچہہ فقیہ اور فریسی تمہین سکہاتے ہین اسپر عمل
کرو اور نہین تو یون فرماتے کہ فقیہون اور فریسیون سے کچہہ کام نہ رکہو بلکہ توریت
مین جو لکہا ہے اسپر عمل کرو اور چونکہ توریت وغیرہ ہیکل کے ساتہ برباد
ہوچکی تہی اسی سبب سے حضرت متی وغیرہ کی انجیل مین نسب نامہ اور
بعض اور مقامون مین غلطی واقع ہوئی چنانچہ متی ۲ باب ۱۵ مین لکہا ہے کہ
مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا انتہیٰ اور متی نے یہ خدا کیطرف سے حضرت
مسیحؑ کی بابت پیشین گوئی بیان کی مگر ہوسیاہ ۱۱ باب ۱ مین یہ مضمون بنی اسرائیل
کی مصر سے نکلنے کی خبر دیتا ہے متی نے زبردستی اُسے مسیحؑ کی بابت پیشین گوئی
ٹہرایا کیونکہ اسمین دوسری آیت مین یعنے ہوسیاہ ۱۱ باب ۲ مین پہر اُسی
بولائے ہوے کی بت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کی بابت یہ پیشین گوئی
ہے تو حضرت عیسیٰ کب بت پرست ہوگئے تہے الغرض اگر متی نے ہوسیاہ
کی کتاب کو دیکہا ہوتا تو ایسا دہوکا کبہی نہ کہاتے صرف پہلی آیت کا مضمون
کسی سے سنکر انہون نے لکہدیا اور اسکے بعد دوسری آیت کی انہین
مطلق خبر نہ تہی تو بہی توریت کے احکام پر عمل کرنے کی اُن سب کو نہایت
ضرورت تہی تب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ یہودی علما یعنے فقیہ اور فریسی
جو کچہہ تمہین سکہاتے ہین اُسپر عمل کرو پہر یہ کہ اب تک عیسائی سب توریت وغیرہ
کو جیسے کچہہ کہ آجکل موجود ہے انجیل وغیرہ کے ساتہہ مجلد رکہتے ہین اور انکی
آیتون سے کلیسیا مین وعظ کرتے ہین یہ صریح دلیل ہے کہ عیسائی مذہب یہودی

مذہب سے جدا نہین ہے

پہر یہ کہ لوقا ۲۴ باب ۲۵ مین مسیح نے اپنے شاگردون سے فرمایا اے نادانون
اور نبیونکی ساری باتون کے ماننے مین سست مزاجو کیا ضرور تہا کہ مسیح دکہہ
اٹہاے اور اپنے جلال مین داخل ہو اور موسیٰ اور سب نبیونکی وے باتین
جو سب کتابونمین اسکے حق مین ہین شروع سے اُنکے لئے بیان کین انتہی
اس سے ثابت ہے کہ نبیونکی ساری باتونکا ماننا عیسائیون کو ضرور ہے دوسرے
اس سے یہ ہی ثابت ہے کہ کتاب کوئی موجود نہ تہی صرف زبانی باتین بیان کی
گئین۔

میزان الحق چھاپہ آگرہ ۱۸۵۰ع دوسرے چھاپ شروع ۲ باب صفحہ ۵۰ مین فانڈر صاحب
نے لکہاہے کہ اس سبب سے کہ اکثر یہودیون نے یسوع مسیح کو قبول نہین کیا
خدا کے غضب سے مسیح کے چالیس برس بعد ہیکل اور یروسلم دونون خراب
اور یہودی تتر بتر ہوگئے سو اسوقت سے ابتک پراگندہ ہین انتہی بڑا تعجب ہے
کہ عیسائی علماء اپنے مذہب کے کمال روحانی ہونے کا بہی دعوی کرتے ہین
یہانتک کہ ظاہری طہارت وغیرہ تک کو بیہودہ اور بیکار جانتے ہین دیکہو میزان الحق
چھاپہ آگرہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۱۷۰ اب اگر عیسائی مذہب نہ قبول کرنیکے سبب یہودی قوم
کو یہ جسمانی سزا ملنے کا کیا سبب ہے اور جسمانی سزا بہی وہ کہ خدا نے آپ
گویا یہودی قوم پر جہاد کیا اور تو بہی خدا نے سب یہودیون کو نہ مار پایا
کہ ابتک لاکہون یہودی دنیا مین باقی ہین اس سے ظاہر ہے کہ شرعی
تکلیفون سے بچنے کے لئے عیسائی مذہب کو روحانی مذہب کہتے ہین

پہر یہ کہ اگر بے ایمانی کے سبب سے یروسلم مین یہودیون نے یہ سزا پائی تو مسلمان جو سیکڑون برسون سے یروسلم پر متسلط ہین اُنکی ایمانداری کا نتیجا مل عیسائیونکو اقرار کرنا چاہیے کیونکہ فانڈر صاحب ہی کے قول سے یروسلم مین متسلط رہنا صداقت ایمان پر گویا خدا کیطرف سے مُہر ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ١٧ مین ہے کہ اس واقعہ کے بہت دنون بعد رومیون نے وہان بتخانہ بنایا انتہی

رُکن چہارم

پہر چونسٹہہ برس بعد اس بربادی کے جبکہ آدرین قیصر نے یہودیونکی بغاوت دیکہی تو نہایت غصہ ہوکر حکم کیا کہ کوئی یہودی شہر یروسلم مین آنے نپاوے اور کئی ایک رومیونکو ہی وہان بسایا اور ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوائے اور ایک مندر جوپٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کوہ کلوری پر ایک بُت کا جسکا نام وینس (یعنے خوبصورتی کی دیوی) تہا نصب کیا بلکہ شہر کا نام بدلکر ایک اور نام جو اُسکے گہرانیکا تہا یعنے ایلیہ رکہا معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت یہ سخت حکم شاہ ندکور نے یہودیونکے واسطے جاری کیا اُسوقت عیسائی اُنسے علاحدہ ٹہرے کیونکہ اُنکو یروسلم ہی مین رہنے کی اجازت تہی الکتاب کے مقامات المعروف رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ١٨٦٠ع صفحہ ١٩

رومیوںمین دستور تہا کہ جس عمارت کو کہود کر اُسپر ہل چلواتے اُس عمارت کو بے اجازت بادشاہی مجلس کے کوئی پہر تعمیر نہین کرواسکتا تہا ازرومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ١٨٥ اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ١٩ سطر ١٧ مین سے پہلے لکہا ہے کہ ترنیتوس رُوفس نے ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوایا اور

یہان آدرین قیصرکا نام لکھا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علماء اہلکتاب کو اس بات کے ثبوت مین شبہ ہے کہ ان دونون رومیون مین سے کون اس امر کا مرتکب ہوا دیکھو الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ اور گمان غالب ہے کہ ان دونون نے اپنے اپنے وقت مین یروسلم پر اپنا یہ غصہ ظاہر کیا ہو تو عجب نہین

اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سکرٹری صدر بورڈ چھاپہ سکندرہ اکبرآباد سنہ ۱۸۴۸ع صفحہ ۳۰ دفعہ ۷ مین لکھا ہے کہ شہر یروسلم کے دوبارہ غارت ہونیکے بعد آدریان شہنشاہ روم نے کوہ مقدس پر جسکے اوپر ہیکل یعنے عبادتخانہ سلیمان کا تھا ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی اور نام بدلکر ایلیہ قپطلینہ رکھا انتہی واضح ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صعود کے بعد پہلی کلیسیا یعنے عیسائی جماعت جو دنیا مین قایم ہوئی وہ یروسلم کی کلیسیا تھی اس کلیسیا کی ابتدا مین یروسلم اور ہیکل دونون آباد تھے اور عیسائی جماعت کے لوگ وہان رہکر سب یہودیون کے دستورات یعنے ختنہ کرنا اور کوئی حرام گوشت نکھانا وغیرہ بجالاتے تھے اعمال ۱۵ باب ۱ – ۵ و ۲۱ باب ۲۳ – ۲۶ – ۱ اور قریب ڈیڑہ سو برس تک یہ سب دستور عیسائیون مین جاری رہے اسی باعث سے یروسلم کی کلیسیا کے اسقوف ملقب بہ اسقوف ختنہ ہین۔۔

اردو تواریخ کلیسیا چھاپہ سنہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۴۴ مین ہے کہ پطرس اور یعقوب اور یوحنا ختنہ کے حامی بنے رہے انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۴۲ مین ہے کہ یہودی طریقے اور موسوی رسومات کی پابندی مسیحی کلیسیا مین عرصہ تک جاری رہے انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۶۶ مین ہے کہ جو حکم حواری اور بزرگ یروسلم

مین جاری کرتے تھے اُسکی اطاعت دور دور تک نو مسیحی کرتے تھے انتہی
چونکہ اسقدر مدت تک ختنہ کا دستور یروسلم کی کلیسیا مین جاری رہا تو اس
سے وہ بات غلط ہوگئی جو اعمال ۱۵ باب ۲۰ مین سب موسوی دستورات موقوف
کرکے صرف گلا گھوٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کہانے کی بابت حکم دیا گیا
تہا کیونکہ اگر اُسوقت وہ دستورات کہ جنمین ختنہ بہی ہے موقوف ہوگئے ہوتے
تو اُسکے بعد مدت مدید تک ختنہ کیون جاری رہتا اور غالباً اگر آدرین قیصر
کا خوف ہوتا تو اُسوقت سے شاید ابتک بہی وہی سب موسوی دستورات
کلیسیاؤنمین جاری رہتے لیکن جب آدرین قیصر نے یہودیون سے سخت
ناراض ہوکر یہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مارڈالا جائیگا تب فلسطین
یعنے یہودیہ کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ مبادا ہم بہی یہودیونکے
ساتہہ غضب سلطانی مین گرفتار ہون جان و مال کے خوف سے رسومات
موسوی کو بالکل ترک کردیا اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیکر غیر قومونکی
جماعت مین شامل ہوگئے یعنے نامختونونکا سا سب طور و طریق اختیار کرلیا
اور اسی سبب سے آدرین قیصر نے راضی ہوکر اُنہین یروسلم ہی مین رہنے
دیا صرف یہودیون اور مختون عیسائیون کو یروسلم سے نکالا اس کلیسیا مین
یہ مارقس نام ایک غیر یہودی اسقوف تہا اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ
سنہ ۷۰ع صفحہ ۶۶ اسکے سوا اعمال ۱۵ باب ۲۲ و ۲۳ مین جو لکہا ہے کہ
رسولون اور بزرگونکی طرفسے انطاکیہ کی کلیسیا کو سب موسوی دستورات
ترک کرکے صرف گلا گھوٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کہانے کی بابت

لکھکر بھیجا گیا تھا وہ خط بھی مجموعۂ اناجیل مین موجود نہین ہے اسواسطے اُس
حکم کا بہت اعتبار نہین پایا جاتا مگر پلوس کے خطونین جو بزعم علماء عیسائی
سنہ ۵۳ء او ۶۰ء عیسوی کے درمیان لکھے گئے اُنین جو صرف ختنہ اور نامختونی
برابر بلکہ ختنہ کو بیضرورت لکھا ہے معلوم نہین کہ اُس مدت تک جبتک کہ ختنہ
کا دستور کلیسیاء یروسلم مین جاری رہا یہ خطوط کہان چھپے رہے جو نامختونی
کی تعلیم کلیسیا مین نہین جاری ہونے پائی اور اسقدر مدت کے بعد یہ سب
خطوط کہان سے نکل آئے جو آدرین قیصر کے ظلم کیوقت نامختونی کی تعلیم
سکہاتے ہوے کام آگئے گویا آدرین بُت پرست کا حکم عیسائی سمجھ کی بموجب
الہام و وحی کے موافق تہا کہ پلوس رسول کی تعلیم کے مطابق نکلا اور
خوبی یہ کہ پلوس مقدّس نے اپنے خطونین ختنہ کو بیکار لکھا ہے اور آپ ہی
دربہ اور لسطرہ مین طمطاوس کا ختنہ کیا تہا (اعمال ۱۶ باب ۱-۳)

نور افشان مطبوعہ ۲۵ مارچ ۱۸۷۵ء صفحہ ۹۵ مین پادری ویری صاحب
لکھتے ہین کہ ختنہ کا عہد ابراہیم اور اُسکی نسل کے ساتھ مخصوص و متعلق تہا
نہ عوام خلایق سے اور نہ شرط نجات محض نشان ابراہیمی ہونے کا مقرر
ہوا تہا۔ کتاب اعمال الرسل مین صرف غیر قومونکی نسبت ممنوع مرقوم
ہوا نہ کہ نسبت یہود کے اکثر یہودی عیسائی ابھی تک اپنے درمیان اُس
عہد کی رعایت کرتے اور رسم ختنہ کو جاری رکھتے ہین اُنکے حق مین انجیل
مین ممانعت کہین نہین آئی انتہی پیدایش ۱۷ باب ۱۲ و ۱۳ سے جہان
لکھا ہے کہ کیا گھر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہین ختنہ

ظاہر ہے کہ نسل ابراہیم کے ساتھ یہ عہد مخصوص تھا بلکہ ہر شخص پر جو خدا پرستوں میں
شامل ہوتا ختنہ واجب تھا اور نصارا کوپٹ (یعنے قبطی) میں طریق سنت (یعنے
ختنہ) کرنیکا جاری ہے انتہی (از سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ء صفحہ ۲۱۴ سطر ۶
ترجمہ تہمبر) بلکہ قدامت اس رسم کی بھی ابراہیم سے پہلے ممالک مصر اور حبشیا
اتھوپیا اور اور ونمین جہان کہ مذہب یہودیونکا شایع نہ تہا پرانے پرانے
مصنفین کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے انتہی (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ تہمبر
صفحہ ۲۱۳ و ۲۱۴) پہر اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۴ مین لکہا ہے قولہ بلکہ زمانہ
حال مین بیچ ولایت مصر کے سنت مسلمانونکی عورتونکے بطریق معالجہ کے
ہوتی ہے۔ اغلب ہے کہ ابتدا مین موافق اُس رسم کے جاری ہوئی ہوگی انتہی
یعنے یہ عورتونکا ختنہ اسلامی شریعت سے نہین کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اور
سب ملکونمین اسکا رواج ہوتا خطا سمجہا جاتا اس سے ظاہر ہے کہ مصر مین
عورتونکا ختنہ از روے شریعت اسلام نہین بلکہ قدیم دستور ملک سے ہے
دوسرے یہ کہ یہ ختنہ جو سنت حضرت ابراہیم کی ہے تو یہودیونمین بھی
عورتونکے ختنے کا رواج نہین ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیم سے
یہ رسم مصر مین رایج نہین بلکہ اُس ملک کے قدیم دستور سے ہے دیکھو
پیدایش ۱۷ باب ۱۰–۱۴

پس یہ عجیب طور مضبوط ایمان کا ہے کہ پلوس نے تو کہا ہی تہا کہ مین ہر طرح کے
لوگونمین انہین سا بنگیا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲۰–۲۲) مگر اور سب عیسائی
جماعت بھی ہمیشہ ایسے ہی چالاک رہے چنانچہ مسیح کی گرفتاری کے وقت

ختنہ عورات

سب ساتھی بھاگ گئے اور ایک یعنے پطرس حواری جو پیچھے پیچھے گئے انکا
حال ان بھاگے ہوؤن سے زیادہ خراب ہوا کہ تین بار اپنے خداوند کا
انکار کرنے بلکہ ایکبار اپنے خداوند کو برا بھی کہنے پڑا (متی ۲۶ باب ۶۹ ـ
۷۵) اور جب رومی فوجکی یروسلم پر آنے کی خبر سنی تب سب عیسائی
یروسلم سے بھاگ گئے اور جب آدرین قیصر نے یہودیون کو ستایا تب اپنے
سارے طور وطریق مذہبی سے بھی دست بردار ہو گئے تاکہ یہودیون سے
مشابہت نرہے یعنے نہ اپنے خداوند کا اُسکے گرفتار ہونے کے وقت ساتھ
دیا اور نہ اپنے خداوند کے گھر کا اُسکی بربادی کے وقت ساتھ دیا کہ پہلے ہی
سے بھاگ گئے اور نہ اپنے خداوند کے دستورات کی حفاظت کی کہ خطرہ
کیوقت بالکل اُنسے دست بردار ہو گئے چنانچہ اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ
ولیم میور صاحب مین لکھا ہے (صفحہ ۸ باب ۱ دفعہ ۱۳) مسیح کے حواریون
اور شاگردون نے ابتک اسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو بالکل نہین
سمجھا تھا اور انکا سست ایمان دنیوی نعمتون اور فائدون کی امید
مین لگا تھا اُسکے گرفتار ہوتے ہی وے سب بھاگ گئے اور پطرس نے جو
عدالت مین گیا وہان اپنے خداوند کا انکار کیا پھر مسیح کی مصلوبی کے بعد
سب بالکل مایوس اور ناامید ہو گئے وہ عمدہ اور عجیب بات جسے عیسیٰ
نے برابر سکھایا تھا ہنوز اُنہون نے نہین سمجھی تھی کہ اسکا مرنا دنیا کی زندگی
اور نجات ہوگی انتہی گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۸
مین لکھتے ہین کہ ......

باوجودیکہ محمدؐ اور عیسیٰ کی ابتدائی تاریخونمین ایسے حالات ہین جنمین عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے ہین جنمین بالکل اختلاف ہے مثلاً عیسیٰ کے اول بارہ مرید ونکو ناتربیت یافتہ اور کمرتبہ مانا گیا ہے بخلاف محمدؐ کے اول مریدونکے کہ بجز آپ کے غلام کے سب لوگ بڑے ذی عزت تھے اور جب وے لوگ خلیفہ اور افسر افواج اسلام کے ہوے تو اُس عہد مین جو کچھ اُنہون نے اعمال کیے اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ اُنمین اول درجہ کی لیاقتین تہین اور غالباً ایسے تھے کہ آسانی دعویٰ کہا جاتا ہے حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۳ دفعہ ۱۸ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء پہر گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲۵ مین لکہتے ہین کہ ....

ساتوین صدی مین عیسائی مصنف بکثرت تھے یہ نہایت عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ اُنمین کسیکو یہ جرات نکی کہ آپکے یا آپکے خلفاء اوّلین کی حیات مین عربکے پیغمبر کی مسائل کے رد کرنے پر قلم اٹھاتے اور مجکو یقین ہے کہ ساتوین صدی کی کوئی کتاب مسائل دین محمدی کے رد مین نہین ہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۷۶ دفعہ ۱۲۵ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء

تعجب کہ حضرات حواریونکے عہد ہی مین جعلی انجیلین تصنیف ہونا شروع ہوگئی تہین جیسا کہ دیباچہ انجیل لوقا ورگلتیونکی اباب ۶ مین ہے

پہر وہی صاحب فرماتے ہین کہ عیسائی اسکو یاد رکہین تو اچہا ہو کہ محمدؐ کے

تحریف نمبر

مسایل نے وہ درجہ نشاء دینی کا آپکے پیرؤن مین پیدا کیا جسکو عیسیٰ کے ابتدائی پیرؤن مین تلاش کرنا بیفائدہ ہے اور آپکا مذہب اس تیزی کے ساتھہ پہیلا جسکی نظیر عروج دین عیسویین نہین چنانچہ نصف صدی سے کم مین اسلام بہت سے عالیشان اور سرسبز سلطنتون پر غالب آگیا - جب عیسیٰ کو صلیب پر لیگئے تو اُنکے پیرو بہاگ گئے - برعکس اسکے محمدؐ کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپکے بچاؤ مین اپنی جانین خطرہ مین ڈالکر کل دشمنون پر آپکو غالب کیا (از حمایۃ الاسلام صفحہ ۷۶ دفعہ ۱۲۳ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء)

لیکن اہل اسلام مین تو حضرات حواریون کے مراتب انبیاء مرسل کی برابر جانتے ہین دیکہو سورہ یٰس رکوع ۲ اذ ارسلنا الیہم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون شاہ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نے اُسکے حاشیہ مین لکہا ہے کہ یہ شہر انطاکیہ تہا حضرت عیسیٰؑ کے دو یار وہان پہنچے شہر والون نے تاالدنے لگے ایک شخص وہان سچے دل سے ایمان لایا پہر تیسرے یار بہی پہنچے - آگے نقل کرتے ہین کہ قوم نے اُس شخص کو شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جیتا اُٹہا لیا انتہی اور تفسیر حسینی مین انکے یہ نام لکہے ہین شمعون (یعنے پطرس) یحییٰ (یعنے یوحنا) توما (یعنے تہوما) انتہی دیکہو متی ۱۰ باب ۲ و ۳ - اور سورہ الصف رکوع ۲ مین ہی حضرات حواریون کی توصیف مرقوم ہے کہ قال الحواریون نحن انصار اللہ تفسیر حسینی مین لکہا ہے گفتند حواریون کہ مائیم ناصران دین خدا وفی الواقع نصرت کردند دین عیسیٰؑ را انتہی

پہر اُسی اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب مین لکہا ہے (صفحہ ۲۰ باب ۲ دفعہ ۵ مطبوعہ سکندرہ اکبرآباد ۱۸۴۸ع) جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا تب بہت مسیحی یروسلم مین پہر آے اسواسطے کہ اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین رہے توبہی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے تہے انتہی

اب دیکہیے کہ اسکے برخلاف ہندی مورخ تواریخ کلیسیا لکہتا ہے کہ جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اسکی عظمت جاتی رہی توبہی بیت المقدس کہتے ہین انتہی اور اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سے ظاہر ہے کہ مسیحی لوگ یروسلم کو اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین رہی توبہی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے تہے انتہی اور فی الحقیقت تمام دنیا کے عیسائی اور یہودی ابتک ایسا ہی جانتے ہین سوا بعض کے جیسے کہ مورخ ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۶ع

رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع جلد ۲ صفحہ ۳۲ مین لکہا ہے کہ ستر برس تک وہی ۲ اسقوف اس کلیسیا (یروسلم) مین تہے (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۶۵ مین ان دونون اسقوفونکے نام یعقوب اور شمعون لکہے ہین) اُسکے بعد بیچ برس کے عرصہ مین تیرہ اسقوف ملقب بہ اسقوف ختنہ رہے اور یہ خطاب ختنہ کی یہودی رسم اُنکی جماعتونمین جاری رہنیسے تہا یہوداہ جو انمین پہلا تہا نہایت بیجا ساتہہ برکوکب کے فتنہ مین مارا گیا اسوقت یہودیونکے تمردی اور بلوے سے بازنرہنیکے سبب آدریان شہنشاہ کے عہد مین یروسلم دوبارہ غارت کیا گیا اور اسقوف ختنہ کا سلسلہ تبہی سے منقطع ہوا انتہی مگر بعض عیسائیون نے اپنے قدیم دستورات مذ

فصل چہارم

کو چہوڑا اور رسومات موسوی ختنہ وغیرہ کو ادا کرتے رہے اور صوبہ پریا مین اپنی جماعتین قایم کین تہین یہی عیسائی جماعتین ابیونی فرقہ کہلاتین (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۷) کیونکہ جب ہیرودیس مرگیا اُسکے تین ۳ بیٹے تہے اُسکی بادشاہی تین حصے مین تقسیم ہوگئی یعنے ریاست یہودیہ اور ادومیہ اور سامریہ ارکلاوس کے ورثہ مین آئی اور بیت عینا اور تراخوتیس وغیرہ فیلپوس کے اور گلیتیہ اور پریا انطپاس کے یہ سب بیٹے عرف مین ہیرودیس کہلاتے تہے اور وہی ہیرودیس ہین جنکا ذکر اکثر انجیل مین اور رسولونکے اعمال مین مندرج ہے (از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹) یہ ارکلاوس ہی (جو یہودیہ کا حاکم تہا) اپنے باپ کی مانند ظالم تہا چنانچہ عید فصح کے دن ایکدفعہ اُسنے تین ہزار آدمیونکو قتل کیا تہا جب نو ۹ برس حکومت کر چکا اگستس شاہنشاہ نے اُسے ان بدذاتیونکے سبب ملک یہودیہ سے خارج کیا اور ملک گال کو جو بالفعل فرانس کہلاتا ہے بہیجا وہ اسی ملک مین مرگیا (رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۰) اور یہودیہ روم کا ایک صوبہ ہوگیا تہا۔

اسی ابیونی فرقہ کا عقیدہ یہ تہا کہ مسیح کو محض آدمی جانتے تہے (از رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۷) اور اسی ابیونی فرقے کے لوگ صرف متی کی انجیل کو قبول کرتے تہے (ایضاً رومن تواریخ صفحہ ۹۷) یعنے عبرانی انجیل متی کو وہ مانتے تہے (دیکہو موشیم کی تاریخ جلد ا مطبوعہ ۱۸۳۲ء) اور نسب نامہ اُس انجیل مین نہ تہا اور یہی ابیونی فرقہ پلوس کے نامجات کو رد کرتا تہا اور پلوس کو توریت سے پہرا ہوا کہتا تہا (از تفسیر لارڈنر مطبوعہ ۱۸۲۷ء جلد ۸ صفحہ ۳۸۳) اسکی وجہ یہ ہے کہ

کہ ابیونی فرقہ کے لوگ شریعت موسوی پر عمل کرتے تھے اور پلوس کے خطوں میں
ختنہ وغیرہ سب موسوی دستورات پر عمل کرنیکی ممانعت ہے دیکھو گلتیو نکا ۳ باب ۲ و ۳
و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۹ وغیرہ واضح ہو کہ انجیل میں جو خط یہوداہ حواری کے نام سے
کہلاتا ہے وہ قدیم زمانہ میں اسی یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کا سمجھا جاتا تھا (دیکھو
تواریخ بیبل مطبوعہ ۱۸۵۰ع) اس یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کے مارے جانیکا حال
اسطرح رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۰۶ میں لکھا ہے کہ ملک یہودیہ میں ایک شخص برکوکب
نامی نے اپنکو مسیح ظاہر کیا اور اکثر یہودیوں نے اُسکو قبول کرلیا اور وے روم کی
سلطنت سے باغی ہو کر چاہتے تھے کہ عیسائی بھی اُنکے شامل ہو جائیں مگر انہوں
نے انکار کیا تب جسقدر عیسائی گرفتار ہو سکے برکوکب نے سخت عقوبت کر کے سبکو
قتل کروایا بعد اُسکے روم کی فوج نے اُسکو مغلوب کر کے مار ڈالا اور یہودیوں میں
سے بہت کو مارا اور اس وہم سے کہ عیسائی بھی یہودی ہیں اُنمیں سے بھی اکثروں کو
مارا انتہی اُسیوقت سے عیسائیوں نے یہودیوں سے مشابہ نہونے کیواسطے ختنہ
وغیرہ یہودی دستورات کو ترک کر دیا پھر ولیم میور صاحب کی اُسی اردو
تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰ دفعہ ۲۳ میں لکھا ہے ایشیاے کوچک یعنی مشرق کے مسیحی
عشاء ربانی کیواسطے عید فصح کو وقت مقرری یہودیونکے یعنے اُنکے پہلے مہینے کی
چودہویں دنکو مانتے تھے اور تین روز بعد بلا لحاظ دنکے مسیح کے پھر جی اُٹھنے کی
عید کی تعظیم کیا کرتے تھے برعکس اسکے مغرب کی جماعتیں جی اُٹھنے کی عید
ہمیشہ اتوار اور اُس سے دو دن پیشتر یعنے جمعہ کو فصح مسیحی مقرر کرتے تھے الغرض
پچھم کے مسیحی قید جمعہ اور اتوار اور پورب والے بلا تعین دنکے یہودی مہینے کی

تاریخ مانتے تھے انتہی اس سے ثابت ہے کہ نہ صرف یروسلم کی کلیسیا بلکہ اُسکے بعد بھی سیکڑون برسون تک اُن تمام دُور دُور ملکونکے عیسائیوں مین شریعت موسوی کے دستورات مانے جاتے تھے مگر اب کسی پراُسٹنٹ عیسائی کو عید فصح مانتے اور دیکھا اور ختنہ وغیرہ کا تو نام بھی نہین ہے پس یروسلم کی بربادی اگرچہ اُنکی پہلی جماعت عیسائی یعنے کلیسا یروسلم کا کہ جسمین یہودی دستورات سب جاری تھے خوشی اور فلاح مذہب کا باعث نہوئی ہو مگر اس زمانہ کے عیسائیونکی کہ جو سب شرعی تکلیفات سے اپنکو آزاد جانتے ہین البتہ خوشی کا باعث ہوئی لیکن لوقا ۱۳ باب ۱-۵ مین ایکدفعہ کا ذکر لکھا ہے اُسوقت بعضے حاضر تھے جو اُسے (یعنے مسیح کو) ان گلیلیونکی خبر دیتے تھے جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیونکے ساتھ ملایا تھا (یعنے قربانی گزرانتے وقت ہیکل مین اُنہین قتل کیا تھا) یسوع نے اُنہین جواب دیا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ گلیلی سب گلیلیون سے زیادہ گنہگار تھے کہ ایسا دُکھ پایا مین تمسے کہتا ہون نہین پر اگر تم توبہ نکرو سب اسیطرح ہلاک ہوگے یا وے اٹھارہ جنپر سلوام مین بُرج گرا اور دب مرے کیا سمجھتے ہو کہ وے یروسلم کے سب بسنے والون سے زیادہ گنہگار تھے مین تمسے کہتا ہون نہین پر اگر توبہ نکرو تم سب اسیطرح ہلاک ہوگے انتہی پس اے آدمی کوئی کیون نہو جو الزام لگاتا ہے تجھکو کچھ عذر نہین کیونکہ جس بات مین تو دوسرے کو الزام لگاتا آپ کو مجرم ٹھہراتا ہے (رومیونکا ۲ باب ۱) پھر اُسی اردو تواریخ کلیسیا مین لکھا ہے (صفحہ ۳۰ دفعہ ۸) الغرض یروسلم اور ملک یہودیہ کی کلیسیا کی اتنی ہی خبر معلوم ہوئی لیکن اس خبر سے جو فی الحقیقت بہت کم اور ناتمام ہے اسقدر دریافت ہوا کہ یہودیون مین عیسوی مذہب نے بتدریج و

واہستگی رواج پایا اور آخر کو کم ہیلا یہہ بات جسٹن شہید کے بیان سے جو یہودیہ کے
قرب وجوار ملک سامریہ کا ساکن اور مسیح کے بعد دوسری صدی مین عیسائی ہوا
تہا زیادہ تر ثبوت پاتی ہے اور وہ اُس نواح مین اور اُس زمانیکی بابت گواہ
معتبر اور شاہد عادل ہے اُسکی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیہ اور سامریہ کے
علاقہ مین بہ نسبت اور قوم اور ملکون کے عیسائی تعداد مین تہوڑے اور ایمان مین
کم مستحکم اور مضبوط تہے انتہی اور اسیطرح دوسری اور تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۵۷ع صفحہ ۹۷ مین ہے
اس بیان سے کئی باتین ثابت ہوتی ہین (۱) یروسلم کی کلیسیا کے دستورات
سے جو حواریونکے زمانہ مین جاری تہے اس زمانہ کے عیسائیونکو بخوبی اطلاع نہین ہے
اور یہہ جو کچہہ کہ بعض دستورات یہودی جیسے کہ ختنہ وغیرہ کا اُن عیسائیون مین باقی
رہنا لکہا ہے بہت کم بیان ہے غالباً اُنکے عقاید بہی اس زمانہ کے عیسائیون سے
مختلف تہے کہ جنکی اُن تک خبر نہین پہنچی (۲) یہودیون نے اُس زمانہ کے بعد
جو جو عقاید کہ عیسائیون مین رایج ہوئے اُنہین منظور نہین کیا اور نہ آپ اُس مذہب
مین شامل ہوے چنانچہ یہہ بات اُس قول سے جو لکہا ہے کہ آخر کو کم ہیلا ظاہر
ہے (۳) یہہ جو لکہا ہے کہ ایمان مین کم مستحکم اور مضبوط تہے اس سے ثابت ہے
کہ یروسلم کی کلیسیا کے عیسائی اس زمانہ کے عیسائیونکا سا عقیدہ نہین رکہتے
تہے شاید حضرت عیسیٰ کی نسبت اُنکا عقیدہ یہی نہ تہا جو اس زمانہ مین عیسائیون کا
عقیدہ ہے تب ایمان مین کم مستحکم اور مضبوط سمجہے گئے۔

پس شہر یروسلم ایلیہ نام سے قسطنطین کے عہد تک نامزد رہا یعنے سنہ ۳۰۶ مسیحیہ تک
اُس زمانہ مین والدہ قسطنطین ہیلینہ نام نے جو مشہور مسیحی تہے قبل سنہ ۳۲۶ مسیحیہ مین

مسیحی کے ملک یہودیہ اور یروسلم مین بہی کئی ایک گرجے تعمیر کئے انتہی (الکتاب کے
مقامات المعروف صفحہ ۱۹) اسوقت سے عیسائی حکومت یروسلم مین قایم ہوئی
کیونکہ قسطنطین شاہنشاہ روم عیسائی ہوگیا تہا اور مین تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۹
اسکا حال عیسائی علمار کی معتبر کتابون مین اس طرح پر ہے کہ جب قسطنطین
بادشاہ نے اپنے خسر کو مار ڈالا اور طبیعت پر کچھ گہبراہٹ اور بیچینی ہوئی اور اسکے
کاہن نے اسکا قصور معاف نکیا تب لاچار ہوکر اُس نے عیسائی پادریون کو
بلوایا انہون نے کہاکہ اگر آپ عیسائی ہوجائین تو ہم ابھی آپکا قصور معاف کئے
دیتے ہین (یہہ دستور گناہ بخشنے کا یوحنا ۲۰ باب ۲۳ کے بموجب رومی کلیسیا
مین سیکڑون برسون سے جاری ہے) یہہ سنکر قسطنطین عیسائی ہوگیا اور عجب
طرحکا عیسائی ہوا کہ پہلے ہی اُس نے اُس کاہن کو جسنے اسکے گناہ معاف
کرنیسے انکار کیا تہا مروا ڈالا پہر اپنی بی بی فاسته اور اپنے بیٹے کرسپوس کو
اور دونون بہنوئیون اور چہوٹے بہانجے اور بہتیرے دوست آشناؤنکو قتل
کیا (اف ہالکس صاحب کا دورات کا مباحثہ اور تذکرۃ الکاملین مصنفہ نامور
ریاضی دان عیسائی بابو رامچندر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۳۲-۳۴
بابو رامچندر صاحب عیسائی تذکرۃ الکاملین کے صفحہ ۳۳ مین یہہ ہی لکہتے ہین
کہ قسطنطین سنے اپنے سالے کو اور اپنے داماد وسی نس کو گرفتار کرکے مروا ڈالا
انتہی یہہ وہی کانسٹن ٹین یعنے قسطنطین ہے جسنے شہر قسطنطنیہ کی بنیاد ڈالے
اور آباد کیا اور دار الخلافت ملک روم کا شہر روم قدیم سے اُٹہا کر شہر قسطنطنیہ
مین مقرر کیا (از تذکرۃ الکاملین مصنفہ بابو رامچندر عیسائی مطبوعہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۳۱

(۳۲۲) مجلس نیس اسی نے جمع کی تہی تاکہ اریوس کی تعلیم کا جو مسیحؑ کی الوہیت سے انکار رکہتا تہا فیصلہ کیا جاے کیونکہ اریوس نے مسئلہ انکار الوہیت مسیحؑ کو دونون یوسی بیوسون اور اور علماء کی مدد سے خوب پہیلانا شروع کیا تہا اور اتہانیسیس اُسکا مقابل ہوا تہا تب قسطنطین نے یہ مجلس جمع کی چنانچہ اسی مجلس مین ۱۳ بشپون اور بہتیرے پادریون نے بہی تثلیث سے انکار کیا اور بعضے لوگ تثلیث کے تو قایل ہوے مگر حضرت مریم کو بجاے روح القدس کے داخل کرتے تہے اس سبب سے اُن لوگونکا نام مریانائٹ رکہا گیا تہا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے انکار کریگا اُسکا مال ضبط ہو کر جلاوطن کیا جایگا تب اکثرون نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کر دئے سو اُسوقت سے تثلیث قایم ہوئی اور اتہانیسیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا (سیل صاحب) مگر اریوس کے مرنیکے بعد تک اُس تعلیم کے مباحثہ کا آخر نہوا چنانچہ شاہنشاہ کانسٹن تیوس نے اریوس کی تعلیم کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسین سنہ ۳۵۴ع و ۳۵۵ع کو آرلس اور میلن شہرونمین جمع ہوئین اُنمین سے اکثر لوگ اُس تعلیم کو قبول کرتے تہے - اسی دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستاے گئے بلکہ جان سے بہی مارے گئے اور بڑی خونریزی کی لڑائیاں ہوئین اریوس کی تعلیم اُسکے پیچہے بلکہ جو سو برس تک گاتہی انگو دیمی قومون کی لوگونکے درمیان جاری ہوئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۴۹) اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۱۴۴ مین لکہتے ہین کہ اس مجلس نے پہلے پہل سنہ ۳۲۴ع مین حضرت مسیحؑ کی خدائیکا مسئلہ نکالا ہے اور اسی بادشاہ کے عہد مین یوسی بیوس اور مخالفین کی معرفت مسیحؑ کی

پیدایش کے سنہ ابتدائی عالم سے ۳۹۹۹ قرار دئے گئے انتہی از کتاب انگریزی جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۴۴) اور چونکہ سنہ عیسوی چار ہزار چار پیدایش عالم سے شروع ہوتی ہین دیکھو حاشیہ متی ۲ باب انجیل مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ء و حاشیہ کتاب پیدایش ۱ باب ۱ مطبوعہ ایضاً اس حساب سے سنہ عیسوی حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے چار برس بعد شروع کئے گئے ہین تو عمر حضرت عیسیٰ کی ۳۷ برس قرار پاتی ہے حالانکہ سب عیسائی علما کا اتفاق اسی پر ہے کہ حضرت عیسیٰ کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تھی اسکی تشریح مین پادری نکلس صاحب مشنری لکھنؤ اپنی کتاب موسوم بہ اصلاح سہو مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنؤ باہتمام پادری مسور صاحب ۱۸۷۱ء صفحہ ۱۰۱ مین جان ڈیون پورٹ صاحب کا قول اوّل لکھکر اُسکا جواب لکھتے ہین چنانچہ قول ابتدا سنہ چھ سو عیسوی تک سال ولادت خداوند یسوع معلوم تھا کہ تعین تاریخ واقعات مین بکار آمد ہوتا یہانتک کہ اکزی کسس دونیسی وس ایک رئیس رومی نے سال عیسوی کو رواج دیا (جواب) انجیل لوقا ۳ باب ۱ سی خداوند مسیح کی ولادت کا سال صاف معلوم ہوتا ہے یعنے قیصر طبریوس نامی بادشاہ روم کی سلطنت کے پندرہوین برس مین یوحنا اصطباغی نبوت کرنے لگا اور خداوند مسیح چھ مہینے بعد اسی خدمتگزاری مین داخل ہوا بموجب اسی باب کے ۲۳ آیت کے وہ تیس ۳۰ برس کا تھا پادری موصوف کا کام یہہ تھا کہ اُسنے اپنے دنون رومیونکی تواریخ سے حساب کیا کہ خداوند مسیح کی ولادت سے اُسوقت تک کتنے سال گزر گئے تاکہ تاریخ سنہ عیسوی مقرر کرین لاکن چار برس کی غلطی ہوئی کہ فی الحقیقت ٹھیک حساب کیموافق اُسکی

فصل چہارم

ولادت چار برس پیشتر ہوئے پس انجیل مین اسی سال کا صاف بیان ہے اور
جو چار برس کا فرق ہے سو پیچھے حساب کی اصلاح سے ظاہر ہوا انتہی مفتاح التواریخ
کے صفحہ ۳ مین ہے تاریخ عیسوی کہ حالا رایج العصر ہست چہار سال و ہفت روز بعد
از ولادت آنحضرت بمہارت آوردہ اند آنخداوند بسی ام سالگی شروع بدعوت
خلق نمود چون ہفت سال بدعوت خلایق پرداخت و از عمرش سی و شش
سال و سہ ماہ گزشت پنطوس پلاطوس بادشاہ یہودیہ او را مصلوب ساخت
و این سانحہ پر الم بروز جمعہ سیوم ماہ اپریل سنہ ۳۳ سی و سہ عیسوی آن روز کہ عید
فصح یہودیان بود بوقوع آمد انتہی

واضح ہو کہ یہ جان ڈیون پورٹ صاحب وہی ہین جنکی کتاب کا ترجمہ دہلی مین
موید الاسلام اور لکھنؤ مین ظاہر الحق مطبوع ہوا اور جنکی نسبت پادری نکلس صاحب
اپنی کتاب اصلاح سہو کے شروع مین لکھتے ہین کہ جان ڈیون پورٹ صاحب
کی تصنیف کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان مین بنام ظاہر الحق ہوا جسکی غرض
حضرت محمد پیغمبر اسلام اور قران کی معذرت ہے یہ تصنیف دونون قوم یعنی عیسائیون
اور اہل اسلام کی نظر مین غیر معمول اور تعجب انگیز ہے یعنی مسیحی اپنے مذہب کے
قدر دان ہین اس تصنیف سے واقف ہو کر غم کہاتے اور بیزار ہوتے ہین کہ انکے
ایک انہین سے جسنے عیسوی مذہب مین تربیت پائی اور اب تک عیسائی کہلاتے ہین
اسلام اور اسکے بانی کا حافظ اور مددگار ہوا اہل اسلام انکی برابر متعجب ہو
اپنے طریقے کے ایسے غیر مترقب اور سرگرم حامی اور خیر خواہ سے مسرور ہوتے
یہ سمجھکر کہ تصنیف مذکورہ کے ذریعہ سے انکی ملت کی فضیلت اور رونق آشکار

ہوئی مگر راقم بافسوس اعتراف کرتا ہے کہ ان ایام مین فرنگستان کے بہت علما
وفضلا صاحب موصوف کیطرح طریق حق سے منحرف ہوے انتہی پس جان ڈیون
پورٹ صاحب کے قول اور پادری فکس صاحب کے جواب سے تعین سنہ عیسوی
زمانہ سنہ چھ سو عیسوی سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر قسطنطین اول کیوقت سے ہو تو
بہی چوتہی صدی عیسوی مین کچھ کلام نہین ہے اور اُس بادشاہ کا بیٹا کا قسطن
ٹین ثانی بہی دیندار اور بُت پرستی سے بیزار تہا اور قسطنطین اول کی والدہ ہیلنی جو
اسی برس کی تہی اور عیسائی مذہب مین دیندار مشہور تہے یروشلم کا حج کیا اور
وہان جا کر گرجے بنوائے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲) اس سے پیشتر
سب رومی بادشاہ بُت پرست تہے لیکن جولین قیصر کیوقت مین جو کا نسٹن
ٹین ثانی کا جانشین تہا پہر روم مین بُت پرستی کا رواج ہو گیا مگر اسکے بعد عیسائی
دین کی بنیاد رومی شاہنشاہو مین پڑ گئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۹) بہی
سنہ ع کے قریب شمالی اطراف کی کئی وحشی قومین سلطنت روم پر چڑہ کے آ
قابض ہوئین یہہ قومین بُت پرست اور نہایت بیعلم اور وحشی تہین اور
جہان کہین اُنکا غلبہ ہوا اُنہون نے سارے مدرسون اور کتب خانون اور
علم و دین کے مکتوبون اور نوشتون کو بہسم کر ڈالا (یعنے جلا دیا) اس بڑی آفت
کے سبب اُن سارے ملکون کے اوپر بے علمی کی راتون رات کی تاریکی کئی صدی
زمانہ تک چہائی رہی اور مسیحی ایمان کا ایک بڑا تبدل ہو گیا اسی زمانہ کے بیچ دین محمدی
شروع ہوا انتہی (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۲۹ حصہ ۲ باب ۱
ومطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۳۰) ۴۰۸ع سے ۴۱۰ع تک الارک نے تین دفعہ

انکی پرچڑہائی کی آخر وہ شہر روم کو قبضے مین لایا اور اُسکے باشندونکو مارا اور مکانونکو
جلا اور مال و اسباب کو لوٹ کے شہر کو ویران کیا مگر مسیحی لوگ اور اُنکے مکانات
اس تباہی سے بچ گئے اتنے مین سُوے وی اور وانڈل اور الانی اور برگنڈی
وغیرہ ایمانی فرقون نے ٹڈیہی کی مانند ملک فرانس پر اوترکے جو کچھ اُنکے سامنے
پڑا سب چاٹ لیا اُنہون نے رہین ندی پر کے اچھے شہرونکو نیست و نابود کرکے
کئی ہزار مسیحیون کو تلوار سے قتل کیا ملک اسپین مین بہی اُنہون نے ویسی ہی
سختی کرکے اسقوفون اور پادریونکو قتل کر عیسائی جماعتونکو پراگندہ کیا اُنہون
جن ملکونکو مغلوب کیا تہا اُنہین چٹہی ڈالکر بانٹ لیا ملک گال سُوے وی اور
وانڈل لوگونکو ملا الانیون نے ملک پُرتگال کو لے لیا اور باقی ایمانی فرقون نے
اسپین کو بسایا۔ سنہ ۴۵۰ع کے قریب ھُن لوگ بحیرہ آشف کے اوتر کوہ قاف
پرسے اوترکے یورپ کے تمام ملکونپر پہیل گئے اُنکا راجہ اٹلا کوتاہ قد اور بدنکا
دُبلا تہا لیکن ایسا بہادر اور ظالم کہ جہان کہین جاتا سب لوگ اُس سے ڈرتے
رہتے اُسنے آپکو خدا کا کوڑا کہا اور جو لوگ خدا سے نہین ڈرتے تہے وہ بہی اُس سے
ڈرے وہ تخمیناً چار لاکہہ سپاہ کی ایک بڑی فوج لیکر چلا تا مارتا ڈینوب ندی کے
کنارے کنارے چلا آیا۔ اور جہٹ پٹ رومیون اور وسگوتہون کی ملی ہوئی
فوجونکا مقابلہ کرنے کو چلا۔ سنہ ۴۵۱ع مین ایسی بڑی لڑائیان جنہین ملک کے
ملک آپسمین لڑے واقع ہوئین اُسمین تہیوڈورر راجہ خود اور ایک لاکہہ ساٹہہ
ہزار آدمی قتل ہوے اور اٹلا اپنی تمام فوج سمیت ملک کو آگ اور تلوار سے
تباہ کرتا ہوا روم کیطرف بڑہ چلا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳) سنہ ۴۵۲ع

مین وانڈل لوگونکے راجہ جنیسرک نے اُس شہر پر چڑہائی کی اور جب کوئی
اُسکا سامہنا کر سکا تب وہ اور اُسکے سنگدل سپاہی چودہ دن تک لوٹ پاٹ
کرتے رہے اُسوقت طرح بطرح کے بیش قیمت چیزین عمدہ کاریگرونکی جو اُس قدیم
دار السلطنت مین تہین خصوصاً کپیٹول نام جوپیٹر دیوتا کا چمکدار مندر جسکی چہت
سونیسے منڈہی ہوئی تہی اور وے پاک برتن جنکو طیطس شہنشاہ یروسلم کی
بڑی ہیکل سے لوٹ لایا تہا وانڈلون نے سب کو توڑ پہوڑ ڈالا یا کرتاگو شہر مین
لیجاکے رکہا۔ اور ۴۱۰ع مین رومیون نے انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ وغیرہ کو چہوڑ
دیا تہا رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۱۳۱ سے ۱۳۴ تک اُسکا مفصل بیان ہے۔

رکن پنجم

الغرض جیولین قیصر نے یروسلم کیجانب دوربین لگائی یعنے متوجہ ہوا ہندی تواریخ
کلیسیا صفحہ ۷۴ مین لکہا ہے جیولین قیصر نے انجیل لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی اُس
پیشین گوئی کہ جب تک قومونکا وقت پورا نہو یروسلم قومون سے روندا جائیگا۔
جہٹلانے کے لئے یروسلم کی ہیکل کو پہر بنوانیکا ارادہ کیا لیکن جسکی (یعنے مسیح کی)
حقارت وہ کیا چاہتا تہا وہ اُس سے زبردست تہا اور اُسکے ارادہ کو باطل کیا
جب مزدور ہیکل کے نیو کو کہودنے لگے تب آگ کے لوؤن نے زمین سے پہوٹ کر
انہین اُس کام سے روکا اور جب اُنہون نے بار بار بیکار مشقتین اُٹہائی تہین
لاچار ہوکر اُس کام سے ہاتہہ اُٹہایا انتہی

یہہ ماجرا چوتہی صدی (یعنے ۳۳۶ع) مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۲۳ مین

گزرا لیکن پھر قریب اسیقدر مدت کے بعد جب حضرت عمر فاروق رضؓ نے اُسے تعمیر کیا
اور اُسی جگہہ پر اسلامی مسجد بنی وہ پیشین گوئی باطل یا غلط ہوگئی اور کوئی
آگ کی لور مکے کونہ نکلی حضرت یسعیاہ نبی نے اسکی بابت یہہ پیشین گوئی کی
ہے (یسعیاہ ۳۳ باب ۱۴ و ۱۵) صیحون مین گنہگار ترسان ہین خوف نے
ریاکارون کو سراسیمہ کیا ہے کہ کون ہم مین سے اُس مہلک آگ پاس رہے گا اور
کون ہم مین سے ابدی شعلون پاس ٹہریگا وہ جو راستی سے چلتا ہے اور سیدھی
باتین کرتا ہے جو اُس سود کو جو جور وجفا سے حاصل ہونا چیز جانتا ہے جو رشوت
کے علاقہ سے اپنا ہات کھینچتا ہے الخ اُردو مع جیل چھاپہ مرزا پور ۱۸۵۵ع یہان
سود کی بابت جو لکھا ہے کہ جو جور وجفا سے حاصل ہوا الخ اس سے کوئی یہہ
نہ سمجھے کہ غیر جور وجفا کا سود جائز ہوگا بلکہ یہہ طرح کے سود کی صفت ہے کیا کوئی
کہہ سکتا ہے کہ زنا عورت سے زبردستی حرام اور رضامندی سے جائز ہے
اسیطرح سود کا بھی حال ہے خواہ ظلم سے ہو خواہ رضامندی سے بلکہ عہد عتیق
مین تو سود کا لینا اور دینا دونون حرام لکھا ہے دیکھو یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ مین ہے
تو نہ سود پر قرض دیا اور نہ قرض لیا تو بھی لوگو مین سے ہر ایک مجہپر لعنت کرتا
ہے اسیطرح خرقیل ۱۸ باب ۸ و ۱۷ انحمیاہ ۵ باب ۱۰ اخروج ۲۲ باب ۲۵ احبار
۲۵ باب ۳۶ و ۳۷ استثنا ۲۳ باب ۱۹ امثال ۲۸ باب ۸ اوّل سموئیل
۸ باب ۱۳ اور ہر سود کہ جو جور وجفا سے حاصل ہوتا ابتدا مین رضامندی
سے قرار پا چکتا ہے اگر ایسا نہو تو اُسے سود کیون کہین بلکہ وہ تو لوٹ ہوجاے
پھر یہہ کہ ہر طرح کے سود کا ایکہی نام ہے یعنے جو رضامندی سے حاصل ہوا اُسے

جواب دوم

سود کہتے ہین اور جو جور و جفا سے حاصل ہو اُسے بہی سود کہتے ہین پہر یہہ ہے کہ سود کسی
طرح کا ہو جب اُسکے ادا کرنے مین انسان مجبور ہوتا ہے بے تامل عدالت سے اُسکا
گہر نیلام کرتے یا اُسے قید کرنیکا حکم ہو جاتا ہے پس وہ کونسا سود ہے جو اس صفت سے
خالی ہے

طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی تفسیر مین یون لکہا ہے
قولہ جیولین رومی بادشاہ نے عیسائی دینکا دشمن ہو کر ہیکل کے پہر بنانے اور
یہودیون کو وہان بسنے کی ترغیب دینے مین کوشش کی تاکہ جان بوجہ کر اس
پیشین گوئی کی حقارت کرے لیکن یہہ بیدینی کی محنت اُسکی برباد ہوئی کیونکہ
آگ کے شعلون نے زمین سے نکلکر کاریگرون کو ہلاک کر دیا تہا اُسکے بہت دنون
بعد بڑی بڑی کوشش اور بہت خونریز لڑائیان ہوئین (یعنے صلیب کی اردو کی
لڑائی یروسلم پر مسلمانون سے) تاکہ اس پاک شہر کو کافرون (یعنے مسلمانون
کے ہاتہہ سے نکالکر عیسائی حکومت قایم کرین لیکن کامیاب نہوے اور مسلمان
جو کہ بُت پرستون سے کم نہین ہین اُسپر قابض رہے۔ غیر قومونکے زمانہ سے مراد
وہ زمانہ کہ جس مین غیر قومونکو یروسلم پر قابض ہونے کی اجازت ملی یعنے جبکہ ہو دگی
عیسائی ہون تب اُنکا زمانہ پورا ہوگا اغلب ہے کہ یہودی بحال ہونگے اپنے ملک
مین اور جو انہین رہ سکتے ہین اُنسے بدلہ لیا جائیگا۔ یہہ باتین اُسوقت کی بابت
پیشین گوئی کرتی ہین کہ جب عیسائی دین کی دعوت تمام قومونمین شروع
ہو جائیگی یا وہ زمانہ مراد ہے جو مقرر ہے کہ غیر قومین یا سب قومین کلیسیا مین
شامل ہو جائنگین جب وہ زمانہ قریب آئیگا تب یہودی اس پاک شہر پر قابض

ہونگے یہہ پیشین گوئی گیا ہی پوری ہوئی ہے کہ ہم اُسے کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے ہین الخ

کاش کہ علماء عیسائی دین اسلام کے اصلی حالات سے تہوڑا بہت بہی واقف ہوتے تو کیا ممکن تہا کہ ایسی واضح دلیلین اپنی ہی کتابون سے پاکر پہر نصرانی مذہب کا نام ہی کبہی زبان پر لاتے ۔ چہ جائے اسکہ اُسی کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے اُسی ہیکل کی بنیاد پر اب تک ساڑہے بارہ سو برس سے زیادہ گزرے ہین کہ حرم شریف اور مسجد الصخرہ کی بڑی عالیشان عمارت حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رض خلیفہ اسلام اور صحابی حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام کی تعمیر کروائی ہوئی موجود ہے پادری شیرنگ صاحب رسالہ الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۳ مین لکھتے ہین کہ جسوقت عمر رض نے یروسلم کا محاصرہ کرکے اُسے لیلیا اُسوقت عیسائیون کے بطریک یعنے امام سے عرض کی کہ مسجد کیواسطے کونسی جگہہ بہتر ہے بطریک موصوف نے سلیمان کی ہیکل کی اوجاڑ جگہہ کو دکہایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسطرح مسجد مذکور تعمیر ہوئی انتہی

یہہ عرض کرنیکا لفظ اس مقام پر پادری شیرنگ صاحب کے قول مین سخت بیمحل پایا جاتا ہے لیکن یہہ عرض کرنا شاید ایسا ہو جیسے خدا فرماتا ہے انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض والجبال یعنے البتہ ہمنے پیش کیا امانت کو آسمان اور زمین اور پہاڑ و نپر (آخر سورہ احزاب) از دین حق کی تحقیق مطبوعہ لدہیانہ امریکن مشن پریس ۱۸۷۱ع صفحہ ۵۶ ۔ پس اگرچہ جولین قیصر کے لوگون کو ہیکل کے نیو سے شعلون نے نکلکر باز رکہا لیکن مسجد الصخرہ بے کسیطرح کی روک ٹوک کے تعمیر ہوئی اور نہ صرف یہی

مسجد صخرہ

بلکہ عیسائیونکے بطریک یعنے امام نے خود ہیکل کی بنیاد پر مسجد اسلام کا بنا بہتر بتلا کر
پیشین گوئی کو باطل کیا کیونکہ یہودیونکا اب تک وہی خراب حال موجود ہے اور ہیکل
تعمیر ہو گئی پہر یہہ کہ اگر مسلمان لوگ کافر اور بت پرست ہیں مگر عیسائی لوگ تو غیر
قوم ہیں بلکہ وہ اپنے نزدیک خدا کے فرزند ہیں انہون نے بہی تو شیوع اسلام سے پیشتر اور چند سال
صلیب دارون نے بہی وہان عیسائی حکومت قایم کی تہی اگرچہ خدا کی قوم مین
ہونیکا دعوی کرنیکے باوجود وہ خدا کے گہر مین رہنے نپاے پس اگر یہہ خدا کے فرزند
ہین تو اُس فرزند کی مانند ٹہرے جسے باپ نے عاق کر کے گہر سے نکالدیا ہو الحاصل
اگر اُس پیشین گوئی کو سچا کہین تو عیسائیونکو غیر قوم یعنے بت پرست وغیرہ کہنے پڑینگا
اور اگر عیسائیون کو خدا کی قوم اور خدا کے فرزند کہین تو اُس پیشین گوئی کو جو کاملیت
ثبوت عیسائی صداقت کا ہے باطل کہنے پڑیگا اور اگر ان دونون باتون مین سے کچہ
نہ کہین تو ان مفسّر صاحب کو جہوٹہا کہنے پڑیگا کیونکہ یہودیونکی نسبت بہی تو عیسائیون
کو یروسلم مین قابض ہونیکا تبہی گمان ہے کہ جب وہ عیسائی ہوجاوینگے پس جب عیسائی
ہی تہے یروسلم پر چڑہائی کی تہی تب کیون ناکام رہے لیکن اسکا تُصاحب مفسر انگریز
کیطرح ہم انہین کافر اور بُت پرست کہنے کی حاجت نہین رکہتے للہ حمد من قال
اگر ملا جلالم گفت کافر ہ درونے راکجا باشد فروغے ، مسلمان گفتنش اندر مکافات ، دروغے
راجزا باشد دروغے ، عیب نہ لگاؤ کہ تمپر عیب نہ لگایا جاے کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتے
ہو اُسیطرح تمپر بہی عیب لگایا جاینگا اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی پیمانہ سے تمہارے
واسطے ناپا جاینگا متی ۷ باب ۱ و ۲ اسکے سوا پیشتر تو اُس پیشین گوئی کا بطلان صرف
ایکس ہی والون کو معلوم تہا مگر صلیب دارونکی لشکر کشی نے تمام عالم پر اس

پیشین گوئی کا بطلان ظاہر کر دیا مصرع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا
پس اگر بقول انگریزی مفسر اسکاٹ صاحب کے جب یہودی بحال ہونگے تب یہہ
پیشین گوئی پوری ہوگی تو معلوم ہوا کہ یہہ پیشین گوئی اہل اسلام کی بابت تہی
کیونکہ جب حکومت اسلام یروسلم اور اُسکے سارے ملکون پر پہیل گئی تب وہ عبادتخانہ
بہی تیار کیا گیا اور اُسکی تیاری مین کسیطرح کی روک ٹوک نہین ہوئی اور عیسائی
دین بہی ہنوز تمام قومون مین نہین پہیلا تہا کہ پیشین گوئی پوری ہوگئی پس اگر اسے
پیشین گوئی کہنا چاہئے تو اسلام کی بابت ہے اور اگر اسلام کی بابت نہین تو
یہہ پیشین گوئی باطل ٹہرتی ہے اب لحاظ کیجئے کہ طامس اسکاٹ صاحب مفسر
انگریزی جسے کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے ہین اُسکا تو یہہ حال ہے پہر
جو ناقص ثبوت عیسائی صداقت کے ہین اُنکا کیا حال ہوگا پس یہہ مسجد جو ہیکل
کی بنیاد پر بنائی گئی اسکے دو ہی سبب ہین یعنے یہہ کہ شروع سے مصلحت الہی
اسی بات کی مقتضی تہی تب بے روک ٹوک ظاہری و باطنی کے اُسکی تعمیر وقوع مین
آئی اور یہہ بات صحت حجت اسلام اور نسخ ادیان سابقہ پر دلیل ہے تب تو اُن کا
عبادتخانہ خدائے قادر مطلق نے غارت ہونے دیا اور مسجد الصخرہ کے بننے کا سامان
کمال غلبہ اور عظمت کے ساتہہ ہوا یا یہہ کہ اس مسجد کی تعمیر حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کے معجزے اور کرامت کا ظہور ہوا کہ مسجد بناتے وقت کوئی شعلہ وغیرہ
کسی نیو سے نہ نکلا اور عیسائیون کے بطریک نے حضرت عمر رضہ کے رعب باطنی مین
آکر عین ہیکل کی بنیاد ہی پر مسجد بنانے کی صلاح دی اور یہہ بات کمال عظمت
اسلام کی پوری دلیل ہے ماشاء اللہ

سنہ ۶۱۳ع مین شاہ ایران خسرو نامی نے اُس شہر یروسلم پر چڑہائی کرکے اُسے لیلیا
اور نوے ہزار آدمیونکو قتل کیا اور نامقدور جیسا یہودیونکے سب گرجون اور متبرک
مکانونکو ڈہا دیا پہر سنہ چہ سو ستائیس (۶۲۷) عیسوی مین روم جدید کے قیصر ہرکلاوس
نامی نے خسرو کو شکست دی اور یروسلم کو اپنے تحت مین لایا بعد نو برس کے
خلیفہ عمر نے چار مہینے تک محاصرہ کرکے قبضہ کیا تب سے سنہ ۹۶۹ع تک خلفا بغداد
کے تحت مین رہا من بعد والی مصر احمد نامی نے جو ترک سے تہا اُسے لیلیا بعد اسکے
شہر مذکور کبہی ترکون اور کبہی عربونکے زیر حکومت چلا آیا الکتاب کے مقامات المعروف
چہاپہ رومن مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۰۱۹

آخر کو سلجوقیون نے یروسلم کو تاراج کیا اور سلطان (جلال الدین ملک شاہ سلجوقی)
کے ایک بہائی نے اس شہر مین عملداری کی گلہ بان بادشاہون (یعنے سلجوقیون)
مقرر کی لیکن بیچ انجام چہار سال کے جو بعد وفات پانے ملک شاہ کے منقضی
ہوئے امیر اورتوک نے بسبب آپس کے قضایا بادشاہون نسل سلجوقی کے
قابو پایا اور حکومت یروسلم کے اسکے کنبے مین نسلاً بعد نسل ہوگئی مگر خلفاء مصر
فاطمہ کے نے اورتوک کی اولاد سے آخرکار وہ حکومت لیلی ازسیر الاسلام مطبوعہ
سنہ ۱۸۴۵ع حسب الحکم حکام انگریزی کے زبان انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا پنڈت
رام کشن کا باب ۴ صفحہ ۱۸۰

الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۰ مین ہے سنہ ۱۰۹۹ع ایک ہزار ننانوے عیسوی مین
فرنگستان کا نصرانی لشکر جو صلیب دار مشہور تہا ملک یہودیہ پر جہاد کرنیکے لیئے چڑہ
آیا اُسنے یروسلم کو محاصرہ کرکے لیلیا اور ایک شخص گاڈفری بوائلون نامی کو شاہ

یروسلم مقرر کیا بعد اُسکے اُسکا بھائی بالڈوین تخت نشین ہوا بسبب اسکے کہ
اُسکا کوئی فرزند نہ تھا اُسکا بڑا داماد مسند آرا تھا ۱۱۸۶ع گیارہ سو اٹھاسی عیسوی
(یا ۱۱۸۷ع) مین صلاح الدین سلطان مشرقی نے یروسلم پر چڑھائی کرکے اُسے
صلیب دارونکے ہاتھ سے لیلیا ۱۲۴۲ع مین والئے دمشق شاہ اسمعیل نامی نے
یروسلم کو نصرانی سلطنت کے تحت مین پھر سپرد کیا (یعنے شہر کو سپرد کیا نہ یہہ کہ
اُس مقام کو جہان مسجد اقصیٰ ہے) مگر والی مصر نے ۱۲۵۱ع ایکہزار دو سو اکیاون
عیسوی مین اُنکے قبضہ سے نکال لیا آخرکار سلطان روم سلیم نامی نے ۱۵۱۷ع
ایکہزار پانسو سترہ عیسوی مین مصر اور شام معہ یروسلم کے تحت حکومت مین لایا
اور اُسکے بیٹے سلیمان نے ۱۵۳۴ع ایکہزار پانسو چونتیس عیسوی مین وہ شہر پناہ بنوائے
جو بالفعل موجود ہے انتہی۔

تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو بائیسوین زبور مین حضرت داؤد نے فرمائی ہے پوری
ہوئی (۱) مین اُنسے خوش ہون جو مجھسے کہتے ہین کہ یہوواہ کے گھر چلین
(۲) اے یروسلم ہمارے پاؤن تیرے دروازونمین قایم ہوے (۳) یروسلم جو
ایسے شہر کی مانند بنایا گیا جو اپنی عمارتون مین باہم پیوستہ ہے (۴) جہان فرقے
یاہ کے (یعنے خدا کے) فرقے اسرائیل کو شہادت دینے کے لئے اوپر چڑھتے ہین
(۵) تاکہ یہوواہ کے نام کی شکرگزاری کرین کیونکہ وہان عدالت کے لئے تخت یعنی
داؤد کے گھرانے کے لئے تخت رکھے ہین (۶) یروسلم کی سلامتی کیواسطے دعا مانگو
تیرے پیار کرنیوالے سلامت رہین (۷) تیری شہر پناہ کے اندر سلامتی ہو (۸)
تیرے محلونمین چین مین اپنے بھائیون اور اپنے دوستون کیواسطے کہونگا کہ تجھ مین سلامتی ہو

ف اس صلاح الدین بادشاہ کا لقب ایوبی تھا اسکا حال تفصیل سے سلاطین ایوبی کی کتاب دیکھو سیر الاسلام صفحہ ۱۰۳

زبور ۱۲۲

(۹) مین یہوواہ اپنے خدا کے گھر کے واسطے تیرے بہبودیکا طالب رہونگا انتہی (از تفسیر پادری جوزف اوین صاحب چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع) اس زبور کی پانچوین آیت مین جو داؤد کے گہرانے کے لئے تخت لکھا ہے اس سے کوئی داؤد کا گہرانا یعنے یہودی لوگ مراد نہ سمجھے کیونکہ قریب تیرہ سو ۱۳۰۰ برس گزرے کہ وہان اسلامی تسلط ہے اور یہودی لوگ تو دو ہزار برس کے قریب گزرے کہ بالکل وہان سے خارج منصب مین اور بے اختیار محض ہو گئے مگر حضرت داؤدؑ کے گہرانے سے یہان مراد اہل ایمان ہین جنکے پاؤن یروسلم مین قایم ہوے یعنے اہل اسلام دیکھو اس زبور کی دوسری آیت مین ہمارے پاؤن کا لفظ یعنے ان لوگون کے پاؤن یروسلم مین قایم ہونیکو داؤد فرماتے ہین کہ ہمارے پاؤن الخ پس انہین لوگونکو ازروے ایمان داؤدؑ کے گہرانیکے سمجھنا چاہئے اور جنہون نے عمارتونکو باہم پیوستہ بنایا (آیت ۳) دیکھو اس کتاب کی محراب سیوم ۳ رکن سیوم ۳ اور جو لوگ یروسلم مین خدا کی مہربانی کی جو اپنے شامل حال دیکھتے بنی اسرایل کے آگے گواہی دینے یعنے اسکا اظہار کرنیکے لئے اس پاک مکانکو جو کوہ صیہون پر ہے چڑہ جاتے تاکہ خدا کے فضل کی شکرگزاری کرین (آیت ۴) یہان صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرایل سے اس زبور کو کچھہ علاقہ نہین ہے کیونکہ سوا بنی اسرایل کے ایک فرقہ یا یعنے خدا کے فرقہ کا کہ خاصان خدا جس سے مراد ہے مورد افضال الہی ہو کر اسکے فضل پر بنی اسرایل کے آگے گواہی دینے کا ذکر ہے اور وہین عدالت کے تخت (آیت ۵) جس سے مراد وہ سنگ مرمر کی کرسی ہے پچپن ۵۵ سو فٹ مربع جسپر صخرہ بنی ہے یا وہ پتھر جو بنام الصخرہ مشہور ہے یا وہ پتھر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سپر تہا اُسی مسجد الصخرہ مین رکہا ہے یا سنگ سبز جو اُسی مسجد مین ہے دیکہو محراب ۳ رکن ۱۲ اور جو لوگ یروشلم کی سلامتی کا باعث ہین (آیت ۶) جیسے جب سے اسلامی تسلط وہان ہوا تب سے بار بار کی غارت اور بربادی سے یروسلم کو امن ملا اور جو اُسکے پیار کرنیوالے ہین کہ اُسکی ویرانی کو نہ دیکہہ سکے اور اُسمین حرم شریف اور مسجد اقصٰی بنا کر اُسے آباد کیا اور جنہون نے وہ شہر پناہ بنوائی (آیت ۷) جو بالفعل موجود ہے اور جو حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہونے کے سبب سے حضرت داؤد کے بہائی اور ان کے دوست ہین (آیت ۸) اور یہان حضرت داؤدؑ نے صاف صاف

اہل اسلام کیطرف اشارہ ظاہر کر دیا اسکے بعد نوین

آیت مین حضرت داؤدؑ فرماتے ہین کہ

کہ مین خانہ خدا یعنے اُس مسجد

کے سبب سے یروسلم

کی سلامتی اور بہبودی

کیواسطے کوشش

اور دُعا مین

مشغول

رہونگا

آگے

محراب سیوم

اسمین پانچ رُکن ہین

رُکن اوّل

اب مین یہہ سب مرحلے طے کرکے اُس حد تک پہنچا ہون جو منزل مقصود کا نشان ہے یعنے جسکے بیان کی ضرورت مین یہہ سارے واقعات بطرز اختصار لکھنے پڑے

اے صیحون تو جو خوشخبریان لاتی ہے اونچے پہاڑ پر چڑھ آ پیغمبر وسلم جو بشارت دیتی ہے زور سے اپنی آواز بلند کر خوب پکار اور مت ڈر یہوداہ کی بستیون سے کہہ دیکھو تمہارا خدا دیکھو خداوند خدا زبردستی کیساتھہ آویگا اور اُسکا بازو اُسکے لئے سلطنت کریگا دیکھو اُسکا صلہ اُسکے ساتھہ ہے اور اُسکا اجر اُسکے آگے وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چرائیگا وہ برّون کو اپنے ہاتھہ سے فراہم کریگا اور اپنی گود مین اُٹھا کر لیجائیگا اور اُنکو جو بچے والیان ہین ملایمت سے لیجائیگا یسعیاہ ۴۰ باب ۹-۱۱

میزان الحق چھاپہ لدھیانہ سنہ ۱۸۶۹ع صفحہ ۱۹۲ مین پادری فانڈر صاحب نے لکھا ہے کہ جناب محمد صاحب صلعم نے تو مسیح کے چھہ سو دس برس بعد خروج کیا اور اسیطرح صفحہ ۱۷۷ شروع ۳ باب مین بھی ہے اور صفحہ ۲۰۱ مین لکھا ہے کہ مسیح کا ظہور دنیا کی پیدایش سے چار ہزار برس بعد تھا اور محمد صلعم کی ہجرت سے چھہ سو بیس ۶۲۰ برس پیشتر

شمسی پہلے انتہی تاریخ محمدی صفحہ ۹۰ سے ثابت ہے کہ ولادت کی اکتالیسوین سال حضرت صلعم پر وحی کا نزول ہوا اور اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۶۸ء مصنفہ فاضل ہاشمی و ان بابو راجندر عیسائی صفحہ ۱۲ مین لکہا ہے کہ محمد صاحب صلعم نے دعوی نبوت کا چالیس سال کی عمر مین کیا انتہی اسکے چہہ برس بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تاریخ محمدی صفحہ ۱۱۴ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنیکے چہہ برس بعد یعنے آغاز نبوت کے بارہوین برس حضرت صلعم کو معراج ہوا (دیکہو تاریخ محمدی صفحہ ۹۴۰-۹) چنانچہ قولہ انہین ایام مین حضرت نے معراج کا قصہ سنایا اسکا خلاصہ یہہ ہے کہ رات کو جبریل و میکائیل بقول انکے محمد صاحب کے پاس آئے اور انکا سینہ چاک انکے دلکو ہر طرحکی بدیسی پاک کیا اور ایک براق گہوڑا ہمراہ لائے جسپر تمام انبیا نے سواری کی تہی اُسی پر محمد صاحب کو سوار کرینگے مگر براق و کرنے لگا کیونکہ مدت سے بند ہا بند ہا سرکش ہوگیا تہا تب جبرئیل نے اُسے دہمکایا اور اُسنے محمد صاحب کو سوار ہونے دیا ....

جبرئیل نے رکاب پکڑی میکائیل نے باگ تہامی اور بہشت سے فرشتے آکر آگے پیچے ہولئے اور یروسلم کی ہیکل یعنے مسجد اقصے کیطرف چلے راہ مین د ہنے سے کسی نے کہا اے محمد ٹہر جا ایک سوال کا جواب دے حضرت نے کچہ التفات نکیا پہر بائین طرف سے کوئی بولا کہ ٹہر جا ایک سوال کا جواب دے اُسکی بہی نہ سُنی پہر ایک عورت سنگار کئے ہوے راہ مین ملی اُسنے بہی کہا کہ ٹہر جا ایک بات کا جواب دے اُسکو بہی جواب نہ دیا پہر جبرئیل نے کہا کہ پہلا آدمی یہودی تہا اگر تم اُسکی بات سنتے تو تمہاری ساری اُمّت یہودی ہوجاتی دوسرا عیسائی تہا اگر اُسکی سُنتے تو سارے

مسلمان عیسائی ہوجاتے تیسری عورت دنیا تہی اگر اُسکی سنتے تو سارے مسلمان
دنیادار ہوجاتے جب ہیکل کے دروازہ پر پہنچے آسمان سے بہت سے فرشتے سلام کو آئے
گہوڑا ہیکل کے دروازہ پر باندہا اندر جاکر تمام انبیا کے ارواح کو دیکہا اور جماعت کر کے
نماز پڑہی سب انبیاء محمد صاحب صلعم کے مقتدی ہوے اسکے بعد ہر نبی نے خدا
کی صفت و ثنا اور محمدی عقیدے کے موافق باتین کین - پہر ایک سیڑہی جسکو
عربی مین معراج کہتے ہین آسمان سے زمین تک رکہی گئی پس گہوڑے پر سوار
ہوکر اُسکے ڈنڈو پر سے گزرتے ہوے آسمان پر گئے انتہی

چونکہ عیسائی علماء ایسے مضامین اچہی طرح سمجہہ نہین سکتے اسلئے یہہ بیان بہی
انکی زبان سے ایسے محاورہ اور لفظون سے مرقوم ہوا ہے جو خاص انہین کا طرز
کلام ہے توبہی مصنّف تاریخ محمدی اسکے بعد اور بہت سا حال معراج کا کئی ورق
تک بیان کر کے اپنی طرف سے لکہتا ہے کہ راقم کی راے اس قصے کی نسبت یہہ ہے
کہ ضرور تہوڑا حال خواب کے طور پر محمد صاحب صلعم نے سنایا ہے انتہی دیکہو تاریخ
محمدی مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۷۱ء صفحہ ۱۰۰ سطر ۹

پس ایسون کی زبان سے اتنا اقرار بہی اہل فہم کے لئے کافی ہے اور اس معراج کا
وقوع حضرت صلعم کے جسم کیساتہہ عیسائی عقیدہ کے موجب ان باتون سے ثابت ہے
کہ حضرت عیسیٰؑ جسم کے ساتہہ آسمان پر تشریف لیگئے (یوحنا ۲۰ باب ۶ و ۷) لاش قبر
مین نہی (اور اعمال ۱ باب ۹) پہر حضرت الیاسؑ جسم کے ساتہہ آسمان پر گئے (۲ سلاطین
۲ باب ۱۱) اسیطرح حضرت ادریسؑ بہی (پیدایش ۵ باب ۲۴) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب
کے صفحہ ۳۲ - ۳۵ اسکا اسطرح بیان لکہتے ہین کہ حضرت صلعم نے اپنی رسالت کے

بارہوین سال اپنی یروسلم کی شبروی کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہانسے
مین البراق پر سوار ہو کر آسمان پر گیا حضرت جبرئیل بھی میرے ساتھہ تھے قران کے
سترہوین سورت مین بھی اسباب کا ایک مبہم اشارہ ہے آنحضرت صلعم نے جو شب معراج
کا حال بیان کیا وہ یہہ ہے کہ مین ایک شب کو اپنی بی بی عائشہؓ پاس سوتا تہا
مینے سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہے یہہ سنکر مین اُٹھ کہڑا ہوا اور مینے دیکہا کہ حضرت
جبرئیل کہڑے ہوے ہین اور اُنکے پاس البراق کہڑا ہے یہہ عجب طرح کا جانور تہا
اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کے سے ناک اونٹ کیسی جسم گہوڑے کا سا
دُم خچر کیسی اور سُم بیل کے سے وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور برق
کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نے اپنے پرونکا ساتوان جوڑا کہولا اور اُوڑنا شروع
کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوے اور اُنکے ہمراہ ہوے جب آپ یروسلم مین پہنچے
تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی اُن سے آپنے
اے بہائیو خطاب کر کے ملاقات کی اور اُنکے ساتہہ نماز پڑہی اسکے بعد آپ یروسلم سے
حضرت جبرئیل کے ساتہہ روانہ ہوے یہان حضرت صلعم نے نور کا ایک زینہ دیکہا
جو آپکے واسطے تیار تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکے چڑہ گئے انتہی اسکے بعد
جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ معراج کے مضمون پر آنحضرت صلعم کے معتقدین
مین بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ معراج صرف ایک خواب تہا بعض کہتے ہین
کہ یروسلم تک تو آپکا جسم بھی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض کی رائے ہے
کہ صعود آسمانی اور سفر یروسلم دونون آپنے مع جسم فرمائے یہہ نہین کہ صرف روح
ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے

باب سوم

۵ ایسا ہی مصنف تاریخ محمدی پادری عماد الدین کا بھی عقیدہ دیکہو تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۱ سطر ۹

بہی اُسکے درست ہونیکا انکار نہین کیا انتہی اسکے بعد صفحہ ۳۵ کے حاشیہ مین جان ڈیون پورٹ صاحب لکہتے ہین کہ اکثر عیسائی جو معراج کے بیان پر اعتراض کرتے ہین اگر ہم اُنکے اعتراضات کو بالکل تسلیم کرین تو اتنا کہہ سکتے ہین کہ معراج کا بیان ذرا مشکل سے قابل تسلیم ہے کیونکہ یہی اعتراضات حضرت یعقوب کے خوابونپر عاید ہو سکتے ہین پیدایش ۲۸ و باب ۱۲-۵ و یوحنا باب ۱۵ و دانیال ۷ و باب عبرانیون ۱ و باب ۴ و اعمال ۷ و باب ۵۵ و ۵۶ و مکاشفات تمام - پہر صفحہ ۳۸ مین جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ آپ مین چار صفتین مجتمع تہین آپ بادشاہ اور سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تہے سب کو اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہے اور جیسے آپکے معتقدین کو آپسے ارادت اور محبت تہی ایسے کبہی کسی اور نبی کی امتونکو اُس سے نہین ہوئی لوگ آپکی اسقدر عظمت کرتے تہے کہ اگر کوئی چیز آپکے بدن مبارک سے مس ہو جاتی تو اسکو متبرک جانا کرتے اگرچہ آپکو شہنشاہ ہونے سے بہی زیادہ اقتدار اور اختیار تہا مگر آپ نہایت ہی سیدہی سادی وضع سے بسر کرتے تہے انتہی

واضح ہو کہ یہہ معراج کا مضمون پلوس مقدس کے اس قول سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ ناممکن نہین ہے جو فرماتے ہین کہ مسیح کے ایک شخص کو (یعنے خود پلوس کو) مین جانتا ہون کہ چودہ برس گزرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتہہ کہ یہہ مجہے معلوم نہین یا بغیر بدن کے کہ یہہ بہی مجہے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا گیا اور مین اُسی شخص کو جانتا ہون کہ وہ (یعنے پلوس رسول) یا بدن کے ساتہہ یا بدن کے بغیر کہ مجہے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے فردوس تک یکایک پہونچایا گیا اور اُسنے وہ باتین

سنین جو کہنے کی نہین اور جنکا کہنا بشر کا مقدور نہین انتہی (۲ قرنتیون کا ۱۲ باب ۲۔

۴) اس یکایک کے لفظ سے سفر معراج مین تیز روی کا دستور ثابت ہوتا ہے اور چونکہ پلوس مقدس کی ہی اس معراجکا کوئی گواہ بجز بیان پلوس مقدس کے نہین ہے پس جو لوگ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی معراجکا انکار کرتے ہین اُنہین پلوس رسول کے معراجکے گواہ بہم پہونچانا چاہئے اور چونکہ عیسائی محاورہ مین بہشت یعنے فردوس خدا کا مسکن کہلاتا ہے (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس پلوس رسول ۲ قرنتیونکے ۱۲ باب ۴ کے بموجب خدا کے حضور تک پہونچے کیونکہ تیسرے آسمان کے بعد پلوس رسول نے فردوس تک جانیکا ذکر لکہا ہے اور حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کا جسم کیساتھ معراج مین خدا کے حضور تک جانا قران مجید سے ثابت ہے کسی مسلمان کو اسمین شک کی گنجایش نہین ہے چنانچہ سورہ نجم مین ہے دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفواد ما رای افتمارونہ علی ما یری ولقد راہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی ٥

یعنے نزدیک ہوا پھر اوتر آیا پس ہوا قدر دو کمان کے بلکہ زیادہ نزدیک پس وحی پہنچادی یعنے طرف بندہ اپنے کے جو پہنچائی نہین جہوٹہہ بولا دلمین جو کچھہ دیکہا کیا پس جہگڑتے ہو تم اُس سے اوپر اُس چیز کے کہ دیکہا ہے اور البتہ تحقیق دیکہا ہے اُسنے اُسکو ایکبار و نزدیک سدرۃ المنتہی کے انتہی لفظ عبد قران مین ہر جگہہ مجموعہ جسد و روح پر بولا جاتا ہے چنانچہ سورہ علق مین ہے ارایت الذی ینہی عبدا اذا صلی

اس سے ثابت ہے کہ معراج حضرت رسول اللہ صلعم جسم کیساتھ تھی

معراج جسمانی

ہوا تہا بعضون نے اسکے ابطال مین اُس حدیث عایشہ رض کو دلیل بنایا ہے کہ معراج
رات حضرت میرے پاس سے کسیوقت جدا نہین ہوے انتہی مگر اسی تواریخ مصنفہ پادری
عماد الدین اور سب تواریخون سے ثابت ہے کہ حضرت صلعم کو معراج قبل از ہجرت
مکہ معظمہ سے ہوا تہا اور زفاف حضرت عایشہ رض صدیقہ کیساتھ بعد ہجرت مدینہ منورہ مین
واقع ہوا دیکھو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین صفحہ آخر ۹-۹۶ و ۹۰-۱۳۱
از ذیل ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء کے جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ کے حاشیہ مین
تحریر فرماتے ہین کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کے (ڈاکٹر اسپرنگر کی کتاب سیرت النبی مطبوعہ
الہ آباد ۱۸۵۱ء صفحہ ۱۷۱) اس رائے سے مجہے بالکلیہ اتفاق ہے کہ ابوبکر کا ایمان لانا
اسکی سب سے بڑی تصدیق ہے کہ پیغمبر کی نیت ابتداے بعثت مین خالص تہی
لیکن نہ اسیقدر بلکہ ایک خاص طرز سے تمام عمر کی خلوص نیت کی تصدیق ہے
واشنگٹن اروِنگ اپنی تواریخ مطبوعہ ۱۸۶۹ء کے ۱۳ باب مین ہجرت کی تمہید مین
لکہتا ہے کہ اپنے وطن مین محمد صلعم کے حالات زندگی تیرہ و تاریک ہو چلے خدیجہ جو
اُنکے اصلی محسن اور تنہائی اور خلوت کے انیس اور اُنکی رسالت کی پہلی معتقد تہین
وہ تو قبر مین جا سوئین اور ایسے ہی ابوطالب بہی جو آپکے وفادار حامی تہے اب اُنکی
حمایت سے محروم رہکر محمد صلعم تو مکہ مین ایک قسم کے اشتہاری مجرم ہو گئے تہے
مخفی رہنے پر مجبور ہوے اور اُن لوگونکے مہمان نوازی پر گرانبار رہے جو خود ہی
اُنکی رسالت کے اعتقاد سے مصیبتون مین گرفتار تہے پس اگر کوئی دنیوی غرض
انکا مقصود ہوتی تو اُسکے حاصل ہونیکی کون صورت تہی ابتداے اظہار رسالت سے
دس برس سے زیادہ گزر گئے اور دس برس کی لمبی مدت علاوہ تکلیف اور مصیبتون

مین گزرے تسپر بہی یہہ اپنی بات پر جمے رہے اور اب عمر کے ایسے زمانہ مین جبکہ انسان
اپنی محنتونکے ثمرہ کو آرام سے بیٹہہ کر کہانیکی توقع مین رہتا ہے کہ آئندہ کے لئے نئی
تدبیرین کر کے اسے خطرہ مین ڈالے ہم کیا دیکہتے ہین کہ وہ اپنی اسایش اور دولت
اور دوستونکو تو قربان ہی کر چکے تہے اب اپنا گہر اور ملک بہی چہوڑنے پر تیار ہوے
مگر اپنے مذہب کو نچہوڑا انتہی

انریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی کی جلد ۲ باب ۷ ۳ صفحہ ۱۴۲ و
۱۵ ۱۳ مین لکہتے ہین کہ ایک لحظہ کے لئے اُس زمانہ پر نظر کرین جبکہ ہر ایک شخص جو
شریک حال محمد تہا مکہ مین ذات سے باہر کر دیا گیا اور شعب ابی طالب مین وہ لوگ
قید رہے اور وہان ۳ یا ۴ برس تک بغیر توقع افاقت محتاجی اور سختی کے برداشت
کرتے رہے وہ تو بڑے ہی مضبوط اور قوی اسباب ہونگے جو اس امر کے باعث ہوے
کہ محمد صلعم اُن تمام مخالفتون اور علانیہ مایوسی و ناکامی مین اپنے اصول پر غیر
متزلزل قایم رہے جیون ہی وہ قید سے چہوٹے وہ اپنے شہر سے مایوس ہو کر
طایف کو چلے اور وہان کے فرمانرواؤن اور رئیسون کو توبہ کی دعوت کی وہ تنہا
اور بے مددگار تہے مگر وہ کہتے تہے کہ میرے ساتہہ خدا کا پیغام ہے تیسرے روز اس
شہر سے لوگون نے اُنکو ذلت سے نکالدیا پنڈلیون سے اُنکے خون جاری تہا کیونکہ
اہل شہر نے اُنکو زخم پہونچاے تہے وہان سے چلکر وہ تہوڑی دور پر آٹہرے اور
خدا کے حضور شکایت کی تب پہر مکہ کو پہرے اور وہان پہر وہی نا امیدی کے کام پر
مگر انجام مین کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوے ہمکو صفحات تاریخ دہر مین ایسی
مثال کی عبث تلاش ہے کہ جسمین کوئی شخص اس طرز سے جیسے کہ نبی عربی صلعم

۱۳ برس تک یاس اور خوف اور ابتذال اور اذیت مین مستقیم الایمان رہ کر توبہ کا
وعظ کرتا رہا ہو اور خدا کے غضب سے اہل شہر کو ڈراتا رہا ہو ایک چہوٹے سے گروہ
مسلمان زن و مرد کے ساتہہ گالیون اور دہمکیون اور خوف کو آئندہ کے صابرانہ
اور کمال کی امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخرکار پیغام امن ایک دور کے
ملک سے آیا تو وہ بصبر تمام انتظار کرتے تہے حتی کہ سب اُنکے اصحاب ہجرت کر گئے
اور تب خود ہی اس قوم ناسپاس اور ناخدا ترس کے درمیان سے ہجرت کی
انتہی

ولیم میور صاحب در اردو کتاب خود شہادت قرانی مطبوعہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۱۸
و فارسی ترجمہ اش مطبوعہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۹۴ میفرماید کہ انچہ در باب یہودیان اینجا
نوشتہ است کہ او شان البتہ میدانند کہ این بیشک حق است از جانب خدا
خواہ ازان این مراد باشد کہ کعبہ قبلہ صادق بود چنانکہ جلال الدین مینویسد
و خواہ این معنی بود و قرین قیاس است کہ یہودیان نبوت محمد صاحب صلعم و صداقت
قران شناختند انتہی۔

اور آغاز نبوت کے تیرہوین سال حضرت صلعم نے کعبہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائی
(تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۱-۱۰۸) مدینہ مین حضرت صلعم کے داخل ہونیکے سال اوّل
مین عبداللہ بن سلام یہودی جو بڑے عالم اوّل اہل یہود تہے کے سوالونکا جواب
پاکر مسلمان ہوئے (تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۹-۱۱۱) اسی سال حضرت صلعم نے
دستور اذان کا مقرر فرمایا (ایضا صفحہ ۱۱۴) چنانچہ قولہ اور اسی سال مین اذان
مقرر ہوئی اور حال یہہ گزرا کہ جب مدینہ مین آکر نماز جماعت اور جمعہ کا دستور مقرر ہوا

لوگونکو احتیاج ہوئی کہ کوئی نشان مقرر کرین تاکہ لوگ جمع ہوجایا کرین مہاجرین
اور انصار سے حضرت صلعم نے صلاح پوچھی کہ کیا نشان ٹھہراوین بعض نے کہا یہودیونکے
موافق نرسنگا پہونکا کرو   بعض نے کہا عیسائیونکی مانند گھنٹہ بجایا کرو
بعض نے کہا کہ آتش پرستونکی طرح آگ جلایا کرو عمرؓ نے کہا کسی آدمی کو مقرر کرو
کہ وہ پکارا کرے اسی صلاح کو حضرت صلعم نے پسند کیا اور بلال کو حکم ہوا کہ تم پکارو
وہ ان الفاظ سے پکارتا تھا الصلوٰۃ جامعۃ بعد اسکے عبد اللہ ابن زید نے خواب
دیکھا کہ اُس خواب مین کسی نے اُسکو یہہ الفاظ سکھائے جو آجکل مسجدون مین
مسلمان بولا کرتے ہین انتہیٰ

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴ مین لکھا ہے کہ محمد صلعم کی مہاجرت کی ابتدا ہجری کہلاتی ہے
سنہ ۶۲۲ مسیحی ہجری مانا اسکے عوض کا ہو وہ مدینہ مین جا بسا وہ ان دنون اور عمرؓ اُس سے جا ملا انتہیٰ بعینہ نقل کلام
سنہ دو ہجری کا احوال (تواریخ محمدی صفحہ ۱۱۵) چنانچہ قولہ حضرت صلعم مدینے مین
آکر ۱۶ یا ۱۷ مہینے تک بیت المقدس کیطرف مونہہ کرکے نماز کرتے رہے (اگرچہ مکے
مین کعبہ کو سجدہ کرتے تھے) یہودیون نے تعجب سے کہا کہ محمد صاحب بیت المقدس
کیطرف نماز کرتے ہین اور ہمارے سارے دین کو نہین مانتے یہہ بات حضرت کو
بری معلوم ہوئی ایک روز ظہر کی نماز مین دوسری رکعت کے اندر بیت المقدس
کیطرف سے کعبے کی طرف مونہہ پھیر لیا۔ لوگ کہنے لگے کہ محمد صاحب اپنے دین مین
حیران ہین بعض نے کہا اپنے وطن کے پھر مشتاق ہوئے بعض نے کہا نہین
حسد سے پھر گئے ہین پس آیت سیقول السفہاء سنائی اور اپنی مسجد قبا کو جو پہلے
بیت المقدس کیطرف بنائی تھی ڈھا کر کعبہ کیطرف بنائی انتہیٰ بعد اسکے آخر سنہ ہجری مین مطابق سنہ ۶۲۶

تحویل قبلہ

باب ۴۲ بیالیسوی) حضرت صلعم نے کاتبون سے چہہ خط لکہوائے پہلا خط بنام
نجاشی بادشاہ حبش (تواریخ محمدی صفحہ ۱۸۰)۔ دوسرا خط بنام ہرقل حاکم روم
بدست وحیہ کلبی روانہ ہوا اُن ایام مین ہرقل بموجب اپنی نذر کے پا برہنہ
بیت المقدس کیطرف گیا ہوا تھا زیارت کیلئے پس وحیہ کلبی مسلمان وہ خط لیکر
بیت المقدس کیطرف گیا خط کا مضمون یہہ تہا کہ مین تجھے اسلام کیطرف بلاتا ہون
مسلمان ہوجا تاکہ سلامت رہے اگر مسلمان نہوگا تو جو کشت و خون تیرے ملک مین
مین کرونگا اُسکا گناہ تجھپر ہوگا فقط

کہتے ہین جب ہرقل نے یہہ خط پڑہا تو کہا کوئی آدمی جو قوم قریش سے ہو لیکن مسلمان
نہو تلاش کرکے لاؤ تاکہ مین اُس سے محمد صلعم کا احوال دریافت کرون ابو سفیان
اُسجگہہ حاضر تہا اُسکو بولایا جب وہ حاضر ہوا اُس سے سوال کئے گئے اور اُسنے
ہر ایک سوال کا جواب دیا۔

ہرقل حال

پہلا سوال محمد صاحب تمہارے درمیان حسب و نسب کا کیسا آدمی ہے
جواب شریف و نجیب خاندان سے ہے۔

(۲) سوال کسی عرب کے آدمی نے اُس سے پہلے دعویٰ نبوت کیا ہے یا نہین
جواب نہین کیا

(۳) سوال کوئی اُسکے آباو اجداد سے کبہی بادشاہ ہوا ہے یا نہین
جواب نہین ہوا

(۴) سوال اُسکی تابعداری کون لوگ کرتے ہین امیر یا غریب
جواب غریب و غربا اُسکی اطاعت کرتے ہین

(۵) سوال اسکی تابعداری روز بروز بڑہتی ہے یا گہٹتی ہے

جواب بڑہتی ہے

(٦) سوال کوئی اُسکے دین سے مرتد بہی ہوتا ہے یا نہین

جواب نہین

(٧) سوال محمدؐ دعوی نبوت سے پہلے جہوٹا آدمی مشہور تہا یا سچّا

جواب سچّا آدمی مشہور تہا

(٨) سوال کبہی وعدہ خلافی کرتا ہے یا نہین

جواب ہرگز نہین کرتا وعدہ وفا آدمی ہے

(٩) سوال کبہی تمہاری اور اسکی لڑائی ہوئی یا نہین

جواب کئی بار ہوئی ہے

(١٠) سوال کون غالب آیا

جواب کبہی وہ کبہی ہم

(١١) سوال کس بات کا حکم دیتا ہے۔

جواب یون کہتا ہے کہ خدائے واحد کو پوجو آبائی طریقہ کو چہوڑو نماز پڑہو صدقہ دو نیکی کرو صلہ رحم کرو ان سوالونکے بعد ہرقل نے کہا البتہ مین اُسپر ایمان تو لاتا پر رومیون سے ڈرتا ہون ایسا نہو کہ مجہے قتل کرین

تیسرا خط بنام کسری بادشاہ فارس بدست عبداللہ ابن حذافہ سہمی کے روانہ ہوا

چوتہا خط بنام مقوقس حاکم اسکندریہ بدست حاطب روانہ ہوا اسنے ایک خچر جسکا نام دُلدل تہا اور ایک گدہا یعفور نام اور ایک نیزہ اور بیس ٢٠ جوڑے کپڑے

اور ہزار مثقال سونا بطور نذرانہ روانہ کیا اور چار لونڈیان بہی کہ جنمین سے ایک ماریہ قبطیہ اور دوسریکا نام شیرین تہا۔ پانچوان خط بنام حارث ابن ابی شمر غسانی بدست شجاع ابن وہب کے روانہ ہوا۔ چہٹا خط بنام ہوذہ بن علی بن حنفی بدست سلیط بن عمر کے روانہ ہوا تمت کلامہ از تواریخ محمدی مصنفہ سناد ملت عیسائیان روزگار عماد دین مسیحیان باوقار پادری عماد الدین صفحہ ۱۸۲-۱۹۰ و شہادت قرآنی اردو مصنفہ ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر الہ آباد صفحہ ۲۳-۲۴

باب ۵ خاتمہ

ایک بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب نے اپنی کتاب کی دفعہ ۴۴ و ۵۴ مین لکہا ہے کہ

اگر محمد کا مقصد صرف بلند حوصلگی ہوتا تو یہہ امر کہ اپنے آپ کو یہودیونکا مسیح بیان کرتے بہت بہتر تہا بہ نسبت اس طریق کے کہ آپ نے اختیار کیا۔ اسمین شک نہین کہ اگر آپ اور آپکے جانشین اُس رویہ کو اختیار کرتے اور بیت المقدس کو اپنا مسکن بناتے تو کل کمبخت یہودی آپکے زمرہ مین داخل ہوجاتے اور عیسائیون سے بہی کم سے کم اسقدر آملتے جسقدر کہ دوسری صورت کے اختیار کرنیسے شامل ہوے کیونکہ مجہکو معلوم ہوتا ہے کہ بہت وجوہات سے دریاء مردوم کے کنارے اُس بادشاہ کی سکونت اور پایہ تخت کے لئے نہایت موزون ہین جسکا تصرف مصر اور مغربی ایشیا پر ہو اسلئے کہ اسطرف رود نیل تک اُسکی دسترس ہے اور اُسطرف فرات تک یہہ مان لیا گیا ہے کہ آپ کا خُلق نہایت عمدہ تہا عیسائی مذہب مین اخلاق کا کوئی ایسا مسئلہ نہین ہے کہ مسلمانونکی تعلیم مین نہ پایا جاتا ہو۔

گبن صاحب نے ایک عمدہ قصہ لکہا ہے وہ یہ ہے کہ حسن ابن علی کے غلام سے اتفاقیہ
گرم شوربا کی رکابی امام حسن پر گر گئی اُس کمبخت غافل نے امام کے قدمون پر گر کر عفو
تقصیر کے لیئے التجا کی اور قران کی آیت پڑہی الکاظمین الغیظ امام نے فرمایا کہ
مین خفا نہین ہون غلام نے کہا والعافین عن الناس امام نے کہا کہ مین نے تیرا
قصور معاف کیا اُسنے پہر پڑہا واللہ یحب المحسنین امام نے فرمایا کہ مین نے تجہکو آزاد
کیا اور چار سو درم عطا کیئے (قران مترجم سیل صاحب سورہ سوم صفحہ ۵۷) حیاۃ الاسلام
صفحہ ۱۴۱ و ۳۲۲ دفعہ ۴۴ و ۴۵۱ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس
صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع

میزان الحق چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ع طبع ثانی صفحہ ۲۲ باب ۳ فصل ۵ مین لکہا ہے کہ
عہد خلافت عمرؓ مین سعد ابن وقاص نے ایران اور خالد اور معاویہ نے شام کا
ملک اور عمرو ابن العاص نے مصر کو فتح کیا سنہ ۱۲ ہجری مین

دیباجہ قران شریف مطبوعہ الہ آباد ۱۸۴۴ع جسپر علماء نصارا نے اپنے طور کا حاشیہ
اور اُسکے شروع مین ایک دیباجہ لکہا اور بحروف رومن اپنی مشن کے چہاپہ خانہ
مین اُسے چہاپا اُسکے یعنے دیباجہ کے صفحہ ۴۴ دفعہ ۴۲ مین لکہا ہے قولہ عمرؓ محمدؐ کا
دوسرا یار تخت پر بیٹہا اُسکی خلافت دس برس کے عرصہ تک رہی اُس کی
خلافت کے شروع مین یرموک ندی کے پاس شامی اور مسلم فوجین ملین اور
جنگ عظیم ہوئی جسمین شام کی فوج نے شکست کہائی بعد اُسکے بیت المقدس
جو داؤد بادشاہ کیوقت سے یہودی بادشاہون کا دار السلطنت ہوا اور حلب اور
انطاکیہ اور شام کے سب قلعے اور گڑہ مسلمانون کے ہاتہ آئے انتہی

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵ مین لکہا ہے کہ ابوبکر رض کے انتقال کے بعد عمر از راہ بیعت کے

خلیفہ مقرر ہوا انہین خلفا کہتے ہین جو محمد صلعم کے بعد کاروبار عبادات و معاملات

مین وارث ہون اور ایک ہی خروج مین اُسنے ممالک سیریا اور فونیقی یعنے فلسطین

کے اور مسوپوتامیا اور خالدیہ جوکہ یونان کی مملکت سے متعلق تہے نیلیا دو

چڑہائی مین فارس کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب مین لایا

اور اُسی زمانہ مین اُسکے سپہ سالارون نے ملک مصر اور لیبیا اور نیومیدیا کو

مطیع کیا انتہی

الغرض ۱۶ ہ مین لشکر اسلام نے یروسلم یعنے بیت المقدس کا محاصرہ کیا محاصرہ

کی مدت چار مہینے تک رہی تہی آخر حسب استدعا محصورین کے حضرت

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رض ایک اونٹ پر سوار کہ جسکی ایک طرف پانچ سات

سیر آٹا اور دوسری طرف پانچ سات سیر خرمے لدے تہے یروسلم مین داخل ہوئے اور

اُمرا کی مروت پر فقرا کی پاس خاطر کو مقدم رکہکر محتاجونکے گہر مین ضیافت

تناول فرمائی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو چوبیسوین زبور مین ہے پوری ہوئی

کہ خداوند کے پہاڑ پر کون چڑہ سکتا ہے اور اُسکے مکان مقدس پر کون کہڑا

رہ سکتا ہے وہی جسکے ہاتہہ صاف ہین اور جسکا دل پاک ہے جسکے دل نے بیہودگی

نہین سمائی اور جو مکر سے قسم نہین کہاتا (۲۴ زبور ۳ و ۴)

رڈیمنٹس آف ہسٹری حصہ اول مطبوعہ مدراس سوتہہ انڈیا کرسچن اسکول

بک سوسائٹی ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۰۲ مین لکہا ہے حضرت امیر المومنین ابوبکر رض کے بعد

حضرت عمر رض جانشین ہوے اُنکی خلافت مین عربونکی قوت بازو نے ایشیا کو کپکپا دیا

شام اور ماوراالنہر اور کالدیا سب فتح ہو گئے جبکہ یروسلم کا محاصرہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔۔ اہل یروسلم کو یہہ پیغام بہیجا گیا کہ عاقبت اور خوشی اُس کے واسطے
جو سیدہی راہ پر چلے ہم تمسے یہہ چاہتے ہین کہ تم مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ دو ورنہ
ہم تمہارے اوپر ایسے آدمی لائینگے جو موت کو زیادہ پسند کرتے ہین بہ نسبت اسکے
کہ تم شراب کو انتہی جبکہ شہر والون نے اطاعت اختیار کی تو حضرت عمر رض آپ تشریف
لائے ایک لال اونٹ پر سوار تہے کہ جسمین اُنکے اناج اور خرمونکی تہیلی تہی اور ایک
کاٹہہ کا پیالا اور ایک مشق پانیکی ساتہہ تہی اور جب وہ اوترے تو اُسے سادہ
بے تکلف کہانے مین سب شریک ہوے انتہی اسکا مفصل بیان کتاب سیل الاسلام
مطبوعہ ۱۸۴۵ء باب دوسرا انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۲۷-
۲۹ مین یون لکہا ہے ۶۳۲ع مین مسلمانون نے شام کے ملک کو جو بہت آباد
اور آسودہ تہا لینے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوبکر رض نے لوگونکے بلانے کیواسطے جابجا
خط بہیجے اور ایک بڑا لشکر اہل اسلام کا گرد مدینہ کے جمع ہوا اور امیر المومنین نے
یزید ابن ابی سُفیان کو اسکا سردار مقرر کیا۔ خلیفہ رسول اللہ صلعم پیادہ پا
لشکر پیادہ سرامن (یعنے اہل اسلام) کو تہوڑی دور تک پہنچانے گئے سردارون
نے اُنکو پیادہ پا دیکہکر آپ بہی اوترنے کا ارادہ کیا لیکن اُنہون نے فرمایا کہ جب
مذہب کے پہیلانے کا قصد ہو اس حالت مین پیادہ اور سوار کا خدا کے نزدیک
مرتبہ برابر ہے بعد دوپہر کے انہین رخصت کیا اور یزید جو فتح کیواسطے گئی اسکو
ساتہہ کلام رحم اور عفو کے نرم کیا۔ اُنہون نے یزید سے کہا کہ تم ہرگز اپنے
لوگونپر سختی نکرنا اور نہ اُنکو ایذا دینا بلکہ اُنسے تمام اپنے کامونمین مشورہ لینا اور

حق وانصاف کو خیال رکھنا کیونکہ وہ لوگ جوان باتونکا لحاظ نہین رکھتے ہین ترقی
سے محروم رہین گے جب دشمن سامنے آوین اُنسے مقابلہ مردونکی مانند کرنا اور
پیٹھہ نہ دکھلانا جو تمہین فتح ہو چھوٹے بچون اور بڈہون اور عورتون کو نہ مارنا۔
کھجور کے درختون کو خراب نہ کرنا اور نہ کھیتون کو جلانا۔ پہل والے درختون کو نہ
کاٹنا اور کچہہ مویشی کا ضرورت سے زیادہ نقصان نہ کرنا اور جو تم عہد و شرط کرو
اُسپر قایم رہنا اور جو تم اقرار کرو اُسکے خلاف ہرگز نہ کرنا۔ وہان تم عبادتگاہونمین
تہوڑے نیکبخت اور عابد لوگ پاؤگے جو عبادت خدا کی اس طریقہ پر کرتے ہین اُنکو نہ مارنا
اور نہ عبادتگاہ کو اُنکی خراب کرنا۔ وہان ایک فرقہ شیطانی کو جنکے سر منڈے ہوگے
ہین تم دیکہوگے اور بیشک اُنکی کہوپڑیان چیر ڈالنا اور اُنپر رحم نہ کرنا جب تک کہ
وہ اسلام اختیار نکرین یا جزیہ ندین۔ ہرکلس شاہنشاہ یونان نے اپنی رعیت
کو لڑائی کے لئے بہڑکایا مگر اُسکا لکہنا کچہہ موثر ہوا قاصد یزید کے پاس سے ہر روز
ابوبکر صدیق رضؓ کو شام کی حدونمین مسلمانونکی فتح ہونے کی خبرین کرتے تہے اور
عرب کے حاکمون نے ترقی اپنے وطن کے لوگونکی دیکہکر دوسرا ایک اور لشکر واسطے
تسخیر بیت المقدس کے تیار کیا۔ خالد کی آرزو تہی کہ مین لشکر کا امیر ہون لیکن
یہہ تمنا اُسکی نہ برآئی اور عمروؓ اس منصب پر سرفراز ہوا خالد نے کہا کہ مجہے اُسکی
تکرار نہین کہ کوئی سردار ہو لڑکا یا دشمن کیونکہ مقصد میرا پہیلانا مذہب کا ہے اسلئے
ہر حالمین جہنڈے اسلام کے ساتہہ ہو لڑونگا۔ ایسا عزم لڑائی کے واسطے مناسب
تہا۔ عمروؓ کو اس عہدہ پر مقرر ہوئے تہوڑے دن گزرے تہے کہ یزید کے منصب پر
ابو عبیدہ جو مکہ کے مہاجرین اور رسول اللہ صلعم کے اصحابون سے تہا مقرر ہوا

چلپی عینی
نمبر ۳۰۰

تحسین ادب

لیکن فتح شام کی جسکو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چاہتے تھے کہ جلد ہو نہو سکی تب اسکی
جگہہ پر خالد اس مہم پر بہیجا گیا۔ شہر بصرہ جو دمشق (پایہ تخت شام) سے چار منزل
پر ہے اور اُس ضلع مین واقع ہے اور جسکو غلطی کی راہ سے روم والے عربستان
کہتے تھے بڑی تجارت کی جگہہ عرب ساکنین ریگستان کی تہی شاہنشاہ نے اس
شہر کو تمام مقامون شام کے سے مستحکم بنایا اور یہی وجہ ہے کہ نام اس شہر کا بصرہ
رکہا گیا تاکہ دلالت کرے حقیقت پر اس مکان کی کیونکہ معنے اس لفظ کے جاے
مستحکم حفاظت کے ہین۔ ابوعبیدہ نے شرجیل کو واسطے لینے اس شہر کے بہیجا
چار ہزار مسلمان جو اُسکے ساتہہ تہے ہزارون شامیون سے سرپر آے اور
شکست کہائی لیکن خالد پندرہ سو سوار لیکر بروقت آپہنچا جسکے سبب سے لشکر
اسلام کو پہر تقویت ہوئی اور پریشانی جاتی رہی۔ مسلمانون نے یہان صبح کی
نماز خاک سے تیمم کرکے گہوڑون کی پیٹہہ پر پڑہی اور نعرہ اللہ اکبر اور الجلاد اور
الجنان سے قوم سراسین (یعنے اہل اسلام) کی طبیعت پر جوش آیا اور بصرہ کے
رہنے والون اور سپاہیون شہنشاہ نے بہاگ کر مستحکم مقامون مین پناہ لی وہ شہر
بسبب دغا کرنے رومنس کے جو وہان کا حاکم تہا جلد فتح ہو گیا۔ پہلے ہی حملہ مین
اُسنے افسرونکو کہا کہ تم اطاعت غنیم کی قبول کرو اور اہل شام اُسکی نامردی کے
سبب اُس سے خفا ہوے اور اسلیئے وہ مسلمانون کے ساتہہ ہو گیا۔ اُسکے گہر سے
ایک رستہ نیچے زمین کی فصیلونکے باہر تک بنا ہوا تہا وہ اس راہ سے ایک گروہ
چہپے ہوے سپاہیونکا لیکر شہر کی فصیل کے تلے آنکلا اور اہل اسلام کا تمام لشکر
شہر مین داخل ہوا اور خالد نے عیسائیون سے بسبب اسکے کہ وہ اپنے مذہب کو

چھوڑا نہین چاہتے تھے ایک بڑا خراج لینا مقرر کیا قوم سراسن بعد سفر یردن کے لشکر
دمشق کی چار دیواری کے تلے آپہنچے - یہہ شہر جو قدیم تخت گاہ ملک شام کا تھا
اہل اسلام سے جو بصرہ کے محاصرہ سے کمزور ہو گئے تھے مقابلہ کے ساتھہ پیش آیا
- بعد کئی چہوٹی چہوٹی لڑائیونکے فوجین سراسین کے جو شام اور بیت المقدس مین
پہیل گئی تہین میدان ایزناڈن مین جمع ہوئین - ستر ہزار سپاہی عمدہ لشکر
سلطنت یونان کے اُنکے مقابلہ کیلیئے آئے خالد نے پیغامون صلح کو اس شرط
پر کہ اہل عرب اپنے وطن کو پہر جاوین منظور نہ کیا اور اپنے سپاہیون کو ترغیب
دی کہ وہ اس لڑائی مین بہت دل وجان سے کوشش کرین - اس مرد
دلاور نے وکیل سے وارڈن کے جو رومیونکی فوج کا سردار تہا کہا کہ ہم صلح نہین
کرتے ہین مگر اس شرط پر کہ تم خراج دو یا مسلمان ہو - ہم تمہاری بڑی فوجسے
کچھہ ڈرتے اور گہبراتے نہین ہین - ہمارے رسول مقبول صلعم نے فتح کا وعدہ
کیا ہے اور ہم تمہارے لباس اور عمامہ اور روپے کو جو تم پیش کرتے ہو ذلیل و
حقیر سمجہتے ہین - ہم لڑائی کو صلح سے افضل اور بہتر جانتے ہین اور تم ہمین
کیسا ہی حقیر کیون نہ خیال کرو لیکن ہمارے نزدیک تم کتّے سے اچہے نہین ہو
(تب یہہ کلام جو کتاب ایوب کے بتیسوین باب ۳۲ مین ہے پورا ہوا مجہے پروانگی ہووے کہ کسی
آدمی کے ظاہر حال پر نگاہ نکرون اور کسی شخص سے خوشامدی کیطرح خطاب
نکرون کیونکہ مین خوشامد کی باتین کہنی نہین جانتا اگر ایسا کرون تو میرا بنانیوالا
مجہکو جلد اُٹہالے گا (ایوب ۳۲ باب ۲۱ و ۲۲) خالد نے اپنی سپاہ سے کہا کہ تم روم
کی تمام فوج کو دیکھتے ہو تم ان سے بچکر جا نہین سکتے مگر جب تمہاری فتح ہوگی سارا

شام کا ملک تمہاری تابعداری کریگا پس تمہین چاہئے کہ شہر قسے اور واسطے مذہب کے
لڑو اور ہرگز لڑائی کے میدان سے پیٹھہ مت پہیرنا اسلئے کہ اس حالین تم جہنم کو
جاؤ گے یونانی واسطے گرفتار کرنے خالد کے گہات مین بیٹھے لیکن تدبیر انکی ظاہر
ہوگئی اور بہت سے انمین سے مارے گئے مسلمانون نے جو غالب آرہے تہے کپڑے
دشمن کی فوج کے جسکو شکست ہوئی تہی پہن لئے اور واردان اس مشابہت کے
سبب سے فریب کہا گیا۔ یونانیون کے حملہ کا مقابلہ غنیم نے خوب کیا لیکن قوم
سراس کے حملونکو کسی کا حوصلہ نہوا کہ مقابلہ کرسکے۔ نصارا کی کچہہ فوج ماری گئی
اور کچہہ تتر بتر ہوگئے اور وہ جو بچگئے تہے قیصریہ وانٹی اوک اور دمشق کو بہاگ
گئے اہل اسلام نے سونے اور چاندی کی صلیبون اور تحفہ ہتیار یونانیون سے
اپنے تئین آراستہ کیا اور اس سے بہت خوش ہوے کہ اس دن پچاس ہزار
کافر جہنم کو پہنچے گئے اور کہ چار سو کسر مسلمان درجہ شہادت کا حاصل کرکے
بہشت مین داخل ہوے۔ بعد لڑائی اینر نیڈن کے سراسن کی قوم زرخیز
وسیراب گہاٹی کو جو دمشق کے گرد تہا اوسلئے پہر آرے۔ بسبب ناواقف ہونے
فن سپاہ گری کے جسمین یونانیونکو کمال حاصل تہا محاصرہ نے سراسین کے
طول کہینچا اور انہون نے بہت سختیان اٹہائین جب مسلمانون نے رومیونپر
محاصرہ سخت کیا اور انپر غلہ اور دانہ اور گہاس کیطرف سے تنگی ہوئی تو انہون
نے گہیرنے والونپر حملہ کیا اور ہٹائے گئے۔ بسبب گزرنے وقت دراز کے اور
پڑنے قحط کے بہادری اور چالاکی دمشق والونکی جاتی رہی اور ایک سوالچی
پیشوایان مذہب (نصارا) اور دوسرے لوگون کیطرفسے پاس ابوعبیدہ کے

جو نرم دل اور نیک شخص تھا واسطے صلح اور امن کے پہونچے
اہل یونان کو اس امیر کی آدمیت اور خلق سے اعتماد ہوا کیونکہ اُسنے کہا کہ
ہمارے رسولؐ کا حکم ہے کہ تم آدمیون صاحب رتبہ اور ہنر کی تعظیم کرو
اور ان سے عہد و پیمان کر لو جسکو اُسنے کیا۔ صلح ہوگئی اور اسمین یہہ قرار
پایا کہ وہ باشندے جو کہ غیر ملک مین جا کر بسا چاہتے ہین چلے جاوین اور اسباب
منقولہ کو بھی اپنے ساتھ لیجاوین اور رئیس اسجگہہ کے خلیفہ کو محصول دیا کرین
اور کوئی اُنکے مال و اسباب سے مزاحم نہوگا۔ اور وہ ساتھ کلیسیا مین جا کر
نماز پڑہ سکتے ہین ایک گروہ عرب کا فوراً جبکہ معلوم ہوا کہ صلح اور امن ہوگیا ہے
اس شہر مین داخل ہوا اور خالدؓ نے کہا کہ خدا کے دشمنونکو پناہ نہین ہے اور
خون قوم نصاریٰ سے تمام کوچا اور گلیان دمشق کی بھر گیئن۔ اُسنے جبکہ وہ
کلیسیا سینٹ مری کے پاس پہونچا اور دیکھا کہ ابو عبیدہؓ اور اُسکا لشکر تلوارونکو
میان مین کئے پیشوایان مذہب عیسائی کے بیچ مین کھڑے ہوئے ہین تعجب کیا
ابو عبیدہ کی استقلالی سے جو از راہ مہربانی کے تہی دمشق قتل سے بچایا گیا
۔ خالدؓ اور اُنکے ہمراہیون نے پکارا کہ قتل کرو لیکن ابو عبیدہؓ نے دوسرے
سرداران لشکر اسلام سے کہا کہ تم میرے عہد صلح اور پناہ کی رعایت کرو
اور قانون ملک گیری کا لحاظ کیا اور کہا کہ شام کے ملک مین بہت ایسے
شہر ہین جو ابتک فتح نہین ہوے اور ہمین مناسب نہین ہے کہ کسی حالتمین
ہم اپنے عہد کو توڑ ڈالین کیونکہ رہنے والونکو وہانکے ہمارا اعتبار جاتا رہیگا
اور وہ نا امید ہو کر سخت مقابلہ کرینگے آخرکار اسبات سے قرار پایا کہ خالدرضؓ

(ابن ولید) کو اس ٹکڑے شہر کا جسکو اُسنے تلوار کے زور سے لیا اختیار ہے اور ابو عبیدہ
کو اس ٹکڑے کا جسکو اُسنے عہد و پیمان سے لیا اور حکم آخر دمشق والونکے حقین خلیفہ
کی رائے پر موقوف رکہا۔ ایک شخص سے جسکا نام ٹامس اور وہ یونانکے اشراف مین
سے تہا بڑے کام ظاہر ہوئے بہت سے یونانی لوگ جنکو محبت وطن کی تہی اور
خراج دینے کو ناپسند کرتے تہے اپنے محل اور مکان چہوڑ کر غرور اور تکلیف سے واسطے
ڈہونڈنے کسی جائے امن اور آرام کے جو سلطنت استنبول کے بیچمین واقع ہو
اسکے ساتہہ چلے گئے انہین تین ۳ دن کی مہلت ملی اور چوتہے دن خالد نے پیچہا
کیا اسکے سوار دن پانچ نصرانیون کو جنپر غم اور ماندگی غالب آگئی تہی جالیا اور سوائے
ایک آدمی کے کوئی شخص انمین سے قوم سراسن کی برچہیون اور شمشیر سے بچا
ابو بکر صدیق رض نے دمشق کے فتح ہونیسے پہلے ماہ جولائی ۶۳۴ سنہ ع مین وفات پائی۔
اپنی آخر بیماری مین حضرت عمر رض نے مسجد مین بجائے اُنکے نماز پڑہوائی۔ اور انہون نے
لوگونکو وصیت کی کہ بعد میرے عمر رض خلیفہ ہون اور شریعت رسول اللہ صلعم کو جاری
کرین۔ حیا کے مارے حضرت عمر رض نے منصب خلافت سے انکار کیا تہا لیکن انہون نے
نے صدیق اکبر رض کے سمجہانیسے کہ تمہین اگرچہ اس عہدہ کی آرزو نہین ہے لیکن
ہونا تمہارا اس منصب پر بہت ضرور ہے مان لیا حضرت عمر رض نے ۶۳۴ سنہ ع شروع
خلافت مین خالد کو حکم لشکر شام سے معزول کیا اور اسکی جائے پر ابو عبیدہ مقرر
ہوئے ابیر حال نے اس منصب کو خوشی سے قبول نہین کیا اور جب تک خبر
خالد کی فتحونکی مدینہ مین پہنچی اور خلیفہ کو سیف اللہ کا اعتبار ہوا لینے مین حکم فوج کے
تاخیر کی۔ لیکن خلیفہ رسول اللہ صلعم کے مزاجمین استقلال بہت تہا اور جا

کی خیرخواہی اور تابعداری برابر حلم ابوعبیدہ رضکے تہی - سیف اللہ نے کہا
کہ مین جانتا ہون کہ عمر رض مجہسے محبت نہین رکہتے لیکن وہ میرے آقا مین اور
مین انکا تابعدار ہون - مین موافق سابق کے تندہی کرنے مین کمی نکرونگا
اور جس مہم پر کہ وہ مجہے بہیجینگے ممکن نہین کہ مین قصور کرون اور اپنی جانفشانی
خدا کی راہ مین ظاہر نہ کرون - لیکن شرح وار بیان فتح کرنے قوم سراسن
کا بلاد شام اور بیت المقدس کو خالی تکرار ان حالات جوانمردی اور تدبیر سے
جو بیچ محاصرہ بُصرہ اور دمشق کے پیش آئے تہے نہین ہے اور ہم تفصیل کے
ساتہہ ذکر اس لڑائی کا کرینگے اور صرف تہوڑا سا بیان ان سپاہیانہ کامون کا
جنکے سبب سے یہہ ولایت عمدہ مسخر ہوئی ذکر کیا جائیگا لشکر اہل اسلام نے شہر
ایسا یعنے امیس اور ہلیوپولس یعنے بعلبک کو ۶۳۵ع مین لوٹا لیکن ان شہرون کے
مغلوب ہوجانیسے یونان کے شاہنشاہ کی طاقت مین کچہہ نقصان نہ آیا -

کنارون چہوٹی ندی یرموک یعنے ہیرومیکس پر جو بحر تبریس (یعنے تبریاس
یا جنسرت کی جہیل) مین گرتی ہے یونانی بیچ میدان بلاد شام کے پچہلے بار
لڑے - اسّی ہزار آزمودہ سپاہیون نے جو شاہ استنبول کے بدل طرفدار تہے
قوم سراسن کو ڈرا دیا اور خلیفہ پاس جلد قاصد اس بات کے دریافت کرنیکے
لئے بہیجے کہ ہمین کیا حکم ہے لڑین یا واپس پہر آوین - آٹہہ ہزار آدمی مدد کیلئے
بہیجے گئے اسلئے چونکہ وقت مشکل اور خوف کے کچہہ لحاظ قانون کا نہین رہتا ہے
بلکہ موافق ضرورت کے عمل کیا جاتا ہے اور دعوی عمر اور درجے کے چہوڑے
جاتے ہین - ابوعبیدہ نے اپنے لشکر کی بات کو مان لیا اور خالد کو کل اختیار

فوجکا دے دیا خالدکی اس نصیحت مختصر سے جو خوف پیدا کرنیوالی تہی کہ بہشت تمہارے
آگے ہے اور شیطان اور آگ دوزخ کی پیچھے لگی ہوئی ہے لوگون کو لڑائی کیطرف
بہت رغبت ہوئی اور اسیطرح سے ابو عبیدہؓ کے کہنے سے زخمیون کو کہ رنج مین
دشمن بہی ہمارے ساتہہ شریک ہین لیکن انعام اور خوشی اُنکو نصیب نہین ہوتی تسلی
ہوگئی۔ حملون سے روم کے سوارون کے قریب تہا کہ مسلمانون کو شکست ہوجاتی
لیکن عورتون قوم ہمیسار اولاد مالیکٹ نے جنکے ہتہیار کمان اور برچہیان تہین
اور جو مسلمانون کی پچھلی صف مین کہڑی تہین لعنت ملامت کی اور اسبات سے
اہل عرب پہر لڑنے لگے۔ یونان والونمین سے کچھ مارے گئے اور کچھ بہاگ گئے
خالد نے مبارکبادمین خط خلیفہ کو اس مضمون کا لکہا کہ ہزارون کافر قتل
ہوے اور دریاے یرموک مین خدا جانے کہ کتنے ڈوب گئے اور جو بہاگے وہ جنگلون
اور پہاڑونمین مارے گئے اور اللہ جلشانہ نے مسلمانون کو اُنکی عورتون اور
بچون اور ملک کا مالک کیا۔ جب یرموک مین شکست ہوئی اُسوقت بیت المقدس
اور حلب اور انٹی اوک کا حفاظت کرنیوالا سواے اُن لوگون کے جو انمین تہے
کوئی اور نہ تہا۔ خلیفہ نے اپنے امیر لشکر کو حکم دیا کہ وہ بیت المقدس کو جاوے
اسلیے کہ وہ اس شہر کی تعظیم مکہ اور مدینہ کیموافق کرتے ہین۔ جب پانچہزار
مسلمانون نے حملہ کیا اور وہ کامیاب ہوے تب ابو عبیدہؓ نے اپنے تمام لشکر
کے ساتہہ اُس شہر کو گہیر لیا اور وہان کے رہنے والون سے کہا کہ تم مسلمان
ہو یا خراج دو۔ ابو عبیدہ نے خط بڑے بڑے سردارون اور رہنے والون ایلیا
یعنے جروزلم (اے یروسلم) کو لکہا کہ صحت اور خوشی اون لوگون کو ہو جو راہ

قال اللہ تعالیٰ ان تکونوا تألمون فانہم یألمون کما تألمون وترجون من اللہ ما لا یرجون سورۃ النساء رکوع ۱۵

سیدھے راہ پر چلتے ہین اور خدا اور رسول پر ایمان اور یقین لاتے ہین۔ تمسے ہم یہہ چاہتے ہین کہ تم گواہ ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد صلعم اُسکا رسول ہے اور جب تم اُس پر ایمان لاؤگے تب ہمین حرام ہے کہ ہم تمہین مارین یا تمہارے بال بچون کو ایذا پہنچاوین۔ اگر تم اسلام قبول نہین کرتے ہو تو خراج دو اور ہماری حمایت مین رہو اور جو تم اسبات کو منظور نہ کروگے تو مین تمہارے مقابل ایسے لوگون کو لاونگا جو موت کو بہت عزیز رکہتے ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب کے پینے اور کہانیکو سور کے گوشت کے۔ خدا نے چاہا تو ہم یہان سے جب تک کہ ہم ان لوگونکو جو تمہاری طرف سے لڑتے ہین قتل نہ کرین اور تمہارے اطفال کو غلام نہ کرین ٹلنے کے نہین فقط

امن امان

شدت جاڑے مین مسلمان چار مہینے تک مقام مذکور کو گہیرے رہے اور آخر کو پادری سوفرونیس نے صلح کی شرط کو منظور کیا۔ اس لحاظ سے کہ بیت المقدس جائے پاک تہی اسنے کہا کہ مین اسے سوائے خلیفہ کے اور کسی کے سپرد نہین کرونگا تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو دس زبور مین ہے پوری ہوئی کہ خداوند تیرے زور کا عصا صیحون سے بہیجے گا تو اپنے دشمنون کے درمیان حکمرانی کر (۱۱۰ زبور ۲) مدینہ کی مسجد مین اس شرط کی تکرار ہوئی۔ حضرت عثمانؓ اس بات سے کہ وہ دشمن جو مغلوب ہو گیا تہا شرطین کرتا ہے بہت خفا ہوے اور انکے قبول نہ کرنے مین بہت سا کچہہ کہا لیکن کہنے سے حضرت علیؑ کے کہ مسلمانون نے جو تکلیفین کہ جاڑے کے سبب سے لڑائی مین اُٹہائین اور تہکے ہوے ہین دیکہنے سے خلیفہ کے بہول جاوینگے اور انہین پہر قوت حاصل ہوگی حضرت عمرؓ نے سوفرونیس

اور ابو عبیدہ کی مرضی کے موافق کیا تب یہہ پیشین گوئی جو ملاکی نبی نے سنہ عیسوی سے چار سو برس پیشتر کی تہی پوری ہوئی کہ وہ خداوند جسکی تلاش مین تم ہو ہان عہدکا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل کو آویگا دیکہو وہ یقیناً آویگا رب الافواج فرماتا ہے پر اُسکے آنیکے دنین کون ٹہر سکے گا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے جو کہڑا رہے گا کیونکہ وہ سُنار کی آگ اور دہوبی کے صابون کی مانند ہے (ملاکی ۳ باب ۱ و ۲) خداوند سے مراد بادشاہ یا یہہ کہ مظہر جلال خداوندی عہدکا رسول یعنے بہیجا ہوا خدا کا جو جب عہد سو فروغیں اور سُنار کی آگ یعنے شرک اور تثلیث کو جُدا کرکے خالص توحید کی پرستش جاری کریگا اور رسول سے مراد یہہ ہی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیًّا لَکَانَ عُمَرُ یعنے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا اور پہر فرمایا کہ اِنَّ الْحَقَّ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یعنے حق بولتا ہے اوپر زبان عمر کے اور مشکوٰۃ باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ مین ہے قَدْ کَانَ فِیْمَنْ قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّہٗ عُمَرُ یعنے بیشک مجہسے پہلے امتوں مین الہام والے لوگ تہے پہر اگر میری امت مین کوئی ہے تو عمر ہے پہر مشکوٰۃ باب مناقب عمر مین ہے مَا کُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّکِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِہٖ یعنے سکینہ عمر کی زبان اور دل سے بولتی ہے انتہی اور اپنی ہیکل کو آویگا اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمر ہی کے نام سے وہ مسجد کہلائیگی دیکہو تفسیر اسکاٹ رومن مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۲۶۴ کالم ۲ مین یہہ فقرہ کہ اندنون مین اسی جگہہ پر مسلمانوں کی ایک مسجد اسحرہ جو عمر کی کہلاتی بنی ہے انتہی اور یقیناً وہ آیگا اگرچہ حضرت

عثمانؓ نے منع کیا تو بہی حضرت عمرؓ نے نمانا اور یروسلم کو گئے) سفر انکا بیت المقدس
کیطرف اسحال مین کہ انہین دنیا کے بڑے مقصدونکا حاصل کرنا منظور تہا۔ کیسا
اسوقت کی عزم و سادگی و پاسداری مذہب اور حقیر سمجہنے شان و شوکت
ظاہری پر دلالت کرتا ہے کہ اسکا تہوڑا سا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے
۔ مین اوکلی صاحب کے بیان کیموافق جو صاف صاف ہے لکہتا ہون خلیفہ
نے اول مسجد مین نماز پڑہی اور بعد زیارت کرنے مزار رسول مقبول صلعم کے
حضرت علیؑ کو اپنی جاے پر قایم کیا اور تہوڑے سے رفیقون کے ساتہہ روانہ ہوے
اُنمین سے بہت سے لوگ تہوڑی دور تک انکے ساتہہ گئے اور مدینہ کو اُلٹے پہر آئے
۔ وہ ایک اونٹ سُرخ رنگ پر سوار ہوے اور دو تہیلے ساتہہ لئے ایک مین
ایک قسم کی غذا بہری جسکو عرب سویق بولتے ہین اور وہ جو یا چاول
یا گیہون کوٹے اور بے پہنکے ہوے سے تیار ہوتا ہے اور دوسرے کو میوہ جات
سے بہر لیا اور ایک بڑی مشک پانی کی جسکی اُس ملک مین بہت احتیاج
ہوتی ہے آگے رکہہ لی اور ایک طباق لکڑی کا پیچہے باندہ لیا۔ خلیفہ نے اس
سامان اور تیاری کے ساتہہ کوچ کیا اور جس جگہہ وہ رات کو اوترتے وہان
سے وہ بے پڑہے نماز صبح کے نہ چلتے۔ بعد ادا کرنے نماز صبح کے وہ ان لوگو
کیطرف جو انکے ساتہہ تہے منہ کرتے اور کہتے تعریف ہے اُس خدا کو جسنے ہمین
دین راست پر مستقیم کیا اور ہم پر اپنا رسول صلعم بہیجا اور خطا کی راہ سے
ہمین نکالا اور ہم مین جو مخالف ایک دوسرے کے تہے ایمان کے سبب سے
اتفاق دیا اور ہمین ہمارے دشمنونپر غالب کیا اور اپنے ملک پر حاکم کیا۔

حسن عمل

تم اے بندے خدا کے اُسکے ان انعامون اور مہربانیونکا شکر کرو اسواسطے
کہ خدا بڑہاتا ہے اُن لوگون کو جو اُس سے ترقی چاہتے ہین اور جو ڈہونڈہتے
ہین اُن چیزونکو جو اُسکے پاس ہین اور وہ اپنی رحمت بہیجتا ہے اُن لوگون
پر جو اُسکا شکر کرتے ہین - بعد حمد اور تعریف خدا کے وہ طباق کو اپنے ہاتہون سے
سے بہرتے اور بڑی فیاّضی سے اپنے مصاحبونکے ساتہہ کہاتے - اُنہون نے
راستہ مین ایک مسلمان کو جسنے دو بہنون سے نکاح کر لیا تہا سزا دی کیونکہ
اسطرحکا عقد حرام تہا اور ایک باج گزار کو بعضے آدمیون کے ہات سے جو خالد
کے لشکر کے ساتہہ ہو لئے تہے اور زبردستی سے روپے لیتے تہے نجات دی اور
تمام عمدہ پشمینہ جو یرموک کی لڑائی مین اُنہین ہاتہہ لگا تہا چہین لیا اسواسطے
انہین عیاشی اور غرور سے بچایا اور اُنکو اُوندہا کیچڑ مین کہچوایا جب وہ شہر کے آگے
پہنچے انہون نے نعرہ اللہ اکبر کا کہینچا اور کہا کہ خدایا ہمین فتحمند آسانی سے کر
اور اپنا خیمہ موٹی اون کا کہڑا کروا کر زمین پر بیٹھہ گئے امیر المومنین کی سادگی
سے رُعب اور دہشت جو سپاہیانہ کامون اُنکے تابعین سے بیت المقدس کے
رہنے والون کے دلونمین پیدا ہوا تہا کچہہ کم نہوا رئیس قوم (نصارا) نے اپنے
سردارون سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگون سے بے مدد آسمانی کے بیفائدہ
ہے - انہین رسول نے انکے حکم دیا تہا کہ وہ حلم و حیا اور تابعداری کو
عملمین لاوین اور ان اوصاف کے سبب سے انکی ترقی ہوگئی - تہوڑے
دنونمین سب قانون پر انکے شرع کو غلبہ ہوگا اور انکی حکومت مشرق سے
مغرب تک پہیل جاویگی (جبکہ خداوند ہی گہر نہ بناوے تو انکی محنت جو

اُسکی بنا کرتے ہین بیفائدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہو تا تو پاسبانکی
ہوشیاری عبث ہے تمہین کچہہ فائدہ نہین جو تم سویرے اُٹہتے ہو اور رات تک نہی
کام مین لگے رہتے ہو اور غم کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو نیند مین
دیتا ہے (۱۲۷ زبور ۱ و ۲) شرطین صلح کی منظور ہوئین اور اُنپر دستخط بہی ہوگئے۔
جان و مال اور عبادتخانے قوم نصارا کے بسبب قبول کرنے بڑے اور استمراری
خراج کے (۶۳۶ع کے آخر یا شروع ۶۳۷ع) کو سلامت رہے اور اختلاف لباس
اور القاب سے گروہ غالب اور مغلوب کا ہمیشہ امتیاز رہا۔ یہہ شرطین ہوئین کہ
نصرانی زین پر سوار نہون اور نہ کسی قسم کا ہتیار رکہین اور اپنی مہرون پر الفاظ
عربی کندہ نہ کروائین اور نہ کسی قسم کی شراب بیچین۔ وہ ایک قسم کے لباس
کے سوا کپڑا دوسری طرح کا کہین نہ پہنا کرین اور کمربند ہمیشہ کمرون پر اپنے باندہا
کرین۔ وہ اپنے عبادتخانونمین صلیب نہ لگاوین اور صلیب کے نقش جو اُنکی
کتابونمین ہووین اُنہین محلّونمین اہل اسلام کے نہ دکہلایا کرین اور گہنٹون کو
سوگری سے نہ بجاوین اور جو شخص کبہی کسی مسلمان کا نوکر ہوا اُسکو اپنا نوکر نہ رکہین
اوکلی صاحب کہتا ہے کہ ان شرطونپر نصارا کو اپنے مذہب پر رہنے کا اختیار ہوا
اور بیت المقدس کو جسکی ایک زمانہ مین مشرقی ملکونمین بڑی رونق تہی ایسی
سخت تابعداری کرنی پڑی کہ پہلے اُس سے کبہی اُسنے نہین کی تہی۔ رومیون نے
جب اس شہر کو فتح کیا تہا گو کہ اُسوقت بہت سے لوگ یہانکی بہ نسبت لڑائی جان
کے مارے گئے اور تکلیفین بہی اُنپر زیادہ ہوئین لیکن بعد اس لڑائی کے باشندون
پر سختی بدرجۂ غایت اور مدت تک رہی۔ وہ ملک اب بالکل مسلمانون کے

حسن اول

قبضہ مین جو مذہب نصاریٰ کے دل سے دشمن تھے آگیا اور جب سے وہ ملک سوائے
نوّے برس کے جس عرصہ مین غلبہ قوم نصاریٰ کا دینی لڑائی مین وہان ہو گیا تھا
اہل اسلام کے قبضہ مین رہا۔ خلیفہ کے لیئے دروازے کھول دیئے گئے اور رئیس
اہل اسلام اور رئیس نصاریٰ دونون اخلاص سے درباب مذہبی قدامت اُس جگہہ
کی باتین کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوے۔ (تب یہہ پیشین گوئی جو حزقیل ۲۱
باب ۲۷ مین ہے پوری ہوئی کہ مین ہی اُسے اُلٹ اُلٹ دونگا یہہ پھر نہوگا اور جبکہ
وہ جسکا حق ہے آویگا مین وہ اُسے دونگا انتہی یہہ تین دفعہ اُلٹنے کا اشارہ
خاص اہل تثلیث کیطرف ہے یا یہہ کہ یروسلم کی بار بار غارت کا ذکر ہے اور اس
پیشین گوئی کا اخیر فقرہ حضرت عمرؓ کے یروسلم مین آنیکی گویا خبر دیتا ہے) نماز
کیوقت خلیفہ نے کلیسا کانسٹن ٹائن کی سیڑہیون پر نماز پڑہی اور اُنہون نے انکار
کیا کہ مین اندر اس کلیسیا محشر کے عبادت نہین کرونگا کیونکہ اگر مین اس عبادتخانہ
مین نماز پڑہون تو کچھہ شک نہین کہ اسکو مسلمان تم سے اے سوفرونیس لیلینگے
یہہ وہ جگہہ ہے کہ مین نہین چاہتا ہون کہ وہ میری عبادت کی نقل کرین میرے
سجدہ کرنیسے چوکہٹ پر اس کلیسیا کے ممکن ہے کہ آگے کوچھہ فساد ہو پر مین مسلمانونکو
منع کرونگا کہ وہ سیڑہیون پر جمع نہون۔ حکم سے خلیفہ کے عبادتگاہ حضرت سلیمان کی
جہاڑی گئی اور کوڑا اسکا صاف کیا گیا اور ایک مسجد تیار کروائی جسکی جلد شہرت
اور رونق ہو گئی اور کوئی مسجد برابر اسکے ممالک مشرقی مین نتھی خلیفہ نے
بیت المقدس مین دس مقام کئے اور وہان مشورے آئندہ کی فتح کے ہوے
اور جب وہ مدینہ کو پہر آئے تب اندیشہ مسلمانونکا کہ خلیفہ نے درمیان قبرون

انبیاء اور اس جگہہ کے جہان قیامت کے دن سب لوگ جمع ہونگے ارادہ کرنگا
کیاجاتا رہا تت کلاسہ (از کتاب سیر الاسلام ۲ باب صفحہ ۲۷ - ۲۹ زبان انگریزی
سے اردو زبان مین ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا مطبوعہ ۱۸۴۵ع
اور کتاب واشنگٹن اروِنگ مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ع وایضاً مطبوعہ ۱۸۶۹ع باب ۱۲ وغیرہ
مین بہی اسیطرح مرقوم ہے وہو ہذا غازیان اسلام جب دمشق فتح کرچکے ایک
مہینہ یہان آرام کیا ابو عبیدہؓ نے یہان سے خلیفہ سے استمزاج کیا کہ حکم ہو تو
یروسلم کا محاصرہ کیا جاے یہہ خط اسوقت پہنچا جبکہ حضرت علیؑ بہی حضرت عمرؓ کے
پاس تشریف رکہتے تہے انہون نے بہی یہہ صلاح دی کہ اس شہر کا محاصرہ ضرور
چاہیے کیونکہ یہی ہمارے پیغمبر صلعم کی بہی تمنا تہی
یہہ جنگ واقعی مسلمانون کے نزدیک نہایت متبرک تہی یہہ مقام وہ ہے جہان
نبوت اور الہام کی بنیاد پڑی اور رہی اور جہان اکثر انبیا کی قبرین ہین
حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کی صلاح کو پسند کیا اور ابو عبیدہؓ کو حکم بہیجا کہ یہودیہ
مین فوج لیجاکر یروسلم کا محاصرہ کرو ابو عبیدہؓ نے حکم پاتے ہی یزید ابو سفیان کو
پانچہزار آدمیون کے ہمراہ محاصرہ کرنیکو روانہ کیا اور پانچ دن تک متواتر اور
مدرروانہ کرتے رہے ساکنان یروسلم نے ان بلا کے غازیون کو جنہون نے
تمام مشرق ہلا رکہا تہا دیکہکر شہر سے نکلکر کوئی حملہ نہ کیا اور نہ کوئی چہاپہ مارا
مگر اپنی فصیل پر کلین لگاکر آمادہ حفاظت شہر ہوے یزید نے شہر کے متصل
پہنچکر با واز قرنائی اظہار اسلام کیا اور کہا کہ اسلام قبول کرو یا جزیہ دو لیکن
کسی نے کچہہ خیال نکیا مسلمانون نے بہت چاہا کہ فوراً حملہ کرین مگر چونکہ یزید کو

اسباب کی کوئی ہدایت نہ تھی توقف ضرور ہوا وہین ٹھہرے اور جبتک کہ ابو عبیدہؓ کے پاس سے حکم آے لڑائی کی تیاری کرتے رہے علی الصباح لشکر اسلام صف بصف استادہ ہوا سرداروں نے اپنے اپنے گروہ کے ساتھہ نماز فجر ادا کی اور سب نے باواز بلند متفق ہوکر یہہ آیت قرآن کی جو چھٹوین سیپارہ مین حضرت موسیٰ کی زبانی ہے پڑھی داخل ہواے لوگو اس مقدس زمین مین جو اللہ نے تمہارے واسطے مقرر کی دس دن تک متواتر دھاوا کیا مگر کچھہ فائدہ نہوا گیارھوین دن ابو عبیدہ نے تمام لشکر جمع کیا ایک اطلاعنامہ ساکنان شہر کو لکھکر بھیجا کہ تم خدا کی وحدانیت اور محمد صلعم کی نبوت کا اقرار کرو قیامت اور یوم الاخرۃ کو سچ جانو نہین تو اطاعت قبول کرو اور خلیفہ کو جزیہ دو اخیر مین یہہ لکھکر ختم کیا ورنہ ہم تمہارے مقابلہ مین ایسے مرد خدا ترس لائنگے جو موت کو زیادہ عزیز جانتے ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب اور سور کے گوشت کو اور یہہ نہ سمجھنا کہ مین تمہین کسی حال مین چھوڑونگا ہان انشاءاللہ جب تک کہ تمہارے جوان فنا نہ کرلون اور تمہاری اولاد غلام یہہ اطلاعنامہ حکّام و روساء شہر کے نام تھا بنام ایلیا کیونکہ جب شاہ ایلین آدرین نے اس شہر کو سر نو تعمیر کیا تو یروسلم کا نام ایلیا ہی ہوا سوفرونیس نامی عیسائی بزرگ اور بشپ یروسلم نے جواب لکھا کہ یہہ مقدس شہر اور پاک زمین ہے جو کوئی بارادہ جنگ اسمین داخل ہو وہ خدا کے یہان گنہگار ہوگا اور شہر کی مضبوطی پر خیال کرکے کچھہ ڈرا یا ہی کہ دیوارین اور برج شہر کے نہایت جانفشانی سے مضبوط کئے گئے ہین دمشق مین آوارگان یرموک کی نئی کمک پہنچ گئی ہے اور اور جا بجا شام کے شہروں سے

۵۱ پ ۶ آیت سورۂ مائدہ ... یٰقوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب اللہ لکم

حال [illegible] سوم

مددانی ہے شہر خود نہایت مضبوط ہے گرد اسکے خندق اور آس پاس ناہموار
ملک ہے علاوہ اسکے بڑی بات یہہ ہے کہ حفاظت مزار حضرت عیسیٰ دلیری اور
استقلال کی کتنی بڑی محرک ہے چار ماہ سرما گزر گئے روز کچھہ سلح آزمائی ہوجاتی
شہر والے نکلکر حملہ کرتے گولون سے ستاتے علاوہ اسکے سختی سرما باوجود ان سب
باتون کے اہل اسلام بڑی دلیری سے محاصرہ کے در پے رہے آخر کو سمیرونس
بڑے پادری نے دیوار شہر سے ابو عبیدہؓ سے گفتگو کی قولہ کیا تم نہین جانتے
کہ یہہ مقدس شہر ہے جو کوئی یہان بے ادبی کرتا ہے قہر خدا اپنے اوپر بلاتا ہے
ابو عبیدہؓ نے جواب دیا ہان ہم جانتے ہین یہہ مقام انبیا کا ہے یہان وہ دفن
ہین ہم جانتے ہین کہ یہہ وہ مقام ہے جہان سے ہمارے نبی صلعم نے معراج پائی
اور ہم جانتے ہین کہ اس مقام کے تم سے ہم زیادہ مستحق اور لایق ہین ہم
محاصرہ نچھوڑینگے جبتک کہ اللہ یہہ شہر ہمارے حوالہ نکرے جیساکہ اور مقام کردیے
ہین جب دیکھا کہ اب کچھہ امید نہین رہی عیسائیونکا بزرگ وہ شہر حوالہ کرنے
پر راضی ہوا اس شرط پر کہ خلیفہ بذات خاص آکر یہہ شہر لین اور دست خاص سے
شرایط عہدنامہ پر دستخط کرین جب یہہ خبر خلیفہ کو معلوم ہوئی انہون نے سب کو
جمع کرکے مشورہ چاہا حضرت عثمانؓ نے اہل یروسلم کو ذلیل سمجھہ کر اس شرط سے
انکار کیا مگر حضرت علیؑ نے فرمایا کہ عیسائیونکی نظر مین یروسلم کی وہ عظمت ہے
کہ غالباً وہ اسکے لئے جان لڑا دین اور اور مدد منگالین علاوہ اسکے بڑا فائدہ
خلیفہ کے تشریف لیجانیسے یہہ ہے کہ عرصہ کے بعد لشکر اسلام کو جو حضرت کی زیارت
نصیب ہوگی تو اور ہی حوصلے ہونگے اور اس تکالیف جنگ کے بعد آپ کو دیکھکر

خوش ہونگے اور پچہلی تکلیفین بہول جائنگے حضرت عمرؓ کو یہہ صلاح پسند آئی گو بعض
مورخ اور غرض ہی بتاتے ہین کہتے ہین کہ یروسلم مین ایک روایت چلی آتی تہی
کہ حضرت عمرؓ کے نام اور مذہب اور صورتکا ایک آدمی اس شہر کو فتح کریگا
یہی سمجہ کر یہہ چلے خیر کوئی سبب کیون ہو خلیفہ نے ارادہ کرلیا کہ بذات خاص
یروسلم مین داخل ہون حضرت علیؓ کو اپنا قایم مقام چہوڑ کر مسجد مین نماز پڑہکر
زیارت مزار پیغمبر اسلام کرنے گئے وہان سے فراغت کرکے سفر کو روانہ ہوے
یہہ طرز سفر اس زبردست سردار کا جسکے ہاتہہ مین سلطنتونکی قسمتین ہون اور
تمام غنمت شام کی جسکے اختیار مین ہو اقبال اسلام کا نمونہ ہے جس سے کچہہ
کچہہ اسکی فتحیابی کے بہید کا پتا لگتا ہے آپ سرخ اونٹ پر سوار ہوے جسپر ایک
خورجی پڑی ہوئی تہی ایک طرف کہجورین اور خشک میوہ بہرا ہوا تہا دوسرے
طرف کچہہ جو اور چانول اور گیہون بہنے ہوے کے ستو تہے آگے ایک مشک پانی کا
پیچہے ایک کاٹہہ کا پیالا رکہتا تہا رفقاے سفر بے لحاظ مرتبہ ایک ہی دسترخوان
پر ہمراہ کہاتے آے اور اہل ایشیا کیطرح اپنی انگلیون سے کہاتے نہ یہہ کہ چہری کانٹے
وغیرہ سے رات کو کسی درخت کے تلے سو رہے یا ایک خیمہ شتری کے اندر سوتے
خیمہ بہی ایسا جیسا کہ عام بدوی رکہتے ہین اور کبہی کوچ نہ کیا جب تک کہ نماز
صبح پڑہ نہ لی تمام ملک مین اسی سادہ وضع سے نکلے اور لوگون کی فریاد مین
سنتے اور مظلومونکی دادخواہی کرتے ہوے چلے عدل اور انصاف باحتیاط تمام
کرتے گئے کسی نے آکر خبر کی کہ ایک عرب نے دو عورتون سے جو بہنین ہین شادی
کرلی ہے یہہ بات اسلام کے خلاف ہے وہ شخص معہ ان عورتون کے حاضر

پوچھا تو بیان کیا کہ مین نہین جانتا تھا کہ شرع مین یہہ بات منع ہے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ تو جھوٹہہ کہتا ہے ایک کو چھوڑ یا اپنے سر سے درگزر کر اُسنے کہا کمبخت
تھا وہ دن جسمین مینے یہہ مذہب قبول کیا مجھے اس سے کیا فائدہ ہوا حضرت عمرؓ
نے اُسے پاس بلا کر چہڑ ییسے جو ہاتہہ مین تہی دُو اسکے سر مین لگا ئین اور
فرمایا اے دشمن اپنی جانکے اور دشمن خُدا دیکہہ تجھے یہہ سزا بس ہوا اور سیکہہ
کر اس مذہب کی جسے خدا اور بہترین مخلوق نے پسند کیا کسطرح عزت کیجیئے اور
حکم دیا کہ ان دونون عورتونمین سے ایک پسند کر لے جب دیکہا کہ وہ کسی کو
ترجیح نہین دیتا قرعہ ڈالکر ایک اُسکے حوالہ کی گئی اور چلتے وقت حضرتِ خلیفہ نے
یہہ کہدیا دیکہہ جو کوئی اسلام قبول کرے اور پہر ترک کردے جان سے مارا
جاے اگر مین نے سنا کہ تمنے اس عورت کو جسے مین نے منع کیا پہر ہاتہہ لگایا تو
سنگسار کیئے جاؤگے کسی جگہہ چند آدمی دہوپ مین بیٹھے ہوے تہے مسلمانون
نے بٹہار کہا تہا سبب پوچہا تو معلوم ہوا ان لوگون نے جزیہ نہین دیا ہے اسلئے
دہوپ مین بٹہایا ہے جب دریافت ہوا کہ یہہ لوگ بہت کنگال ہین تو خفا ہو کر
ملامت کا اُن ایذارسانون سے کہا کہ کسی انسان کو اُسکی طاقت سے زیادہ
تکلیف نہ دینا چاہیے کیونکہ مین نے سنا ہے رسول خدا ؐ کو فرماتے ہوے کہ جو کوئی اپنے
ہمجنس کو ستاتا ہے آتش جہنم سے سزا پائیگا جبکہ یروشلم ایک منزل رہگیا ابو عبیدہ
استقبال کے لیئے آے خلیفہ وہان سے باطمینان تمام منصب امامت اور خلافت
ادا کرتے ہوے چلے صبح کو نماز پڑہی اور وعظ فرمایا کہ مَن یَّھدِی اللہ
فَلا مُضِلَّ لَہٗ وَمَن یُّضلِلہُ فَلا ھَادِیَ لَہٗ ایک نہایت مُسِن پادری سے جو

ابن یمین

سامنے بیٹھا ہوا تھا بے نکتہ چینی کئے رہا نہ گیا اور چلا کر کہا کہ خدا کسی کو خطا مین
نہین ڈالتا حضرت عمرؓ نے یہہ سُنکر کچھہ جواب نہ دیا مگر جو لوگ کہ پاس بیٹھے تھے انھون نے
کہا کہ اگر یہہ بوڑہا پھر ایسی بات کہے تو اسکا سر جُدا کرو یہہ بوڑہا ہوشیار تہا اور
خاموش ہو رہا تلوار اسلام کے آگے کوئی دلیل نہین چلتی لشکر مین پہنچتے وقت
چند عرب حضرت عمرؓ نے دیکھے جنہون نے اپنے ملک کا سادہ لباس ترک کرکے
ریشمی اور بیش قیمت لباس غنیمت شام کے پہننا شروع کئے تھے اس آرام
طلبی اور عیش دوستی کا نتیجہ آپنے دیکھکر حکم دیا کہ انکے کپڑے پہاڑ لو اور انہین
منہ کے بل کیچڑ مین گھسیٹو جسوقت یروسلم نظر آیا آپنے باواز بلند فرمایا اللہ اکبر
ہو لقادر الامر یہ مین آسان فتح آپنا ڈیرہ کہڑا کرنیکا حکم دیکر اونٹ سے اوترے اور اُس
ڈیرہ مین خاک پر بیٹھہ گئے تمام عیسائی جوق جوق سلطان اسلام اور سردار
قوم جدید کو دیکھنے آئے جنہون نے تمام دنیا کو تاخت تاراج کرنا شروع کیا ہے
اور کسی سے نہین رُکتے مسلمانون نے یہہ سمجھکر کہ کوئی شخص ارادہ بد سے نہ آیا
ہو انکو دور رکہنا چاہا مگر حضرت عمرؓ نے انکے اندیشہ مٹانے کو کہا کہ کچھہ نہین ہوتا
اگر وہی جو خدا چاہتا ہے ایماندارون کو اُسی پر بھروسہ چاہئے خلیفہ کے پہونچتے ہی
عہدنامہ مکمل ہوا و کیلان یروسلم جب روبرو ہوئے تو نہایت تعجب ہوا کہ یہہ
ہیبت ناک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنے بالون کے ڈیرہ مین زمین پر بیٹھا
تالو پر بال ندارد مین جسنے خود اپنے ہاتھہ سے شرطین لکھین اور یہی ہمیشہ کیواسطے
اور بہادران اسلام کے لئے نمونہ ہوئین یہہ شرطین قرار پائین کہ گرجا گھرونکے
دروازے رات دن کُھلے رہین اور سب مُسلمان بے روک ٹوک داخل ہون

گھنٹہ صرف ہلانے سے آواز دین مگر موگری سے نہ بجائے جائین نشان صلیب
گرجا گھرونمین نصب نہون نہ علانیہ بازارون مین کہین استادہ کئے جائین
عیسائی اپنی اولاد کو قرآن نہ سکھانے پائین نہ اپنے مذہب کا اعلان کرین
نہ کسی کو مرید کرین نہ آپنے رشتہ دارون کو اسلام قبول کرنے سے منع کرین
مسلمانی لباس نہ پہنین اہل اسلام کیطرح جوتہ پگڑی ٹوپی نہ پہنین مسلمانون
کیطرح بال نہ رکہین اور ہمیشہ کمربند باندہین یہی نشان رہے اپنی مہرون پر
زبان عربی کندہ نہ کرین مسلمانون کیطرح سلام نہ کرین نہ مسلمانون کے سے
لقب رکہین مسلمانون کو آتے دیکہکر کہڑے ہوجائین اور جبتک وہ بیٹہہ
نجائین کہڑے رہین ہر مسلمان مسافر کو تین دن تک مفت مہمان رکہین
شراب نہ بیچین ہتیار نہ باندہین سواری مین زین پر نہ چڑہین کسی آدمی کو
جو مسلمانون کے یہان نوکر رہا ہو نوکر نہ رکہین
اس گروہ آوارہ کے سردار نے ایسے جلیل القدر شہر کے ساتہہ جو کبہی فخر
اور ہیبت تمام مشرق کا تہا ایسی ذلیل شرطین قبول کرائین ہان غیر مذہب
کی حقارت ہمیشہ سے ستون ہے اسلام کا عیسائی ان شرطونپر راضی ہوے
خلیفہ نے اپنے ہاتہہ سے یہہ بہی لکہدیا کہ تمہاری جانین اور مال اور تمہارے معبد
تمہارے پاس رہینگے انکو ضرر نہ پہنچیگا اور تمہین اپنا مذہب چہوڑنے کا بہی اختیار
ہے اس کروفر کے شہر مین جو حضرت سلیمان نے بنایا خلیفہ عمر سادہ عربی لباس
مین ایک عصا ہاتہہ مین لئے ہوے سو فرد بیس پادری کے ہمراہ داخل ہوے
اور اخلاق کے ساتہہ اس سے عمارات قدیم کا حال پوچہتے رہے پادری بہی

حصہ اول

ہرطرح ادب سے پیش آیا ہان مگرایک عیسائی مورّخ کا یقین کیاجاے توجمیع وہ پادری اُنکے میل خوردہ کپڑون سے نہایت بیزار رہا خاص کراُن موٹے اونی کپڑون سے جنمین پیوند چرمین تہے۔ ایک بڑا نمونہ حضرت عمرؓ کے انصاف کایہہ ہے کہ گرجائے محشر مین پہنچکر نماز کا وقت آگیا پوچھا کہ کہان پڑہون بڑے پادری نے کہا جہان آپ کہڑے ہین حضرت وہان سے نکل آے اور گرجاے قسطنطین مین پہنچے وہان ایک بوریا بچہا پا گیا مگر حضرت نے وہان نماز نہ پڑہی بلکہ زینہ سے اوترکر سیڑہیون پر نماز پڑہی اور پڑہکر پادری سے اسکا سبب بیان کیا کہ اگر مین ان گرجاؤنمین نماز پڑہ لیتا تو مسلمان انہین قبضہ کرلیتے اور مسجد بنالیتے حضرت کو یہانتک رعایت منظور ہوئی کہ حکم دیا کہ کوئی شخص اُن سیڑہیون پر ایک آدمی سے زیادہ جماعت سے نماز نہ پڑہی مگر آخر کو نصف سے زیادہ مین یہہ سیڑہیان اور صحن مسجد مین داخل ہوگئین جو کہ اتفاق سے (بسبب نماز پڑہنے خلیفہ کے) یون پاک ہوچکی تہین جس خلیفہ نے وہ مقام ہیکل سلیمانؑ کا دریافت کرکے اسجگہہ وہ مسجد تیار کروائی جو اسلامی معبدونمین سب سے زیادہ نامور ہے اور مسجد قردوہ کو چہوڑکر سب سے زیادہ بے مثل یہہ فتح یروسلم ۱۷ سترّہ سنہ ہجری اور ۶۳۷ع کو وقوع مین آئی انتہی یہہ قردوہ ملک اسپین کا پایہ تخت ہے جسے خلیفہ ولید بادشاہ دمشق کے سپہ سالار تارک نے جسکے نام سے جبل التارک (انگریزی جبل آلٹر) مشہور ہے واقع ۷۱۱ع مین فتح کیا (سیرالاسلام صفحہ ۱۷ وغیرہ) اس شہر قردوہ مین پہلے بادشاہون خاندان بنی امیہؓ نے ایک مسجد مسجدون دمشق اور بیت المقدس کیموافق عرض وطول وارتفاع وخوبصورتی اور رونق مین آٹھہ برس کے

عرصہ مین تعمیر کروائی - اسکی چھتون کے تلے ایکہزار سے زیادہ ستون سنگ مرمر کے
لگے ہوے تہے اور پیتل کے اسّی دروازون سے مسلمان آتے جاتے تہے دولت
ملک کے خریدنے مین عطریات ممالک مشرقی کی صرف ہوتی تہی اور چار ہزار
سات سو چراغ ہمیشہ رات کو روشن ہوتے تہے اس تخت گاہ خاندان بنی امیہ مین ا؎
دو لاکہہ گہر اور چہہ ہزار مسجدین اور نو ہزار حمام واسطے آرام خلقت کے تیار تہے
جب اسپین والون نے ۱۶۱۰ع مین مسلمانون کو تمام اُس سرزمین سے نکالا
لاکہون مرد وعورت بیابان افریقہ مین بسبب ماندگی اور بہوک کے مر گئے
اور بہت مرد وعورت بغیر لحاظ اسکے کہ وہ بچے ہین یا جوان یا بوڑہے قتل کئے گئے
مسلمانون کی سلطنت کو ایسے ظلم اور سختی کے ساتہہ اسپین سے خارج کیا
تب سے وہ مسجد اب تک گرجا گہر ہے سیر الاسلام مین صفحہ ۹۱-۹۳ اسکا مفصل
بیان ہے - جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۵ مین
لکہتے ہین کہ کون ایسا ہے جسنے شوالری (یعنے مردانگی) کی ما بقایئے سلطنت
اسلام کے اسپین سے جاتے رہنے کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہے جسنے
اُس جوانمرد اور فیاض قوم پر تعجب نکیا ہو جنہون نے آٹہہ سو برس تک حکم انی
کی مگر انکے مخالف مورخون نے بہی انکی ایک برجی تک کا ذکر نہین کیا ہے کون
ایسا شخص ہے جو عیسائیون کے پادریون کی اس حرکت سے نادم نہو کہ
اُنہون نے اپنے حکام سے زبردستی شیطنت اور ظلم اُس قوم پر کرایا جنکی وہ
حفاظت مین عرصہ دراز تک رہے تہے کون ایسا متنفس ہے جو زہنیش پادریون
کی اس حرکت کے لکہنے سے شرمندہ نہو کہ اُسنے کوردوا کے (اسلامی) بڑے بڑے

شعرا اور فلسفیون اور ریاضی دانونکی تصنیفات کوجلادیا اور اُس قوم کے سات سو برس کے علم وادب کی کتابون کو برباد کردیا انتہیٰ

پہر اُسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۳ مین لکہا ہے کہ پادری کارڈنل زمینس - نے اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ وزراعت وطب کو جلادیا اور یہہ دلیل بیان کی کہ یہہ کتابین قران سے مستنبط ہوئین انتہیٰ سیل ویڈا صاحب کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ اسپین والے یہہ خیال کرتے تہے کہ ہمنے جو بارہ ملین (یعنے ایک کروڑ بیس لاکہہ) اہل ترک (یعنے مسلمانون) کو قتل کیا یہہ قتل انجیل کے موافق ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے اہل کنعان کو اسیطرح قتل کیا تہا - صاحب موصوف نے یہہ کتاب اسی امر کے ثبوت مین لکہی ہے انتہیٰ دیکہو جان ڈیون پورٹ صاحب کی انگریزی کتاب صفحہ ۱۴۲

پہر اُسی تواریخ واشنگٹن اَرونگ مین لکہا ہے باب ۱۲ خلیفہ عمرؓ کا حال اور مزاج پچہلے بیان سے ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا ہان مگر بیجا نہین جو ایک سرسری حلیہ یہان بہی لکہا جاے خلافت کے شروع مین ان کی ۵۳ برس کی عمر تہی طول قد سانولا رنگ تہے سنجیدہ صورت سر پر بال کم مگر قد اتنا لمبا تہا ایک مورخ لکہتا ہے کہ جب بیٹہتے توکہڑے ہوے آدمیون سے اونچے رہتے طاقت بدن مین معمول سے زیادہ بائین ہاتہہ سے اسیطرح کام کرتے جسطرح دہنے سے اگرچہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اس مذہب کے ایسے دشمن تہے کہ حضرت پیغمبر اسلام کی زندگی کے درپے تہے مگر بعد اسلام لانیکے نہایت سچے دل سے اس مذہب کے حامی اور معاون ہوے جب تک حضرت زندہ رہے بڑے بڑے مقدماتمین اُنکے شریک

رہے بہادران بدر و اُحد اور خیبر اور حُنین و تبوک و مکّہ و مدینہ مین اُنکا نام اوّل ہا
اور واقعی تمام فتوحات اسلام کے جان رہے نہایت سرگرم اور سرگرمی بہی
آتشناک تعلیم اسلام کو سپاہی کیطرح سمجہایا اور رواج دیا اگر کوئی عقدہ مشکل جو
عقل سے حل نہوا تلوار سے جُدا کیا اور جسنے کفر مین ضد کی اسکا سر اوتارا انتظام
امورات مین انکا ضبط اور عدل ضرب المثل ہے امورات خانگی مین ان کی
پرہیزگاری اور کفایت شعاری اور اسباب دنیا کو ذلیل جاننا مشہور صرف
پانی ہمیشہ پیا چہوہارے اکثر کہاے یا جَو کی روٹی نمک کے ساتہ مگر اعتکاف وغیرہ
مین نمک بہی حظّ نفس سمجہہ کر چہوڑ دیا یہہ سخت اتّقا اور نفس کشی اور سادگی و
افلاس ظاہری پر اُنہون نے بہی لوگ عزّت سے نظر کرتے تہے اپنے روز مرّہ
کے واسطے کچہہ ایسے درشت مسئلے مقرر کر رکہے تہے مثلاً کہا کرتے تہے کہ چار چیزین
واپس نہین آتی + سخن گفتہ تیر از کمان جستہ عمر گزشتہ وقت رفتہ ان کے
وقت مین مسجدین بیشمار بنگئین جسمین مسلمان عبادت کرین اور قید خانہ
جنمین مجرم رہین جرایم خفیفہ کے واسطے دُرّہ ایجاد کیا اور اسکا اتنا خوف تہا
کہ لوگ تلوار سے زیادہ دُرّہ سے ڈرتے تہے
جب عہدہ خلافت عمرؓ نے قبول کیا تو لوگ آپکو خلیفہ خلیفہ کہنے لگے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ یون تو یہہ سلسلہ کبہی منقطع نہوگا اسلئے امیر المومنین لقب ہوا
پیچہے سے شاہان اسلام نے یہہ لقب ترک کر دیا سب سے پہلے خلیفہ کو لشکر
شام کا خیال آیا آپکی سنجیدہ راے مین ہتیارون کی چمک دمک نے کچہہ اثر کیا
خالد کو سپہ سالاری کے قابل نہ سمجہا خالد کی دلیری اور فن سپہ گری کے

تو قابل تھے مگر تیز مزاج اور تندخو بھی جانتے تھے بے تحاشا اور بے تامل لڑائی کے
لایق سپہ سالاری کے عوض نیابت کے لایق اُسے سمجھے اسلئے ضرور ہوا کہ ان
غیر مال اندیش ہاتھون سے سپہ سالاری نکالکر ابو عبیدہ کو دیجاے جو اپنے
حلم و اتقا اور دینداری کے سبب اس عہدہ کے زیادہ مستحق ٹھہرے چنانچہ
ایک خط ابو عبیدہ کے نام پرچہ چرمی پر لکھکر اطلاع دیگئی کہ خلیفہ ابوبکر انتقال
فرما گئے اور مین خلیفہ ہوا انکو سپہ سالار مقرر کرتا ہون

پھر اُسی تواریخ مصنفہ واشنگٹن ارونگ صفحہ ۷۴ باب ۲۳ مین لکھا ہے
تمام ملکی امورات کا انتظام کرکے اور اپنی تجہیز و تکفین کی بابت ہدایت کرکے
۶۳ برس کی عمر مین دس برس اور چھ مہینے خلافت کے بعد ساتوان دن تھا
تلوار لگی ہوے کہ انتقال فرما گئے یہہ تمام تاریخ حضرت عمرؓ کی پڑھکر معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ بڑے صاحب کمالات تھے نہایت زیرک اور بڑے عادل بانی اسلام اگر انکو بھی
کہا جاے تو بجا ہے یہی تھے جنھون نے احکام نبی اسلام اس خوبصورتی اور
احتیاط سے جاری کیے حضرت ابوبکر کو انکی خلافت مین ہمیشہ اپنی صلاح اور
مشورہ سے مدد کرتے رہے تمام سلطنت اسلامیہ کا انتظام کیا ضابطے مقرر
کیے اپنے ماتحت سپہ سالار و نیز مین انکے اقبال اور حشمت کیوقت ایسا کچھ
نگاہ رکھا کہ یہی بڑی دلیل انکی بڑی لیاقت حکمرانی کی ہے دنیا سے
نفرت کرنے مین اور سامان دینوی کو حقیر جاننے مین حضرت پیغمبر اسلام صلعم
اور خلیفہ ابوبکر کی پوری تقلید کی اپنے سپہ سالارون کو جب لکھا تو یہی لکھا
کہ خبردار اہل ایران کے لباس اور طعام کی پیروی نہ کرنا ہمیشہ سادہ وضع

حسن اعمال

رہنا اور سادہ عادات اور اللہ تعالیٰ تمہین فحمند رکہے گا یہہ چہوڑا اور خراب ہوگئی
اور اتنا خیال تہا انہین اسبات کا کہ اپنے افسرونین سے جسے عیش اور زر
کیطرف راغب دیکہتے بے سزا دئے نہ چہوڑتے بعض احکام سے انکی مردانگی اور
ذکاوت دونون ثابت ہوتی ہین حکم تہا کہ وہ لونڈی کہ جو ایک لڑکا جن چکی
ہو پہر نہ بکے اپنی جیب خاص سے ہفتہ وار خیرات کرتے ہر ایک کی حاجت کیموافق
دیتے نہ یہہ کہ اسکی لیاقت کے موافق اور فرماتے کہ خدا نے جو جو نعمتین ہمین عطا
کی ہین ہماری ضرورت رفع کرنیکیواسطے ہین نہ ہماری نیکیونکے عیوض مین نیکیون
کا عوض قیامت مین ملیگا

شروعین خلافت کے آپنے اصحاب رسولخدا اور تمام مستحقین کے خرچ کیواسطے
وظیفے مقرر کئے حضرت عباس کو سالیانہ دو لاکہہ درہم مقرر کئے اسیطرح ہر ایک
کو اسکے مرتبہ کیموافق جو لوگ کہ جنگ بدر مین موجود تہے انکو پانسو درہم ۵۰۰ اور
وے لوگ جو شام ایران مصر کی لڑائیونین شریک رہے انکو اس سے کم
حضرت بیبیان اسلام کے دو محلون مین ہر ایک کو دس ہزار درہم سالیانہ اور حضرت
عایشہؓ کو بارہ ہزار حضرات حسنینؑ کو ہر ایک کو پانچہزار درہم اور جو کوئی
ان حصون سے ناراض ہوتا حضرت عمرؓ فرماتے کہ قہر خدا کا اسپر سب سے پہلے
انہین نے دفتر جمع و خرچ بیت المال مقرر کیا انہین نے سنہ ہجری لکہنا شروع
کیا سکہ اسلام انہین نے جاری کیا جسپر خلیفہ وقت کا نام اور کلمہ لاالہ الااللہ
تہا کہتے ہین کہ انکی خلافت مین ۳۶ ہزار شہر قلعہ اور گڑہیان فتح ہوئین نئے
شہرونکی بنیاد پڑی بڑی بڑی منڈیان مقرر ہوئین بے شمار مسجدین تعمیر

ہوئین انہین کے ضبط سے یہہ وسیع اور طویل نئی سلطنت ایک ہے سلسلہ زنجیر کیطرح متفق رہے

کیا خوب کہا گیا ہے کہ اس خلافت کے تاج ہی مین ۳۶ فتحین شام اور ایران اور مصر کی تہین اور تاریخ عرب مین یہی زمانہ بہادری اور اقبالمندی ہے اور بنیاد اس غیر محدود سلطنت کی دیکھیئے تو دس برس سے بھی کم مین پڑی

ذرا یہہ خوب یاد رکھنا کہ یہہ غازی نامور یہہ بڑا منتظم یہہ دلاور سردار شروع مین نیم تعلیم یافتہ مکہ کے رہنے والے تہے ہان ان اگلے بہادران اسلام کی نسبت کتنی اچھی طرح ہم کہہ سکتے ہین کہ اُنڈنوان دیو ہوتے تہے تمت کلامہ

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۶۷ع بموجب ایپند مسٹر ہنری میرس الیٹ صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند صفحہ ۱ مین مرقوم ہے امیر المومنین عمر بن خطاب نام پدرش خطاب بن نفیل بن عبد العزیز بن ریاح بن عبد اللہ قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی و نسب او بکعب بن لوی بہ نسب رسول صلعم میپیوندد و حفصہ یکے از زوجگان رسول بودہ چون ابوبکر صدیق پیش از وفات خود عمر را خلیفہ خود مقرر نمودہ بود چنانچہ بعد وفات او عمر را بر مسند خلافت نشانیدند اول کسی کہ او را امیر المومنین خواندند عمر بن خطاب بود و سبب آنچنان بود کہ ابوبکر را خلیفہ رسول خواندندے و چون عمر بن خطاب بخلافت بہ نشست گفت کہ اگر مردم مرا گویند خلیفہ خلیفہ رسول خدا این سخن دراز شود پس مغیرہ بن شعبہ برخاست و گفت تو امیر مائی و ما مومنانیم پس تو امیر المومنین باشی بعد ازان

جملہ اصحاب بر آن قرار دادند و ورا امیر المومنین خواندند و عمر تمامی ملک شام و مصر را از دست قیصر روم کہ ہرقلیس نام داشت بر آوردہ و در سال شانزدہم از ہجرت بر ملک عجم مستولی گشتہ فارس را از یزدجرد پسر خسرو پرویز گرفت و چون مدت خلافت او بآخر رسید روزے در نماز بود شخصے بنام ابو لولو غلام مغیرہ ورا شہید ساخت و ہفت کسان دیگر را کشتہ خود ہم کشتہ شد اینواقعہ بست و ہفتم ذی الحجہ سال بست و سویم یا کہ در ماہ محرم سال بست و چہارم از ہجرت در شہر مدینہ روے دادہ انتہی

سبحان اللہ جلشانہ خاصان خدا کی عظمت و جلال کا باوجود اُنکے کمال بے اسبابی کے کسی بادشاہ کا کروفر پاسنگ ہی نہیں ہو سکتا ہے لکہا ہے کہ قدمار مشایخ جب کسی بزرگ کو بہت اسباب آرایش کے ساتھ دیکھتے تو اُسے حقیر جانتے تہے اور سمجھتے کہ جب آرایش باطن کم ہوگئی تب آرایش ظاہر کی حاجت ہوئی ہے سب انبیاء اور اولیاء نے یونہیں اسباب دنیا کو ذلیل جانا ہے مرقس اباب ۱ مین حضرت یحیٰی کا حال دیکہنا چاہیے جہان لکہا ہے کہ یوحنا اونٹ کے بالون کی پوشاک پہنے اور چمڑی کا کمر بند اپنی کمر مین باندہے تہا اور ٹڈہی اور جنگلی شہد اُسکی خوراک تہی انتہی

تنخواہ حضرت ابوبکرؓ کے خزانہ سے مدینہ کے تین درم سونیکے مقرر تہے اور وہ جمعہ کے دن بقیہ اپنے روپئے اور دوسرے لوگون کا اُن شخصون کو جو بہت مستحق تہے بانٹ دیتے تہے زر مذکور اوّل سپاہیون کو اور بعد اسکے اور لوگونکو ملا کرتا تہا۔ انکا پیرہن موٹی اون کا جو ممالک ایشیا مین علامت بزرگی اور اوس

دینی کی حکومت کا نشان ہے عمرؓ کو ملا اور ایک شخص نے حاضرین مجلس مین سے
اسکو بہت پھٹا ہوا دیکھکر جناب امیرالمومنین (حضرت عمرؓ) سے عرض کیا کہ ظاہر
حال تمہارا مطابق تمہاری سیرت اور ہمت عالی کے نہین ہے - حضرت عمرؓ
نے سادگی کے ساتھہ جو بناوٹ کی راہ سے نہ تھی جواب دیا کہ اے دوست
میرے وہ مذہب جسکے ساتھہ خدا نے مجھے بزرگی دی نہایت عمدہ لباس اور
اور زیور مکلّف اور آرایش خوشنما ہے انتہی ازسیرالاسلام باب ۳ زبان انگریزی
سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ ۱۸۴۵ع پہر لکھا ہے کہ امام حسن
خلف علی مرتضیٰؑ اور سبط محمد مصطفیٰ صلعم نے دو بار اپنا مال محتاجون کو بانٹ دیا
اور خلیفہ عمرؓ اور خلیفہ ابوبکرؓ ہر ہفتہ مین جو کچھہ مایحتاج سے بچتا غربا کو دیدیتے تھے
انتہی (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ پہر صفحہ ۲۱۱)

اے دلت سخت و ملایم گفتگو — زر میان جان و برلب ذکر ہو
بے عمل ایمان نمی آید بکار — لن تنالوا البر حتی تنفقوا

حضرت عمر فاروقؓ کی ایام سلطنت مین جسقدر ملک تصرف اسلام مین آیے
انکا بیان کتب سیر مین موجود ہے کہ کسی بادشاہ کو یہہ فتوحات نصیب نہین ہوے
شاید ناظرین سمجھین کہ سکندر نے تو ایکعالم کو فتح کرلیا تہا مگر اسکے لئے دلایل
موجود ہین کہ یہہ فتح سکندر کو بھی نصیب نہین ہوئی اس مختصر مین اُن سب
باتون کے لکھنے کی گنجایش نہین ہے صرف اتنا لکھنا چاہئے کہ سنہ عیسوی سے
تین سو تینتیس ۳۳۳ برس پیشتر جب سکندر یروسلم پر حملہ آور ہوا تو کاہنون کو اُن کی
کہانت کا لباس پہنے ہوے دیکھکر جو کہ سکندر سے ملنے کو نکلے تہے اُنکا اسقدر رعب

اُسپر غالب آیا کہ صف آرائی کا خیال چھوڑ آگے بڑہکر یدو نامی سردار کاہن کو سجدہ کیا
سب یونانی اسکی (یعنے سکندر کی) اس عجیب حرکت سے بہت متعجب ہوے
(از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱) وہ سمجہا کہ فرشتے آسمان سے اوترے ہین اور یروسلم
کی تسخیر سے باز رہا اور حضرت عمر فاروق رضؓ کو دیکہکر عیسائیون کا بطریک یعنے امام
ایسا رعب مین آگیا کہ خاص ہیکل کی بنیاد پر مسجد اقصیٰ کے بنانے کی اُسنے
صلاح دی اور وہی جگہہ ہی تبلادے ورنہ ممکن تہا کہ کوئی دوسری جگہہ اُسوقت
بتا دیتا اور اگرچہ جانتا تہا کہ اس جگہہ پر مسجد بننے سے وہ نامور پیشین گوئی جو
لوقا ۲ باب ۲۴ مین ہے باطل ہوجائیگی اور توبہی حضرت عمرؓ کے رعب مین آکر
وہی جگہہ بتا دی کہ جس سے وہ پیشین گوئی کہ جسکا بطلان تمام انجیل کے
نامعتبری کا سبب ہوسکتا ہے غلط کردی پہر یہہ کہیں نہین لکہا ہے کہ پہلے
اُس بطریک نے کوئی اور جگہہ تبلائی اور جب وہ جگہہ ناپسند ہوئی تب لاچار
ہوکر ہیکل کا مقام تبلایا بلکہ پہلی ہی دفعہ مین اُسنے وہی جگہہ تبلائی کہ جسپر
عیسائی اور یہودیون کا سارا فخر تہا بسبب اُسکی کمال عظمت اور بسبب
حفاظت پیشین گوئی مرقومہ لوقا ۲ باب ۲۴ کے سیر الاسلام باب ۳ صفحہ ۱۱۱
مین لکہا ہے مسلمانون کو قاعدہ بندوبست اور عملداری کرنیکا معلوم نہ تہا
مگر طریقون فتح کیسے خوب واقف تہے حال اہل روم اور سکندر اعظم کا بہی
ایسا ہی تہا فتوحات رومیونکی ایسی عجیب تہے جیسے کہ فتوحات اہل اسلام کی
رومیون نے بسبب کام مین لانے ہر قسم کی دغابازی اور شمشیر زنی کے
فتحین حاصل کین تہین مگر سرداران اہل اسلام نے اپنی شمشیر زنی کی

ایک ہی بڑی سعی اور جانفشانی سے ملک گیری کی انتہی

غرض ایسی باتون مین سکندر کو حضرت عمرؓ کے فتوحات سے کیا نسبت ہے دوسرے یہہ کہ سکندر نے جو ملک فتح کئے وہ اُسکے مرتے ہی غیرونکا حصہ ہوگئے چنانچہ ترجمہ قران شریف جسپر علماء عیسائی نے اپنی طور کا حاشیہ اور دیباچہ لکھا اور بخط رومن ۱۸۴۴ع کو الہ آباد پرسبٹیرین مشن پریس مین چھاپا اُسکے دیباچہ کے صفحہ ۲ دفعہ ۴ مین لکھا ہے کہ سکندر کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تھی اور اُسکی حکومت عظیم اُسکے چارون سپہ سالارون کے میان یون تقسیم کی گئی تھی کہ سلوکس کو ایران اور بابل اور کئی ایک اور مشرقی ممالک ملے کاس سانڈر کو مقدونیہ اور اُس کے آس پاس کے صوبے ملے انگوکس نے شام اور ایشیاء کوچک کے اکثر ممالک اپنے قبضہ مین لئے اور طالی نے مصر اور اُسکے اطراف پر قبضہ کیا انتہی

پادری اگستس براڈ ہیڈ کا قول ہے کہ مقدونیہ کی سلطنت چار حصّون مین منقسم ہوئی۔ فلسطینیہ اور مصر طالمی سوتر کو ملا اور سوریہ اور بابل مشرقی صوبون سمیت سلوکس کو اور تھراکیہ تبیہنیہ اور کوچک ایشیاء کے اور صوبے لیسماچس کو اور مقدونیہ اور یونان کسندر کو ملا قریب پچاس برس مسیح سے پیشتر یہہ سب ملکتین رومی سلطنت مین شامل ہوئین اور اس اثنا کی سو برس مین (یعنے سکندر کی وفات کے بعد سے) لڑائیان قایم رہین انتہی (از دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۲۷ مین لکھا ہے کہ سکندر کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد اُسکی روکزنا بی بی بیٹا جنی اور بھنے اوسے تخت پر بٹھایا چاہتے تھے لیکن جب وہ گیارہ برس کا ہوا وہ اور اُسکی ما مقدونیہ مین قتل کئے گئے انتہی۔

پس یہہ سب ممالک بسواے ایران کے صرف سلطنت روم مین شامل ہین اور حضرت عمر فاروق رضہ کے عہد خلافت مین فتح کئے ہوئے ملک ابتک بعنایت ملک الودود تصرف اسلام مین موجود ہین انہین سے ہر شہر مسلمانون کا وطن اور ہر قریہ اہل ایمان کا مسکن ہے ان ملکون کے سب باشندے کیا گدا اور کیا بادشاہ فیضیاب اسلام کے سبب قیامت تک حضرت عمر رضہ کے شکرگذار رہین گے

مثنوی مؤلفہ

جہالت طعمۂ آن تیغ تیز است ۔ امان از سہم او و در گریز است

علم بر ملک شام افراشت از بام ۔ برآمد مہر رخشندہ سر شام

کشیدہ تیغ با بازوے فولاد ۔ زہولش کوہ دشت آمد بفریاد

ستادہ بر غزا با صد بشارت ۔ کشادہ قلعہ ہا از یک اشارت

ز تیغش سر زمین سیراب گردید ۔ ز رعبش زہرۂ شیر آب گردید

قیامت کرد در آفاق جیشش ۔ زمین و آسمان لرزد ز طیشش

رسول اللہ حرم از بت بپرداخت ۔ عمر بیت المقدس را ز نو ساخت

بناے مسجد الصخرا د کرد ۔ نکو خود بود و تعمیر نکو کرد

شبانگہ بود قرب شہر راہش ۔ شد آن ارض مقدس جلوہ گاہش

چو شب ایام غربت را ہمہ اجر ۔ سلام ہی حتی مطلع الفجر

بشوق داخلہ الشب سحر شد ۔ سحر داخل کلیم با لبصر شد

چو در بیت المقدس شد گزارش ۔ کہ شد بر تخت داؤدی قرارش

مسلم شاہی دنیا و دینش ۔ کہ ملک وعدہ شد زیر نگینش

خداوند سر و تاج داود — زاوجش رفعت معراج داود

بتان را بر صلیب نیزه بر کرد — گریز ابلیس از ظل عمر کرد

دلیل راه یزدانی علم شد — ستون از نور ایمانی علم شد

زعیش اندرین راه بود ایما — ویهدیکم صراطاً مستقیما

نه دامان علم یکسر کشاده — مگر رو بی شہپر کشاده

زشادی شد دل محزون ملک — مسلم شد باو ہا روستے ملک

بداودی محل عز تدکوشش — نموده روح آصف پایبوسش

برستش رایت پرچم نمائی — چو موسیٰ بر علم کرد اژدہاے

علم بر قلعه صیحون علم شد — فلک پیشش پے تسلیم خم شد

کشاده پرچم وافراشت رایت — گرفته خلق در ظل حمایت

نصارا وجد بر اقبال او کرد — مسیح از دور استقبال او کرد

هوشنا گفت خلق از نقدم او — بفرش آراست راه او ہم او

ترنم شد مبارکباد وے او — برقص آمد یہود از شادی او

منابر پرخروشش از نام فاروق — بگیتی سکه زد اکرام فاروق

ستود ارض وسما زین گونه دیرا — جزاک الله فی الدارین خیرا

زہے معراج اقبال عرب دید — عمر در روز و پیغمبر بشب دید

بحکمت ہا سلیمانے کلامے — بحکمش ملک کنعانے حلالے

رسید انجا باقبال حد و مال — که موسیٰ نا رسیده در چہل سال

چو بر ویرانه ہیکل نظر کرد — فرات جوششش از چشم عمر کرد

بعین آداب مازاغ البصر دید | پیمبر دیده بود و یا عمر دید
بلرزید یک جہان از غیرت آتش | فزون شد غیرت بیت المقدس
بدست خویش رُفت آن خار و خس را | قوی فرمود دست دسترس را
بعہد ہمت ایمان و فا کرد | حرم تعمیر والاقصی بنا کرد
چو موسیٰ کرد بیت الله بنائے | ازو شد ابتدا زین انتہائے
بعظمت غیرت طور آنکان شد | زہے نور اعلیٰ نور آنکان شد
عزیر از گور صد شکر خدا گفت | کلیم از طور اے صل علیٰ گفت
چو روح الله دید آن صنع پاکش | بگفت اے مرحبا روحے فداکش
شود آن تازہ تعمیر گرامی | بہ یحیٰ معجز یحیی العظامی
ہنوز آن فیض بخش خاص و عام است | ہنوز آن شوکت اسلام تام است

تب یہہ پیشین گوئی جو ۱۰۲ زبور مین ہے پوری ہوئی ۱۳ (اے خدا تو اُٹھیگا صیحون پر رحم فرمائیگا کیونکہ اُسپر مہربان ہونیکا وقت کیونکہ وقت مقرر آپہنچا (۱۴) کیونکہ تیرے بندے اُسکے پتھرون سے راضی ہین اور اُسکی خاک پر مہربانی کرتے (۱۵) اور قومین یہوواہ کے نام سے ڈرینگے اور زمین کے سارے باشندے تیرے جلال سے (۱۶) کیونکہ یہوواہ نے صیحون کی تعمیر کی ہے اپنے جلال مین ظاہر ہوا ہے (۱۷) وہ ناچار کی دعا کیطرف متوجہ ہوا اور اُنکی دعا کو ناچیز نہین جانا ہے (۱۸) یہہ آنیوالی پشت کے لئے لکھا جائیگا اور پیدا ہونیوالی اُمّت یاہ (یعنے خدا) کی حمد کریگی (۱۹) کیونکہ اُسنے اپنی مقدس بلندی پر سے جھانکا یہوواہ نے آسمان پر سے زمین کیطرف نظر کی ہے (۲۰) تاکہ قیدی کی آہ سنے

تاکہ موت کے فرزندون کو رہائی دی (۲۱) تاکہ صیہون مین یہوواہ کا نام بیان کیا جائے
اور یروسلم مین اسکی حمد (۲۲) جب امتین باہم جمع ہوگئین اور مملکتین تاکہ یہوواہ
کی عبادت کرین انتہی از ترجمہ پادری جوزف اوین صاحب

اس پیشین گوئی کی شرح مین صرف چودہوین آیت کی تفسیر جو پادری جوزف
اوین صاحب نے کی لکھنا کافی ہے قولہ صیحون بحال ہوگا اور آباد کیا جائیگا
کیونکہ تونے (اے خدا) اپنے لوگون کے دل پر ایسی تاثیر دی ہے کہ وہ اُس کے
ویرانے پر ترس کہاتے ہین اور تیرے بندے اُسکے پتھرون سے راضی ہین
اور اُسکی خاک پر مہربانی کرتے ہین تو بیشک صیحون پر مہربانی دکہاے گا کیونکہ
الحال تیرے بندے اُسکے ویرانہ پر الفت سے نظر کرتے اور ترس کہاتے ہین
اور اُسکی بحالی اور آبادی کی دلی خواہش رکہتے ہین اور یہہ اُسکے بحال
اور آباد ہوجانے کا نشان ہے انتہی اور باقی اس پیشین گوئی کی سب
آیتون کا مطلب صاف ہے کہ حضرت عمر رض کا اُسکے ویرانہ پر ترس کہانا اور
اُسے تعمیر کرنے کا مذکور ہوا ہے اور یہوواہ کا صیحون کو تعمیر کرنا یہی تہا (آیت ۱۶)
کہ حضرت عمر رض کے ہاتہہ سے خدا نے اُسے تعمیر کروایا جیسے پیشتر حضرت سلیمان کے
ہاتہہ سے اُسے تعمیر کروایا تہا اور پیدا ہونیوالی اُمت (آیت ۱۸) سے صاف اشارہ
اُن لوگون کی طرف پایا جاتا ہے جو بنی اسرائیل کے سوا ہین اور وہ صرف
مسلمان معلوم ہوتے ہین اور یہہ کہ خدا کی حمد کریگی اس سے بخوبی ثابت ہے
کہ وہ اُمت خدا پرست ہوگی نہ یہہ کہ بُت پرست پس جبکہ نہ بنی اسرائیل سے
یہان مراد ہے اور نہ دنیا کی بُت پرست قومون سے اور نہ عیسائیون سے

کیونکہ مسیح بنی اسرائیل مین سے تھے دوسرے یہہ کہ رومی فوجکے ساتھہ بعقیدۂ نصارا
مسیح بیت المقدس کو ڈہانے آئے تھے نہ یہہ کہ اُسے تعمیر کرنے تیسرے یہہ کہ
عیسائیون نے کبھی بیت المقدس کو تعمیر نہین کیا ہے اور اس پیشین گوئی
مین اُسکی تعمیر اور آباد کرنیوالون کا ذکر ہے پس جس شخص مین ذرا بھی عقل ہو
تو فوراً سمجھ جائیگا کہ یہہ خاص مسلمانون سے صاف وصریح مراد ہے اور قیدی
اور موت کے فرزندون سے (آیت ۲۰) مراد یروشلم مین رہنے والے جو حکومت
اسلام سے پیشتر بادشاہ گردیون کے سبب قتل اور اسیری کے خطرہ مین
گرفتار تھے

اب اگر کوئی کہے کہ بخت نصر وغیرہ نے بھی تو یروشلم کو فتح کیا تھا وہ کیون نہ
وارث تخت داؤدی کہلائے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وے سب خدا کیطرف سے
اُس ملک کے وارث ہوکر نہ آئے تھے بلکہ صرف ڈہانے اور غارت کرنے کے لئے
آئے تھے اور یہہ بات وارثوں کے سراسر خلاف ہے اور جولین نے جو اُس کی
تعمیر کا ارادہ کیا تو اس سبب سے کہ وہ خدا پرست نہ تھا خدا ہی نے اُس کو
وراثت نہ بخشی تھی اور اُسی عرصہ مین وہ فارسیون کے ہاتھہ سے مارا بھی ڈالا
گیا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۰۹) اور حضرت عمرؓ نے تو اُس ویران کئے ہوے
مقام کو پہر تعمیر کیا اور وہی تعمیر کہ جو خدا کی بزرگی کے لایق ہے کوئی اپنے لئے
قلعہ یا محل نہین بنوایا تب یہہ پیشین گوئی جو یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین ہے پوری
ہوئی کہ میرا گھر عبادتکا گھر کہلائے گا متی ۱۲ باب ۱۳ پس یہہ وراثت کا منصب
حضرت عمرؓ کے لئے خاص خدا ہی کیطرف سے تھا کہ ایسا بڑا یہہ کام حضرت عمرؓ کے

ہاتھہ سے ہوا

اسکے لئے دوسری دلیل یہہ ہے کہ اتنی بڑی مدت یعنے قریب تیرہ سو برس سے جو حکومت اسلام وہان قایم ہے اور کسی کو اسکی آدہی اور چوتہائی تک مدت بہی وہان حکومت کرنا نصیب نہین ہوا پہر بخت نصر وغیرہ بُت پرستون کو یروسلم کی وراثت سے کیا علاقہ ہے

اور اسکے لئے تیسری دلیل یہہ ہے کہ اُن بُت پرست بادشاہونکا دست رس اُس پاک مکانپر اُسوقت ہوا جبکہ وہ خوب آباد تہا اور اُنہون نے آکر اُسے لوٹا اور ویران کیا چنانچہ سیسق شاہ مصر اور بخت نصر اور انیٹوکس وغیرہ سے اسکا ثبوت ظاہر ہے اور حضرت عمرؓ کا تسلط اُس پاک مکانپر اُسوقت ہوا جبکہ وہ نہایت ویران تہا اور حضرت عمرؓ نے آکر اُسے آباد اور تعمیر کیا پس ویرانیکی نسبت حضرت عمرؓ کا گزر اُس پاک مقام مین اسطرح ہوا جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کا جب وہان گزر ہوا تب صرف ویرانہ تہا اور اُسکی آبادی کی نسبت اسطرح جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمانؑ نے اُسے آباد اور تعمیر کیا تہا اور اُسکی مقبول عبادات کی نسبت یون جیسے حضرت موسیٰ اور حضرت سموئیلؑ نے وہان خداے قادر کی پرستش قایم کی تہی اور اُسکی امامت کی نسبت یون جیسے حضرت ہارونؑ اور حضرت ذکریاؑ نے اُسمین کہانت کی تہی اور امامت اور حکومت دونونکی نسبت یون جیسے حضرت ملک صدق نے اُسمین کہانت اور بادشاہت دونون کی تہین اور یہہ ساری مناسبتین کیا ہی صاف اور صریح ہین کہ جنمین کسی کو بہی چون وچرا کی گنجایش نہین

ثبوت نمبر ۳

پھر یہہ بہی کہ اُس میراث کا جو حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ نے دنیا مین چھوڑی اکابر اسلام کے سوا اور کوئی فرقہ وارث نہین ہو سکتا ہے بسبب اتحاد عقیدہ توحید پرستی اور اسوجہہ سے بہی کہ حدیث صحیح مین جو حضرت داؤدؑ کی کتاب کا نام وہی اُس کتاب کا بہی نام ہے جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام پر نازل ہوئی چنانچہ صحیح بخاری مین بروایت ابو ہریرہ رض منقول ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّہٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّہٗ

یعنے ہلکا اور سہج ہو گیا تہا داؤد پر قران سو وے اپنی سواریون کے کسنے کا حکم کرتے تہے تو قران کو زین کسنے سے پہلے پڑہ چکتے تہے انتہی اس حدیث مین زبور کا نام ہی قران فرمایا گیا

تب یہہ پیشین گوئی جو اعمال ۱۵ باب ۱۶-۱۸ مین لکہی ہے پوری ہوئی (کہ خدا فرماتا ہے) بعد اسکے مین پہر آونگا اور داؤدؑ کے گرے ہوے ڈیرے کو اُٹھاونگا اور اُسکے ٹوٹے پہوٹے کی مرمّت کرکے اُسے پہر کہڑا کرونگا کہ قوم کا بقیّہ اور سب غیر قومین جو میرے نام کی کہلاتی ہین خداوند کو ڈہونڈہین خداوند جو سب کچہہ کرتا ایسا فرماتا ہے خداوند کو شروع سے اپنے سب کام معلوم ہین انتہی یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی تعمیر سے علاقہ نہین رکہتی کیونکہ اس کتاب اعمال سے سیکڑون برس پیشتر وہ بن چکی تہی اور اُسمین لکہا ہے کہ اب ایسا کرونگا اور داؤدؑ کے گرے ہوے ڈیرے سے مراد وہ ہیکل جو حضرت سلیمانؑ نے بنوائی تہی اور اُسی جگہہ اب مسجد اقصیٰ ہے

کیونکہ بسبب عظمت کے داؤدؑ کے نام کی وہ ہیکل کہلاتی ہے ورنہ بنوائی تو داؤدؑ کی نہ تھی پہلے اسے حضرت سلیمانؑ نے اور پھر زروبابل وغیرہ نے بنایا اگر کوئی کہے عاموس ۹ باب ۱۱ مین یہہ پیشین گوئی لکھی ہے جو اسیری بابل سے پیشتر کی عیسائیون وغیرہ مین سمجھی جاتی ہے تو یعقوب حواری (اعمال ۱۵ باب ۱۳) کی گواہی سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی بربادی سے علاقہ نہین رکھتی ورنہ یعقوب کو پھر اس پیشین گوئی کی یاد دلانے سے غرض کیا تھی کیونکہ وہ ہیکل تو سیکڑون برس پیشتر بن چکی تھی اور عیسائی اور یہودی جدید محاورہ مین مسلمان غیر قوم ہین اور اس پیشین گوئی مین لکھا ہے کہ قوم کا بقیہ اور سب غیر قوم پس یعقوب حواری کے زمانہ مین تو یہودی کثرت سے تھے یہودی قوم کا بقیہ تو گھٹتے گھٹتے سیکڑون برس بعد ہوا ہے اور غیر قوم جو میرے نام کی کہلاتے ہین پس مسلمان اسی خدا کو مانتے ہین جسے سب یہودی اور عیسائی بھی مانتے ہین پھر یہہ کہ عاموس کی کتاب کی تصنیف کے سنہ تحقیق کیسے معلوم ہین پس ممکن ہے کہ بعد تعمیر ہیکل ثانی عاموس نے بھی یہہ پیشین گوئی لکھی ہو کیونکہ اسکی معتبر اور پائدار تعمیر تو مسلمانون ہی کے ہاتھ ہوئی اور بڑی بات یہہ ہے کہ اب وہ گری ہوئی کہان ہے جسے کوئی اٹھاوے گا

پس جسطرح حضرت موسیٰ کے رفیقون مین سے شروع مین حضرت یشوعؑ نے اُس ملک مین آکر تصرف کیا اور خدا کے حضور قربانی گزرانی اسیطرح حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے حضرت عمر فاروق رضؓ نے

ف دو خیمہ جو کہ بعہد زمانہ حضرت داؤدؑ کے بنا تھا کا نقشہ ... ہیکل کی بابت یہودی محاورہ مین ... استعمال ہونے لگا

آخرمین یہان اگریپہ عبادتخانہ تعمیر کیا کہ جواتبک موجود ہے یعنے حضرت موسیٰ کے زمین کے ہاتہہ سے اُسکا شروع اور حضرت رسول اللہ صلعم کے صحابی کے ہاتہہ سے اُسکا انجام ہوا۔ اور جسطرح حضرت یشوعؑ نے کنعان مین داخل ہونیکے وقت یریحو کی شہر پناہ کو نرسنگونکی آواز سے گرادیا تہا (یشوع ۶ باب ۲۰ و ۲۱) اسیطرح اسطخر کے قلعہ کی دیوار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے مسلمانونکی تکبیر کی آواز کے صدمہ سے جڑسے گرپڑی تہی اور اسقدر اُس کلمہ نے تاثیر کی تہی کہ جب اُس دیوار کو اُٹہاتے تہے تو غیب سے تکبیر کی آواز آتی تہی اور اُس آواز کے صدمہ سے وہ دیوار جڑسے گرپڑتی تہی انتہی ازبستان التفاسیر ترجمہ تفسیر عزیزی مطبوعہ سنہ ۱۲۶۴ ہجری صفحہ ۳۵۱ شروع تفسیر سورہ مدثر یہہ لفظ فارسی نقشۂ زمین مین اصطخر لکہا ہے بالصاد حطی اور غیاث اللغات مین لکہا ہے استخر بالکسر و تاے فوقانی مفتوح و سکون خاے معجمہ بمعنی تالاب و نام قلعہ فارس زیراکہ در وے تالابے عظیم واقع است از رشیدی

تب یہہ پیشین گوئی جو چہیاسٹہہ زبور مین ہے (آیت ۱۳-۱۵) پوری ہوئی کہ مین قربانیون کے ساتہہ تیرے گہر مین آؤنگا اپنی نذرین تجہے ادا کرونگا جنہین میرے لبون نے کہا اور میری تنگی مین میرا منہہ بولا مین فربہ برونکی قربانیان مینڈہون کے خوشبوے سمیت تجہے گذرانونگا بیل بکرون سمیت قربانی کرونگا انتہی چونکہ یہودی لوگ صرف وجود ہیکل تک قربانی گذرانتے تہے اور بعد اُسکے یہہ دستور اُنین بالکل موقوف ہوا اور عیسائی باوجود عقیدۂ مصلوبی مسیح اب قربانی وغیرہ سارے رسومات شریعت کو محض بیکار اور لاحاصل

جانتے ہین اسلئے اپنے کہانیکے لئے توسیکڑون بیل بکری وغیرہ پر چہری پہیرتے
مگر خدا کے نام کا ایک بُرہ بہی قُربانی نہین کرتے مگر صرف مسلمانونہین یہہ دستور
قُربانی گزراننے کا رائج ہے چنانچہ یروسلم مین بہی خدا کے گہر مین مسلمان ہی
عیدالضحی وغیرہ مین قربانی گزرانتے ہین جیسے پیشتر حضرت یشوعؑ اور حضرت
داؤدؑ قُربانی گزرانتے تہے اسلئے یہہ پیشین گوئی خاص اہل اسلام ہی سے
علاقہ رکہتی ہے۔

اور جسطرح حضرت موسیٰؑ کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدائے واحد حقیقی جلشانہٗ
کی پرستش جاری ہوئی اگرچہ پیشتر خیمہ جماعت بنا تہا اسیطرح حضرت عمرؓ
کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدائے واحد کی پرستش بحال ہوئی اور اس
درمیان مین جو کچہہ نئے نئے عقاید لوگونمین پیدا ہوئی وہ خدا کے اس پاک
گہر سے خارج رہے وہان کوہ سینا حضرت موسیٰؑ کے وقت سے مشہور اور یہان
کوہ صیحون کا ویرانہ حضرت عمرؓ کے وقت سے معمور ہوا

اسکی بابت حضرت یسعیاہ نبی نے یہہ نبوت کی ہے جاگ جاگ اے صیحون
اپنی عزت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ
آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا انتہی یسعیاہ ۵۲ باب ۱
یعنے اے صیحون کہ یروسلم جس سے مراد ہے توجو ایک مدت سے سورہے ہے یعنے
ویران ہے اور کوئی تجہہ مین عبادت کرنے نہین آتا اب جاگ جا اور یہہ
بات خاص اس تعمیر سے علاقہ رکہتی ہے اور پہر یہہ کہ آگے کو کوئی نامختون
اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا اسکا مطلب صاف ہے ہر شخص سمجہہ لیگا

کہ نامختون کون لوگ ہین اور پہر کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جسطرح
ابتک کسدیون اور مصریون اور رومیون وغیرہ سے بار بار یہہ عبادتخانہ
بیحرمت اور ناپاک ہوا کیا اب پہر کبہی ایسا ہوگا کہ کوئی نامختون وغیرہ کبہی
یعنے قیامت تک اُسپر تسلط پاوے پس اگر یہہ کلام حضرت یسعیاہ نبی کا الہام
الہی سے ہے تو بیشک قیامت تک ایسا ہی رہیگا حضرت دانیل فرماتے
ہین کہ اُن بادشاہونکے ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو ابد
نیست ہنوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑیگی وہ اُن سب
مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہیگی انتہی
(دانیل ۲ باب ۴۴)

رکن دویم

چونکہ پہلی ہیکل جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تہا وہ عیسائی عقیدہ کے بموجب
یہودی کلیسیا سے نسبت رکہتی تہی (دیکہو رومن دیباچہ تفسیر ۲۰ زبور صفحہ
جہان لکہا ہے کہ قدیم کلیسیا الخ اور ۴۸ زبور ۲ - اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۱۸
سطر ۶ مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ سنہ ۱۸۶۹ء باتمام پادری روڈلف صاحب
جسے پہلے ڈاکٹر جان مکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور سنہ ۱۸۳۸ء مین مطبوع
ہوئی تہی اور صفحہ ۱۷ جہان لکہا ہے کہ ابیرہام کے زمانہ مین فضل الہی کی
روشنی پیشتر کی بہ نسبت زیادہ چمکنے لگی اُسوقت خدا نے کلیسیا کو ایک ظاہری
صورت عطا کی اور ابیرہام کو بُت پرستون کی زمین اور اُسکے گہرانے سے بلا کے
جُدا کیا انتہی) وہ ہیکل بخت نصر کے ہاتہ سے غارت ہوے اور دوسری ہیکل

جسے زروبابل وغیرہ نے بابل سے آکر بنایا تہا اور پہر ہیرودیس نے اُسے ڈہا دیا
یہہ عیسائی کلیسیا سے نسبت رکہتے تہے یہہ بہی رومیوں کے ہاتہہ سے بالکل ڈہائی
گئی اب اسی جگہہ پر حضرت عمرؓ کی بنوائی ہوئی مسجد موجود ہے پس یہہ گویا خدا
کا تیسرا حکم ہے کہ کبہی نہ مٹیگا اور اسیطرح دین اسلام کو یہودی و نصرانی
مذہب کے بعد خیال کرنا چاہئے کہ یہہ گویا خدا کا تیسرا حکم ہے جو کہ کبہی نہ مٹیگا
کیونکہ اُس خدا کو جو ابراہیم و اسحاق و یعقوبؑ کا خدا ہے اور جسے یہود و نصاری
مانتے ہین سوا مسلمانوں کے کوئی اور چوتہا فرقہ دنیا مین نہین مانتا اور جب
ثابت ہے کہ مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہین جو یہود و نصارا کا بہی خدا ہے تو
دین اسلام ہی خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبہی نہ مٹیگا

الغرض بیت المقدس کی عظمت کی بابت حضرت حجی نبی کی کتاب کے
۲ باب ۹ مین یہہ پیشین گوئی لکہی ہے کہ اس پچہلے گہر کی بزرگی پہلے گہر کی
بزرگی سے زیادہ ہوگی ربّ الافواج فرماتا ہے اور مین اس مکان مین سلامتی
بخشونگا رب الافواج فرماتا ہے انتہی

پس جبکہ پہلے گہر سے جسے حضرت سلیمانؑ نے تعمیر کیا تہا اس پچہلے گہر کی بزرگی
زیادہ ہوئی تو دوسرے گہر سے جسے ہیرودیس نے ڈہا دیا تہا کسقدر زیادہ
سمجہنا چاہئے (دیکہو دوسرے گہر یعنے دوسری ہیکل کے ثبوت مین محراب ۲ رکن
اول مین پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب کا قول کتاب سوال
و جواب ترجمہ رومن صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ اور رکن دوم مین پادری اسکا صاحب
مفسر رومن کا قول) اور تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ باہتمام

پادری روڈلف صاحب ۱۸۶۹ع جسے پہلے ڈاکٹر مکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور ۱۸۳۸ع مین مطبوع ہوئی اُسکے صفحہ ۱۳۱ مین لکہا ہے بعضے کہتے ہین کہ ہیرودو بزرگ نے دوسری ہیکل کو بالکل ڈہادیا اور اُسی جگہہ پر ایک نئی ہیکل بنائی سو سچ دوسری ہیکل مین نہین پر تیسرے مین آیا البتہ یہہ بات تو سچ ہے کہ ہیرود نے دوسری ہیکل کی مرمت کی اور اُسکو بخوبی آراستہ کرکے زیب و زینت دی لیکن جب تک کہ وہ رومیون سے برباد نہوے تب تک یہودی لوگ اُسی کو دوسری ہیکل سمجہتے رہے انتہی اور پہر یہہ کہ مین اُس مکان مین سلامتی بخشونگا یہہ سلامتی بار بار کی غارت اور بربادی سے اُس پاک مکان کو تبہی سے حاصل ہوی کہ جب سے حضرت عمرؓ نے اُسے یہہ پچہلی بار بنایا چنانچہ قریب تیرہ سو ۱۳۰۰ برس سے ابتک بعنایت الہی قایم و سلامت ہے فقط پہر اسکی بابت حضرت داؤد نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے پندرہوین زبور مین یہہ پیشین گوئی فرمائی ہے یہہ تمام زبور صرف اسی ہے بیانین سے ذرا غور کرکے پڑہنا چاہئے ۱۵ زبور ۱۔ اے خداوند تیری ہیکل مین کون بسے گا تیرے کوہ مقدس پہ کون رہے گا (۲) وہ جو سیدہی چال چلتا ہے اور صداقت کے کام کرتا ہے (۳) وہ جو اپنی زبان سے غیبت نہین کرتا اور اپنے ہمسایہ کو دکہ نہین دیتا اور اپنے پڑوسی کو عیب نہین لگاتا ہے (۴) وہ جسکی نظر مین نکما آدمی خوار ہے وہ جو اُنہین جو خدا سے ڈرتے ہین عزت دیتا جو اپنی ضرر پر قسم کہاتا اور اُسپر قایم رہتا ہے (۵) وہ جو سود کے لئے قرض نہین دیتا اور بیگناہون کے ستانے کے لئے رشوت نہین لیتا وہ جو یہہ کرتا ہے کبہی نہ ٹلے گا

پادری عمادالدین صاحب ... [illegible] اُسکی ... [illegible] کی ... دوسری ہیکل ... غارت ...

[illegible]

دیکہو ... باب ۲۲ آیت ۱۰ ... صفحہ ۹۰

انتہی از روم من میل مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ع جو بہت صحت کے ساتھ معہ رفرنس
چھاپی گئی ہے

اب غور کرنا چاہیے کہ اس تمام زبور مین جو جو صفتین لکھی ہین اور پہر یہہ کہ ایسی
صفتون والا یروسلم سے کبھی نہ ٹلیگا یعنے اُسے کوئی بیت المقدس سے خارج
نہ کر سکیگا جسمین صفات مذکورہ بالا پاے جائین یعنے جو سیدہا چال چلنیکا ہو
اور صادق ہو اور غیبت نہ سنتا ہو اور پڑوسی کو نہ ستاتا ہو اور بیہودون کی
صحبت سے نفرت رکہتا ہو اور خدا ترسون کی عزت کرتا ہو اور صادق الوعد
ہو اگرچہ اُسمین ضرر ہی اُٹہانے پڑے اور سود نہ لیتا ہو اور مرتشی نہو اور جو شخص
ایسا ہے وہی ہمیشہ بیت المقدس مین ریاست کریگا اور متسلط رہیگا پس
انین کے بعض صفات تو البتہ اور لوگونمین بہی بعض قومونکے پائے جاتے ہین
مگر یہہ سب صفتین بہیئت مجموعی اُسی شخص مین تہین کہ جسے خداے قادر نے
اپنے اس گہر کا وارث مستقل کیا ہے یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے
عنہ مین چنانچہ سب جانتے ہین کہ سود لینا مسلمانونمین کسقدر ممنوع ہے کہ جسکے
بیان کی کچہہ حاجت نہین عیسائیونمین یہہ فعل ہرطرح سے جائز رکہا گیا ہے کہ
اسکے لئے بنک یعنے مہاجنی کوٹہیان جاری ہین اور عدالت سے سود دلوانیکے
لئے فتوی یعنے ڈگریان جاری ہوتی ہین اور یہودیونمین وہ عظیم الشان امیر بیرن راتہس چائلڈ
جسکا دولتخانہ دار السلطنت لندن مین ہے اور جسکے نامپر بلا مبالغہ آج تمام
دنیا کے یہودیون کو ہزار ہزار فخر و مباہات ہے اُسکی سرکار دولتمدار مین ہر
گہنٹہ اسقدر زر سود واصل ہوتا ہے کہ نا دانستہ لوگ اُسکی تعداد سنکر تعجب

کرجاینگے اور مسلمانونمین بہی اہل تشیع غیر ملکون والون سے سود لیتے ہین چنانچہ
نوٹون اور وثیقون سے اسکا حال ظاہر ہے مگر وہ لوگ حضرت عمرؓ کے پیرو
بہی نہین ہین اگرچہ اہل ایران نے بہی حضرت عمرؓ کی بدولت اسلام حاصل
کیا تہا اور بت پرستون وغیرہ مین کہ جنہون نے اسلام سے پیشتر یروسلم پر
فوج کشیان کین تہین سود کا رواج ظاہر ہی تہا تبہی اُنمین سے کوئی بہی یروسلم
پر قابض نہ ہو سکا اور جب اسلام کا خطبہ وہان یعنے یروسلم مین پڑہا گیا توپہر
کوئی اس اختیار کو وہان سے موقوف نکر سکا اگرچہ بڑی بڑی خونریزیان
ہوئین کہ جنکا بیان اس کتاب مین آگے مرقوم ہے اور رشوت نہ لینا اور
سیدہی چال اور صادق الوعدہ وغیرہ اُنمین سے کوئی بہی ایسی بات نہین ہے
کہ اسلام مین اسکی تعلیم اور تاکید نہ پائی جاے اگرچہ مجہہ ایسے بعضے مسلمان
سخت دلی اور ناعاقبت اندیشی اور جہالت یا طمع نفسانی کے باعث ان
صفتونکے خلاف پائی جائین توبہی اسلام بہمہ صفات حمیدہ موصوف ہے
اور اُسمین کسیطرحکا الزام چہو بہی نہین گیا ہے اسکے سوا ان صفتونمین سے
بعض صفات اگرچہ اور قومونکے پرہیزگارونمین بہی موجود ہین توبہی ان سب
کی تکمیل اولیا اللہ ہی کی ذات مین ہوتی ہے اور اولیا اللہ مین حضرت
محمد رسول اللہ صلعم کے آل واصحاب کہ حضرت عمر فاروقؓ بہی انہین مین سے
ہین افضل ترین مخلوقات ہین چنانچہ ۱۵ از بور ۲ کے بموجب صداقت کے
کام اس سے زیادہ اور کیا ہونگے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت مین اپنے
خاص فرزند یوسف جمال پر جسکا ابوشحمہ نام تہا اُسکے پہلے ہی گناہ مین حد شرعی

جاری کی کہ انہیں دُرّون کے صدمہ سے ہنوز کچھ دُرّے مارنے کو باقی رہگئے تہے کہ اُس صاحبزادہ کی جو باغواے ایک یہودی کے اُس گناہ مین پہنسا تہا جان نکل گئی تب بیس دُرّے جو باقی رہگئے تہے حضرت عمرؓ نے اُسکی لاش پر لگواے اس مقام پر جب وہ بات یاد آتی ہے جو یوحنا باب ۳ - ۱۱ مین لکہی ہے کہ

حضرت عیسیٰؑ نے ایک زانیہ عورت کو بے سزا دے چہوڑ دیا تہا تب عیسائی اور اسلامی پرہیزگاری اور پاکیزگی کا تفاوت معلوم ہو جاتا ہے کہ وہان عورت پر وہ شفقت اور یہان مرد سے یہہ عدالت وہان بیگانے سے وہ چشم پوشی اور یہان یگانہ پر یہہ سخت کوشی وہان باوجود گواہون کے وہ رہائی اور یہان بے گواہ کے یہہ رسوائی ہوئی پس ناظرین بیان ہذا انصاف فرمائین کہ حضرت عمرؓ کو ان سب صفات مرقومہ از بور مین کسقدر کمل بلکہ اکمل اور اکمل ترین سمجہنا چاہئے اور اسکے صریح نظایر موجود ہین مگر اس مختصر مین انکے لکہنے کی گنجایش نہین ہے صرف یہان اسقدر اس صداقت کے بیان مین لکہنا کافی ہے کہ ایک روز ایک محمدی اور ایک یہودی لڑتے ہوئے محمد صلعم کے حضور گئے انہون نے یہود کا حق ٹہرایا محمدی راضی نہوکر عمرؓ کے پاس گیا عمرؓ جب صورت حال سے آگاہ ہوے تو بولے کہ ایک ذرا صبر کرو اور اندر جاکر اپنی تلوار لے آے اور محمدی کا سر کاٹ ڈالا اور کہا کہ جو لوگ خدا اور رسول کے مطیع نہون اُنکی یہہ سزا ہے دیکہو میزان الحق چہاپہ اکبرآباد طبع ثانی ۱۸۶۲ع صفحہ ۲۲۵ باب ششم فصل ۵ پس ایسے حالات سے ظاہر ہے کہ ساری صفتین مرقومہ از بور کی حضرت عمرؓ پر ختم ہوگئی تہین اور اس سے زیادہ سیدہا چال چلن اور صداقت اور رشوت نہ لینا اور پڑوسی پر عیب نہ

لگانا وغیرہ اور کیا ہوگا

جاننا چاہئے کہ یہہ عدالت حضرت عمرؓ کے حضرات حواریون سے کمال مشابہت رکہتی ہے دیکہو اعمال ۵ باب ۱-۶ مین پطرس نے حننیا کے ساتہہ کیا گیا تہا اب اگر کوئی نادانی کی راہ سے کہے کہ پطرس نے تو بے تلوار حننیا کو مار ڈالا تہا اور حضرت عمرؓ نے تلوار سے اُس مسلمان کو قتل کیا تہا تو مین کہتا ہون کہ اُس سردار کاہن کے نوکر پر پطرس نے کیون تلوار چلائی تہی (دیکہو یوحنا ۱۸ باب ۱۰) وہان بہی حضرت حکم سے اُسکا کان اوڑا دیا ہوتا اور تعجب یہہ کہ تلوار سے بہی اُسے نہ مار پایا بلکہ صرف کان ہی اُسکا کاٹ سکے اس سے ظاہر ہے کہ کرامت دکہلانے کا بہی موقع ہر وقت نہین ہوتا

اب ثابت ہوا کہ یہہ پندرہوان زبور بہمہ وجوہ حضرت عمرؓ کی شان مین پایا جاتا ہے اور اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ یروسلم یعنے بیت المقدس مین حضرت عمرؓ کا تسلط اللہ جلشانہ کی کمال مرضی اور اُسکے حین ٹہرائے ہوئے وعدہ کے مطابق ہوا پہر یہہ بہی کہ بیت المقدس مین یہہ تسلط اسلام یقیناً ہمیشہ تک بنا رہے گا اور کبہی نہ ٹلیگا اعجاز قرآن مصنفہ فاضل معروف بابو رام چندر عیسائی مطبوعہ سنہ ۱۸۷ع صفحہ ۲۰۲ مین بابو صاحب موصوف فرماتے ہین کہ یقیناً جو چند اشخاص مثل حضرت عمرؓ وغیرہ کے جو بلا کسی غرض نفسی کے شروع مین مسلمان ہوئے اُنکو اسقدر فضل ربانی بلاشبہہ عطا ہوا اور اسیواسطے جابجا قرآن مین مذکور ہے کہ قدر قرآن وہی اہل عرب جانینگے جو متقی ہین اور اُنہین کو قرآن سے نفع ہے نہ یہہ کہ سخت دل ناخدا ترسون کو انتہی تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آوین صاحب چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۱ع

مین لکہا ہے کہ خدا کے اس خیما ور اسکے اس مقدس پہاڑ دونون سے اسکا زمینی مسکن
مراد ہے سوال یہہ نہین ہے کہ کون صیحون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ سوال یہہ ہے
کہ کون وہان بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح سے رہے گا کون
یہوواہ کا ہم صحبت اور اسکے فضل مین شریک ہوگا انتہی از تفسیر زبور ر ومن صفحہ ٥٠
تفسیر ١٥ زبور یعنے وہی حبیب و محبوب کیطرح سے وہان رہے گا جو سود خور وغیرہ نہو
لیکن سود کی بابت ٥ آیت کی تفسیر مین وہ لکھتے ہین کہ موسیٰ کی توریت مین غریبون
خصوصاً غریب عیسائیون سے سود لینا سراسر منع تہا انتہی لیکن اس زبور مین
حضرت داؤد سے غریب و امیر کی تفصیل بالکل نہین کی گئی ہے اور نہ عیسائیون سے
کچہہ بیان اشارہ ہے اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد غریب عیسائیون کو تو
کیا بلکہ امیر عیسائیون تک کو پہچانتے ہی نہین تہے وہان زبور مین تو صرف قاعدہ
عام بیان ہوا ہے کہ جو سود خوار اور مرتشی وغیرہ نہین ہے وہ ہمیشہ کو وہ مقدس صیحون پر
یعنے یروسلم مین مستقل ہوگا اور یہہ صفت اسلام کی خاص ہے کیونکہ اس تفسیر سے
یہہ بات ثابت ہوگئی کہ سوا غریبون کے امیر عیسائیون سے بہی سود لینا جائز ہے
اور جبکہ امیر عیسائیون سے سود لیا تو غیر عیسائی کے لئے یہہ امتیاز بہی باقی
نہین رہا بلکہ غیر عیسائی جو لوگ ہین انہین غریبون سے بہی سود لینا جائز ہوا
پس اس تفسیر کو اس ٥ آیت مین حضرت داؤد کے خاص مطلب سے کیا علاقہ
ہے کیونکہ غریبون سے سود لینے والے جو سود خور کہلاتے ہین (دیکہو ١٥ زبور ٥) تو
امیرون سے سود لینے والے کا کیا کوئی دوسرا نام ہے پہر یہہ کہ مفسر کے بیان سے
ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ کی توریت مین غریبون خصوصاً غریب عیسائیون سے

سود لینا سراسر منع تہا مگر نہ یہہ کہ عیسائیون کی انجیل مین بہی منع ہو پس ثابت ہوا کہ عیسائیون مین سود لینا غریب اور امیر دونون سے مفسر کے اس قول کے بموجب جائز ہے کیونکہ اگلا حکم (یعنے توریت) اسلئے کہ کمزور اور بیفایدہ تہا اٹہہ گیا عبرانیونکا ۷ باب ۱۸) پس ایسے لوگونکا حضرت داؤد کوہ مقدس صیحون پر رہنا نہین چاہتے ہین لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ مین ہے کہ زمان اوسط مین اطالیہ کے تجار جو کہ تمام اطالیہ کے خاص شہرون مین سکونت کرنیکے سبب لمبارڈ معروف تہے سب یورپ کی اقوام کے آڑہت والے تہے۔ وے نہ فقط اجناس کی تجارت بلکہ کاروبار صرافی بہی کیا کرتے تہے مگر صرافی کے کام مین بسبب شرع کے کہ جس سے ممانعت سود کی تہی انہین خلل پہونچا پس چونکہ یہہ امور پردہ ہونے لگا اسلئے سود کی زیادہ طلبی کے لئے کچہہ حد نرہی انتہی

پادری عماد الدین صاحب نے اپنی تحقیق الایمان صفحہ ۹۰ مطبوعہ آفتاب پنجاب لاہور ۱۸۶۶ع مین مولوی رحمت اللہ صاحب کے جواب مین اسی پیشین گوئی کی بابت لکہا ہے کہ اول تو مولوی صاحب کوہ صیحون کے معنے نہین سمجہے کوہ صیحون سے مراد ہے خدا کے جلال و تقدس کا مکان یعنے وہ عالی درجہ جو خدا کے مقدسون کو عنایت ہوتا ہے نہ وہ پہاڑ جو یروسلم مین ہے انتہی پس بڑا بول بولا (یہوداہ ۱۶+۱۲ زبور ۳) كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ یعنے کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے انکے منہ سے (سورہ کہف رکوع ۱) مین اس قوم کو دیکہتا ہون کہ ایک سخت گردن قوم ہے (خروج ۳۲ باب ۹) اے سرکشو اور دل اور کان کے نامختونو تم ہر وقت روح القدس کا سامہنا کرتے ہو (اعمال ۷ باب ۵۱)

مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب تو کوہ صیحون کے معنے نہین سمجھے مگر عماد الدین صاحب
انجیل مین لکھے پہاڑی وعظ مکتب پڑھکر کوہ صیحون کے معنے سمجھ گئے مصرع

بڑا پہاڑ ہے جاہل بے حوصلہ دلکا

بیت

نازلب لعلیت یکحرف گر رخت آمد … بر شیشۂ صد خاطر سنگ آمد و سخت آمد

مولوی رحمت اللہ صاحب کا کلام تو پتھر کی لکیر سمجھنا چاہیے چنانچہ پادری جوزف آون
صاحب بھی جنکی عبرانی مین استعداد مشہور و معروف ہے اسی پہلی آیت کی تفسیر مین
مولوی رحمت اللہ صاحب کی صداقت پر یون گواہی دیتے ہین (تفسیر زبور صفحہ ۵)
قولہ جب داؤد عہد کا صندوق جبیاہ سے لیگیا جو خیمہ اُسنے اُسکے لئے کوہ صیحون کھڑا کیا
یہہ بھی خیمہ ہے ۲ سموئیل باب ۶ اوّل تواریخ ۱۵ باب اور ۱۶ باب ۱ و ۳۹ ۲ تواریخ ۱ باب ۴ خدا کے
اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے انتہی ان
پلے عماد الدین صاحب کا وہ عالی درجہ جو خدا کے مقدسون کو عنایت ہوتا ہے کہا
گیا یہان تو مفسر صاحب فرماتے ہین کہ خدا کے اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ
دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے فقط

اسی لیاقت پر اعجاز عیسوی کا جواب لکھنے کو تیار ہوئے ہو تو کار زمین را نکو ساختی
کہ بر آسمان نیز پرداختی اے میرے بھائیو تم مین بہت سے اوستاد نہ بنین کیونکہ
جانتے ہو کہ اُس سے زیادہ سزا پاینگے (یعقوب ۳ باب ۱) مین اُس نعمت سے جو مجھے
عنایت ہوئی ہے تم مین ہر ایک کو کہتا ہون کہ اپنے مرتبے سے زیادہ عالیمزاج نہ بنو
(رومیون ۱۲ باب ۳) جھگڑے اور جھوٹے فخر سے کچھ نہ کرو پر خاکساری سے ایکدوسرے
کو اپنے سے بہتر جانو (فلپیون ۲ باب ۳) پھر اگر یہہ کافی نہین ہے تو دوسری جگہہ

۸۷ زبور ۱۰ کی تفسیر صفحہ ۳۰۹ مطبوعہ مرزا پور ۱۸۶۱ع مین پادری جوزف آوین صاحب فرماتے ہین کہ یہان اور اکثر زبورونمین کوہ صیحون سے صرف خاص کوہ صیحون مراد نہین ہے بلکہ کوہ صیحون اور اُسکے متعلق جتنی پہاڑیان ہین جن جن پر شہر یروسلم آباد تہا سب کوہ صیحونمین داخل ہین انتہی اب اہل انصاف میرے اس بیان کو ملاحظہ فرمائین اور عماد الدین کی ہی انجیل والی پر غور کرین تو معلوم ہوجائیگا کہ اس کوہ صیحون کی سیدہی مطلب کی بابت کسکی سمجہ پر پتہر پڑے ہین جاننا چاہیے کہ اس پندرہوین زبور کی پہلی آیت مین جس لفظ کا ترجمہ ہیکل اُس جبیل مطبوعہ لندن مین لکہا ہے اُسکا ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب نے خیمہ کیا ہے کیونکہ اس ہیکل کے مقام پر ہیکل بننے سے پیشتر حضرت داؤد نے صندوق عہد کا خیمہ استادہ کیا تہا ۲ تواریخ ۹ باب ۱ چنانچہ پادری جوزف آوین صاحب اسی پندرہوین زبور کی تفسیر مین لکہتے ہین کہ دونون (۱۵ و ۲۴ زبور) ایکہی وقت تصنیف کی گئی یعنی جب عہد کا صندوق کوہ صیحون کے خیمہ مین رکہا گیا انتہی الحاصل اگرچہ یہہ زبور اُسوقت بنایا گیا ہو جبکہ صندوق عہد کوہ صیحون کے خیمہ مین آیا لیکن یہہ پیشین گوئی اُن لوگون کی بابت ہے جو سیکڑون برسون سے کوہ صیحون پر تسلط ہین یہہ بات تفسیر کی عبارت سے بہی ظاہر ہے جیسا لکہا ہے کہ سوال آج نہین ہے کہ کون صیحون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ یہہ سوال ہے کہ کون ہمیشہ بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح سے رہیگا انتہی اور چونکہ اس تسلط کے بانی حضرت عمر فاروقؓ تہے اسلئے منجملہ اور وجوہات مرقومہ بالا کی اسوجہ سے بہی یہہ زبور حضرت عمرؓ کی شان مین ہے پہر یہہ جو پانچوین آیت مین

لکھا ہے کہ کبھی نہ ٹلے گا یہہ کبھی کا لفظ قوی دلیل اسبات کے لئے ہے کہ یہہ پیشین گوئی
اُنہین لوگون کی بابت ہے جو ہمیشہ یروسلم مین متسلط رہین گے اور وہ صرف اہل اسلام
ہین جنکو تسلط کرسا ڑہے بارہ سو برس سے زیادہ گزر چکے ہین اور یہہ بہہ کہ نہ ٹلے گا یہہ
لفظ اُسی کے لئے خاص ہے کہ جو جنبش و حرکت سے مطلق آزاد ہوا اور وہ مسجد الصخرہ
وغیرہ کی تعمیر سے مراد ہے کیونکہ وجود ہیکل کے زمانہ مین اگر تسلط اسلام یروسلم
مین ہوتا تو اس لفظ کو اسقدر خصوصیت اسلام سے نہوتی مگر خصوصیت تو یہی ہے
کہ بنائے اسلام وہان ہی قایم ہوئی

چنانچہ ۶۵ زبور ۴ مین پہر حضرت داؤدؑ الہام الٰہی سے فرماتے ہین کہ وہ کیا ہی
مبارک ہے جسے تو برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ صلعم) اور مقرب کریگا تاکہ تیری بارگاہون مین
سکونت کرے ہم تیرے گہر یعنے تیری مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہیٰ
از تفسیر زبور ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع یہہ آیت
اس کتاب کے دیباچہ مین بہی درج ہے یہان اسکے لکہنے سے غرض یہہ ہے کہ حضرت
محمد مصطفیٰ صلعم کا خدا کی بارگاہون مین سکونت کرنا یہی تہا کہ حضرت صلعم کے صحابی
یعنے حضرت عمرؓ کا بیت المقدس مین متسلط ہونا اور ہیکل کی تعمیر یعنے اُسی جگہہ مسجد
اقصیٰ بنوانا حضرت داؤدؑ اس مسجد کی نسبت کمال خوشنودی ظاہر کرتے ہین جبکہ
فرماتے ہین کہ ہم تیرے گہر یعنے مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہیٰ یعنے
اُسکے بار بار غارت ہونیکے سبب جو کچہہ رنج لاحق ہوگا تو اُسکی آخری تعمیر سے کہ
جسکی خداتعالیٰ ہر آفت سے حفاظت کریگا پچہلا سب قلق دور ہوجائیگا اور خوشی
اور اطمینان کے سبب دلکو آسودگی ہوگی کیونکہ آسودگی اُسیوقت ہوتی ہے

کہ جب آئندہ کو اُسکا خطرہ باقی نرہے اور یہہ بات ہیکل کی بابت اُسیوقت وقوعمین
آئی کہ جب یہہ پہلی ہیکل یعنے مسجد اقصیٰ اور حرم شریف کی تعمیر ہوئی اور پہر یہ کہ
تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے انتہی (باب
زبور ۸۴) ہمیشہ شکرگزار نہ عیسائی ہوسکتے ہین نہ یہودی کیونکہ انکا گزر اُس پاک مکان
مین ہونے نہین پاتا دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف رومن چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع
صفحہ ۲۴ و ۲۶۲ مگر اُس گہر کے رہنے والے قریب تیرہ سو برس سے تو صرف اہل اسلام
ہین اور انہین کو اس زبور مین مبارک فرمایا اور مبارکبادی دیگئی ہے فقط انکی
بابت یہوواہ نے ابراہیم کو بعد اسکے کہ لوط اس سے جدا ہوا کہا اب اپنی آنکہین
اٹہا اور اُس مقام سے جہان تو ہے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب
کیطرف دیکہہ کیونکہ مین ساری زمین جسے تو دیکہتا ہے تجہے اور تیری نسل کو
ابدتک دونگا (پیدایش ۱۳ باب ۱۴ و ۱۵) اس ابدتک کے لفظ سے سوا سلطنت
اسلام کے اور کسی کو اس منصب کا سزاوار نہین سمجہہ سکتے جیسا کہ اس قریب
تیرہ سو برس کے تسلط اسلام سے بیت المقدس مین ظاہر ہے اور اسیطرح پیدایش
۱۲ باب ۷ اور ۱۵ باب ۱۸-۲۱ مین نسل حضرت ابراہیم سے یہی وعدہ خدا نے
فرمایا تہا پس اگر یہہ سب کتابین زبور وغیرہ الہام سے ہین اور یروسلم خدا کا پاک
مکان ہے تو الہام کی بات غلط نہین ہوتی اور نہ کبہی غلط ہوگی اور خدا کو اپنے
گہر مین اختیار ہے کہ اُسنے جسے چاہا اپنے گہر کا مختار کیا ہے ایک اور بات جو نہایت
یاد رکہنے کے قابل ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت داؤد کی تبلائی ہوئی شناختون مذکور
۱۵ از بور اور یروسلم مین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اُس گہر کو بنانے اور قیام

تسلط اسلام سے یہہ بات نہایت ظاہر ہوگئی کہ یہی دین اسلام سچا اور خدا کیطرف سے ہے کہ قادر مطلق رب العالمین نے اسی دین کے بزرگونکو اپنی خاص خدمتون کے لئے چن لیا ہے اور اپنے پاک مکانکو انہین کے ہاتھہ مین سونپا ہے

چنانچہ حضرت یرمیاہ اپنی کتاب کے ۳۱ باب ۳۸ - ۴۰ مین اسکی بابت یہہ پیشین گوئی فرما گئے ہین کہ دیکھو وہ دن آتے ہین خداوند کہتا ہے کہ یہہ شہر حنانئیل کے برج سے کونے کے دروازہ تک خداوند کے لئے بنا کیا جائیگا اور پہر پیمایش کی رسّی اُسکے مقابل جاریب پہاڑ تک ہوکر جوعاہ کو گھیر لیگی اور مُردوں کی لاشون کی اور راکھہ کی ساری وادی اور سارے کھیت قدرون کے نالے تک اور گھوڑےپہاٹک کے کونے تک پورب کی طرف خداوند کے لئے مقدس ہونگے وہ پہر ہمیشہ تک نہ اوکھاڑا نہ گرایا جائیگا انتہی پس ہمیشہ تک یہہ قیام اُس پاک عمارت کا تسلط اسلام مین ہوا اور خداوند کے لئے مقدّس ہونا یہی کہ وہ پاک مقام اب بہی اُسی خدا کا پاک مقام ہے جو حضرت یرمیاہ اور سب انبیاء علیہم السلام کا واحد حقیقی خدا ہے

پادری عماد الدین تفسیر مکاشفات مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۹ مین پادری ایلیٹ صاحب کی تفسیر مکاشفات ۱۱ باب ۲ کی تفسیر مین یون لکھتے ہین کہ یروشلم ان مسلمانونکے ہاتھہ مین پامال کرنیکے لئے ۱۲۶۰ برس تک رہے گا انتہی اور اسی کتاب کے صفحہ ۹۴ مین ہے صحیح خیال یہہ ہے کہ جسدن سے یروشلم مسلمانونکی حکومت مین ہوئی ہے اُسی دن سے ۱۲۶۰ یوم (ہر یوم ایک سال) کا شروع ہوتا ہے انتہی پس بحساب سال قمری کہ یہی معمول سب انبیاء علیہم السلام اور مصنف مکاشفات کا تہا یروشلم کو

مسلمانون کے قبضہ مین ۵۸۳ھ ہجری سے ابتک بارہ سو ستر ۱۲۷۰ برس ہوے ہین یعنے بارہ سو ساٹھہ سے دس برس زیادہ گزر گئے   پادری صاحب نے پیشین گوئی بہی ایسی کی جوکہ کئی دس برس پیشتر باطل ہو چکی تہی مکاشفات ۱۱ باب ۲ مین لکھا ہے کہ وے مقدس شہر کو بیالیس مہینے پامال کرینگے انتہی جبکے ۱۲۶۰ دن ہوے اور ہر دن ایک سال لیکر اگر خدا نے یہہ مدت قایم کی ہوتی تو صلیب دارون کے جہاد کیوقت چوراسی برس سے زیادہ نصرانی تسلط یروسلم مین نرہتا اب اگر بیالیس مہینے کو ہر مہینہ دو سال خیال کرین تو چوراسی سال تسلط نصاری یروسلم مین ہی بیالیس مہینے یروسلم کا پامال کرنا ہے

واضح ہو کہ جو پیشین گوئیان علمار عیسائی نے توریت وغیرہ سے حضرت عیسیٰ کی بابت انتخاب کی ہین اور در اصل اُنمین کوئی اشارہ بہی حضرت عیسیٰ کی طرف پایا نہین جاتا چہ جاے آنکہ بصراحت چنانچہ پادری فانڈر صاحب نے اپنی کتاب مفتاح الاسرار چہاپہ اکبر آباد ۱۸۵۰ء طبع ثانی صفحہ ۲۶ و ۲۷ وغیرہ مین لکہا ہے کہ یسعیاہ ۷ باب ۱۴ مین عمانوئیل نام مسیح کا اور میکاہ ۵ باب ۲ مین یہہ مضمون کہ اسرائیل مین حکومت کریگا اور امثال ۸ باب ۱۲ و ۱۴ وغیرہ مین حکمت کا لفظ مسیح سے مراد ہے وغیرہ پس ایسی زبردستی کرنے کا رتبہ تو صرف خدا کے فرزندون یعنے عیسائیون ہی کو ہے ہم غریبون کو اتنی جرات نہین ہو سکتی ورنہ اگر ایسی خیالی باتین لکہہ سکتے تو توریت اور انجیل مین شاید کوئی لفظ باقی رہجاتا کہ جسے اپنے مقصود کے خلاف چہوڑ سکتے لیکن جو لوگ کہ اس توریت و انجیل کو الہامی جانتے ہین آنکے ایسی دلیری اور مضمون تراشی کمال تعجب کی بات ہے مثلاً حضرت عیسیٰ کا نام عمانوئیل کب پکارا گیا اور

بنی اسرائیل مین اُنھون نے کب ایک گہنٹہ بہی حکومت کی تہی اور حکمت اُنکا کب
لقب ہوا اور ابتداے عالم سے کسی انسان کا نام آجتک حکمت نہین سُنا یہہ بنا نام ہے
اور اگر یہہ نام بہی ہو تو اسکا ثبوت کیا ہے کہ یہہ حضرت عیسیٰ کے لیے خاص تہا ناظر
ملاحظہ فرماوین کہ مین نے جسقدر پیشین گوئیان توریت اور انجیل سے اسلام کے
حق مین لکہی ہین اُنمین ایک بہی ایسی زبردستی کی نہین ہے اب اگر کوئی کہے کہ
حضرت عیسیٰ کے حواریون نے یہہ پیشین گوئیان عہد عتیق سے انتخاب کرکے انا
مین لکہی ہین پس اس سبب سے کہ حواریون نے یہہ سب لکہا اعتبار کرنے کے
لایق ہے تو مین کہتا ہون کہ اول تو یہی کسیطرح ثابت نہین ہے کہ یہہ انجیلین
حواریون کی تصنیف ہین چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب مین دیکہنا چاہیے
جسکا نام نوید جاوید ہے اسکے سوا متی نے ۲ باب ۹ مین ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ لکہا
اور ۲ باب ۲۳ مین یہہ الفاظ کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلا
انتہی حالانکہ کسی نبی کا یہہ قول کتب انبیاء سلف مین موجود نہین ہے اور پہر
۲ باب ۱۷ و ۱۸ مین لکہا ہے تب وہ جو یرمیاہ نبی نے کہا تہا پورا ہوا کہ رامہ مین
ایک آواز سُننے مین آئی ہے نالے اور رونے اور بڑے ماتم کی کہ راحیل اپنے
لڑکون پر روتی ہے الخ یہہ بہی سراسر غلط ہے کیونکہ حضرت یرمیاہ نے حضرت
کی پیدایش کیوقت کی بابت مگر یہہ بیان نہین کیا تہا دیکہو یرمیاہ ۳۱ باب ۱۵
حضرت راحیل حضرت یعقوبؑ کی بی بی اور حضرت یوسفؑ کی ماں کا نام ہے (پیدایش
۳۵ باب ۱۹ و ۲۰) حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس پیشتر بخت نصر نے تمام یہودی قوم کو
اسیر کرکے بابل کیطرف روانہ کیا تو رامہ مین جہان بی بی راحیل کی قبر تہی اُن

سبکی پہلی نزل ہوئی تہی اُسوقت یہودیونکی مصیبت اور رنج کے سبب جو دلونپر
طاری تہا ایسی حالت ہوئی گویا راحیل اپنی اولاد کے لئے رو رہی ہے دیکہو
رد مین تفسیر اسکا صاحب متی ۲ باب ابرس وہان جلاوطنی کے وقت وہ غم تہا
اور یہان حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے دو برس بعد جو ہیرودیس کا بیت اللحم مین
بچون کو قتل کرنا لکہا ہے متی ۲ باب ۱۶ انجیل متی یرمیاہ ۳۱ باب ۵ کو حضرت عیسیٰ
کی بابت پیشین گوئی بتایا اگرچہ صداقت تو ایکطرف مشابہت تک نہین ہے کیونکہ
وہان اسیری تہی اور یہان قتل وہان لفظ رامہ تہا اور یہان لفظ بیت اللحم
اگرچہ یہہ دونون مقام قریب قریب ہین مگر نام محدین جدا جدا ہین علاوہ اس کے
یہہ بچون کا قتل انجیل متی کے سوا اور کسی انجیل مین مذکور ہی نہین ہے اور نہ
یوسیفس مورخ اور نہ کسی اور یہودی مورخ نے اسکا ذکر کیا ہے۔ اسیطرح
عمانوئیل بہی حضرت عیسیٰ کا کبہی نام نہین ہوا جسکا مصنف انجیل متی نے حضرت
یسعیاہ کی طرف سے اپنی انجیل کے ا باب ۲۲ و ۲۳ مین بیان کیا ہے جسکی بابت
آجتک یہودی لوگ پکار رہے ہین کہ متی ا باب ۲۳ مین بحوالہ پیشین گوئی ۷ باب
۱۴ کتاب یسعیاہ جو لکہا ہے کہ کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اُسکا نام
عمانوئیل رکہینگے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ خدا ہمارے ساتہہ انتہیٰ اسجگہ کنواری ترجمہ
ترجمہ کیا ہے اصل لفظ علمہ کا ترجمہ جوان عورت ہے اور بیتولہ کا ترجمہ کنواری
اور توریت کے قدیم ترجمون یعنے ایکولا اور تہیوڈوشن اور سمیکس کے ترجمے مین
علمہ کا ترجمہ جوان عورت کیا ہے پہر یہہ کہ علمہ کے آگے لفظ ہارہ ہے کہ یہہ عبرانی مین
صیغہ اسم فاعل کا ہے کہ جسکے معنے اب حمل موجود ہے اور انجیل مین لفظ آیندہ صیغہ

بحث دوم

اسم مضارع کا ہے جسکے معنے یہہ کہ حاملہ ہوگا ثبہ پایا گیا پس کلام الٰہی کہین ایسا غلط
ہوسکتا ہے کہ حضرت یسعیاہ تو صیغہ اسم فاعل کا فرماوین اور مصنف متی کی انجیل
اُسے صیغہ مضارع کا بناویں اگر کوئی کہے کہ حضرت اسحاق سے نامزد ہونیکے سبب
جو لڑکی تجویز کی گئی تھی اُس کنواری کو بھی علمۃ لکھا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ اُس
لڑکی کو حضرت اسحاقؑ سے منسوب کرچکے تھے اور ہاتہوں مین کڑے اور ناک مین
نتہہ پہنادی تھی اور یہہ سب اسی لئے ہوا کہ اُسے حضرت اسحاقؑ کی زوجہ سمجہہ چکے
تھے اس سبب اُسے کنواری نہین کہہ سکتے دیکھو پیدایش ۲۴ باب ۱۵-۴۸
اور بعضے عیسائی علما اور یہودی یہی کہتے ہین کہ اس ۷ باب ۱۴ مین حضرت
یسعیاہ اپنی بی بی کیطرف اشارہ کرتے (یسعیاہ ۸ باب ۳-۴) اور کہتے ہین کہ وہ
لڑکا جنے گی اور وہ لڑکا اچھی طرح ہوش نہ سنبھالنے پاویگا کہ اخاذ کے دشمن
پامال ہوجاینگے چنانچہ اسکا حال ڈاکٹر غبس نے بھی لکھا ہے اور آیت ۸ مین
اُسکے وقوع کی میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتین اُس
مدت کے اندر ہونی چاہیین نہ یہہ کہ قریب آٹھہ سو برس کے بعد ہون جو کہ حضرت
یسعیاہ سے حضرت عیسیٰ کے زمانہ تک کا تفاوت ہے رومن تفسیر اسکا مصاحب
صفحہ ۲۵ مین لکھا ہے کہ یہہ نبوت یسعیاہ نبی سے اخاذ بادشاہ کے وقت مین
سات سو چالیس برس مسیح سے پیشتر لکھی گئی دیکھو یسعیاہ ۷ باب ۱۴-۱۷ اُنکے نزدیک
اور اسرائیل کے بادشاہ ملک یہودیہ پر چڑھائی کرنے والے تھے اخاذ اسور
کے بادشاہ سے مدد چاہنے ہی کو تھا کہ یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خدا تعالیٰ
سے ایک نشان مانگ جس سے معلوم ہو کہ وہ تجھے بچاویگا لیکن اخاذ نے

نہ مانگا تب یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خدا آپ تجھے نشان دیگا یعنے ایک کنواری
حمل سے ہوگی اور بیٹا جنے گی اُسکا نام عمانوئیل رکھینگے اب اس مقدمے کی
صداقت مین غور کیا جاے کہ پہلے معنے اس نشان کے یہہ ہین کہ اُسوقت کے
یہودی صور اور اسرائیل کے بادشاہون سے بچین گے اور ہر چند پہلے معنے یہہ
ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین کہ یہہ نشان یسوع مسیح سے مراد
رکہتا ہے جو کنواری سے پیدا ہوا لیکن جو کوئی سمجہے کہ یہہ دوسری مراد اُس
نبوت سے نہین نکلتی تو یہہ بہی اُسکی تشریح ہو سکتی ہے کہ جو خدا تعالی نے
اُس لڑکے کے حق مین نبی کی معرفت کہا تہا وہ یسوع کے تولد سے سب مطابق
ہوا یعنے مطابقت کی روسے پورا ہوا کہ ایک بات کا بیان ہوا اور دوسری
بات اُسکی مانند وقوع مین آئی انتہی مطلب یہہ کہ جس لڑکے کی نبی نے خبر دی
تہی مسیح کا حال بہی اُس سے مطابق ہے یہہ کہ پیشین گوئی مسیح کی بابت تہی
چنانچہ مفسر مذکور کہتا ہے کہ اُسوقت کے یہودی صور اور اسرائیل کے بادشاہون سے
بچین گے حالانکہ مسیح سے ۷۲۱ برس پیشتر اسرائیل کی سلطنت ہی باقی نرہی تہی
یعنے اس پیشین گوئی کے ۲۰ برس بعد وہ سب اسیر ہو گئے تہے پس اس پیشین
گوئی کا پورا ہونا اسرائیلی سلطنت کے قیام تک ضرور تہا یہی مفسر کہتا ہے کہ ہر چند پہلے
معنے یہہ ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین الخ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت یسعیاہ نے مسیح کے
حق مین یہہ نہین فرمایا تہا مگر حضرت عیسیٰ کا حال بہی اس پیشین گوئی کے مضمون سے
مطابق ہو گیا بزعم علماء نصارا قطع نظر ان سب باتون کے یسعیاہ ۸ باب سے ظاہر
ہے کہ انہین دنون مین وہ لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مہیر شلال حاش باز رکہا گیا فقط

اور حمانوئیل کا حال بیان کر چکا ہون کہ کبھی حضرت عیسیٰ کا نہہ نام نہین پکارا گیا
اور اسیطرح متی ۲ باب ۱۵ مین جو لکہا ہے کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تہا پورا
ہو کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہی یہہ بات ہوسیع ۱۱ باب ۱ مین فقط بنی اسرائیل
کے اُن اجداد کے حال مین ہے جو کہ حضرت موسیٰ کے ساتہہ مصر سے نکلے اور پہر ہوسیع
۱۱ باب ۲ مین اُن بلائے ہوؤنکی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کے حال مین
یہہ مضمون سمجہا جاوے تو حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ کب بُت پرست ہو گئے تہے چنانچہ
اس کتاب کی محراب ۲ رُکن ۳ کے آخر مین اسکا بیان ہو چکا ہے اور اسیطرح
متی ۲ باب ۵ و ۶ مین لکہا ہے قول نبی کی معرفت یون لکہا ہے اے یہودیہ کے
بیت اللحم تو یہوداہ کے سرداروںمین ہرگز کمترین نہین ہے کیونکہ تجہ مین سے ایک
سردار نکلیگا جو میری قوم اسرائیل کی رعایت کریگا انتہی یہہ بات حضرت داؤد کے
حق مین تہی کیونکہ اسی بیت اللحم مین حضرت داؤد پیدا ہوے تہے اور چونکہ اناجیل
کے بموجب حضرت عیسیٰ بہی اُسی بیت اللحم مین پیدا ہوے پس اُس قول کو جو کہ
بیت اللحم کی صفت مین ہے حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی بنا لیا (دیکہو تفسیر
رومن مصنفہ پادری اسکاٹ صاحب متی ۲ باب ۶) اور یہہ بہی نہ خیال کیا کہ سردار
کا لفظ حضرت داؤد بادشاہ سے نسبت رکہتا ہے یا حضرت عیسیٰ سے جو کمال مظلومی
اور مسکینی کی حالت مین تہے غرض اسیطرح اور پیشین گوئیونکا حال جو کہ حضرت
عیسیٰ کی الوہیت اور مصلوبیکی بابت اہل کلیسیا نے لکہی ہین سمجہ لینا چاہئے
واضح ہو کہ بیت اللحم دو تہے ایک تو صوبہ یہودیہ مین اور دوسرا صوبہ زبلون مین
اور یہودیہ کا بیت اللحم تین کوس کے فاصلہ پر بیت المقدس سے دکہن طرف اُس سڑک

پر جو بیت المقدس سے جنوب کو جاتی واقع ہے اسی شہر مین حضرت داؤد جیسا بادشاہ پیدا اور جوان بہی ہوے اور جبکہ حضرت عیسیٰ اسی شہر مین پیدا ہوے تو وہ پیشین گوئی جو حضرت داؤد کی بابت ہے حضرت عیسیٰ کے حق مین ٹہرائی گئی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۵) چونکہ عہد عتیق کے مولفین مین اکثر مفقود الخبر اور نامعلوم الاسم ہین پس ممکن ہے کہ جس کتاب مین سے متی ۲ باب ۵ و ۶ مین یہہ پیشین گوئی لکہی گئی زمانہ تصنیف کی اٹکل مین ہی قطع الاعتبار ہو یا پیشین گوئی بنا لینے کے لئے الفاظ کے علاوہ اور ترجمہ مین کچہہ اول بدل اور حال کی جگہہ استقبال رکہا گیا جیسا کہ اس کتاب کے دیباجہ سے اور اکثر جگہون توریت مین مترجمین عیسائی کی یہہ عادت ظاہر ہے (دیکہو ۵ و ۶ زبور ۲ ترجمہ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۰ء اور تفسیر زبور چہاپہ مرزا پور سنہ ۱۸۶۱ء کو اور متی ۲۷ باب ۳۵ کے ساتہہ ۲۲ زبور ۱۸ کو) الحاصل جبکہ اناجیل مین جو پیشین گوئیان مرقوم ہوئین اُنکا یہہ حال ہے تو ان پیشین گوئیون کا کیا ٹہکانا ہے جنہین اور عیسائیون نے حضرت مسیح کی بابت توریت وغیرہ سے انتخاب کیا ہے

رُکن سیوم

یروسلم جدید کے بیان مین

سنہ ۶۳۷ء عیسوی مین یروسلم مسلمانون کے ہاتہہ مین آیا اور عمر خلیفہ نے وہان مسجد بنوائی اُسوقت سے آجتک وہ اکثر انکے قبضہ مین ہے اگرچہ لڑائیون مین جو کروسیڈ کہلاتی ہین ۸۸ برس تک عیسائی وہان حکومت کرتے تہے اب یروسلم کا گہیر اڑہائی میل کا ہے پر جو سفر کے

دونین وہ ہم میل کا تہا اُسکے بیان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ شہر تین دیوارون سے
گہرا تہا اور ایک مین ساٹہہ دوسرے مین چالیس اور تیسرے مین چہیاسٹہہ برج بنے تہے
مسلمان جو شہر کے مالک ہین عمرؓ کی مسجد کو ایسا پاک جانتے کہ دوسرے مذہب کے لوگونکو
ہرگز نہ اُسمین نہ اُسکے احاطہ مین جانے دیتے انتہیٰ (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۳۶)
اکثر سیاح یروسلم جدید کا گہیرا (یعنے اُس شہر پناہ کے اندر جو ۱۵۳۴ع مین سلیمان
بن سلیم شاہ سلطان روم نے بنوائی) اڑہائی میل کا ٹہراتے ہین اور اگر زیادہ
بہی ہو تو تین میل سے زیادہ نہو گا مقام مذکور پر نگاہ کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ
کہ شہر جدید قدیم شہر کی جگہہ پر تعمیر ہوا ہے اور بہ سبب اسکے کہ یہہ شہر باعتبار اسکے
(یعنے قدیم شہر سے) چہوٹا ہے چند اطراف مین اسکے بہت زمین ہے جو سابق
مین شہر کے اندر تہی اب باہر پڑگئی ہے چنانچہ آدہا کوہ صیہون اُسکے چاردیواری
کے باہر ہے جو آگے بہیتر تہا شہر جدید کی چاردیواری اونچی مضبوط اور کنکرے
پتہرون سے ٹہوس بنی ہے اور برابر جابجا اُسکے برج بنے ہین رندے اور
ترکش بنے ہین اس شہر کے سات پہاٹک ہین دو اوتر رخ ایک پچہم ایک پورب
ایک حرم شریف کہلاتا ہے اور دو دکہن رخ ہین شہر کے بہیتر تین بڑی سڑکین
ہین ایک جسے باب الدمشق کہتے ہین جو اوتر دکہن رخ جاتی ہے دوسرے
سوق الکبیر جو پورب پچہم جاتی ہے تیسرے غمخوارون کی سڑک مشہور ہے
اور یہہ وہ راہ ہے جس سے عیسیٰ مسیح کو صلیب دینے کے واسطے لے گئے تہے
اسکے سوا سات سڑکین اور ہین جو انکی بہ نسبت چہوٹی ہین اور نام اُن کے
یہہ ہین کوچہ مسلمین کوچہ نصاری کوچہ ارمنی کوچہ یہود کوچہ انطاہرہ کوچہ معزہ ہین

تو یہودی لوگ اسکی شہرپناہ کو اب بہی قدیم شہرپناہ کی بنیاد وسعت سمجہتے ہین ... جو معلوم ہوجاتی ہے ۱۲

کوچہ باب حوت معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے بالکل باشندے بیس یا تیس ہزار آدمی
سے زیادہ نہونگے ڈاکٹر ریچرڈس صاحب کے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ انمین
پانچہزار عیسائی اور دس ہزار یہودی ہین بکنگم صاحب یون فرماتا ہے کہ میری سمجہ
مین مسلمان سب سے زیادہ ہونگے اور بہ نسبت یہودیون کے یون کہتا ہے کہ
کہ ذکریا دجوآقا شریف کا صراف ہے یون کہتا ہے کہ یروسلم مین فقط ایکہزار یہودی
مرد اور تین ہزار عورتین ہین اور اُسکا سبب یہہ ہے کہ کوئی یہودی یہان
آکر نہین بستے مگر وہ جو تکلیف کا متحمل ہو یا ایسے دولتمند جو قرض دے دیکر سود
سے گزران کرتے ہین کیونکہ تجارت کا یہان نام ہی نہین ہے جس سے کوئی گزارا
کر سکے بیوائین چونکہ یہہ جانتی ہین کہ ہماری پرورش ضرور یروسلم ہی مین ہوگی
اس باعث سے عورتون کی بڑی کثرت ہے مسلمان اکثر حرم شریف کے گردو
نواح مین رہتے ہین اور عیسائی اپنی خانقاہون اور گرجون کے آس پاس
اور یہودی کوہ صیحون کے دامن مین اور اُسکے آس پاس کے نشیب مین
قصائیون کے محلّے کے نزدیک رہتے ہین یہہ تینون قومین (یعنے یہود و نصارا
و مسلمان) یروسلم کو مقدس سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے
ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفات کی وادی مین مدفون ہوتا ہے
وہ خوش قسمت ہے پس یہی سمجہ کر ان تینون قومون نے شہر مذکور مین
اپنے اپنے واسطے معبد تعمیر کروائے اور اسی سبب سے یروسلم کا حج کرنا حسنات ذاتی
سے مقرر کیا گیا ہے

نقشہ کوہ موریہ و مسجد اقصے

عمارت جو اہل اسلام سب سے متبرک جانتے ہین وہ مسجد ہے جو خلیفہ عمرؓ نے تعمیر کی
وہ الصخرہ نام پر معروف ہے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت عمرؓ نے یروسلم کا محاصرہ کر کے
اُسے لیا تہا اُسوقت عیسائیون کے بطریک یعنے امام سے عرض کی کہ مسجد کیواسطے
کون سی جگہہ بہتر ہوگی بطریک موصوف نے سلیمان کی ہیکل کی او جا جگہہ کو
دکہایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسیطرح مسجد مذکور تعمیر ہوئی مسجد کا
احاطہ حرم شریف کے نام سے نامزد ہے اُسمین کوئی عیسائی ہرگز نہین جانے پاتا
اور اگر دغا سے داخل ہوا اور کہلجاے تو ضرور اُسے قتل کرین جسوقت صلیب داروں کی
فوج نے یروسلم کو اپنے قبضہ مین کیا تہا اُسوقت اُنہون نے اُس مسجد کا گرجا
بنوایا تب سے اس زمانہ تک کوئی عیسائی اُسمین داخل نہوا مگر ایک
شخص یعنے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب جنہنے اپنی طبابت کے وسیلے اہل اسلام کے
امام سے ایسی موافقت پیدا کی تہی کہ اُنکو تین ۳ بار مسجد کے اندر لیگیا پس ڈاکٹر
صاحب موصوف کے حسب بیان اُس مسجد کا حال لکہتے ہین
صاحب موصوف فرماتا ہے کہ حرم شریف لمبائی مین ایکہزار چار سو ننانوے ۱۴۹۹
فٹ ہے یعنے الاقصٰی نامی مسجد کی نماز کی محراب سے باب الاسلام تک اور
عرض مین نوسو پچانوے ۹۹۵ فٹ ہے اوس احاطہ مین نارنگی زیتون اور سرو کے
کئی ایک درخت لگے ہین مگر اسقدر نہین کہ جنگل ہوجاے اُسی احاطہ کے درمیان
ایک پختہ سنگ مرمر کی کُرسی جو چار سو پچاس ۴۵۰ فٹ مربع مین ہے دہری ہے
کہ احاطہ کی سطح سے بارہ چودہ فٹ اونچی ہے اُسپر چڑہنے کے واسطے چار ولطف
اچہی اور کشادہ سیڑہی بنی ہے چنانچہ پچہم رُخ تین ۳ اور اوتر کیجانب دو ۲ اور پورب

کیطرف ایک اور دکہن سمت دو اور ہر ایک سیڑہی کے اوپر اچہی اچہی او طرح کی اونچی محراب بنی ہے جو نہایت خوشنما نظر آتی ہے اُسکی بالکل کرسی سفید اور آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی تہین اُسکے پتہر بعضے بہت پرانے ہین جنپر طرح طرح کی صورتین تراشی گئی ہین اُنسے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہہ کسی قدیم عمارت کے تہے اُس کرسی کے کنارہ پر بہت سے حجرے بنے ہین جن مین درویش و مُلا و موذن اور سب سامان مرمّت کے موجود رہتے ہین لیکن سب سے حسین وہ مسجد ہے جو کرسی کے بیچوں بیچ ہے اور بنام الصخرہ مشہور ہے اسلیے کہ وہ مسجد کے اندر ایک پتہر ہے جسے کہتے ہین کہ جب نبوت پہلے پہل ہوئی اُسوقت یہہ پتہر آسمان سے گرا اور اسی جگہہ پر پڑا ہے کہتے ہین کہ سب اگلے نبی جب نبوت کرتے تہے اُسی پر بیٹہتے تہے جب تک نبوت کی نعمت رہی یہہ پتہر رہا پر جب وہ موقوف ہو گئی تو پتہر بہی اوڑ جانے کو تہا مگر جبریل نے ہاتہہ سے تہام رکہا جب تک محمد صلعم نہ آیا اور اُسنے اس ہی جگہہ پر اسکو ہمیشہ کے واسطے قایم کیا یہہ مسجد ہشت پہل ہے اور ایک پہل ساٹہہ فٹ کا ہے اسمین چار باب ہین باب الغربی باب الشرقی باب القبلہ باب الجنت ایک دروازہ پر ایک اوسارا ہے (یعنے برآمدہ) پہلا درجہ اسکا سنگ مرمر سے بنا لیکن جو پتہر اسمین لگے ہوے پائجاتے ہین وہ ایسے قدیم ہین کہ گمان ہوتا ہے کہ وہ ہیکل کے سنگ ہونگے (غالباً یہی مقام کمرہ قدس الاقداس کا تہا) سب دیوارین والدار بنی ہین ایک دیوار کے پتہر مربع دوسرے کی ہشت پہل اسیطرح تمام دیوار وہین ہین اسکے سنگ مرمر کا رنگ سفید

مگر اُنہون نے اسمین چانجا طلاہٹ پیوستہ کی ہے تاکہ خوبصورت معلوم ہو اس درجے
مین کوئی کھڑکی نہین ہے مگر اوپر کے درجے مین ہر ایک پہل مین ساٹھہ ساٹھہ
اونچی کھڑکیان ہین اور سنگ مرمر کے عوض مین تمام دیوار رنگین خشت
پختہ سے ملبس ہے جنپر چارو نطرف قرآن کی آیتین بخط جلی لکھی ہین یہہ سب
عمارت ایسی خوب معلوم ہوتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہین
کہ اس عمارت کے دیکھنے سے مجھے ایسی خوشی ہوئی جو دوسری عمارت سے
ہرگز نہین ہوئی مسجد مذکور مین اُن عیسائیون کے حجر صخرہ کے سوا چند اور
تحفہ جات (یعنے تبرکات) ہین جنکو اہل اسلام متبرک جانتے ہین چنانچہ
ایک بڑا پتھر ہے جسے کہتے ہین کہ محمد صلعم کی سپر تہا سنگ مذکور جہین ٹوٹا ہے
اور ایک صندوق ہے جسمین ایک سوراخ ہاتھہ جانیکے لایق ہے اُسکے اندر
قدم رسول (مقبول) ہے پہر سنگ سبز ہے جو مربع چودہ تسو ہے جسمین
اٹھارہ سوراخ کیل کے لایق بنے ہین اسکی یہہ خاصیت ہے کہ ایک زمانہ
کے ختم ہونیکے بعد ایک کیل اسمین سے غایب ہوجاتی ہے چنانچہ اسمین سے
ساڑہے چودہ غایب ہوگئی ہین اور ساڑہے تین باقی ہین کہتے ہین کہ جب
یہہ سب غایب ہوجاینگی تب اس جہان کا خاتمہ ہوگا اس کے علاوہ یہہ
بہی کہتے کہ اس مقام پر سلیمان ابن داؤدؑ کا مدفن ہے معلوم ہو کہ
مسجد مذکور کا گنبد نوے فٹ بلند ہے اور اُس کا قطر چالیس
فٹ چہت اسکی شیشے کے پترون سے بنی ہے جسپر سے تمام یروسلم دکہائی پڑتا ہے

نقشہ یروسلم جدید یعنے مسجد الصخرہ

پادری راگر صاحب کا یہہ بیان ہے کہ اہل اسلام عیسائیون کو مسجد مین جانے نہین دیتے اسکا یہہ سبب ہے کہ وے سمجھتے ہین کہ جو دعائین اور منتین یروسلم والے الحرم مین مانگین گے خدا تعالی ضرور اُسکو سُنے گا اگر وے یہہ دعا مانگین کہ اہل اسلام یروسلم سے خارج اور عیسائی بجال ہون تو خدا تعالی ضرور اُسکو بہی سنے گا انتہی

از الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۱-۲۶ چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع

لیکن پادری راگر صاحب نے یسعیاہ نبی کی اس پیشین گوئی کو شاید نہین پڑہا ہے کہ جاگ جاگ اے صیحون اپنی عزت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین کبہی داخل نہوگا (یسعیاہ ۵۲ باب ۱) اور نہ صرف یہی بلکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مزار پر بہی کوئی عیسائی جانے نہین پاتا چنانچہ جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جورج جکیب چہاپہ سکندرہ آگرہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے کہ مکفیلا یا مقبلا کا غار جو ممری کے میدا نمین حبرون کی جنوب طرف ہے جسے ابیرہام نے قبرستان بنانے کیلیے خریدا تہا آجکل وہان ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور عیسائیون کو داخل ہونے کی پروانگی نہین ہے انتہی پس اگرچہ یہودی قوم تو مختون ہے مگر مقبول نہین یعنے مسلمانونکی طرح اُنکا مختون ہونا معتبر خدا کے حضور مین نہین ہے اس غار یا کہیت مین جو کہ یروسلم سے بیس میل کے فاصلے پر ہے حضرت بی بی سارہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت بی بی رفقہ اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین

از جغرافیہ پاک کتاب مطبوعہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۶۶

نقشہ شہر حبرون

حسن سیوم

یہان ایک عجیب اشارہ سمجھہ جانیکے لایق ہے کہ خدا نے یہود و نصارا کو اپنے لوگون کی جماعت سے خارج کیا اور یہہ بات حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام وغیرہ کے مزارات پر نجانے پانیسے ظاہر ہے اور خدا نے یہود و نصاری کو اپنے گہر سے خارج کیا کہ بیت المقدس کے اندر انکا گزر نہونیسے ظاہر ہے چنانچہ قال اللہ تعالی اولئک ما کان لھم ان یدخلوھا الا خائفین لھم فی الدنیا خزی و لھم فی الاخرۃ عذاب عظیم یعنے ایسون کو نہین پہنچتا کہ داخل ہوں وہان مگر ڈرتے ہوے انکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت مین بڑی مار ہے (دیکہو سورہ بقر ع ۱۴) مفسرین قران نے بالاتفاق لکہا ہے کہ یہہ آیت بیت المقدس کی بابت ہے اور اس پیشین گوئی کے پورا ہونیکا زمانہ خلافت حضرت عمرؓ کا زمانہ ہے اور خدا نے یہود و نصارا کو اپنے شہر سے خارج کیا کہ یہہ باب مکہ معظمہ مین انکا گزر نہونیسے ظاہر ہے چنانچہ قال اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا سورہ توبہ رکوع ۴) یعنے اے ایمان والو مشرک جو ہین پلید ہین نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس برس کے بعد انتہی نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس سے مراد شہر مین ہی نہ آوین اور خدا نے یہود و نصاری کو اپنے ملک سے خارج کیا کہ تمام ملک عرب مین کسی یہودی عیسائی کا وجود تک نہین ہے اور قریب تیرہ سو برس گزرے کہ وہ ملک وجود یہود و نصاری سے خالی ہے چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاخرجن الیھود و النصاری من جزیرۃ العرب حتی لا ادع فیھا الا مسلما یعنے مین ضرور نکالدونگا یہود و نصارا کو عرب کے ٹاپو سے

یہانتک کہ سوا مسلمان کے اُسمین کسی کو نچھوڑونگا (از مشارق الانوار باب العاشر حدیث مسلم مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۲۸۷؁ء اسجگہہ ملک عرب کو جو مین نے خدا کا ملک کہا اسکی وجہ یہہ ہے کہ تمام دنیا مین یہی ایک ملک ہے جو کسی بادشاہ کے ماتحت حکم نہین ہوا یعنے ہمیشہ خدا ہی اُسکا بادشاہ رہا چنانچہ کشف الاثار فی قصص انبیا بنی اسرائیل مطبوعہ دار السلطنت الڈن برغ ۱۸۴۶؁ء صفحہ ۱۴۳ و ۲۴۴ باب ۱۶ مین پادری مرٹیل صاحب فرماتے ہین کہ اعراب از سایر طوایف وقبایل بنی آدم سلاح پوش وجنگ جوئیند پس عمل ایشان غارت کردن ہست حقیقتًا عادت عہد بستن بدولتہاے دیگر ندارند ہر چند بسیار وقتہا از بعضے دولتہاے قرب خود شان خرچ در عیوض غارت گرفتہ اند۔ ولیکن عرب در ہمان اخلاق خود باقی ماندند۔ پس اولاد اسمٰعیل ہمیشہ از اوقات ہمان اخلاق را داستند کہ در قول مقدس نسبت بایشان پیش فرمودہ بود ودر ہر انقلاب حالات ایشان بے تغیر ماندہ تھی یعنے اہل عرب بنی آدم کے تمام گروہون اور قبیلون سے زیادہ ہتیار بندا ور لڑائی کرنیوالے ہین انکا پیشہ لوٹ مار ہے اور عادت عہد وپیمان کی اور سلطنتون سے نہین رکھتے ہین ہر چند اکثر اوقات اپنے قرب وجوار کے بادشاہون نے لوٹ کے عیوض مین خرچ انہون نے لیا ہے۔ لیکن عرب لوگ اپنی اُسی قدیم عادت پر رہتے ہین۔ پس اولاد اسمٰعیلؑ کی ہمیشہ وہی عادات ہین جو قول مقدس (یعنے توریت) مین انکی نسبت فرماگئے اور ہر انقلاب مین اُنکے حالات بے تغیر رہ گئے فقط پس اس ہزارون برس کے استقلال کی جو حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے عربون کو حاصل ہے اور کوئی وجہ نہین سوا اسکے کہ اُنکا کوئی دنیاوی

بادشاہ نہین جسکے زوال کا خطرہ ہو بلکہ خدا ہی اُنمین سلطنت کرتا ہے اور وہ ملک
گویا خدا کا خاص قلمرو ہے۔

پس جزیرہ عرب سے اگرچہ رسول اللہ صلعم نے یہود و نصارا کو خارج کیا مگر حضرت عمر رض
کی خلافت مین اسکی ہی تکمیل ہوئی کہ خیبر وغیرہ سے یہہ لوگ نکالدئے گئے
بخاری اور مسلم مین ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان عمر بن الخطاب اجلی الیہود
والنصاری من ارض الحجاز یعنے تحقیق حضرت عمر بن خطابؓ نے جلا وطن کردیا یہود
و نصارا کو زمین حجاز سے انتہی اور تب سے ابتک قریب تیرہ سو برس کے
گزرے کہ سوا مسلمانون کے اُس ملک مین کوئی یہودی یا نصرانی علانیہ جانے
نہین پاتا اور وہان رہنے کا تو کیا ذکر ہے یہہ پیشین گوئیان حضرت نبی اسلام
علیہ الصلوة والسلام کی کیا ہی پوری ہوئین کہ تمام عالم اسکی صداقت
گواہی دیسکتا ہے پس خدا کے مقدسون کی جماعت اور خدا کے گھر اور خدا کے شہر
اور خدا کے ملک سے ان سب کا خارج ہونا جبکہ ثابت ہو چکا تو بہشت سے انکے
خارج ہونے مین اب کون شک اور تامل کرسکتا ہے اولئک لا خلاق
لهم فی الآخرة ولا یکلمهم الله ولا ینظر الیهم یوم القیامة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم
(سورہ آل عمران ع۷) پیر الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲ مین لکھا ہے یہودیون نے جو ربع اسلام مین
مین رہتے ہین دو عبادتگاہین بنائی ہین لیکن دونون چھوٹی اور بد منظر
معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم نے اہل اسلام کے سبب سے بہت ظلم اُٹھایا
ہے کہ اُنمین کئی ایک دولتمند تو ہین لیکن شان و شوکت سے گزران نہین
کرتے ابتک وہی مثل اُنپر بحال ہوتی کہ وہ جو اپنے دروازے کو زیادہ

بلند کرتا ٹھکن کو ڈھونڈھتا ہے اور یہی سبب ہے کہ سب سے بڑے دولتمند
یہودیون کے گھر ونکو جا کر دیکھو تو باہر سب ٹوٹے پھوٹے نظر آتے ہین اور اندر
اچھے اور کشادہ مکان ہین جسمین فرش و فروش بچھے اور اہلخانہ چین و
آرام سے رہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ انکی عبادتگاہونمین عورتونکے واسطے
الگ الگ جگہہ مقرر ہے جسمین کوئی جاوے تو فقط دیکھنے کیواسطے جاسکتا ہے
پر عبادت مین ہرگز شریک نہین ہوسکتا ہے کہتے ہین کہ ہر عورت شادی کے
بعد اور سال بسال ایک مرتبہ جاتی ہے (پھر تعجب ہے کہ عیسائیون نے
عورتون کو ساتھہ لیکر گرجے مین جانا کہان سے سیکھا)
اوپر عبادتگاہون کا مذکور ہوا اب اس بیان کو تمام کرنے سے پیشتر
کچھہ مفصل حال خانقاہونکا لکھتے ہین اونمین سے دو خانقاہین مشہور
ہین ایک تو لاطینی اور دوسری ارمنی لاطینی خانقاہ شہر سے اوتر پچھم اور
یونانی دکھن پچھم کی سمت ہے دونونمین حاجیونکی سمائی ہوسکتی ہے
چنانچہ ارمنی خانقاہ مین ایک ہزار شخص ٹک سکتے ہین ارمنیونکا ایک گرجا
بہت بلند اور کشادہ بنا ہے اور اُسمین اسباب عبادت اسقدر اور ایسے
قیمتی ہین کہ تمام دنیا مین دستیاب نہوسکینگے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر وقت
یونانی اور لاطینی آپسمین برابری کیا کرتے تھے اور کبھو کبھو ایسا بھی ہوتا تھا
کہ شریعت و انجیل کو چھوڑ لاٹھی لے خوب مار پیٹ کرتے تھے اور سچی دینداری
کی بیعزتی صاف ہوتی تھی (یروشلم کے جنوب کیطرف سلوام کا حوض ہے
جسکی گہرائی چوبیس فٹ ہے۔

یروسلم مین ایک نیا ماجرا ہوا کہ ملکۂ انگلستان اور شاہ پروشیا نے باہم عہد و
پیمان کرکے ایک گرجا تعمیر کرنیکا ارادہ کیا جسمین خدا کی عبادت انگلستانی
کلیسیا کے طور پر ہو سو آشکارا ہوتا ہے کہ گرجا مذکور کے لئے زمین ملی اور اُسکی
نیو بہی ڈالی گئی پر ابتک تعمیر نہین ہو سکا اسلئے کہ ارمنی و یونانی و لاطینی
عیسائی اس تدبیر سے ناخوش اور تا مقدور اسکے باطل کرنے مین مستعد و
سرگرم ہین اور اب نہین معلوم کہ کب اسکا نیک انجام ہوگا انتہی

پہر الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۳ مین لکھا ہے جو وادی کہ یروسلم
کی پورب طرف ہے اور یہوشفات کے نام سے مشہور ہے اُسکا طول دو یا
ڈیڑہ میل کا ہوگا اُسکے کنارہ پر گتسمنی کا باغ ہے اور شہزادہ ابی سلوم کا
ستون اور کئی ایک مقبرے بعضے بلند اور عالیشان اور بعضے ٹوٹے ہوئے
ویران پڑے ہین یوئیل نبی کی کتاب ۳ باب ۲ مین ایسا لکھا ہے کہ مین
مین ساری قومونکو اکٹھا کرونگا اور اُنہین یہوشفات کی وادی مین لیجاونگا
پہر ۱۲ آیت مین یہہ لکھا ہے کہ غیر قومین بیدار ہو کر یہوشفات کی وادی مین
چلین کیونکہ چارونطرف کی غیر قومون کے انصاف کرنیکو مین وہان بیٹھونگا
انتہی ان آیتون سے یہودیون نے یہہ سمجہا کہ قیامت کے دن اللہ تعالی
بنی آدم کی عدالت یہوشفات کی وادی مین کریگا اور اس زمانہ کے بعضے
عیسائی بہی جو اس خیال کی سرگرمی سے پیرو ہین کہ قوم یہود پہر اپنے ملک مین
اکٹھی ہوگی اور مسیح سرفرازی کی حالت مین یروسلم مین تخت نشین ہو کر
ساری غیر قومونکی عدالت یہوشفات کی وادی مین کریگا اور اہل اسلام

ہی جو قدس کی نواحی مین رہتے باوجودیکہ اس خیال کا قران وحدیث مین
کہین نام ونشان نہین پایا جاتا برابر کہتے آئے کہ اس عدالت مین محمد صلعم
بہی مسیح کا شریک ہوکر ایک خاص مسند پر بیٹہے گا لیکن شاید از روے تجویز
کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح و درست نہ ٹہریگا کیونکہ اصلی لفظ یہوشفاط
کے معنے یہہ ہین کہ یہوواہ کی عدالت اسپر اکثر عالمونکا یہہ خیال ہے کہ اسکا ترجمہ
کرنا واجب تہا اور یہہ بہی کہتے ہین کہ اس وادی نے کیونکر یہوشفاط نام پایا
کوئی نہین کہہ سکتا بلکہ گمان غالب ہے کہ نبی کی عبارت کے سبب سے یہودیوں
کے عالمون نے اس وادی کا یہہ نام رکہا ہوگا انتہی

بیان جہنم

واضح ہو کہ اس بیان مین جو لکہا ہے کہ اس زمانہ کے بعضے عیسائی بہی جو اس
خیال کی سرگرمی کے پیرو ہین کہ قوم یہود پہر اپنے ملک مین اکٹہی ہوگی۔
لیکن شاید از روے تجویز کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح و درست نہ ٹہریگا
انتہی اس سے بہی وہ قول مفسر انگریزی اسکاٹ صاحب کا جو پیشین گوئی
مندرجہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی صداقت کی بابت لکہا ہے کہ یہودی اس پاک
شہر پر قابض ہونگے انتہی یعنے یروسلم مین یہودی حکومت قیامت سے
پیشتر ہوجائیگی جسکا ذکر اس کتاب کی محراب ۲ رکن ۵ مین لکہہ چکا ہون
غلط ہوگیا اور نہ صرف یہی بلکہ اُس پیشین گوئی کا صریح بطلان ظاہر ہوگیا
بیان گیہنوم یعنے جہنم یہہ عبرانی لفظ ہے یعنے گیہنوم اور اُسکے معنے ہنوم
کی وادی یا درہ ہے ہنوم نامی کی یہہ وادی یروسلم کے پاس دکہن طرف
تہی یوسیاہ بادشاہ کے وقت سے پیشتر یہودی یہان مالک بت کی پوجا

کرتے تہے ۲ سلاطین ۱۶ باب ۳ اور ۲ تواریخ ۲۸ باب ۳

(حضرت موسیٰ) کو خدا نے فرمایا تہا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ اپنے فرزندون مین سے کسی کو
مالک کی نذر آگ مین مت گزرانو (احبار ۱۸ باب ۲۱ اور ۲۰ باب ۲) یہہ بُت
پیتل کا بنا تہا اُسکا چہرہ بیل کا سا تہا اور اُسکے ہاتہ پہیلے ہوے گویا اپنے
عابدون کو گود مین لینے چاہتا ہے یہہ بُت پرست یہودی اس بُت کو آگ
سے نہایت گرم کرکے اپنے لڑکون کو اُسکی گود مین ڈالتے اور اُنکے چلانے کی
آواز دبانیکے واسطے اُسوقت ڈہولکون کو بجاتے تہے یہہ ڈہولکین تُوف
کہلاتی تہین اور اسواسطے اسجگہہ کا نام (وادی تُوفت یا صرف) تُوفت
بہی تہا یرمیاہ ۷ باب ۳۱ و ۳۲ بابل کی اسیری سے لوٹنے کے بعد اگلی
بُت پرستی سے ڈر کر یہودی اس مقام سے بہت نفرت رکہتے تہے اور یوسیاہ
بادشاہ کے طور پر (یعنے تجویز سے) (۲ سلاطین ۲۳ باب ۱۰) اُنہون نے اُسکو
بہت خراب کیا چنانچہ شہر کا تمام غلط وہان پہینکا جاتا اور اس غلیظ کو
جلانیکے واسطے وہان رات دن آگ جلتی رہتی اسواسطے وہ بہت ڈراونی
اور گہنونی جگہہ اور دوزخ سے کچہہ مشابہت رکہتی تہی یون رفتہ رفتہ محاورہ
مین اُسکا نام دوزخکا نام ہوگیا جسطرح کہ فردوس بہشت کا نام ہے قدیم
زمانہ مین دراصل زمین پر ایک بہت آباد باغ کا نام تہا انتہی از روضن
تفسیر اسکاٹ صاحب جلد اول طبع اول الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۴۹ و ۵۰
دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ فلسطی داجون کی پرستش کرتے تہے

فردوس

جو مچھلی کا جسم اور انسان کے ہاتھہ پانو رکہتا تہا اور موابی مالک کی پرستش کرتے تہے اور اُسکے آگے اپنے بال بچون کو گزرانتے تہے اور اغلب کہ مالک سے زحل مراد تہی انتہی

نیز المشہور میر بن یعقوب نے جو کہ یہودیونکا ایک ربی ہے مجہسے کہا کہ یروسلم کی زمین کا خواص مثل ہرن کے ہے اور اُسکے لئے ایک عبرانی مثل بہی عبرانی زبان مین جو کہ یہودیون مین خاص یروسلم کی بابت ہر ایک کی زبان پر ہے بیان کی یعنے یہہ کہ جسطرح ہرن جسقدر فربہ ہوتا اُسکے بدن کا چمڑا اُسیقدر پہیلتا جاتا ہے اور جب اُسے ذبح کرکے اُسکا گوشت باہر نکال لین تو اُسکا چمڑا اسقدر سمٹ جاتا ہے کہ پہر اگر اُس گوشت کو اُسکے چمڑے کے اندر بہرین تو نہین سما سکتا اسیطرح یروسلم مین جب بہت آبادی تہی اور لاکہون آدمی اُسمین بستے تہے یہانتک کہ دس لاکہہ صرف لڑکے مدرسون مین تعلیم پاتے تہے تب بہی وہ زمین بسنے والون کے لئے فراخ تہی اور اب جو اُس مین تہوڑے آدمی یعنے تیس ہزار رہگئے ہین تو بہی وہ زمین معمور اور اسیقدر آبادی کے لایق معلوم ہوتی ہے اور یہہ عجایب قدرت الٰہی سے ہے اسی سبب سے زمین یروسلم کا نام ارض ظبی زبور وغیرہ مین ہے جسکے معنے زمین ہرن اس سے ظاہر ہے کہ نہ اُسکی شہر پناہ کا دَور اگلی شہر پناہ سے کم ہوا ہے اور نہ وہ شہر بہ نسبت سابق کے چہوٹا ہو گیا ہے بلکہ ظاہر مین لوگونکی نظر مین بہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور وہان قدرت الٰہی کا ماجرا کچہہ اور ہے

پہر یہہ کہ یروسلم کی عظمت کثرت آبادی پر منحصر نہین ہے یون تو آجکل چکین

دار السلطنت چین مین پندرہ لاکہہ بلکہ بیس لاکہہ (ادرن جاگرفی اندرس مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۱۷ امنویل جاگرفی مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ء صفحہ ۷۲) آدمیون کی آبادی ہے اور لندن دار السلطنت انگلستان مین اٹھائیس لاکہہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۴ و مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۰۵) اور نیفان المعروف جاپان کے پایۂ تخت یدو مین سات لاکہہ آدمیون کی آبادی ہے (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ء صفحہ ۷۷) اور پیرس پایۂ تخت فرانس مین سولہ لاکہہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء صفحہ ۷۹) بلکہ اٹھارہ لاکہہ (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۳۲ و ۹۰) آدمیونکی آبادی ہے۔

یروسلم کی خاص عظمت کا تو یہی نشان ہے کہ جب توریت کہتی ہے کہ جب حضرت ابراہیم اُسپر اپنے بیٹے کو قربانی کرنے کیلئے گئے تب صرف جنگل تہا اور جب حضرت یعقوب نے اُسپر وہ خواب دیکہا (پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) تب اُسپر خواب مین بہی آدمی کی صورت نہین نظر آتی تہی بلکہ جب اُسمین آبادی زیادہ ہوئی اور فسق و فجور نے اُس پاک زمین پر ظہور کیا تہی خدا نے کبہی کسدیون اور کبہی مصریون اور کبہی رومیون وغیرہ کے ہاتہہ سے اُسے صاف کروا دیا اُسکی عظمت کثرت آباد انسان کے سبب سے نہین بلکہ اُسکی عظمت خدائے قادر مطلق واحد حقیقی کی پاک ذات سے ہے

واضح ہو کہ جسوقت قسطنطین شاہ نے عیسائی دین قبول کیا اُسکی والدہ نے جو اسّی برس کی تہی یروسلم کا حج کیا مقدس جروم لکہتا ہے کہ ادرین بادشاہ کیوقت سے شاہ قسطنطین کے وقت تک جسکو عرصہ ایک سو اسّی ۱۸۰ برس کا ہوا

دیونا کا ایک بُت مسیح کی قبر پر تہا اور ایک دوسرا بُت بنام دیوی اُسکے زندہ
ہونیکے مقام پر ا ہو کر ٹیبر جسنے تواریخ کلیسیا اور قسطنطین کا احوال لکہا ہے یہہ کہتا ہے
کہ جسوقت والدۂ قسطنطین یروسلم مین داخل ہوئی تو اُسنے دیوی کا مندر
وہان پایا اور فوراً اُسکو ڈہا دیا اور کوڑا کرکٹ جو کچہہ جمع تہا اُسکو کہود وایا
اور ایک عمدہ گرجا اُس مقام پر بنوایا اور نام یروسلم جدید رکہا
یہہ گرجا آجتک مسیح کے مقدس قبرگاہ کے نام سے مشہور ہے اور جتنے عیسائی
یروسلم کے حج کو جاتے اُسکی زیارت ضرور ہی کرتے ہین اسمین داخل ہوتے
ہی مجاور ایک بڑا پتہر دیکہاتے ہین جو جعفری سے گہرا ہوا ہے اور روایت
کرتے ہین کہ اسی پر عیسیٰ کی لاش کا غسل ہوا تہا یہہ دروازہ کے آس پاس
ہے وہان سے بائین ہاتہہ تہوڑا آگے بڑہکر ایک گمبذ کے نیچے جاتے جو سولہ
ستونون پر ہے اُسکے عین مدار پر مسیح کی قبرگاہ ہے جسکے اوپر اُنہون نے سنگ
مرمر کا ایک مختصر سا روضہ بنوایا ہے اُسکے چہوٹے دروازہ سے ہوکے حاجی
اُس کمرے مین داخل ہوتے ہین جو جتا نہین کندہ ہے یہہ مقام ساڑہے چہہ
فٹ مربع سے زیادہ نہوگا یہان ایک سنگ مرمر کا صندوق ہے جسے وے
کہتے ہین کہ اسمین عیسیٰ مسیح کی لاش تہی اسکے اوپر چہت مین سنا ہے بڑے
بڑے عمدہ جہاڑ جنہین بادشاہون نے نذر گزرانا تہا لٹکے ہوے تہے اس مقام
مین ایسی کشمکش رہا ہے کہ سوا تین چار آدمی سے زیادہ کا گزر نہین ہو سکتا ہے
اس گرجے مین یونانی لاطینی ارمنی عیسائی سب شریک ہین اور ہر سال
وقت مقرر پر مسیح کا صلیب دینا و زندہ ہونیکا سوانگ بناتے ہین

اہل اسلام وہان کے سب مسیحی مقبرون اور مقدس کو مانتے ہین بلکہ وہان نماز پڑہتے ہین پر گرچہ مذکور کو نہین مانتے ہین اسلیئے کہ وے مسیح کے مصلوب ہونیکو یقین نہین کرتے لیکن اتنا کہتے ہین کہ شاید یہوداہ اسکریوطی یہان دفن ہوا ہو از الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲ و ۲۳

کوئی ور السٹریٹیڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی ۱۸۶۶ع صفحہ ۵۸۳ و ۵۸۴ مین پادری چارلس بٹل ایم اے فرماتے ہین کہ آخر اگست ۱۸۶۷ع مین لفٹننٹ وارن صاحب پاک شہر (یروسلم) کا حال دریافت کرنے گئے اور اُنھون نے اچھی طرح وہانکا حال دریافت کیا جیساکہ پیشتر ماہ فروری سے جولائی تک دریافت کیا تہا لفٹینٹ وارن کے ماتحت دو اور غیر متحد عہدہ دار یعنے رایل انجنیر (بادشاہی معمار) بہی گئے تہے اور یہہ دونون صاحب اپنی لیاقت مین لفٹننٹ وارن کے ساتہہ ہونیکے لایق بہی تہے اور اچہی طرح اپنے کام کو انجام دیسکتے تہے پس جب بیان ان صاحبونکے ہم لکہتے ہین کہ یروسلم کی شہرپناہ طول مین پورب کیطرف دو ہزار آٹہہ سو فٹ ہے اور اوتر کیطرف تین ہزار آٹہہ سو فٹ ہے اور پچہم طرف دو ہزار تین سو پچاس فٹ ہے اور دکہن طرف تین ہزار تین سو پچاس فٹ ہے (یروسلم اوتر پچہم رُخ میڈی ٹیرین کہاڑی سے دو ہزار پانسو اکیاسی فٹ بلند ہے اور دکہن پچہم رُخ دو ہزار پانسو اڑتیس فٹ اُسکی بلندی سمندر کی سطح سے ہے اور اُسکے اوتر پورب کی بلندی دو ہزار چار سو ستاون فٹ اور دکہن پورب اندر طرف کی بلندی سمندر کی سطح سے دو ہزار چار سو سولہ فٹ اور باہر طرف سے دو ہزار تین سو پینسٹہہ فٹ ہے البتہ زمین پر کوئی مقام

نہین ہے پسندیدہ اور اچہا سوا ہیکل (یعنے مسجد) اور قبر مسیح کی اور یہی دونون مقام پاک شہر یروسلم مین افضل اور پسندیدہ ہین اور اُنکے آس پاس اور مقام بہی ہین جنہین نہایت اچہا کہہ سکتے ہین اور نہ بُرا (یعنے اوسط درجہ مین ہین) اس شہر کے دکہن پچہم رخ پر انگریزی مدرسے ہین تمت کلامہ پہر وکتاب سکے مقامات المعروف صفحہ ۷۹ مین لکہا ہے کہ البتہ ایک بات بڑی تسلی کی یہہ ہے کہ پادری پروٹسٹنٹ کے وہان کئی ایک موجود ہین خصوصیت سے انجیل کی منادی کرتے ہین اور انکی سعی اور کوشش سے کئی جدید شہر مین ہوگئے انتہی

شہر یروسلم کی زمین کا نقشہ

رُکن چہارم

یروسلم پر اہل اسلام کے مقابل مین اہل صلیب کا یورش

ہندی تواریخ کلیسا چہاپہ پریس ٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۵۳ سے ۱۵۸ لکہا ہے مغلون نے اپنے فتحمند بادشاہ چنگیز خان و تیمور کے ساتہہ ہوکر یورپ پر چڑہائی کی تہی اور دو سو برسون تک ملک روس پر سلطنت کی تہی اور ملک پولانڈ کو اوجاڑ دیا تہا اور اُسوقت اپنی سلطنت کی حد کو ملک سلیسیا کی حد تک پہونچایا تہا سنہ ۱۱۰۰ گیارہ سو عیسوی کے قریب دوسری قسم کا فساد ملک فرانس سے ظاہر ہوکر اکثر عیسائی ملکون مین پہیل گیا اسمین لاکہون آدمی مارے گئے یہہ

رکن چہارم

فساد کروس جنڈہ (یعنے صلیب دارونکی لڑائی) کا حوصلہ تہا مسیح کے وقت سے
پانسو برس نہ گزرے تہے کہ یہہ راے غالب ہونے لگی کہ یروسلم کی زیارت کرنا
اور جہان مسیح نے اپنی جان دی تہی اور جہان کہتے تہے کہ وہ دفن ہوا تہا
اُن پاک مقامونمین دعا مانگنے کے ثواب سے گناہ معاف ہوتے ہین اس سبب سے
اُس پاک قبر کی زیارت کا دستور بہت جلد رایج ہوا لیکن جب تُرک
لوگون نے ملک فلسطین کو فتح کیا تہا تب اکثر دفعہ ان زیارت کے جانیوالون
کو ستاتے تہے اور شہر امی کے پیٹر نام ایک زایر نے واپس آکر پاپا صاحب کو
یہہ صلاح دیکر راضی کیا کہ آپ تمام کرسٹیانی ملکون کے لوگون کو اکہٹا کر کے
پاک قبر (مسیح) کو بے ایمانون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے چہین لیجیے تو ایماندار
لوگ وہان بخوف عبادت کر سکینگے تب پیٹر نے شہر شہر اور ملک ملک پہر کر
ایسی لڑائی کا فرض ہونا بڑی سرگرمی سے لوگون کو جتایا اور پاپا کیطرفسے
یہہ پیغام دیکر سارے کرسٹیانون کو اس لڑائی کے واسطے بُلایا کہ جو کوئی اُس
لڑائی مین نکلے گا وہ اپنے اس ثواب سے بہشت مین جگہہ پاویگا چارون
دیس کے بیشمار لوگون نے اس تجویز مین مضبوطی سے شریک ہو کر اپنے اپنے
نام لکہواے اور صلیب کی ایک لال نشانی اپنے پاس رکہی جس سے وہ لڑائی
کروس جنڈہ (انگریزی مین کروسیڈ یعنے صلیب کی لڑائی) کہلاتی ہے ہمارے
وقت مین علم کی ترقی ہوئی ہے مگر لوگونمین دین کی بابت اتنی سرگرمی پیدا
ہونا مشکل ہے اس سبب سے دنیا کے حالات مین یہہ بڑی تعجب کی بات
ہے کہ تمام ملک کے ملک جس وقت مین کہ علم کی ایسی کمی تہی اُس وقت دین کی

بابت ایسے سرگرم ہو کر اُٹھہ دوڑے اس سے یہہ بہی یقین ہے کہ لوگون کے
دلو مین حوصلہ پیدا کرنے مین جہوٹا مذہب ناستک مت سے زیادہ فائدہ مند ہے
لیکن جبکہ اُن بڑے کامون کی جڑ وہ سچا ایمان نہ تہا جو اپنی خواہش ترک کرنے
اور اپنا من مارنے کو سکہاتا ہے بلکہ صرف وہ جہوٹہا مذہب جو اگرچہ بڑے دُکہ
مین سنبہالتا ہے تو بہی دلکو پہولاتا ہے (یعنے نخوت پیدا کرتا ہے) اسلیے ہم
نہین کہہ سکتے کہ وہ بیشکل مشقت (کروس جُدو کی) سچے مذہب کا پہل تہا یقیناً
ایسے کتنے ایماندار شخص ہون گے کہ خوب سوچ سمجھہ کر اس لڑائی مین شریک
ہوے ہونگے لیکن سبہون کو انہین کی مانند سمجہنا لازم نہین سنہ ۱۰۹۶ عیسوی
مین کئی لاکہہ جوانون کی ایک فوج ہتہیار باندہ کر یورپ کے مُلکون سے
اکٹہا ہو کر مُلک فلسطین کیطرف چلے گئے گڈفرے نامے بواُلون شہر کا
سردار اُنکا سپہ سالار تہا لیکن سنہ ۱۰۹۹ عیسوی مین جب اُنہون نے شہر
یروسلم مسلمانون کے ہاتہہ سے لیلیا تب صرف ساٹھہ ہزار آدمی جیتے بچے
گڈفرے یروسلم کا حاکم کہلا کر تہوڑے دنون کے بعد مر گیا اور جو فوج کے آدمی
بچ رہے تہے اُنہین روز روز دلیر [illegible] کی کڑی پڑی اُن حملہ داروں
مین بہرتی ہونے کا حوصلہ تمام کرسٹیانی مغربی مُلکون کے رہنے والون مین
پہیل گیا اور ایکبار ایک لاکہہ لڑکونکی فوج بہی یروسلم کی زیارت کرنے کو
اُٹھہ چلی لیکن وہ مُلک الیمان کی حد سے باہر نہین پہنچے تہے کہ اکثر جیتے اُسکے
غارت اور ہلاک ہوے آخر یورپ کے کتنے بادشاہون نے بڑی بڑی فوجین
لیکر کمزور کرسٹیانون کی مدد کیواسطے فلسطین پر چڑہائی کی تو بہی شکست کہا گیا

سوستاسی عیسوی مین شہر یروسلم پہر مسلمانون کے قبضے مین آگیا (تب یہہ پیشین گوئی
جو ۱۲۹ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ صیحون کے سارے بغض رکہنے والے شرمندہ
ہونگے اور پیچہے ہٹاے جائینگے الخ ۱۲۹ زبور ۵ وغیرہ) اُسکے بعد یورپ کے
مغربی بادشاہون نے بڑی مشقت اور کوشش کی لیکن عیسائی حکومت
کو اُس شہر مین قایم نہین کر سکے انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو پچیسوین (۱۲۵)
زبور مین ہے پوری ہوئی کہ جنکا توکل خداوند پر ہے کوہ صیحون کی مانند مین جو جنبش
نہین سکتا اور ابتک ثابت ہے جسطرح یروسلم کے آس پاس پہاڑ ہین اُسی
طرح خداوند اسوقت سے لیکر ابتک اپنے لوگون کو گہیرے ہوئے ہے (۱۲۵
زبور ۱ و ۲) اور اسیوقت یہہ پیشین گوئی بہی جو ۴۸ زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ خداوند بزرگ ہے اور لایق ہے کہ ہمارے خدا کے شہر مین اُسکے مقدس
پہاڑ پر اسکی ستایش بہت طرح سے کیجاے خوب مشرف تمام زمین کی خوشی
کوہ صیحون ہے وہ شمالی اطراف اور وہ شہر جو بڑے بادشاہ کا ہے اُس کے
محلون مین مشہور ہے کہ خدا اسکی پناہ ہے کیونکہ دیکہہ کہ بادشاہ باہم آئے اور
ایک ساتہہ غایب ہوے وے دیکہہ کر فوراً گہبرا گئے وے حیران ہوے اور بہاگ
گئے لرزش اونپر غالب آئی اُنکو ویسا درد ہوا جیسا جننے کے وقت عورت کا
ہوتا ہے اُس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہے جیسا
ہمنے سنا تہا ویسا ہی خداوند افواج کے شہر مین اپنے خدا کے شہر مین ہمنے دیکہا
خدا اُسے ابتک برقرار رکہیگا صلہ اے خدا ہم تیری ہیکل کے درمیان
تیرے لطف کامل کی یاد کرتے ہین اے خدا جیسا تیرا نام ہے زمین پر تیری

ویسے ہی تیری مدح ہے تیرا داہنا ہاتہ صداقت سے بہرا ہوا ہے کوہ صیہون خوش ہوے یہوداہ کی بیٹیان خوشی کرین تیری عدالتون کے سبب صیحونکو گہو ہوا اور اُسکے برجون کے آس پاس پہرتے اُنہین گنو تم اُسکی شہرپناہ سے اپنے دل لگاؤ اور سوچکے اسکے محلون کو دیکہو تاکہ تم آنیوالی پشتون کو اُسکی خبر دو کہ یہہ خدا ہمارا ازلی ابدی خدا ہے اور تادم مرگ وہی ہمارا رہنما رہیگا انتہی واضح ہو کہ اس زبور کے دو حصّے ہین پہلا حصّہ جو صلہ کے لفظ تک ہے اُسمین بادشاہونکا یروسلم کی لڑائیونمین مغلوب اور سراسیمہ ہونا مذکور ہے اور دوسرے حصّہ مین جو صلہ کے بعد سے تمامی تک ہے اُس مین اُسوقت کے لوگون کو ان باتون کے پورا ہونیکا یقین دلایا جاتا اور یہہ کہ خدا کے ان عجیب قدرتونپر خوش ہوتے اور اُسکا پشت در پشت انتظار کرتے رہنے کا حکم ہوا ہے

اسکا مفصل حال گبون صاحب رومی مورخ نے اسطرح لکہا ہے کہ (عربون وغیرہ کے زمانہ کے بعد) ترکون کے یروسلم پر قابض ہونیکے ۲۰ برس بعد (۱۰۹۵ء سے ۱۰۹۹ء تک) پیٹر نامی ایک شخص زیارت کیواسطے وہان گیا۔ یہہ شخص اینس صوبہ پکارڈی ملک فرانس کا باشندہ تہا گو وہ حقیر صورت مگر تیز نظر اور خوش بیان کسی شریف کا لڑکا تہا اور شروع مین فوجمین بہی رہا مگر جلد سیف تو کیا دُنیا ہی کو ترک کرکے گوشہ نشین ہوا۔ اور اگر یہہ سچ ہے کہ اسکی عورت بوڑہی اور قبیح شکل تہی تو مکان چہوڑکر خانقاہ مین جا رہنا مشکل نہ تہا اور یہان سے عزلت نشینی آسان - ریاضت کشی

اُسکے اعضا تو گھٹ گئے مگر توہمات بڑہ گئے جو کچھہ جی مین آیا وہ ہی عقیدہ ہوگیا
اور جو عقیدہ ہوگیا وہ ہی مراقبہ اور مشاہدہ مین نظر آنے لگا۔ حضرت کو یروسلم
مین کچھہ تکلیف پہنچی اور یون بہی عیسائیت کی کچھہ عزت نہ دیکھی بس وہان
(یعنے یروسلم) کے بڑے پادری سے شکایت کی اور کہا کہ آپ شاہان یونان سے
کچھہ مدد کیون نہین مانگتے اُس بیچارہ نے جواب دیا کہ تم دیکھتے ہو کہ جانشینان
قسطنطین کتنے بیفکر اور محو عیش ہین اُن سے کیا اور کسے امید ہے تب تو پیٹر
صاحب بولے رہو مین تمام جنگ دوست اقوام یورپ کو آمادہ کرتا ہون - اور
واقعی آمادہ کردیا۔ بڑے پادری صاحب کو گو تعجب ہوا مگر بہت سے خطوط سفارشی
لکھکر انہین حوالہ کیے پیٹر صاحب وہان سے چلے اور جیسے کہ مجنون متعصب
ہوتے ہین اس حال مین پوپ سے ملے اربن ثانی اندنون پوپ تہا اُنہون
نے پیٹر کو حالت جذب مین دیکھتے ہی نبی سمجھہ کرلیا اور وعدہ کیا کہ مجلس عام مین
تحریک کرونگا تب تک اسکی منادی کرو جب پوپ نے یہہ سہارا دیا یہہ حضرت
تمام ممالک فرانس اور اطالیہ مین منادی کرتے پہرے اور بیکار نہین - کہانا
کم کہاتے نماز لمبی چوڑی پڑہتے جو کچھہ آتا ایک ہاتھہ سے لیتے دوسرے سے دیدیتے
ننگے سر ننگے پانو رہتے بہت موٹا کپڑا پہنتے ایک بہاری سی صلیب رکہتے گدہے
پر سوار جسکی پاکیزگی لوگونکی نظرون مین جچی ہوئی تہی اس ہیئت سے گرجا گہرون
شاہراہون مین جہان وعظ کرتے اور زوارونکی تکلیفین بیان کرتے لوگ
رو رو دیتے اسپر چٹکیان آنسو اور آہین حضرت واعظ کے غضب ہی کرتی
تہین کوئی حجت بیان کرنے کی عیوض حضرت عیسیٰ حضرت مریم اور ولیون

دہائی دیتے یونان کے قدیم فصحا اگر ہوتے واقعی رشک کرتے کہ اس وعظ نے
یہہ تاثیر کر رکہی ہے۔ تمام ملک آمادہ ہوگیا اسکے منتظر تہے کہ دیکہیئے پاپاے روم
کیا فرماتے ہین مجلس پہلے سن شیا مین (۱۰۹۵ع ماہ مارچ) جسمین چار ہزار پادری
اور ۳۰ ہزار دنیادار جمع ہوئے صاف صاف اس مقدمہ کی تحریک نہین کی
گئی مگر صلاح ہوئی کہ موسم خزان آئے اور فرانس مین ایک مجلس منعقد ہو
جسمین یہی مقدمہ پیش ہو۔ خیر کلرمانٹ مین ۱۰۹۵ع ماہ نومبر مین مجلس ہوئی
سوائے فرقہ علما کے بہت سے نامور سردار اور مشہور امیر بہی آئے (انتخاب تاریخ
کلیسیا صفحہ ۱۳۶ اشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ ۱۸۷۱ع مشن پریس
الہ آباد مرتبہ پادری بنجمن والش صاحب مین ہے کہ اس مجلس مین چار سو
اسقوف اور ایکہزار خادم دین اور تیس ہزار ہر درجے اور عہدے کے لوگ
مع نامی گرامی جنگ بہادرون اور امراکے شامل تہے آٹھہ روز مجلس رہی
لوگ تو پہلے ہی سے بہرے ہوئے تہے کرو ئتجد کے ثواب کا بیان سنتے ہی
لوگ چیخ اٹھے کہ ہان یہی مرضی خدا ہے ضرور مرضی خدا یہی ہے۔ پوپ نے
جواب دیا ہان واقعی یہی مرضی خدا ہے اور یہہ کلمہ تم لڑائی کے واسطے اختیار
کرو صلیب نشان نجات ہے اسے اپنے پاس رکہو سرخ رنگ علامت حرارت
اور سرگرمی کی ہے سرخ رنگ ہو۔ یہہ بات لوگون نے جی سے پسند کی بہت سے
پادریون اور دنیادارون نے نشان صلیب لگا کر پوپ سے عرض کیا کہ
آپ ہی ہماری رہبری کیجیے مگر یہہ جان جوکہون کی عزت پوپ صاحب نے
قبول نہین کی اور عذر کیا کہ کئی سبب سے میرا نجانا ہی بہتر ہے۔

ہمنے مانا کہ انسان کی طبیعت ظلم پر ایسی مایل ہے کہ ذرا سے بہانہ کو بھی عذر
قوی سمجھ لیتا ہے مگر جبکہ خدا کیواسطے لڑنے کا نام آوے تو ذرا جلدی سمجھ مین
نہین آتا کہ شاہ صلح کی امت نے اسقدر جلد تلوار نیام سے باہر کیون کرلی جنگ
کے سبب واقعی نہ دیکھ لیا ہوا ور سمجھ لیا ہو کہ اب بے لڑے بنتی نہین مشرق سے
مغرب تک کے تمام عیسائی یہہ سمجھے ہوئے تھے کہ جنگ یروسلم نہایت ضرور
ہے اسمین بڑا ثواب اور نفع ہے۔ بیت المقدس مین ہمارا حق ہے مسلمان
اور اور اقوام مخالف بے ایمان ناخدا ترس ہین مسلمانون سے یون بدگمان تھے
کہ یہہ لوگ غیر مذہبون کو تلوار سے فنا کرنا ثواب و فرض جانتے ہین مگر یہہ الزام
خود منشاء قران اور تذکرہ غازیان اسلام کے پڑہنے سے باطل ہوا جاتا ہے
از روے شرع و رواج عیسائیون کو اپنے طور پر عبادت کرنیکا اختیار رہا ہے ہا
اتنا تو ضرور ہے کہ شام کے کلیسا مین انکی فولادی جوتی کے نیچے دبی رہی
ہین صلح و جنگ مین اسلامیون کو ہمیشہ دینی اور دنیوی حکومت و بزرگی کا
دعوی رہا ہے اور غیر قومون کو انکی زیر سلطنت اپنے مذہب اور آزادی کا اندیشہ
۔ گیارہوین صدی مین اہل ترک کی متواتر فتحین دیکھکر آزادی اور مذہب
جانیکا واقعی اور واجبی فکر ہوا اور کیون نہو تیس برس کے اندر اہل اسلام نے
تمام سلطنتین ایشیا کی یروسلم اور ہل سپانٹ تک فتح کرلین سلطنت یونان
لب مرگ پڑی کانپ رہی تہی۔ اپنی ہمقوم کی ہمدردی کے ساتھہ ہی لاطینیون
پر قسطنطنیہ کی حفاظت کا حق اور انہین دعوی تہا یہہ شہر تمام مغرب کی پشت پناہ
اور مشرق کی روک تہا اور جبکہ ان لوگون نے حق حفاظت اپنے پر واجب

جان لیا تو اسی مین حملۂ دشمن کی پیش بندی بہی سمجھ لی مگر یہہ سلیم ارادے اور
طور پر ہی پورے ہو سکتے تہے اسکے لئے ایشیا کو ٹڈی کیطرح جا گہیرنا اور یورپ کو
ویران کردینا کیا ضرور تہا۔ یہودیہ اب آ نئے لاطینون کی قوت کچہہ نہین رہی
یہہ سب جانتے ہین ہان حضرت جنون ہی کی صلاح ہوئی کہ چلکر یہہ چہوٹا اور
بعید صوبہ فتح کیجئے۔ عیسائی یہہ سمجہہ رہے تہے کہ ہمارے نام تو اس زمین موعود
کا پٹہ ہے جسپر ہماری نجات بخش خداوند کے خون سے مہر ہو چکی ہے ان دست
اندازون کے ہاتہہ سے یہہ زمین موروثی نکالنا ہمارا حق ہے جو مزار مقدس کو
خوار رکہتے ہین اور زائرون کو ستاتے ہین ہم کیون ثابت کرین کہ یہہ مسئلہ
بزرگی یروسلم اور تقدیس یہودیہ کا پہلے ہی موسیٰ کی شریعت کے ساتہہ ہی
منسوخ ہوچکا تہا کیا ضرور ہے جو یہہ کہا جائے کہ عیسائیونکا خدا کسی خاص بستی
کا رہنے والا نہین۔ بیت اللحم ہاتہہ آنا اور کلوری ملجانا اُنکا ہنڈولہ یا اُنکی قبر
ہاتہہ لگنا احکام انجیل نہ ماننے کا کبہی کفارہ نہین ہو سکتا گو یہہ باتین کتنی صاف
ہین مگر خبط و وسواس سے لاچاری ہے۔ تمام لڑائیان دین کیواسطے جو
دنیا مین کسی ملک اور قوم مین ہوئین مصر سے لگاکر یونینا تک اور پیرو سے
ہندوستان تک سب مین ایک عام اور ذومعنی غرض ہوئی ہے یہہ سب
سمجہتے رہے ہین بلکہ کہا کئے ہین کہ اختلاف مذہب لڑائی کیواسطے بڑی معقول
حجت ہے ضرور کافرون کو تلوار سے مارنا اور بہادران صلیب کو اقوام غیر کا
فتح کرنا واجب ہے جنگ ہائے صلیب سے چار سو برس پہلے اسی طرز نے
وحشیان الیمان وعرب کو سلطنت روم فتح کرادی۔ زمانہ اور عہد نامون نے

حصہ چہارم

عیسائی فرنگیون کی فتحین اسیطرح پختہ کردین تہین مگر رعایا اور قریب کی قومین مسلمانون کو ہمیشہ ظالم اور دست انداز جانتے ہی رہین اور اڑکر بالغاو کرکے جنہین نکالنا ر والجہتے رہے فقط از تواریخ گبون صاحب

ہسٹار کل کلاس بک مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۳-۳۵ باب ۴ مین لکہاہے کروسیڈ (یعنے اہل صلیب کی لڑائیان) ایک تواتر مجموعہ ہے جو یورپ کی قومون نے پاک زمین پر قبضہ پانیکے لئے گیارہوین صدی سے تیرہوین صدی تک کین اُس زمانہ مین یہہ دستور تہا کہ لوگ یروسلم کی زیارت باطل ایمانو کیطرح کرتے تہے اور زیارت پاک قبر (مسیح) اور اور مقامونکی جو مسیح کی زندگی اور موت سے متعلق ہین (یعنے حضرت عیسیٰ کی ولادت اور معجزہ دیکہلانے اور مصلوبی اور دفن وغیرہ مقامون کی زیارت کرتے تہے) اُس زمانہ مین ترک لوگ جنکے قبضہ مین یروسلم اور اُسکے گرد نواح کی سرزمین تہی یروسلم کی زیارت کرنیوالون سے اہانت اور بیرحمی کے ساتہہ پیش آتے تہے ان زائرون نے یورپ مین واپس آکر جو اُنکے ساتہہ (یروسلم مین) سلوک کیا گیا تہا بیان کیا اس خبر نے عیسائیون کو غضبناک کردیا اور وہ آسانی سے ایک بڑی کوشش کے لئے جو کہ کافر ترکون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے پاک زمین لے لینے کیواسطے تہی جمع ہوگئے پیٹر ہرمٹ (یعنے پیٹر زاہد یا گوشہ نشین) وہ خاص مہتمم تہا جنے آدمیونکو اول جنگ صلیب کیواسطے آمادہ کیا وہ ایک فرانسیسی منک (یعنے راہب) تہا جو کہ ننگے سر کمر مین رسی باندہ کر اور موٹا لباس پہنکر چارو طرف (لوگون کو ابہارتا) پہرا یہہ پیٹر فلسطین مین ہوآیا تہا اور ترکو

سے ستایا گیا تہا لہذا اُسنے اپنا دیکہا ہوا حال بیان کیا اور لوگون نے اسکا بیان
دلی ہمدردی کے ساتہہ سُنا (انتخاب تاریخ کلیسا صفحہ ۱۳۶ مشمولہ مخزن مسیحی
نمبرہ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۷۸ع مین ہے کہ اسنے اپنے خیال مین یہہ بات ٹہرائی
تہی کہ عیسیٰ مسیح نہ بہر رات کی رویتوںمین ظاہر ہوا ہے اور جو کچہہ کہ مجہے ناصرہ مین
اُسکا اظہار مجہپر کیا ہے۔ یہہ شخص ایک پست قد اور دیکہنے مین بدہیئت سا
تہا اور چیتہڑے لگائے برہنہ سر و پا مرکہین پہرا کرتا تہا۔ اور لوگ اُسے یہانتک
مقدس سمجہتے کہ اُسکے خچر کے بالون کو نوچکر تبرکاً اپنے پاس رکہتے تہے)
پس شہر شہر پہرا اور ہر ایک جگہہ اُسکا بیان سننے کیواسطے گروہ کے گروہ جمع
ہوئے اس تحریک مین شاہزادے جمع ہوگئے اور فوجین فوراً مہم کیواسطے جمع
ہوگئین اسطرح سنہ ایکہزار چہیانوے عیسوی مین پیٹر سمیت تین لاکہہ آدمیونکے
(یروسلم کو) روانہ ہوا ایک بہاری صلیب اُسنے اپنے کندہے پر اُٹہائی اور
سُرخ کپڑے کی صلیب اُسکے ساتہیون کے لباس پر سی ہوئی تہی لیکن یہہ
فوج ایشیا مین بہی نہ پہونچنے پائی تہی کہ سلطان سلیمان نے اُنپر حملہ کیا اور
بڑی ہولناک خونریزی کی اور ان غریبون پر فتح پانے کی یادگاری مین اُنکی
ایک مینار اُنکی ہڈیون کا بنایا اور صلیب دارون کی اور فوجین بہی اسیطرح
تباہ ہوئین یہہ شمار کیا گیا ہے کہ آٹہہ لاکہہ پچاس ہزار عیسائیون نے اس
پہلی جنگ صلیب مین جان دی (انتخاب تاریخ کلیسا صفحہ ۱۳۷ مشمولہ مخزن مسیحی
نمبرہ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۷۸ع مشن پریس الہ آباد مرتبہ پادری بجے وا
صاحب مین ہے کہ پطرس کی فوج نے شکست کہائی اور جنگ بہادر والتر ...

رکن چہارم

کہیت آیا اور تب پطرس بہی چنگے بچے ہوے لوگون کے ساتہہ اپنے وطن کو لوٹ آیا
اور یہہ تمام خونریزی اُسوقت واقع ہوئی کہ ہنوز یروسلم کے مقابل نہ پہونچنے پائے
تہے لیکن ایک اور فوج اس پہلی جنگ صلیب کے متعلق تہی جو کہ بہتر کامیابی
رکہتی تہی اس فوجمین اسّی ہزار آدمی تہے اور ایک فرانسیسی شاہزادہ مسمی
گاڈفرے آف بولّون اُس فوجکا سردار تہا وہ ایشیا ر کوچک مین گیا اور
بہت سے شہرونکو فتح کیا اور یروسلم کو سنہ ایکہزار ننانوے عیسوی مین لے لیا اُس
زمانہ سے سنہ گیارہ سو ستاسی عیسوی تک پاک شہر (یروسلم) عیسائیون کے
قبضہ مین رہا جسکو پہر ترکون نے لے لیا اور اُنکے قبضہ مین وہ چلا آتا ہے کم سے کم
پانچ اور جنگ صلیب واقع ہوئین اور اخیر لڑائی سنہ بارہ سو اڑتالیس مین
شروع ہوئی یہہ پانچون لڑائیان مصر اور بہت لڑائیون کے کچہہ کامیاب نہوئین
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان حملہ آورون مین بہت سے نیک آدمی تہے اور بعضے
شاید عقلمند تہے لیکن ایک بڑا حصہ فوجکا مختلف سیرت کا تہا بعضے انمین کچہہ نیم
دیوانے آدمی تہے جنمین جہوٹہی حرارت مذہبی تہی اور ایک بڑا حصہ چورون اور
قزاقون کا تہا جو کہ لوٹ کے لالچ سے فوجمین شامل ہوے تہے (اور جنمین سے بعضو نکا
یہہ گمان تہا کہ ہمارے اس کام کرنیسے سب گناہ معاف ہوجائنگے دیکہو انتخاب
تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۷ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴) اگرچہ بہت سے صلیب دارونکا
مطلب خودغرضی تہا اور اگرچہ خاص مقصد ان حملون کا کچہہ بڑا نہتا اور اگرچہ بہت
سی خونریزی اور قتل ہوا پہر بہی نیم وحشی باشندے یورپ کے مشرق سے بہت
سے ہنر سیکہہ آئے جو کہ باعث شائستگی اور تہذیب اور ونکے ہوے اسطرح اُو

اور طرحون سے ان صلیبی لڑائیون نے اچھے اچھے نتیجے پیدا کیے تمت کلامہ
انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۵ شمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی سنہ ۱۸۷۱ء مشن پریس
الہ آباد مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین ہے کہ اُن (جہادیون) کا گمان
یہہ بہی تہا کہ مسیح دنیا کی عدالت کرنیکے لیے جلد آنیوالا ہے سو اگر ہم اُسکے آنے پر
یروسلم مین صرف پاے بہر جائین تو بیشک ہماری نجات ہوگی۔
پیٹر راہب نے تمام عیسائیون کو مسلمانون کے برخلاف جب برانگیختہ کر لیا (انتخاب
تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۶ شمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مین ہے کہ شہر قسطنطنیہ کے شاہنشاہ
نے بہی روم کے خلیفہ (یعنے پوپ) کے نام پر ایک نامہ جسمین وہ مشرقی مسیحیونکی
کمک اور امداد کی منت کرتا ہے لکہہ بہیجا کیونکہ اُنہین اسبات کا کہ مبادا مسلمان
قسطنطنیہ کو بہی حربہ کر کے نہ لے لین بڑا ہی خوف و خدخہ تہا) پوپ نے سنہ ۱۰۹۵ع
مین مقام کلرمنٹ متعلقہ آورن مین ایک مجلس جمع کی (اربن ثانی پوپ کا نام
تہا) جہان اور مقدسون کے سوا جنگ صلیب کی تجویز پیش ہوئی۔ سات دن تک
کونسل رہی مگر مارے سردی کے مکان کے دروازہ بند رکہے لوگون نے جو یہہ
سُنا کہ حضرت پوپ خود اپنی زبان سے کچہہ فرمائنگے جوق جوق کلرمنٹ مین پہنچے
تمام متصل کے گانون اور قصبے کوسون تک آدمیون سے بہر گئے تمام میدانون مین
لوگ اوتر پڑے اور جب مکان نہ ملے درختون کے سایہ مین راستون مین ڈیرہ
لگا کر پڑ رہے۔ سات دن سوچتے سوچتے بادشاہ فلپ پر زنا کا فتویٰ دیا گیا۔
زنا برٹریڈ ڈے منفرٹ بیگم انجَو کے ساتہہ۔ اور عدول حکمی فرمان حضرت ناسب
مسیح سے۔ یہہ دونون قصور لگا کر کلیسیا سے خارج کیا۔ اس مردانہ حوصلہ سے

اربن پوپ دوم

کلیسیا کی خوب ہوا بندہ گئی لوگ سمجھے کہ واہ کیا خوب انتظام ہے جہان دولت
اور مرتبہ کو دخل نہین غریب و امیر برابر ہین سب ڈرینگے مگر منصف اور عادل
سمجھکر زیادہ عزیز بھی جاننے لگے بڑی خوش اعتقادی سے اسکے منتظر ہوے کہ
دیکھیے ایسے راستباز اور عادل فرمانروا کیا فرماتے ہین ۔ جبکہ وعظ کا وقت
نزدیک آیا گرجا گہر کے وسیع صحن مین خلقت کا ہجوم ہوا ۔ پوپ کی تشریف آوری
کے منتظر ہین ۔ تو اب گرجا گہر سے نکلتے ہین پادرت کا سارا لباس پہنے ہوے آگے
پیچھے کارڈینل (نایب) اور بشپ زرق برق ڈہیلے ڈہالے کپڑے پہنے گرجا گہر
برآمد ہوے ۔ ممبر پر تشریف لے گئے ممبر پر سرخ پوشش تہی اور اسی دن کے واسطے
بنا تہا ۔ آس پاس پادریون کا ہجوم تہا جنمین مرتبہ مین کم مگر نظر مین بڑے حضرات
پیٹر بہی کہڑے تہے مگر وہ ہی سادہ ریاضت کشی کے کپڑے پہنے ہوے ۔ ہمکو خوب
ٹہیک تحقیق نہین کہ پیٹر نے بہی اسوقت کچہہ بیان کیا کہ نہین مگر جبکہ خوب معلوم
ہے کہ حضرت اسوقت موجود تہے یہہ مان لینا کہ کچہہ فرمایا بہی ہو بعید قیاس نہین
لیکن یہان تو حضرت پوپ کے وعظ کا زیادہ انتظار تہا
(انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۷ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴ مین ہے کہ پوپ صاحب نے
لوگون کو یروسلم مین جانے اور اُسے ترکون اور سرسینون کے ہاتہہ سے آزاد کرنے
کے اشتعال دلایا اور اُنسے یہہ وعدہ کیا کہ اگر وہ یہہ کام کرینگے تو اُنکے سارے گناہ
معاف ہونگے اور وہ ضرور بہشت کے وارث ہونگے) وعظ سنتے ہی لوگ متفق اللفظ
ہوکر بولے کہ دی ایلی والٹ یعنے کہ خدا یہی چاہتا ہے ہان یہی
ہی اُسکی مرضی ہے ۔۔ اس کونسل کی خبر دور دور پہنچی اور بہت عرصہ نہونے

پایا کہ مجاہدین صلیب چل نکلے - سخت مصیبتین بہی ہمراہ ہوئین - ملک ہنگری سے
ہوکر نکلے - کچہہ اپنی بے انتظامی سے اور کچہہ بیہودہ زیادتیون سے اور باشندگان
ہنگری کی مخالفت سے شروع ہی مین پراگندہ ہوگئے - حضرت پیٹر کے ساتہہ ایک
گروہ ہولیا - والٹر بے زر دوسرے گروہ کو لے جاتے تہے ایک حصہ ان بیچارون کا
اکزور و ناکارگان ہی مین تہ تیغ ہوگیا - والٹر کے آدمیون نے کہا تم ہمین دشمن
کے سامنے لیچلو - والٹر جو ہر طرح اچہا سپہ سالار ہوتا اگر سپاہی بہی اچہے ہوتے
سمجہا کہ یہہ حرکت محض بلا اور بے فوج تہوڑی ہے اتنی کہان کہ غیر ملک مین اگر
فتحیاب ہون اور پیچہے اتنا ٹہکانا نہین کہ اگر شکست ہو تو پناہ لیجئے ان باتون کا
خیال کرکے آگے بڑہنے کی صلاح نہ دیتا تہا جب تک اور مدد نہ آلے مگر لوگ کب
سنتے تہے والٹر بہی چل دینے کو تیار ہوئے یہہ حال دیکہکر آخر بہی بیچارہ انکو
لیچلا اور ہلاکت کیطرف لاچار جہپٹا شہر نائس پر جسے اب اینٹک کہتے ہین سلطان
کی فوج سے مقابلہ ہوا بڑی خونریز لڑائی ہوئی - ۲۵ ہزار عیسائیون مین سے ۲۲ ہزار
مارے گئے انہین مین والٹر بہی تہا جو سات زخم قاتل کہا کر گرا - ۳ ہزار بچے ہوئے سو [illegible]
کو لوٹ آئے جسکی مضبوطی آگر گی - مگر جب تک بہت خون نہ بہہ لیا اور بہت خزانہ
برباد نہو لیا یروسلم کے محاصرہ کی نوبت نہ پہنچی - آخر کو ریمنڈ ٹولوس نے اسکا محاصرہ
کیا اور اسی جرنیل کے سبب عیسائی شہر مین راہ پاگئے اتنے مین ٹنکریڈ اور رابرٹ
نارمنڈی نے ایک دروازہ بہی توڑ ڈالا - ترک تو یہہ دیکہکر دروازہ کی مرمت کیواسطے
دوڑے - گاڈفرے بوائلون مورچہ خالی سمجہکر اندر کو جہپٹا اور تمام سواران بہادر
اسکے ہمراہ ہولئے - پہر تو دم بہر مین پہریرہ نشان صلیب کا یروسلم کی فصیل پر

ہوا مین اوڑنے لگا تمام بہادران صلیب اُسی آواز ہیبت ناک سے چیختے ہوے شہر
مین گہس پڑے اور شہر لیلیا گیا - اب گہنٹون شہر کے کوچہ و بازار مین لڑائی رہی
اور عیسائیون نے اپنی پچہلی ذلتین یاد کرکے کسی پر رحم نکیا پیر و جوان مرد و عورتین
تندرست و ناتوان کسی کو نچہوڑا کسی افسر کو بہی یہہ تاب و یارا نہوا کہ اس خونریزی
کو روکے اگر کوئی کچہہ کہتا تو اس معرکہ مین سنتا کون - بہت سے عرب مسجد سلیمانی مین
پناہ گیر ہوے مگر وہان بہی کچہہ سامان حفاظت نکرنے پاے تہے کہ عیسائی جا پہنچے
کہتے ہین کہ دس ہزار آدمی فقط اسی مسجد مین مارے گئے - پیٹر ہرمت نے جو
ابتک بہولے پڑے تہے آج اپنی جانفشانی اور تکلیفونکا ثمرہ دیکہا لڑائی ختم ہوتے
ہی یروسلم کے عیسائی اپنے اپنے گہرون سے جہان چہپے تہے نکلے اور اپنے بچانیوالون
کو مبارکباد دینے آے - پیٹر کو دیکہتے ہی پہچان لیا یاد آگیا کہ یہی حضرت ہین جو کہہ گئے
تہے کہ اہل یورپ کو تمہاری مدد کیواسطے آمادہ کرتا ہون - سب بے اختیار اسکے
دامنون سے لپٹ گئے اور کہا کہ ہمیشہ دعا کرتے وقت ہم تمہین یاد رکہین گے
بہت سے روے اور کہا کہ آپ ہی کے طفیل سے یہہ شہر فتح ہوا اور کافرون سے
نکلا - کچہہ دن تو پیٹر کسی عہدہ دینی پر بیت المقدس مین رہے مگر وہ عہدہ کیا تہا
اور پہر انکا کیا حال ہوا اور آخر کو کیا نوبت ہوئی اہل تواریخ یہہ بتانا بہول گئے
بعض کہتے ہین کہ وہ فرانس مین لوٹ آے اور ایک خانقاہ بنائی مگر یہہ بہت
معتبر نہین - اب یہہ بڑا مطلب جسکے واسطے اس انبوہ کثیر یورپ نے اپنا وطن
چہوڑا حاصل ہوگیا اسلامی مسجدین گرجا گہر کرلی گئین اور کوہ کلوری اور قبر مسیح
کو یہہ اندیشہ نرہا کہ کافرونکا اختیار باقی ہے - جنون عالمگیر نے کام تو نکال دیا

جنگ دوم

مگر اسیوقت سے فرو ہی ہونے لگا - فتح بیت المقدس سنکر ہزارون زوار یورپ سے
چلے انمین اسٹیون نواب چارٹرس اور ہو نواب درسنڈ ایس بہی تہے جو گناہ
عدول حکمی کا کفارہ کرنے آئے تہے مگر وہ سرگرمی اور شوق جانبی کہان قومون مین
وہ پہلا سا جنون نہین رہا - یون پہلی جنگ صلیب ختم ہوئی - از لیڈیز نیوز پیپر
صفحہ ۱۷۹ و ۱۸۰ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۲ع

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ جون سنہ ۱۸۷۱ع
مرتبہ پادری جے جے وانش صاحب مین اسکا حال اسطرح لکہا ہے کہ ایک دوسرا
زبردست جری لشکر فراہم کیا گیا - انکا سردار اور پیشوا بولون شہر کا گڈفری
نامی جو ایک نیک اور رئیس آدمی تہا مقرر ہوا - یہہ سب جہادی شہر قسطنطنیہ مین
فراہم ہوئے اور ان سب کا شمار قریب سات لاکہہ کے تہا - یہہ لشکر معہ اپنے جنگ
آزمودہ لوگونکے اپنی ظاہری صورت مین بہت ہی بجل اور آراستہ تہا ایسا
انکے چمچماتے اور بہڑکیلے ہتیارون اور آب و تاب کے رنگ برنگ کے بیرقون کے سبب
اور انکے سرونکے خودمین کلغیان ناچتی ہوئین پہڑارہی تہین اور انکی سفید چادرین
جنپر سرخ اور تابان صلیب کے ٹکڑے ٹنکے ہوئے تہے دیکہنے مین نہایت ہی پر رونق
نظر آتا تہا - بہت سے انمین سے بہوکہہ اور پیاس کی شدت اور آب و ہوا کی
ناموافقت اور بیماری اور اپنے دشمنونکی تلوار سے مرگئے - جب وہ قریب شہر یروسلم
کے پہونچے تب اسکے دیکہنے کے نہایت مشتاق ہوئے پر چونکہ رات ہوگئی تہی وہ اسے
دیکہہ نسکے اور اس سبب سے ساری رات شب بیداری کرکے صبح کے انتظار مین رہے
جیونہی صبح صادق نمود ہوئی - انکی نگاہ اس خوبصورت شہر پر پڑی جن لوگونے

کہ پہلے اُسکو دیکھا تھا وہ مارے خوشی کے چلا اُٹھے کہ یروسلم یروسلم اسپر بعضے جنگی
اپنے جانوروں سے اوتر برہنہ قدم چلنے لگے اور بعضے سر بسجود ہوے اور بعضوں نے
اُسکی زمین کو بوسہ دیا اور بعضے روئے اسکے بعد وہ اپنے اوپر یہہ قسم کر کے کہ جبتک
ہم یروسلم کو ترکوں کے ہاتھ سے چھوڑا نہ لین تب تک ہم اُس سے کبھی جدا نہونگے
دعا کرتے ہوئے آگے کو بڑھے چلے گئے۔ سراسینون نے اُنکا بڑی مردانگی اور
بہادری سے مقابلہ کیا اور یہہ جہادی بھی پہلے اُن مضبوط دیوارونکو توڑ نہ سکے
لیکن آخر کو غالب آئے اور دیواروں کو توڑ کر سارے جہادی شہر مین گھس گئے
اُسوقت کی حالت عجیب خوفناک اور ڈراونی تھی اُنہون نے شہر مین داخل ہوکر
ہر فرد بشر یعنے زن و مرد اور بچوں کو قتل کرنا شروع کیا اور لوگ اُس خوفناک
منظر کے باب مین ایسا نقل کرتے ہین کہ اُسوقت سوا رونے اور آہ و نالہ کی
صدا کے اور کچھہ سنائی نہ دیتا تھا یہانتک کہ مقتولوں کا خون ندی کی پانی کی طرح
سڑکونپر بہتا تھا لیکن جاے تعجب ہے کہ یہہ لوگ اپنے کو اتنا ظلم کرنے پر بھی مسیح
کے سپاہی جو گنہگارونکا مخلص اور حد سے زیادہ حلم اور رحم سے معمور تھا ملقب
کرتے تھے یہہ کیسے افسوس اور حیف کی بات تھی کہ اُن لوگوں کو اس سے کوئی
اور بہتر تدبیر سوجھہ نہ پڑی بلکہ یہہ خیال کیا کہ ایسی بیرحمی سے لوگوں کو قتل کرکے
ہم خدا کو راضی کر سکتے ہین۔ گوڈفرے کی وفات کے چند عرصے بعد پہر مسلمانوں نے
بیت المقدس کو اپنی زیر حکومت کر لیا انتہی

اُسوقت یہہ پیشین گوئی جو ۲ زبور مین ہے پوری ہوئی قومین کسلیئے جوش مین
ہین اور لوگ باطل خیال کرتے ہین زمین کے بادشاہ سامہنا کرتے ہین

اور سردار آپسمین خداوند اور اُسکے مسیح کے برخلاف منصوبہ باندہتے ہین آؤ ہم اُنکے بند کہول ڈالین اور انکی رسّی اپنے سے توڑ پہینکین وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنستا ہے اور خداوند اُنہین ٹھٹھون مین اوڑاتا ہے تب وہ غصہ سے اُنہین کہیگا اور نہایت بیزار ہوکر اُنہین پریشانی مین ڈالیگا یقیناً مین نے اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیحون پر بٹھلایا ہے مین حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نے میرے حقمین فرمایا تو میرا بیٹا ہے آجکے دن مین نے تجھکو جنا مجھسے مانگ کہ مین تجھے اُمتون کا وارث کرونگا اور زمین سراسر (یعنے تمام وعدہ کا ملک جو حضرت داؤد کے قبضے مین تہا) تیرے قبضے مین کرونگا تو لوہے کے عصاسے اُنہین توڑیگا کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور کریگا پس اے بادشاہو ہوشیار ہو اور اے زمین کے منصفو تربیت پاؤ ڈرتے ہوے خدا کی بندگی کرو اور کانپتے ہوے خوشی کرو بیٹے کو چوما ہووے کہ وہ بیزار ہو اور تم بیراہ ہوکر ہلاک ہو جب اُسکا قہر ذرا بہی بہڑکے سعادتمند وہ سب جنکا توکل اوسپر ہے ۲ زبور

واضح ہو کہ یہہ سب آیات جو مبل ہے اس کتاب مین اپنی اپنی جگہہ پر لکہے گئے یہہ عیسائی علماء کے ترجمہ کیے ہوے ہین کہ جنمین ہزارون جگہہ اُنہون نے اپنے مطلب کی رعایت رکہی ہوگی باوجود اُسکے اسقدر یہہ پیشین گوئیان اسلام سے خصوصیت رکہتی ہین کہ علماے عیسائی نے جو پیشین گوئیان توریت سے حضرت عیسیٰ کی بابت بیان کی ہین اُنہین ہرگز حضرت عیسیٰ سے اسقدر خصوصیت نہین ہے جاننا چاہیے کہ توریت وغیرہ کے قدیم محاورہ مین سب بادشاہ اور نبی اور کاہن خواہ دیندار ہون خواہ بیدین مسیح کہلاتے تہے یعنے ممسوح چنانچہ ۲ سموئیل ا باب

مین ساؤل مسیح اور اوّل سلاطین ۹ اباب ۱۵ و ۱۶ امین ہزائیل بادشاہ
ارام مسیح اور یاہو بادشاہ اسرائیل مسیح ۲ سموئیل ۲۳ باب امین داؤد مسیح اور
یسعیاہ ۴۵ باب امین کیخسرو بادشاہ فارس کو جو کہ بُت پرست تہا خدا کا مسیح
لکہا ہے دیکہو رومن بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۰ع اور چہاپہ مرزا پور ۱۸۵۵ع اور اسیطرح
سب بندگان خدا بیٹے کہلاتے تہے چنانچہ فرشتے بیٹے خدا کے ایوب ا باب ۶ و
باب ۱ انبیاؑ بیٹے خدا کے ایوب ۳۸ باب ۷ حضرت آدم بیٹے پہلوٹہے عبرانیون کا
اباب ۶ لوقا ۳ باب مین نسب نامہ حضرت شیثؑ بیٹے خدا کے پیدایش ۶ باب ۲
اسرائیل پہلوٹہے بیٹے خدا کے خروج ۴ باب ۲۲ افرائیم پہلوٹہا بیٹا خدا کا یرمیاہ
۳۱ باب ۹ و ۲۰ حضرت داؤد بڑے بیٹے خدا کے ۸۹ زبور ۲۶ و ۲۷ حضرت سلیمانؑ
بیٹے خدا کے اوّل تواریخ ۲۲ باب ۹ و ۱۰ ۲۸ باب ۶ سب قاضی و مفتی خدا کے
فرزند ۸۲ زبور ۶ تمام بنی اسرائیل بیٹے خدا کے ہوسیع ا اباب ارومیونکا ۹ باب ۴
استثنا ۱۴ اباب ا سب حواریون بیٹے خدا کے اوّل یوحنا ۳ باب ۲ سب عیسائی
بیٹے خدا کے رومیونکا ۸ باب ۱۶ اسب یتیم بیٹے خدا کے ۶۸ زبور ۵ سب خاص و عام
بیٹے خدا کے متی ۶ باب ۶ و ۱۸ و ۱۰ ۷ باب ۱۱ بد کار بہی خدا کے فرزند یسعیاہ ۳۰ باب ۱
پس اس زبور کی زیادہ شرح کرنا ضرور نہین ہر دانشمند صفائی سے اُسکے مطلب
کو سمجہ سکتا ہے کہ یہہ پیشین گوئی یروسلم مین تسلط اسلام اور ناکامی جمعیت
افواج اہل صلیب کی بابت خاص ہے
پادری عماد الدین جو اپنی تحقیق الایمان مطبوعہ ۱۸۶۶ع کے صفحہ ۶۸ مین بڑی
قابلیت خرچ کرکے لکہتے ہین کہ محمد صاحب کی سلطنت کا تہا لو ہے کی مجازی

تلوار نہتی لیکن مسیح نے راستی کے ساتھہ اپنی روحانی سلطنت قایم کی ہے
انتہی پس پادریصاحب کو یہہ بات کہتے ہوے اُسوقت شرم آتی کہ جب اُسنے
دوسری زبور مین یہہ آیت کبھی پڑہی ہوتی کہ تو لوہے کے عصا سے اُنہین توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکناچور کریگا انتہی اور اسیطرح مکاشفات ۲ باب ۲۷
و ۱۹ باب ۱۵ مین بہی ہے اور روحانی سلطنت کسے کہتے ہین کیا نانک شاہ اور
کبیر اور شیونارائن اور گوداما اور بودہ اور زرتشت وغیرہ جنکے پیروان سے
تمام تبت اور چین اور ہندوستان سے لنکا تک بہرا ہوا ہے ان سب کی
روحانی سلطنت نہتی اور روحانی مذہب کی آیا یہی پہچان ہے کہ انجیل متی
۱۰ باب ۳۲ و ۳۳ مین مسیح کا قول لکہا ہے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار
کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا اقرار کرونگا پر جو کوئی آدمیون کے
آگے میرا انکار کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا انکار کرونگا
انتہی پس اگر یہہ صرف باطنی اور روحانی مذہب ہے تو آدمیون کے آگے اسکے
اقرار کی ضرورت کیا ہے پہر متی ۵ باب ۱۶ مین مسیح نے فرمایا کہ تمہاری روشنی
آدمیون کے سامہنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کامون کو دیکہین اور تمہارے
باپ کی جو آسمان پر ہے تعریف کرین انتہی اب دیکہئے کہ اگر پادری عمادالدین کے
قول پر نظر کرین تو اس سے زیادہ ظاہر پرستی اور کیا ہوگی پہر متی ۱۰ باب ۲۷
مین ہے کہ جو کچھہ مین تمہین اندہیرے مین کہتا ہون اوجالے مین کہو اور جو کچھہ
تمہارے کانون مین کہا جاوے کوٹہون پر منادی کرو انتہی بالجملہ پادری عمادالدین کے
ٹہرائے ہوے قاعدہ کی بموجب یہہ ظاہر پرستی نہین تو اور کیا ہے لیکن

ہمارا یہہ عقیدہ نہین بلکہ ہم کہتے ہین کہ راستبازی کے لئے دل سے ایمان لانا اور نجات کی خاطر مونہہ سے اقرار کرنا ہے (رومیونکا ۱۰ باب ۱۰) اورہم یہہ بہی اقرار کرتے ہین کہ سب انبیار علیہم السلام برحق ہین اور سب کی خدمتین خدا کی طرفسے مخصوص تہین چنانچہ حضرت موسیٰ نے چالیس برس کی عمر کے بعد نبوت کی اور حضرت عیسیٰ نے تیس برس کے بعد (اعمال ۷ باب ۲۳) اُنہین غصہ تہا اور اُنہین حلم (خروج ۲ باب ۱۲ متی ۱۸ باب ۲۲) تو بہی سب انبیار علیہم السلام کے مراتب ہمارے ادراک سے بہت بڑہ کر ہین اور اُنہین جو تفاوت ہے خدا ہی کو معلوم ہوگا ہم سب پر کامل طور سے ایمان رکہتے اور اُنکا ادب کرتے ہین کیونکہ شریعت اسلام کے بموجب کسی پیغمبر کی اہانت کرنیوالا بالاتفاق کافر ہے دیکہو مالابدمنہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور سنہ ۱۲۸۰ ہجری صفحہ ۱۴۸ قولہ مسئلہ اگر اہانت کسے از پیغمبران کرد کافر شود انتہیٰ اور حاشیہ صفحہ مذکور مین لکہا ہے ہر کہ اقرار نکند بعضے نبی را یا پسند نکند کدامی سنت را از سنن مرسلین بدرستی کہ آنکس کافر است ہکذا فی العالمگیریہ انتہیٰ

تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈاسمتہ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۳۹-۴۲ مین لکہا ہے

ریچرڈ اول کا ذکر سنہ ۱۱۸۹ لغایت سنہ ۱۱۹۹ع

ریچرڈ شیر دل کے نام سے ملقب ہوا اور تخت نشین ہوتے ہی اُسکو جہاد کرنے کا شوق پیدا ہوا اور اس کام کے لئے بہت سا سرانجام کرکے اور نیز اسکاٹلنڈ کی ملکیت کو جو کہ اس سے پیشتر کی سلطنت مین حاصل ہوئی تہی تہوڑی سے قیمت پر بیچکر پاک زمین (یروسلم) کیطرف روانہ ہوا جہان کیواسطے شاہ فرانس

نے بار بار اُسکے پاس پیغام بہیجے تہے اور خود بہی اُسی مہم مین مشغول ہونیکے
واسطے تیار تہا اول دونون فوجین انگلستان اور فرانس کے ویزیلی کے
میدانین جو کہ برگنڈی کے کنارہ پر واقع ہے جمع ہوئین اور ریچرڈ اور فلپ
وہان پہنچے تو انکو معلوم ہوا کہ ہماری کُل فوجین ایک لاکہہ جوان ہین اور اسی
جگہہ مین فرانس اور انگلستان کے بادشاہون نے ایک دوسرے کی مدد
کرنیکا اقرار کیا اور اُنکا یہ ارادہ ہوا کہ سمندر کی راہ اپنی فوجین ہولی لینڈ
(یعنے پاک زمین) مین لیجائین بسبب سختی موسم کے وہ سسلی کی دارالخلافہ
میسینا مین ٹہرے اور وہان تمام جاڑیکا موسم گزارا ریچرڈ کی فوجین گرد و نواح
مین پڑی تہین اور وہ خود ایک چہوٹے سے قلعہ مین رہتا تہا جو کہ بندرگاہ کے
اوپر واقع تہا اور فلپ کی فوجین شہر مین تہین اور وہ سسلی کے بادشاہ
سے باتفاق رہا دونون بادشاہون مین بہت سا مشورہ رہا اور اُن کے
دلونمین بہت سے وہم پیدا ہوے جو کہ شاید شاہ سسلی کے کوششون سے
غالباً اور بہی زیادہ ہو گئے مگر آخرکار سب کچہہ فیصل کر کے پاک زمین (یعنے
بیت المقدس) کیطرف روانہ ہوے شاہ فرانس انگریزون سے بہت پہلے
پہنچا اور جب شاہ انگلستان پیلیسٹائن مین گیا تو شاہ فرانس اور شاہ
انگلستان کو کچہہ خیال دلی عناد کا نرہا بلکہ باہم کام کرنے لگے تہوڑے عرصہ بعد
بسبب بیماری کے فلپ فرانس کو واپس آگیا اور دس ہزار فوج ماتحت ڈیوک
آف برگنڈی کے ریچرڈ کے پاس چہوڑ آیا ریچرڈ نے بہت فتحین حاصل کین اور
اُسکے ساتہیون نے ارادہ کیا کہ اول مشہور اسکیلان کو محاصرہ کرین تا کہ یروسلم

Vezelay

Messina

سن ۱۱۹۰ع

حملہ کرنیمین آسانی ہو صلاح الدین نے جو کہ سراسین بادشاہونمین بڑا بہادر تہا اُسکو روکنا
چاہا اور تین لاکہہ فوج لیکر راستہ مین آن پڑا یہہ دن ریچرڈ کی مرضی کے موافق تہا اور
یہہ دشمن اُسکے بلند حوصلہ کے لایق تہا انگریز فتحیاب ہوئے جبکہ ریچرڈ کی فوج کی
دونون طرفین شکست ہوئیں تب ریچرڈ خود بڑی فوجکو لیگیا اور لڑائی کو جیتا
سراسینی بڑی ابتری مین بہاگے اور قریب چالیس ہزار آدمیون کے میدانمین
مارے گئے اس فتح کے بعد اسکلان نے اطاعت قبول کی اور دیگر چہوٹے چہوٹے
شہر بہی مطیع ہوگئے اور اب ریچرڈ یروسلم کے اسقدر قریب پہنچنے کے لایق ہوجانیکے
یروسلم نظر آتا تہا لیکن اس بڑی نمود کے وقت پر جبکہ اُسنے اپنی افواج کو دیکہا
اور یہہ خیال کیا کہ آیا مین محاصرہ کو جاری رکہہ سکونگا یا نہین تو اُسکو معلوم ہوا
کہ اُسکی فوج بسبب قحط سالی و محنت اور فتح کے اسقدر ضایع ہوگئی تہی کہ وہ
اپنے سردار کے ارادونکے موافق کام کرنیکے لایق نہ تہے اس سبب سے یہہ
لازم ہوا کہ صلاح الدین سے صلح کرے (تب یہہ پیشین گوئی جو ۱۲۷ زبور مین ہے
پوری ہوئی کہ جبکہ خداوند ہی گہر نہ بناوے تو اُنکی محنت جو اُسکے بنا کرتے ہین
بیفائدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہو تو پاسبان کی ہوشیاری عبث
ہے تمہین کچہہ فائدہ نہین جو تم سویرے اُٹہتے ہو اور رات تک بہی کام مین لگے رہتے
ہو اور غم کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو خواب راحت بخشتا ہے
(۱۲۷ زبور ۱ و ۲) مطلب یہہ کہ خدا اپنے مقبولونکو اُنکے بے محنت کئے بہی کامیاب
کرتا ہے پس تین سال کی مُہلت ملی اور یہہ شرط ہوئی کہ پلستاین کے دریا
کنارے کے شہر انگریزونکے قبضے مین رہین اور اُس مذہب کے سب لوگ باحفاظت

یروسلم کا حج کر سکین اسطرح پر یہہ مہم ختم کر کے کہ جسمین زیادہ شہرت اور کم فائدہ ہوا
ریچرڈ نے گہر جانے کا ارادہ کیا اور چونکہ اُسکو حاجی کی پوشاک پہنکر جرمن مین گزرنا
پڑا اس سبب سے اُسکو آسٹریا کے ڈیوک لیوپولڈ نے گرفتار کر لیا اور قید کر کے
پانوؤن مین بیڑیان ڈال دین تھوڑے دنون بعد شاہنشاہ نے حکم بہیجا
کہ یہہ قیدی میرے پاس آوے اور بطور انعام کے ڈیوک کو بہت سا روپیہ دینا
کیا اسطرح شاہ انگلستان کہ جسکی شہرت دنیا مین پہیل گئی تہی قیدخانہ مین
پڑا اور جو لوگ کہ اُسکے زوال سے فائدہ اُٹہانا چاہتے تہے اُنہین نے اُسکو بیڑیان
پہنائین مدت بعد اُسکی رعایا کو انگلستان مین اس حال سے اطلاع پہونچی اُسوقت
ایک دوسرے کے ملک کی اسقدر کم آمد و رفت تہی کہ لوگ بیان کرتے ہین کہ
ایک غریب فرانسیسی گانیوالے نے اس احوال کو دریافت کیا وہ اپنا طنبورہ
لئے ہوے اُس قلعہ کے نیچے کہ جسمین ریچرڈ قید تہا کچہہ بجارہا تہا اُسنے ایک راگ
بجایا جو بادشاہ کو پسند تہا اور بادشاہ نے بہی اندر سے اپنے طنبورہ پر وہی راگ
بجایا اسطرح اُسکے قید ہونے کی جگہہ معلوم ہوئی مگر آخرکار انگریزون نے اُس ظالم
بادشاہ کو سمجہایا اور جب اُسنے دیکہا کہ اب مین اسکو نہین رکہہ سکتا تو صلح کر لی
ڈیڑہ لاکہہ مارکس یعنے قریب لاکہہ پونڈ انگریزی کے اُسکے عوض مین دئے ریچرڈ
پہر آزاد ہو گیا ایسی ایسی جہمون اور مصیبتون کے بعد جبکہ اُنہون نے اپنے بادشاہ
کو دیکہا تو کمال خوش ہوے وہ بڑی شان و شوکت سے لندن مین داخل ہوا
اور وہان کے لوگون نے بہی اُس خوشی مین اپنی دولت خرچ کی کہ جرمنی کے
رئیس جو اُسکے ساتہہ آئے تہے یہہ کہتے تہے کہ اگر ہمارے شاہنشاہ کو اس دولت کا

حال معلوم ہوتا تو وہ ایسی آسانی سے اس بادشاہ کو کبھی نہ چھوڑتا پھر اُس نے
تھوڑے دنون بعد حکم دیا کہ ونچسٹر مین پھر میرے سر پر تاج رکھا جاے اور ناٹنگ
ہوم مین ایک بڑی کونسل جمع کرکے اپنے بھائی کی کُل جائداد قرق کرلی کیونکہ
اُسنے اُسکے قید کروانے مین کوشش کی تھی اور اُسی ارادے سے شاہ فرانس سے
جاملا تھا مگر تھوڑے دنون بعد اُسنے اپنے بھائی کو معاف کردیا اور اُسوقت یہہ کہا
مین چاہتا ہون کہ تیری شرارت کا خیال میرے دل سے ایسے جلدی جاتا رہے
کہ جتنی جلدی تیرے دل سے اس معافی کا خیال اُٹھ جائیگا ریچرڈ ایک عجیب
صدمہ سے گزرا یعنے ایک گنوار نے فرانس کے میدانمین ایک دفینہ پایا تھا جو
کہ اُسکے کسی زمیندار نے اُس سے چھین لیا تھا اور تھوڑا اُسمین سے بادشاہ
کے پاس بھیجدیا کہ جو باقی رہا آپ لے لے ریچرڈ نے خیال کیا کہ مین کُل کا مستحق
ہون اور اُسکے لینے کیواسطے ضد کی جب اُسنے انکار کیا تب بادشاہ نے کیلیس
(یا چلیس) کے قلعہ پر جہان اُسکو خیال تھا کہ یہہ خزانہ دفن ہے حملہ کیا محاصرہ کے
چوتھے روز جبکہ وہ یہہ دیکھتا پھرتا تھا کہ کس مقام پر حملہ کرے تا کہ فتحیابی حاصل
ہو برٹرن دی گارڈن نامی ایک تیرانداز نے قلعہ کے اندر سے ایک ایسا تیر مارا
کہ وہ اُسکے کندھے مین گھس گیا اُسکا زخم بہت سخت نہ تھا لیکن ایک بیوقوف
جراح نے اُسکو گوشت سے الگ کرنیکے ارادہ سے زخم کو اتنا بڑھا دیا کہ وہ سڑ گیا
اور بادشاہ کے مرنیکے نشان ظاہر ہوے جب ریچرڈ نے دیکھا کہ میرا انجام آگیا ہے
تب اُسنے ایک وصیت کی اُسمین تمام خزانہ اور بادشاہت اپنے بھائی جان کے
نام لکھدیا اور چوتھائی حصہ اپنے نوکرون کو تقسیم کردیا اُسنے اُس تیرانداز کو بھی جسنے

اُسکے تیر مارا تہا اپنے سامہنے بُلایا اور اُس سے پوچہا کہ مین نے تیرا کیا نقصان
کیا تہا جو تونے میری جان لی اُسنے سوچکر اور دلیری سے جواب دیا کہ آپ نے
اپنے ہات سے میرے باپ کو اور دونون بہایئون کو مارا ہے اور مجہے بہی پہانسی
پر چڑہانا چاہتے تہے اب مین آپکے قابو مین ہون اور آپ مجہے مار کر بدلا لے سکتے
ہین لیکن مین اس تکلیف کو خوشی سے سہونگا کیونکہ میرے دل کو یہہ تشفی ہوگی
کہ ایک ظالم سے دُنیا کو چہوڑایا رچرڈ کو یہہ جواب پسند آیا اور حکم دیا کہ اسکو سَو
شیلنگ دیکر چہوڑ دو لیکن جرنیل مارکلی نے جو بڑا بد معاش تہا اُسکے تن سے زندہ
چمڑا اوتروایا بعد اُسکے اُسکو پہانسی دیدی رچرڈ نے دس سال سلطنت کرکے
بیالیس ۴۲ برس کی عمر مین وفات پائی اور ایک حرامی لڑکا مسمّی فلپ اپنے بعد
چہوڑا فقط تمت کلامہ

تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سرشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع لاہور سرکاری سنہ ۱۸۷۱ع
صفحہ ۱۶۳ - ۱۷۰ اسطرح لکہا ہے رچرڈ اوّل ملقب بہ شیر دل سال پیدایش
۱۱۵۷ع - سال جلوس ۱۱۸۹ع - سال وفات ۱۱۹۹ع رچرڈ نے باپکے مرتے
ہی نارمنڈی سے انگلستان مین آکر ویسٹ منسٹر مین اپنے سر پر تاج رکہوایا یہان
اس سکٹس کے بادشاہ اگبرٹ نے عیسائی ہوکر اپولو دیوتا کا مندر جو قدیم زمانہ
مین اہل یونان و روم اُسکو مانتے اور بلاغت اور نظم اور نغمہ اور طب وغیرہ کا
موجد اور سورج کا دیوتا سمجہتے تہے توڑوا کر پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا
بنوا دیا چنانچہ اب بہی ہے اور ویسٹ منسٹر ایبی اُسکا نام ہے اور ڈایناد یوی کے
مندر کی جگہہ بہی جسے اہل روم چاند سے نسبت دیتے تہے پلوس حواری کے

West Minister

اکسن ایٹن

نام کا گرجا بنگیا (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۱) اس رچرڈ بادشاہ کو انگلستان پر
حکمرانی کرنے کی تمنا نتہی بلکہ اُسکے دل مین یہہ جوش تہا کہ ملک کنعان پر جاکر میدان
جنگ مین اپنا جوہر دکہاے ۔ چنانچہ تخت پر بیٹھتے ہی اُسنے اس مہم کیواسطے روپے
بہم پہونچانے کی تدبیرین نکالین اسی دُہن مین اپنے باپ کا جمع کیا ہوا روپیہ صرف
کیا اسی اُمنگ مین منصب اور لقب بیچے اور اسی شوق مین اسکا تمنڈ کو جسے
اُسکے باپ نے بڑی مشکل سے مطیع کیا تہا دس ہزار مارک لیکر رسم اطاعت سے
بری کردیا (مارک سات روپے بارہ آنے کا اور سی کیٹن کچہہ کم پانچ روپے کا ہوتا
تہا چہلا سکّہ ملک اطالیہ سے وہ لوگ لاے تہے جو کنعان پر جہاد کرنے کو گئے تہے
(دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۶)

اس بادشاہ کے عہد مین یہودیوں پر بڑا ستم ہوا اُس زمانہ مین یہی لوگ روپیہ
کا لین دین کرتے تہے اور بہت سود لیتے تہے اس سبب سے ہر ایک کو اُن کے
لوٹنے کا لالچ آتا تہا ۔ یہہ قوم ملک فرانس سے تلواروں کے زخم اور کوڑے کہا
مار کہا کر نکلی تہی اور انگلستان مین بہی اسی دن کے پیش آنے سے ڈرتے تہے
مشہور ہے کہ دودہ کا جلا چہاچہہ کو پہونک پہونک پیتا ہے اسیواسطے رچرڈ کے
تاجداری کے دن جیش بہا تحفے لیکر گرجا مین پہونچے عوام الناس اُنکو دیکہکر افروختہ
ہوگئے اور خبر اوڑا دی کہ بادشاہ نے اُنکے قتل کا اشتہار دیا ہے پہر تو یہودیونکا
ایک ایک گہر جلایا گیا اور اُنکا اسقدر خون بہایا گیا کہ بازاروںمین چلنے والونکا
پانو پہسلنے لگا قلعہ یارک مین اس سے بڑہ کر ظلم ٹوٹا اور وہ حال گزرا کہ اُسکو
سنکر روح پر صدمہ ہوتا ہے پانسو یہودی بی بی بچوں سمیت وہان پناہ گیر

ہوے تہے کہ شہر والون نے انکو گہیر لیا یہودیون نے ہرچند روپے پیش کئے
اور منت وسماجت کی مگر ظالمون نے ایک نہ سنی آخر مجبور ہوکر انہون نے پہلے
اپنا مال ومتاع آگ مین ڈالا پہر اہل وعیال کو اپنے ہاتہہ سے ہلاک کیا اور
اسکے بعد ایک دوسرے کو مار کر مر رہے چند یہودیون نے قلعہ کے دروازے
کہولدئے اور امان مانگی مگر بیرحمون نے جہپٹ کر انکو بہی تہ تیغ کر ڈالا۔ اسیطرح
اور کئی شہرونمین یہودی قتل ہوے اور قاتلون نے کچہہ سزا نہ پائی لوٹکا
مال رچرڈ شیردل کے ہاتہہ بہی آیا۔ اسکے بعد رچرڈ اور فرانس کے بادشاہ
فلپ اگسٹس نے ملک کنعان پر یورش کرنیکے واسطے اپنی فوجین برگنڈی
کے میدانمین جمع کین اور یہہ لشکر ایک لاکہہ شمار مین آیا (وہ لوگ جو یورپ
سے ملک کنعان پر چڑہائی کرتے اپنی اپنی صلیب کے رنگ سے پہچانے جاتے
تہے یعنے انگریز سفید صلیب رکہتے تہے اور فرانسیس سُرخ اور بلجیم والے سبز
اور جرمنی کے رہنے والے سیاہ اور اہل اطالیہ یعنے اٹلی والے زرد (دیکہو
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۳) اس مقام سے دونون بادشاہ ساتہہ روانہ
ہوکر شہر لیون مین پہونچے اور وہان سے یکم جولائی ۱۱۹۰ء کو الگ ہوکر جزیرہ
صقلیہ مین پہر جا ملے موسم سرما دونون نے وہین بسر کیا اور رچرڈ نے وہانکے
بادشاہ سے بجبر اپنی بہن کا جہیز واپس لیا اس جزیرہ کے اندر خفیف باتون مین
رچرڈ اور فلپ مین رنجش پیدا ہوگئی یہان سے چلکر رچرڈ نے جزیرہ قبرس
مین توقف کیا اور ناوار کی شہزادی برنگیریا سے شادی رچائی پہر اُس
جزیرہ کو فتح کرکے وہان کے بادشاہ آئزک یعنے اسحاق کو گرفتار کر لیا اور چاندی

کی بیڑیان پہنا کر زندان مین ڈالدیا غرض اسیطرح رچرڈ بارہ مہینے کے بعد شہر عکا پر پہونچا اُسوقت یہی عین معرکہ کا مقام تہا اور دو لاکہہ سپاہی جو زیر فصیل عکا کام آچکے تہے اُنکی قبرون سے ہنگامے کی گرمی عیان تہی شہر کے گرد جو پہاڑ تہے اُنپر سے مسلمانونکا بادشاہ صلاح الدین لشکر محاصرین کے سب حرکات دیکہتا تہا اگرچہ فلپ شاہ فرانس پہلے ہی سے لشکر مین موجود تہا مگر فریق ثانی کو ہراس شیردل کے جاملنے سے پیدا ہوا اُسکے پہونچنے کے چندروز بعد شہر عکا فتح ہوگیا اور محصورین نے دروازے کہولدئے اُسوقت فلپ نے بیماری کا بہانہ کر کے اپنے مُلک کا رستہ لیا اور چلتے وقت شاہ انگلستان یعنے رچرڈ سے یہہ عہد کیا کہ وہان پہونچکر تیرے علاقہ پر تصرف نہ کرونگا رچرڈ جہادیون کو عکا سے یَفا کیطرف لیگیا اور راہ مین صلاح الدین سے جو ہرج ہوا تہا اُٹہا کر بیت المقدس کی فصیل تک جا پہنچا لیکن لڑائی اور بہوک اور بیماری سے اُسکا لشکر بہت گہٹ گیا تہا اور رہا سہا نفاق اور آپسکے حسد سے جی چہوڑے ہوئے تہا اس سبب سے اُسکو واپس پہرنا پڑا جس چیز کی تمنا مین شاہی فرائض کو چہوڑ کر رعایا سے مُنہ موڑا تہا وہ فقط جلوہ دیکہا کر رہگئے اور اُس تک رسائی نصیب نہوئی غرض تیسرا جہاد بہی طے ہوا اور رچرڈ نے نوین اکتوبر ۱۱۹۲ع کو وطن کی راہ لی خلیج وینس کی شمالی ساحل پر پہونچکر رچرڈ کا جہاز ٹوٹ گیا یورپ کے اکثر بادشاہ اُسکے دشمن تہے اُنسے بچکر نکلجانے کیواسطے اُسنے زایرونکا لباس اختیار کیا اور ہیوسوداگر اپنا نام رکہا (بیت المقدس کے زایرونکا لباس یہہ تہا کہ ٹوپی کے گوشہ مین سیپ اور گہونگہے لٹکا لیتے تہے اور پانون مین فقط چپل اُنکا

لیتے تھے ہاتھ مین ایک لکڑی کہ جسکے ایک سرے پر لوہے کی سام ہوتی تھی اور دوسرے سرے پر کچھ بال کسی قسم کے
درخت کی ٹہنی لگی ہوتی تھی (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۰) شہر وینس تک پہونچکر رچرڈ کا راز فاش ہوگیا
اور اسکو اسی شہر کے ڈیوک لیوپولڈ نے جو اسکے ہاتھ سے عکا مین ستایا گیا تھا گرفتار کر لیا

مثنوی مولف

بود سرِ فتح سراسر جنون	عندهم الغیب فهم یکتبون
جلوه گرش بود شر از ناصیه	ناصیة کاذبة خاطیه
کرد ستم گشت گرفتار حیف	فاعتبروا یا اولی الابصار
بود دران راه زکوسِ رحیل	فقد ضل سواء السبیل
شد همه مصلوب صلیبی قشون	حزب الشیطان هم الخاسرون
پیکرِ انصار نصاریٰ زبون	ولا انفسهم ینصرون
حاصل کفر است عذاب مهین	أزلفت الجنة للمتقین

یورپ کے ملکون مین پانچ درجے کے امیر ہوتے ہین یعنے ڈیوک اور مارکویس اور
ارل اور وائکانٹ اور بیرن ڈیوک بعد ولیعہد کے سب سے اعلیٰ درجے کے امیر کا
خطاب ہے اور شہزادون وغیرہ کو بذریعہ فرمان شاہی عطا ہوتا ہے مگر اعظم
یورپ مین بعض ریاستون کے فرمانروا بھی ڈیوک کہلاتے ہین اصل مین یہ لفظ
لاطینی زبان کا ہے اور سردار اُسکے معنے ہین ڈیوک کی بی بی ڈچس کہلاتی ہے
دیکھو تاریخ ایضاً صفحہ ۶۳) اس ڈیوک اسٹریا نے پہلے شیردل کو زنجیرون سے جکڑ
کر ایک قلعہ مین قید رکھا پھر چھ لاکھ روپے کے عیوض جرمنی کے شاہنشاہ ہنری
ششم کے حوالہ کیا اُسنے لیکر قلعہ ٹرفل مین ڈالدیا (ظاہرا یہ سب آفتین رچرڈ
پر مسلمانون سے لڑنے کے سبب خدا نے بھیجین اب رچرڈ کو اپنی اُس ناروا حرکات

سے ندامت ہوئی ہوگی الغرض جب رچرڈ کا کہوج لگ گیا تو بڑی محنت و تکرار کے بعد
اُسکا فدیہ مقرر ہوا اور وہ دیکر ....
سنہ ۱۱۹۴ء میں رہا ہوا یہہ کل روپیہ انگلستان کی رعایا کے سر پڑا اور فرانس کی
لڑائیوں میں اسکی زندگی بہی تمام ہوگئی جب اس بادشاہ کا کام تمام ہوا تو وہ
اپنے باپ کی پائینی فونٹ ورا ڈ میں دفن کیا گیا اور اُسکا دل اُسی کی وصیت
کے موافق رواں کے باشندوں کو دیا گیا انتہی

انگلستان میں مرنیکے بعد دل بہیجنے کا دستور اکثر تہا چنانچہ جب اسکاٹلنڈ کا بادشاہ
رابرٹ بروس سنہ ۱۳۲۹ء میں مر گیا تو اپنے ایک امیر لارڈ ڈگلس کو یہہ وصیت
کر گیا اور قسم دے گیا کہ میرا دل ارض مقدس (یعنے یروسلم) میں دفن کرنا
ڈگلس ایفائے وعدہ کیواسطے جہاز پر سوار ہوکر کنعان کیطرف روانہ ہوا مگر ملک اسپانیہ
(یعنے اسپین میں ترکون کے ہاتہہ سے لڑائی میں مارا گیا اس جانباز نے موت
کو سر پر دیکہہ کر چاندی کی ڈبیا جسمیں رابرٹ کا دل تہا ترکون کے لشکر کیطرف
پہینکی اور کہا کہ اے بہادر دل جسطرح تو سب کو میں بڑہکر تہا بڑہ چلا جا ڈگلس تیرے ساتہہ
ہوگا یا جان دیگا یہہ کہا اور ساتہہ ہی مخالفون کے لشکر میں گہس گیا لڑائی ختم
ہونیکے بعد ڈگلس کی لاش پڑی ہوئی ملی اور وہ چاندی کی ڈبیا اُسکی چہاتی
سے لگی پائی انتہی دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ
مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۸۷۱ء صفحہ ۲۴۳ - اُن دنون اسپین میں اسلامی سلطنت
تہی چنانچہ اسی تواریخ سلطنت انگلشیہ کے صفحہ ۱۱۸ میں لکہا ہے کہ اُسوقت انگلستان
کے طلبا اسپین میں جاکر مسلمانوں سے طب اور ریاضی سیکہتے تہے انتہی

سنہ ۱۱۱۸ع مین ایک اور گروہ عیسائی مجاہدین کا نکلا یعنے ٹمپلر یہہ بڑا جنگی گروہ تہا
یہہ لوگ اپنی زرہ پر ایک پنچا چغہ سُرخ رنگ کا پہنتے تہے اور اُسکے داہنے شانہ پر
سفید کپڑے کا ہشت گوشہ صلیب ۔ لیتے تہے یہہ ٹمپلر اسواسطے کہلائے کہ جو عیسائی
ملک کنعان میں زیارت کیواسطے جاتے تہے اُنکی حفاظت اور حمایت کے لئے شہر یروشلم
مین ہیکل یعنے عبادتخانہ کے قریب ایک محل کے اندر کچہہ راہب رہا کرتے تہے چونکہ
عبادتخانہ کو ٹمپل کہتے ہین اور یہہ لوگ اُسکے پاس رہتے تہے اسلئے ٹمپلر یعنے
ہیکل والے ملقب ہوگیا اور وہ ہی اس فرقہ کے بانی ہوے (دیکھو تاریخ سلطنت
انگلشیہ صفحہ ۱۳۶) سنہ ۱۲۷۰ع مین شہزادہ اڈورڈ اول ملقب بہ در از ساق ہنری
سیوم کا بیٹا جہاد یونین شامل ہوکر ملک کنعان کو چلا گیا (تاریخ ایضاً صفحہ ۱۸۹)
وہان کسی ترک نے اسکو زہر کا بجہا ہوا خنجر مارا مگر اُسکی بی بی الینر نے زخم کا
زہر چوس لیا یہہ شہزادہ کنعان مین فقط اٹہارہ مہینے ٹہرا اور کئی ہلکی ہلکی لڑائیان
لڑا انتہی (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۹۲)
واضح ہو کہ بادشاہان انگلستان کا حال بہ نسبت اور ملکون کے بادشاہون کے
عجیب وغریب رہا ہے چنانچہ اسی تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب
مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۴۳۳ مین ہنری ہفتم کا حال لکہا ہے
یہہ بادشاہ سنہ ۱۵۰۹ع مین مرا اپنی سلطنت کے دنون مین اسنے شہزادی اینٹ
کی جو بارہ برس کی تہی فرانس کے مقابلہ مین کمک کی مگر اس سے یہہ شرط کرلی
کہ اس مدد مین جو روپیہ صرف ہوگا اُسکی کفالت مین شہزادی اپنے دو قلعہ
میرے حوالہ کردے اور میرے بے اجازت کسی سے نکاح نکرے غرض شہزادی کی

امداد کیواسطے فوج فراہم کرنیکے لیے انگلستان کی رعایا پر ٹکس لگایا گیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۳۴)

اب دیکھیے کہ اس ملک کے معاوضہ مین دو قلعہ شہزادی سے ٹھہرائے تھے تو بھی رعایا پر ٹکس لگایا گیا اسی لیے مورخ لکھتا ہے کہ روپیہ ہنری کا دین و ایمان تھا انتہی (ایضاً صفحہ ۳۳۵) پھر یہہ کہ اس بادشاہ کی ذات مین لالچ بڑا عیب تہا (ایضاً صفحہ ۳۴۸) پھر لکھا ہے کہ ہنری آٹھوان جو ۱۵۴۷ء تک بادشاہ انگلستان تہا ظالم فرمانروائی مین ظالم مذہب مین ظالم اپنے خاندان مین تہا (ایضاً صفحہ ۳۳۱ و تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈاسمتہ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۷ء صفحہ ۱۰۴) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷ مین فرماتے ہین کہ ۱۵۰۹ء مین آٹھوان ہنری تخت پر بیٹھا یہہ بادشاہ بڑا مُوذی اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینے اپنے غصے کے وقت کسی مرد کو اور شہوت کے وقت کسی عورت کو نہین چھوڑا انتہی (از موید الاسلام اردو ترجمہ کتاب جان ڈیون پورٹ مطبوعہ ۱۸۷۴ء صفحہ ۱۷)

اور ریچرڈ دویم نے جو ۱۳۹۹ء مین سلطنت سے معزول ہوا قلعہ ونڈسر کی تعمیر مین معمارون اور مزدورون سب کو بیگار مین پکڑ کے مفت قلعہ بنوایا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۳۱) اگرچہ اُسوقت مین گیہون آٹھ پائی اور مزدور ایک آنہ اور بڑہی ایک آنہ چار پائی اور معمار دو آنہ پاتا تہا (ایضاً صفحہ ۲۴۹) تو بھی اس بادشاہ سے نہ دیا گیا پھر لکھا ہے کہ انگلستانی سیکسن بادشاہون کی خصلتین ایسی خراب تہین کہ اُنمین جو اچھے سے اچھے بادشاہ ہوئے ہین وہ بھی شراب خواری اور سخت عیبون سے خالی نتھے اُنکے عہد مین قتل اور چوری

کی وارداتین اکثر ہوتی رہتی تہین اور مجرمونکے واسطے جرمانے مقرر تہے اور
آزادونکا خون بہا جو اُنکی حیثیت کے موافق ہزار روپیہ سے تین ہزار روپیہ تک
معین تہا ورگلڈ کہلاتا تہا جس کسی پر قتل کا جرم ثابت ہوتا تہا اُس سے مقتول
کا ورگلڈ اسکی بیوہ یا وارثون کو دلوایا جاتا تہا (ایضاً صفحہ ۸۰) اور اڈورڈ سیوم
جو ۱۰۴۲ع مین بادشاہ ہوا اسکے عہد سے پہلے یہہ رسم تہی کہ جب کوئی بادشاہ
سفر کو اوٹہتا تہا تو غلہ اور مواشی اور دانا اور چارا اور گہوڑا اور گاڑی عوض
جو کچہہ اُسکو یا اُسکے لشکر کو درکار ہوتا شاہی افسر رعایا سے بجبر لیتے تہے
اور یہہ دستور اسکے وقت مین یہانتک بڑہگیا کہ عوام الناس کو پکڑکر فوج بحری
وبری مین بہرتی کردیتے تہے اور سوداگرون کے جہاز دلنسے لڑائی مین کام
لیتے تہے (ایضاً صفحہ ۱۰۲) اور ولیم دویم ملقب بہ روفس جو ۱۰۸۷ع مین
بادشاہ ہوا بیگانہ مال تاکتا تہا اور رعایا کو لوٹتا تہا رلیف نام ایک اوباش
پادری اُسکا کار پرداز اور دمساز ہوا جسوقت جزیرہ صقلیہ سے ناروے تک
کل یورپ کے لوگون کو بیت المقدس جانے اور حضرت عیسیٰ کا مزار ترکون کے
قبضہ سے چہوڑا لینے کا جوش پیدا ہوا اور بڑے بڑے دلاور اس مہم کے جانے پر
تیار ہوگئے ایک بڑے امیر رابرٹ نے بہی اُسی اُمنگ مین دس ہزار مرک
کے عوض پانچ برس تک اسی ولیم کو صوبہ مین اور صوبہ نارمنڈی
پر حکمرانی کا اختیار دیا تہا ولیم نے بے تامل یہہ امر قبول کرلیا اور انگلستان
کی رعایا کے گلے کا گہر بہائی کو روپیہ پہنچایا شہزادہ ڈکار بہی فرانس والونکے
ساتہہ اس مہم پر گیا تہا انتہی (ایضاً صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷)

ارل پانٹر اور گابن نے جہاد کے ارادہ سے فوج کثیر جمع کی تہی مگر روپیہ تہا اُسنے
بہی اپنی تمام سلطنت کو ولیم رُوفس کے پاس رہن رکہا روفس نے اسکو روپیہ
دیکر قصد اپنا عمل بٹہلنے کا اُن اضلاع مین کیا جو ارل موصوف اُسکے حوالہ
کر گیا تہا لیکن ایک اتفاق ایسا واقع ہوا کہ اُسکی تدبیرین عملین نہ آئین
سر والٹر ٹرل نیو فورست مین ایک ہرن کو تیر مار رہا تہا اتفاقاً وہ تیر ایک درخت
سے اوچٹ کر بادشاہ یعنی روفس کے دلپر لگا بمجرد لگنے تیر کے وہ مردہ زمین پر
گرا اور والٹر ٹرل جو نادانستہ موجب اُسکی قضا کا تہا کشتی پر سوار ہو کر فرانس
کو بہاگ گیا اور وہان سے اہل جہاد مین شامل ہوا (از تاریخ انگلستان مصنفہ
گولڈ اسمتہ صفحہ ۲۶) یہہ عجیب بات ہے کہ مسلمانون کے مخالف کو قتل کیا اور
پہر آپہی مسلمانون سے لڑنے گیا ان بادشاہون یورپ نے اس امید سے کہ
ایشیا مین ہم کو مکانات تجمل و آسایش کے ہاتہ لگین گے اپنی جائداد و اسباب
کو فروخت کر ڈالا تہا (ایضاً تاریخ گولڈ اسمتہ صفحہ ۲۶)

پہر لکہا ہے کہ کہانے کے بعد شراب کا دور چلتا تہا اور یہانتک رہتا تہا کہ بادشاہ ہی
بہی مدہوش ہوجاتے تہے (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۸۲) پہر لکہا ہے کہ ہنری
پنجم جو ۱۴۱۳ع مین تخت نشین ہوا ابتدا مین ایسا اوباش تہا کہ وہی سبب
اسکی جوانمرگی کا ہوا (ایضاً صفحہ ۲۷۶) اڈورڈ چہارم جو ۱۴۶۱ع مین تخت نشین
ہوا اس بادشاہ مین بڑا عیب یہہ تہا کہ نفسانی خواہشون مین آلودہ رہتا تہا
اسکی شہوت پرستی سے کتنے ہی اچہے اچہے خاندانون کے ناموس مین فرق
آیا وہ زرق و برق پوشاک پہنے اور نفیس غذائین کہانے اور قیمتی شرابین

پہینے پر غش تہا (ایضاً صفحہ ۲۰۴) جان ملقب بہ سنس لُکر یعنے بے زمین جو ۱۱۹۹ع مین
تخت پر بیٹہا اس بادشاہ مین کوئی خوبی نتہی بزدلا ایسا تہا کہ غیرت اُسکے پاس
نہ پہٹکتی تہی اور جہوٹ بولنے مین اُسکو ذرا شرم نتہی وہ اُس اوباشی کے زمانہ مین
سب سے زیادہ بدکار اور بیوفا قوم مین سے پہلے درجے کا بیوفا تہا۔ اُسکا چہرہ
ہی اُسکے نفس کی برائی کی گواہی دیتا تہا۔ اسی بادشاہ کا تاج واش کے
ساحل پر رَو مین بہہ گیا تہا (ایضاً ۲۱۰) اس سبب سے اسکے بیٹے ہنری سیوم
کے سر پر تخت نشینی کیوقت تاج کیجگہہ سونے کا ایک سادہ حلقہ رکہا گیا تہا اور ہوا
خواہان دولت کو ہدایت ہوئی کہ اس تاجداری کی خوشی مین مہینا بہر تک سفید
پٹی سر سے باندہے رہین (ایضاً ۲۱۲) اڈورڈ اول جو بیت المقدس کی جانب
ترکون پر جہاد کرنے گیا تہا بیرحمی اور کینہ وری اور ہوس کچہہ اُسی سے مخصوص
نہین ہے بلکہ یہہ باتین خاندان پلنٹ جنٹ کے کل ابتدائی بادشاہون کے
خمیر مین داخل تہین (ایضاً صفحہ ۱۹۹) جس شہر مین بادشاہ ہم مذہب رعایا ہو وہان باوجود
اختلاف بعض عقاید عبادت مین کچہہ خلل واقع نہین ہوتا لیکن جان کے عہد
سلطنت مین چہہ برس یعنے ۱۲۰۸ع سے ۱۲۱۴ع تک ملک مین کہین عبادت نہوئی
عبادتخانون کے دروازے بند رہے اور وہان کے گہنٹے بیکار لٹکے رہنے سے زنگ
آلود ہوگئے ولیون کی مورتون پر سے سیاہ کپڑا نہ اُٹہا یعنے کسی نے جاکر اُنکا منہ تک دیکہا
انتہی (ایضاً صفحہ ۲۱۴) اور تاج شاہی گرو ہوجانا تو انگلستان مین باوجود ایکہی تاج
ہونیکے اکثر دستور تہا چنانچہ اڈورڈ سیوم نے فرانس کی لڑائی کا سامان سارے
ملک کا اُون اور ٹین کہ یہی اون دنون انگلستان کی بڑی تجارت تہی ضبط

کرکے اور تاج اور زیور شاہی گرو رکہکر کہیا تہا (ایضاً صفحہ ۲۱۱) اسی بادشاہ کے
وقت سے انگلستانمین توپین اور بندوقین رایج ہوئین اور فرانس کی لڑائیوین چلین
(یعنی ۱۳۴۶ء مین (دیکھو ایضاً صفحہ ۲۱۱ سطر ۴) اور اسکے بعد (ایضاً صفحہ ۲۱۴ و ۲۲۲
مگر مسلمانونمین توپ کی ایجاد ملک شاہ سلجوقی کے حکم سے جو ۱۰۷۲ء سے ۱۰۹۲ء تک
بادشاہ رہا (سیر الاسلام صفحہ ۱۷۳) باتفاق مورخین روم و انگلستان وغیرہ ثابت
ہے اور توپ لفظ بہی ترکی ہے اسکے معنے فوج (از غیاث اللغات) اور کتاب جبلے (؟)
مطبوعہ ۱۲۰۰ ہجری صفحہ ۳۰۸ مین یہہ لفظ زبان ترکی بجائے مہد لکہا ہے یعنی طو
اور انگلستانمین توپین ۱۳۴۶ء مین چلین تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۶۷) اور
اسکاٹلنڈمین توپون کی بنیاد ۱۳۸۶ء مین ہوئی (ایضاً صفحہ ۴۲۶ و ۴۳۳) اور
تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین جو پادری الیٹ صاحب کی تفسیر سے
لکہی گئی مطبوعہ اکتوبر ۱۸۷۷ء صفحہ ۱۶۲ مین لکہا ہے اُنکے منہ سے آگ دہوان
گندہک نکلتی تہی یہہ اشارہ ہے انکی لڑائی کے اسباب پر کیونکہ انہین ایام مین
توپخانہ اور بارود گولہ کی لڑائی دنیا مین ایجاد ہوئی تہی اور مسلمان اُسی سے
جنگ کرتے تہے انتہی یعنے ۱۰۵۵ء مین جبکہ طغرل بیگ بغداد سے نکلا دیکھو تفسیر
مذکور صفحہ ۱۶۰ سطر ۱۴)

اور ہنری ہشتم نے فرانس کی مہم کیواسطے شاہی زیور اور رکہا اور رعایا سے بجبر
روپئے قرض لئے (ایضاً صفحہ ۲۷۱) بڑے بڑے تاجر اُن کی تجارت کرتے تہے یہانتک
کہ بادشاہون کو بہی اُس سے عار نہ تہی (ایضاً صفحہ ۲۴۸) غرض ایک تو نصرانی
قومونکی یہہ کیفیت دوسرے پاپائے روم کیطرف سے ترغیب اور تحریص بشدت

کہ اسکے واسطے مغفرت نامے لکہہ دینے کا دستور اُسیوقت سے قایم ہوا جبکہ نصرانی فوجین بیت المقدس پر مسلمانون کے مقابلہ مین چڑہائی کرری تہین چنانچہ تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۶۰ و ۳۶۱ مین لکہا ہے کہ کلیسیاے روم کے مقلد حرج (پرگٹری یعنے برزخ کی سزا کا اعتقاد رکہتے ہین اولیا کو اس عذاب سے محفوظ سمجہتے ہین اور اُنکے حسنات اسقدر وافر جانتے ہین کہ اگر انمین سے کچہہ کسی گنہگار کو ملجائین تو وہ بہی عذاب برزخ سے نجات پا سکتا ہے چونکہ اُنکے گمان مین بہشت کی کُنجیان پوپ کے ہاتہہ مین ہین (متی ۱۶ باب ۱۹ اور ۲ [illegible] دوسرے قرنتیون کا ۲ باب ۱۰) اسواسطے وہ اُنکے نزدیک اولیا کے حسنات گنہگار خواہ مردہ ہون خواہ زندہ دلوا سکتا ہے اُنکے یہان اس بخشش کا طریق یہہ ہے کہ پوپ یا اُسکے وکیل ایک کاغذ یا چہٹی پر مغفرت نامہ لکہہ دیتے ہین اور لوگ اُن اسناد کو لیکر یہہ سمجہہ لیتے ہین کہ ہمنے برزخ کے عذاب سے نجات پائی۔ ایسی اسناد دیکر روپیہ لینا یعنے مغفرت نامونکا فروخت کرنا پوپ اُربن دویم نے اُسوقت ایجاد کیا تہا جبکہ یورپ کے عیسائی مُلک کنعان پر چڑہائی کرنے اور بیت المقدس کو مسلمانون کے قبضے سے چُہڑا لینے کی دُہن مین لگے ہوئے تہے انتہی تمت کلامہ

یہہ اندلجنس یعنے مغفرت نامے پوپ کیطرف سے تیار ہو کر جا بجا شہر شہر قصبہ قصبہ گانو گانو راہبون کے ہات فروخت کیواسطے بہیجے جاتے ان کو دیکہکر اور واعظون کی زبانی اُس جہاد کی فرضیت معلوم کرکے اور لوٹ کے لالچ اور نجات کی خوشی سے جو مغفرت نامونمین موجود تہے ساری قومین جوش مین

اگنیں اور صلیب دار مجاہدین میں شامل ہونا ہر شخص نے دنیا و دین کی
فائدہ مندی یقین کرلی

واضح ہو کہ راہب یعنے درویش یہہ رومن کاتھولک وغیرہ عیسائیوں میں ایک
درجہ دینی خادموں کا ہے اور دوسری قسم والے اسقف کہلاتے ہیں جو ایک
بشپ
یونانی لفظ کا معرب ہے انگریزیا سے لارڈ اور ہندوستانی لاٹ پادری کہتے
ہیں سب سے بڑا مرتبہ اسقف کا ہوتا ہے اور پوپ جسکے معنے باپ روم کے
اسقف کا خطاب ہے اور اسکو رومن کاتھولک عیسائی اپنا شیخ الملتہ سمجھتے
ہیں اُسکے بعد قسیس ہے اور قسیس کے بعد خادم انگریزی میں انکو بشپ
اور پریسٹ اور ڈیکن کہتے ہیں دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۰ انکے سوا
پوپ کی کونسل میں جو ستر پادری ہوتے ہیں اُنمیں سے ہر ایک کو کارڈنل کہتے
ہیں اور پوپ کی وفات کے بعد انہیں میں کا ایک پوپ ہوجاتا ہے (ایضاً صفحہ
۲۸۵)

اندلجنس گناہوں کی معافی کی ایک سند ہوا کرتی تھی جسکا یہہ مضمون تھا
اے فلانے ہمارا خداوند یسوع مسیح تجہپر رحم کرے میں حواریونکی نیابت کے اقتدار
سے جو مجہکو سپرد ہوا تجہکو کلیسیا کی اُس ملامت اور الزام اور تکلیفات سے جنکا
تو مستوجب ہوا ہے بری کرتا ہوں علاوہ اسکے اُن تمام زیادتیوں اور تقصیروں
اور گناہوں سے جو تجہسے سرزد ہوئی ہیں کیسی ہی کیوں نہ بڑی ہوں اور
کسی سبب سے وقوع میں آئی ہوں اگر وہ ساری خطائیں پوپ ہمارے مرشد
کی معافی کے لئے رکہی گئی ہوں میں ساری نالیاقتی کے نشان اور بدنامی

داغ جو جو تجہپر اسوقت تک ہوئی ہون مٹاتا ہون اور اُن تکلیفات کو جو تو اعراف
مین پاوے مین دور کرتا ہون کلیسیا کے تمام سکرمنٹ مین تیرا حصّہ نیا قایم کرتا
ہون اولیاؤن کے گروہ مین تجہہ کو شامل کرتا ہون اور اُس پاکی و بیگناہی
مین جو اصطباغ پانیکے وقت تجہہ کو حاصل تہی پہر داخل کرتا ہون پس مرنے کے
وقت سب دروازے جس سے گنہگار رنج و سزا مین داخل ہون تیرے لئے
بند ہوجائین اور اسکے بدلے خوشی اور عیش کا دروازہ جو بہشت کو جاتا ہو
تیرے واسطے کہولا جاے اور اگر تو بہت برسونکے بعد مرے تو یہہ معافی تیری
زندگی کی آخر ساعت تک قایم رہے گی باپ اور بیٹے اور روح القدس کے
نام سے آمین دستخط فرانزجان ٹٹزل کمسری

جب نصرانی بادشاہون نے اپنے اپنے مُلک بیچکر بیت المقدس پر چڑہائی کی
اور کامیاب نہوے تب پاپا صاحب نے اس مہم کیواسطے بہشت کو بیچنا شروع
کیا کیونکہ زمینی املاکین بِک گئین تہین اب آسمانی املاک بیچنا ناگزیر ہوا یایہہ کہ
دنیاوی بادشاہان نصارا رچرڈ شیر دل اور رابرٹ وغیرہ نے اپنا مُلک جسپر
وہ قابض تہے اس مہم کیواسطے جب بیچا تو دینی بادشاہ رومی پاپا نے بہی بہشت
کو جسکی کُنجی وہ اپنے پاس رکہتے ہین بیچنا شروع کردیا مطلب یہہ نہ دُنیا اُنکے پاس
رہی نہ دین رہا۔ سبحان اللہ یہوداہ اسکریوطی نے تو تیس ۳۰ روپے پر حضرت عیسٰی
کو بیچا تہا (متی ۲۷ باب ۹ ذکریاہ ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳) مگر عیسائیون نے لاکہون
کروڑون روپے بہشت کو بیچکر حاصل کرلئے گویا اس تیس ۳۰ روپے کا سود
بڑہتے بڑہتے اتنی دولت جمع ہوگئی یا یہہ کہ یہوداہ اسکریوطی نے جس مکین کو

تیس روپے پر بیچا تہا اُسکے مکان کو پاپا صاحب نے لاکہون روپے لیکر بیچ ڈالا گویا زمین
پر یہہ واہمہ نے حضرت عیسیٰ کو چین لینے نہ دیا اور آسمان پر پاپا صاحب نے
اُس زمانہ مین انگلستان کے کُل باشندے بڑے دن کو بادشاہ سے فقیر تک
عجیب عجیب لباس پہنکر اور چہرے لگاکر بہروپے بنجاتے تہے اور جن لوگونکو
چہرے میسر نہوتے وہ اپنا منہ ہی کالا کر لیتے تہے اور بعض اوقات اسی ہیئت سے
گرجا مین نماز کیوقت ہی چلے جاتے تہے یہہ لوگ بیشتر بکرون اور ہرنون اور
سانڈون کے چہرے پہنتے تہے اور اکثر بدن پر کہالین ہی پہن لیتے تہے تاکہ پورے
حیوان نظر آئین (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۸۵۴) لوگ کہا کرتے تہے کہ اب
ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلتے ہین اور خانقاہین بنزلہ چکلون (یعنے کسبی خانون) کے
کے ہین (ایضاً صفحہ ۲۷۳) اُس زمانہ کے لوگون کی طبیعت مین جادو اور
نجوم اور اکسیر کے توہمات باطل بہت ہی سمارہے تہے جاہلونکا یہہ عقیدہ تہا
کہ علوم و فنون مین جو باتین نئی نکلتی ہین اُسمین شیطانکی مدد کو بڑا دخل ہے
(ایضاً صفحہ) فلپ ملانگتن نامی ایک مشہور مصلح مذہب عیسوی نے کہا ہے
کہ لڑکپن مین مین نے سُنا کہ واعظ لوگ انجیل کو چہوڑ ارسطو کی دانائیون کا
وعظ کرتے تہے (ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ پب ٹسٹ مشن صفحہ ۱۶۳) ان سب
نادرستیونکا سبب ظاہر ہے کہ کنٹ کا بادشاہ اِتھل برٹ اپنی ملکہ برتا کی
سعی سے عیسائی ہوگیا اور بادشاہون مین سب سے پہلے یہہ دین اسی نے
اختیار کیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۲) پس انگلستان مین اس مذہب کی
پہلی ہی بنیاد ناقص ہوئی بسبب اسکے کہ عورتین ناقص العقل مشہور ہین

پس جو صلیب دار عیسائی اس لڑائی سے لوٹ آئے اُنہون نے اپنے ملک
مین آکر کہا کہ ہم بہت سے تبرکات خوب جانچ کر یروسلم سے لائے ہین یعنے مسیح کی
صلیب کے ٹکڑے اور مسیح کا (گیارہ سو برس بعد) خاص لباس اور وہ ہتیار
جنسے مسیح کو دُکہہ دیا تہا (یوحنا ۱۹ باب ۳۴) اُس ستارے کی کرن جو پورب
(یعنے فارس) (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷) کے مجوسیون نے حضرت عیسیٰ کے
پیدا ہونیکے وقت دیکہا تہا (متی ۲ باب ۱-۱۲) یروسلم کے گہنٹونکی کچہہ آواز اور
حضرت یعقوبؑ نے جو آسمانی سیڑہی خواب مین دیکہی تہی (پیدایش ۲۸ باب
۱۰-۱۲) اُسکی ایک کڑی اور وہی کانٹا جو پلوس رسول کے دُکہہ دینے کو
رکہا گیا تہا (جب پلوس نے ۲ قرنتیون کے ۱۲ باب ۷ مین کسی گناہ کی رغبت
اور شیطان کے فرشتہ کو اپنے بدن مین تمثیلاً گویا کانٹا لکہا ہے مگر وہ اُسے
صرف کانٹا ہی سمجہے) اور اُسوقت کے اکثر آدمی ایسی باتون کا یقین کرکے
جن مکانونمین یہہ خیالی اور بے اصلی تبرکات رکہے گئے تہے اُنکی زیارت
کرنیکو جاتے تہے (شعر) مین خوانچہ بان مر کنت مہا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
پہر مورخ کلیسیا کہتا ہے کہ یہہ سنکے تعجب سے تم ضرور کہوگے کہ کیا یہہ ہو سکتا
ہے کہ لوگ ایسے بیوقوف ہو جاین مگر یقیناً ایسا ہی ہے کہ اُسوقت ایسے ہی
تاریکی چہاگئی تہی کیونکہ سب لوگ خدا کے کلام کی سمجہہ اور سبطرحکا فہم کہو بیٹہے
تہے تمت کلامہ از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ مطبوعہ
۱۸۴۹ سنہ صفحہ ۱۶۰) تب یہہ پیشین گوئی جو انکسو ایک زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ وہ جو دغاباز ہے میرے گہر مین رہ نہ سکیگا اور جہوٹہہ کہنے والا میری نظر

نکلے نہ ٹہرے گا مین زمین کے سارے شریرون کو سویرے فنا کرونگا تاکہ خداوند کے شہر سے سارے بدکارون کو کاٹ ڈالون (۱۰۱ زبور، ۸) واضح ہو کہ ملوس کے اس کانٹے کو اس حدیث سے مقابلہ کرنا چاہیے یفر الشیطان من ظل العمر

ان سب لڑائیو نکا حال مفصل گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر مین اسطرح پر مرقوم ہے

گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر ال ال ڈی مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۶ع

یعنے تواریخ واقعات عظیمہ مصنفہ ولیم فرانسس کالیر صفحہ ۱۰۶ - ۱۱۹

یروسلم پر عیسائی مجاہدین کی اول چڑہائی سنہ ۱۰۹۶ع

عیسائی مجاہدین نے یروسلم کو لے لیا سنہ ۱۰۹۹ع

سلطان صلاح الدین نے عیسائیون سے یروسلم کو لے لیا سنہ ۱۱۸۷ع

پہر یروسلم عیسائیون کے ہات آیا سنہ ۱۲۲۹ع

پہر مسلمانون نے اُسے لے لیا سنہ ۱۲۳۹ع

(صفحہ ۱۰۶- ۱۰۸) مسلمانون کے ہات سے یروسلم بہت تنگ آگیا اور خلیفہ حکیم تیسرے خلیفہ مصر بنی فاطمہ نے سنہ ۱۰۰۹ع مین گرجاے محشر کو گرا دیا اور پاک قبر مسیح کو مٹادینے مین کچہ کمی نکی یہہ خلیفہ اپنی عزت ایسی چاہتا تہا جیسے کہ خدا کی تب ترکون نے یروسلم کو لے لیا اور عیسائیون کو جو ہزارون یروسلم کا حج کرنے کو جاتے تہے بہت ستانے لگے کوئی عیسائی شہر مین نہین جانے پاتا تہا جب تک کہ ایک سکہ طلائی محصول ندے۔ سب سے بڑی لڑائی (اس جہاد اول مین) مقام دُریلیم پر ہوئی جہان ایک لاکہہ سے زیادہ سوار ترکون کے عیسائیون کے مقابل آے سلیمان

سُلطان ترکون کا بہاگا لیکن عیسائیون کو بہی یہہ فتح مفت نصیب نہین ہوئی کیونکہ
پیاس کے مارے یہہ حال تہا کہ تین سو آدمی پانی پیتے ہی مرگئے اُسوقت تہک
جانیکے سبب عیسائی انطاکیہ واقع مُلک شام مین ٹہر گئے اور یہان لڑائی قایم
ہوئی عیسائیون نے بڑی جوانمردی دیکہائی اور محاصرہ شہر کا سردی اور قحط مین
بچہوڑا یہانتک کہ ایک سریانی افسر کی دغابازی سے ایکدن اندہیری طوفان کی
رات مین شہر مین بہی داخل ہوگئے اُسوقت ایک امیر موصل کا کربوغا نامی فوج
لیکر مسلمانونکی مدد کو پہونچا مگر بعد کُشت وخون عظیم شکست کہا کر ہٹ گیا اور
عیسائی اور بوہمنڈ بیٹا رابرٹ گائسکارڈ کا محاصرہ کئے ہوئے شہر پرنس (یعنے
شاہزادہ) بنایا گیا فتحمند انطاکیہ کے مالک ہوگئے جہان چند ماہ ٹہرنیکے بعد معلوم
ہوا کہ عیسائی لشکر مین بیس ہزار پیدل اور پندرہ سو سوار باقی رہگئے ہین اُسوقت
انہین چاہئے تہا کہ عاقر کے قلعہ کو لیتے مگر یروسلم کے شوقین انہین کچہہ نسوجہا تا
ہوا کہ امیر عاقر سے اقرار لے لیا کہ بعد فتح یروسلم کے عاقر کی کنجیان دیدینگے
آخر کو پانچ ہفتون کی لڑائی کے بعد گاڈفری نے یروسلم کو ۱۰۹۹ع مین فتح کیا اور
ستر ہزار مسلمانون کا قتل ہونا اور یہودیونکا اُنہین کے عبادتخانہ مین جلنا انصاف
فتحمندون کی ناموری مین بڑا داغ لگجانے کا باعث ہوا۔ اول ہی سال مین
گاڈفری نے قضا کی اُسنے ایک قانون بنایا جسکا نام قانون یروسلم رکہا مگر
اُسکا رواج دینے نپایا تہا کہ مرگیا

(صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۰) ۱۱۴۷ع - ۱۱۴۹ع صلیب دارونکا دوسرا جہاد - پہلی لڑائی سے
اڑتالیس برس تک یروسلم مین جنگی منکو نکا تسلط رہا یعنے ہسپٹالر اور ٹمپلر کا

Bohemond son of Robert Guiscard

جسوقت یورپ مین یہہ خبر پہونچی کہ اڈلیسہ جوکہ فرات کے اسطرف عیسائیون نے
بڑا قلعہ مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے بنایا تہا زنگی امیر موصل نے لیلیا تو جہاد کی
آگ عیسائیون کے دلونین پہر بہڑک اوٹہی اور اب پیٹر کے عوض سنت برنارڈ
منادی جہاد کی کرنے لگے۔ جب اسنے ۱۱۴۶ء مین پہاڑ کے کنارے ویزلی مین
بیشمار امراء فرانس کے سامنے وعظ کیا تو وہی پرانی آواز (اربن ثانی کیوقت
کی) ہوا مین گونج اوٹہی کہ دیولی ووُلٹ یعنے یہی مرضی خدا کی ہے اور مجاہدین کیواسطے
صلیبون کے نشان بنانے کیلئے برنارڈ کو اپنے کپڑے پہاڑنے پڑے آخر اسکی فصاحت نے
لوئیس ہفتم فرانس اور کانرڈ سیوم جرمنی کو معتقد کرلیا یہہ دونون بادشاہ
تین لاکہہ آدمی ساتہہ لیکر چلے جرمنی اور ہنگری کی راہ سے سیدہے قسطنطنیہ مین
پہونچے لیکن منویل (عمانوئیل) بادشاہ قسطنطنیہ کی تدبیرون نے جو کانرڈ کا دوست
تہا رسد بند کرنیسے جرمنون کی طاقت وہ گہٹادی کہ یہہ لوگ کپدوشیا کے پہاڑون مین
سراسین کے آسان شکار ہوگئے کانرڈ مایوس ہوکر قسطنطنیہ کو واپس آیا
اور فوج لوئیس کی ۱۱۴۷ء کے عین شباب جاڑے مین دریاے میئنڈر کے کنارے
سراسین پر کچہہ فتحیاب ہوئی لیکن یہہ فتحیابی جلد لاودیقیہ مین شکست فاش پانے سے
نسیاً منسیا ہوگئی جب انہون نے دیکہا کہ اناطولیا کے دروازے جہان کہ پناہ ملنے
کی امید تہی بند ہوگئی تو بہادر لشکر روز روز گہٹنے پر بہی ہات پیر مارے گیا گو
طوفان اور قحط کی آفتین اوٹہانی پڑین مگر انطاکیہ پہونچ گیا ان دونون بادشاہون کا
یروشلم مین داخل ہونا کانرڈ لوئیس سے اب ملگیا تہا وہ شعاع امید ہی تہی جسنے
صلیب دارون کو حیات تازہ بخشی لیکن اول مہم یعنے محاصرہ دمشق کا سفر نکلا

اور دوسرا جہاد مصیبت ہوگیا (صفحہ ۱۱۱-۱۱۳) اسکے چالیس برس بعد تیسرا جہاد
شروع ہوا ۱۱۸۹ء سے ۱۱۹۲ء تک یہہ لڑائی رہی

جب یہہ خبر یورپ مین پہونچی کہ سلطان مصر صلاح الدین نے یروسلم کو لے لیا اور
وہ سونے کی صلیب جو اٹھاسی برس تک مسجد عمرؓ پر چمکتی رہی جس سے عیسائیون کا
زمانہ عود کیا ہوا معلوم ہوتا تہا گلی کوچون مین روندی گئی (اسکا یہہ مطلب نہین
کہ ضرور صلیب روندی گئی مگر یورپ مین مجاہدین کو برانگیختہ کرنیکے لیے یونہی
مشہور کیا گیا) اہل یورپ نے پھر تیسری دفعہ جہاد پر کمر باندہی پہلے تو اٹلی کے
بندرگاہون سے وہ بڑے بڑے جہاز چلے جنمین ایسے جوش بہرے سپاہی تہے
جو سیدہے عاقر کے محاصرہ مین پہونچے جسے صلاح الدین فتح کر چکا تہا لیکن اُنسے
بڑی جمعیت ایک اور چلی یعنے یورپ کے تین نامور بادشاہون نے یروسلم کا قصد
کیا رچرڈ اول نے انگلستان کے فلپ اگسٹس نے فرانس کے فریڈرک باربروسا
(یعنے لال داڑہی) نے جرمنی کی لڑائی کے اخراجات کیواسطے ایک ٹکس تمام
عیسائی سلطنتون پر لگایا گیا جسکا نام صلاح الدین کی دہ یکی تہا اور جب دشمنون
کا فرون پر ایک ہی وار کرنے پر تمام گناہونکی معافی کا وعدہ کیا گیا اب ایک ایک
کا حال سنئے کہ رچرڈ اور فلپ تو جب تک روپیہ اور فوج کی جمع کرنے مین رہے فریڈرک
معمولی راہ اڈرین اوپل سے ایشیاے کوچک کو چلدیا اور ۱۱۹۰ء مین ترکون کو
شکست دیکر ایکونیم کو فتح کیا لیکن ساری امیدین سیلیشیا مین ختم ہوگئین
دریاے سلف مین ایکدن گرمی کے موسم مین نہانے جو گیا مر گیا اُسکی فوج کے
بچے ہوے لوگ جو پانچہزار کے قریب ہونگے چہتڑے لگاے ہوے اور آبلہ پا عاقر

پہونچے جسکا محاصرہ عیسائیون نے کر رکہا تہا دو برس برابر اسکا محاصرہ رہا اور
عیسائیون نے یورپ کی مدد کی توقع پر کہ آج آتی ہے کلہہ آتی ہے نو لڑائیان
کین ہزارون سپاہیون نے فصیل کے آگے جان دی تہی پہر بہی لشکر مین
وہ نئے نئے آدمی آتے گئے جو جنگی حرارت مین جل رہے تہے فوجین رچرڈ اور
فلپ کے شمار مین ایک لاکہہ تہین جو سمندر کی راہ سے یروسلم کو روانہ ہوئین
رچرڈ تو مارشیلز کی راہ سے اور فلپ جنیوا کی راہ سے ۱۱۹۰ع کو روانہ ہوے اور
دونون نے ملکر جاڑہ مسینا علاقہ سسلی مین بسر کیا روانگی سے پورے
سال بہر کے بعد فلپ اور رچرڈ بہی آگے پیچہے عاقر پہونچے جنکو دیکہکر محاصرہ
کرنیوالون کی جان مین جان آگئی اب تو وہ جمعیت عیسائیون کی دور تک
خیمہ زن ہوگئی جسکو دیکہکر صلاح الدین بہی کانپ گیا ہوگا کیونکہ خیمون سے
سارا میدان حد نظر تک سفید نظر آتا تہا پر یہہ خفیف بات ہی جو سلطان
صلاح الدین کی عالی ہمتی مین سے بے لکہے رہا نہین جاتا یعنے ایسے نازک
وقت مین جبکہ فلپ اور رچرڈ اپنے خیمون مین بیمار پڑے تہے سیب اور برف
تپ کی حرارت فرو کرنیکے لئے ہدیتہً بہیجے اور یہہ مدت تک بہیجتا رہا جبتک کہ وہ
شہر عیسائیون کے ہاتہہ لگا اور سلطان دکہن کیطرف ہٹ گیا عاقر کی
فتح ہوتے ہی فلپ تو یورپ کو چلا آیا اور رچرڈ سمندر کے کنارے دکہن کیطرف
گیارہ دن کی راہ تک لڑتا چلا گیا اور تہوڑے دنون مین یروسلم کے اسقدر نزدیک
پہونچا کہ شہر تک بیس میل کا فاصلہ باقی رہگیا تہا لیکن یہین سے واپس
ہوگیا اسوقت انگلستان مین ایسے جہگڑے ہوگئے اور خود اسکے لشکر مین وہ

ناراضی اور فساد برپا ہوا کہ اسے وہ ملک بالکل ہی چھوڑنا پڑا اسکے روانہ ہونیسے
شام مین صلح کیصورت معلوم ہوئی لیکن صلاح الدین کی وفات نے جو ۱۱۹۳ء
مین ہوئی یہانکا کارخانہ پھر بدل دیا فقط

(صفحہ ۱۱۴) ۱۱۹۵ء سے ۱۱۹۷ء صلیب دارونکی چوتھی لڑائی

شاہنشاہ ہنری ششم جسنے کہ رچرڈ شیردل کو قید کیا ہمیشہ سسلی کو اپنی فتحونکا
دروازہ سمجھتا تھا تاکہ بائزن ٹیئن (دار السلطنت ملک سسلی) پر متصرف ہو
اسی ارادہ کو چھپانیکے لئے اُسنے جہاد کا ارادہ کیا اور اپنے ماتحت چالیس
ہزار آدمیون کے لشکر کو دو حصہ کر دیا ایکحصہ بحر ڈینوب کو عبور کر کے قسطنطنیہ
پہونچا اور یونانی جہازونپر سوار ہو کر عاقر کو روانہ ہوا دوسرا حصہ بھی رفتہ
رفتہ پیچھے سے آکر شامل ہو گیا ملک شام کے عیسائیون نے جو صلح کا لطف
حاصل کر چلے تھے انہین مسلح دیکھکر کچھ بے اعتنائی کی لیکن جب دیکھا کہ
سراسین نے یافا کو لے لیا تو سُریا والے عیسائی بھی مل گئے اور بیروٹ کا
محاصرہ کر لیا اس شہر کے فتح ہونیسے عیسائیون کو بڑی دولت ہاتھہ لگی
اور نو ہزار عیسائی جو مدت سے قید تھے رہا ہوئے اس عرصہ مین تسیر الشکر
اور ہنری نے سسلی کو فتح کر کے بھیجا جسکی سبب امیدین کی گئین کہ یروشلم
اب کافرون کے ہات سے جلد نکل جائیگا لیکن جاڑے کی آمد آمد نے
نصاری کی ہمتین توڑ دین اسکے عوض مین محاصرہ تھاران کا کیا گیا جرمنی جو سیاہ تھے
انکی کان کھودنیوالون نے اُس پہاڑ مین جسپر وہ شہر آباد تھا سرنگ لگادی یہانتک
کہ دیوارین ہلنے لگین اور محصورین نے پناہ مانگی امن دینے مین انکار کیا گیا اور

شام مین صلح کا ہونا
وفات سلطان صلاح الدین ۱۱۹۳ء

مایوسی کے ساتھ شہر والون کی ہمت بڑہی محاصرہ کرنیوالونکا اقبال اولٹ گیا یہ
افواہین اوڑین کہ سراسین شہر والون کی مدد کو چلے آتے ہین یہہ خوف عیسائیونکے
دلین سماگیا انہیری رات مین صلیب دارونکا سردار بہاگ گیا صبح کو یہہ دیکہنے
مین آیا کہ سارا لشکر بجلی اور گرج کا مارا اور کافر دشمنونکا بطرح ستایا ہوا سر کے بل
ٹایر کیطرف پریشان بہاگا چلا جاتا ہے یہہ مصیبت ناک انجام چوتہی لڑائیکا ہوا اور
بہی لڑائیان ہوئین مگر ہنری کے مرنے نے سب کو گہر مین بولا لیا
(یہہ بجلی اور گرج سے صلیب دارونکا مارا جانا سنحریب کے ایک لاکہہ پچاسی ہزار فوج کو فرشتے
کے ہاتہہ سے مارے جانے کی یاد دلاتا ہے (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶) چونکہ اسنے
خدائیکا دعوی کیا تہا اور نصاریٰ خدا کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کرتے ہین اس لئے
دونونکا انجام ایکسا واقع ہوا) یا یہہ کہ حضرت سموئیل کیطرح مسلمانونکی مدد کیواسطے
بہی خدا نے بادل گرجایا (۱ سموئیل ۷ باب ۱۰) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان
جو سب انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکہتے ہین تو سب انبیاء علیہم السلام کی
برکتون کی بہی وراثت رکہتے ہین)

(صفحہ ۱۵) دفعہ ۱۱۹۸ ۔ ۱۲۰۳ء صلیب دار لشکر کا پانچوان جہاد

پاپا انوسینٹ ۳ (یعنے پوپ معصوم سیوم) نے نئے جہاد کے واسطے احکام بہیجے لیکن
انکا کچہہ اثر نہوتا اگر فولک پادری ایک چہوٹے گانو مارلی کا جہاد کی منادی کرتا
ایک بڑے دنگل مین اسنے جہاد کا وعظ کیا کہ پہلوان سب چہوڑ چہاڑ کر جہاد کے لئے
تیار ہوگئے وینس کے رئیس ضعیف نابینا ڈانڈلے نوسے جہازونکے لینے کا معاملہ
کیا گیا اور یہی تجویز ہوئی کہ اسی شہر مین صلیب دار مجاہد جمع ہون لیکن اتنے ہی

امیر وہان جمع ہوے کہ جہاز ونکا کرایہ جو رئیس وینس کو دینا تہا وہ بہی نہ فراہم ہو سکا آخر کو وہ رئیس اسبات پر راضی ہوا کہ مین کرایہ کچہہ نلونگا اسکے عوض مین شہر ضارا مجہے فتح کروادو چنانچہ صلیب دارون نے پانچ دن مین فتح کر دیا چونکہ ان لوگون نے جہاد سے مُنہ موڑا ایک اور واقعہ انکے پیش آیا یعنے ایفکس بادشاہ قسطنطنیہ کو اُسکے بہائی الکسیوس نے اندہا اور خارج کر دیا تہا پس ایفک اور اُسکا بیٹا صلیب دار جہادیون کے پاس مدد مانگنے آے نصرانی مجاہدین مین سے اکثرون نے کہا کہ ہم پلیسٹاین کو جاینگے لیکن اونون نے سمجہا کہ ایفک کی مدد کرنا ضرور ہے چنانچہ سارے جہاز لیکر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور فتح کر کے ایفک کو تخت نشین کر دیا۔ پہر یونانیون اور صلیب دار مجاہدین مین لڑائی ہو گئی کہ جسکے سبب دوبارہ قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا گیا (اسی ہنگامہ مین یہہ پانچوین جنگ صلیب ختم ہوئی)

(صفحہ ۱۱۶) اُس زمانہ کے سب سے عجیب واقعون مین یہہ فوج کشی لڑکونکی ہے جو ۱۲۱۲ع مین ہوئی ایک چوپان یعنے گڈریہ کا لڑکا ساکن وِنڈوم متعلقہ فرانس جسکا نام استیفان تہا اُسنے کہا کہ خدا مجہے دکہائی دیا اور مجہے روٹی دی اور ایک چِٹہی بادشاہ فرانس کے نام دیکر مجہے بہیجا ہے یہہ سنتے ہی تیس ہزار ۳۰۰۰۰ لڑکے بارہ بارہ برس کے اُسکے ساتہہ جمع ہو گئے اور نہ صرف یہی بلکہ لڑکیان بہی مردانہ لباس پہنکر گہوڑون پر سوار اور پیادہ جمع ہو گئین ماباپ کا رونا اور منّت کرنا اُنہیں اُنکے دیوانے ارادہ سے کچہہ روک نہ سکا محل سے لیکر جہونپڑی تک یعنے امیر و غریب کے لڑکے گہرون سے نکلکر اسٹیفن کے ساتہہ ہوے تمام فرانس مین

یہہ شعلہ پہیل گیا موم کی بتیان ہاتہوںمین روشن کئے ہوے اور حاجیونکا لباس
پہنے ہوے گیت گاتے ہوے گرم زمین کے گرد و غبار مین اس اعتقاد پر کہ سمندر
خشک ہو کر یہین سے بیت المقدس کی راہ نکل آے گی چلے جاتے تہے راہ مین
لوٹے گئے اور مارسلیس مین بڑی دغا کہائی دو سوداگرون نے اقرار کیا کہ
ہم تمہین خدا کیواسطے یہودیہ پہونچاوینگے اور یہہ لڑکے سات جہاز و مین سوار ہو کر
چلے دو جہاز ٹوٹ گئے اور جو انمین تہے سب ڈوب گئے پانچ جہاز یہہ جنس بہا
بوجہہ لیکر مصر مین پہونچے جہان سب غلامی مین بیچے گئے اتنا معلوم کرکے
تسلی ہوتی ہے کہ ان بدمعاش سوداگرون نے آخر کو جلد سسلی مین پہانسی
پائی انہین دنون مین ۲۰ ہزار لشکر اور لڑکون کے جو جرمن مین جمع ہوے تہے
پہاڑ اوتر کر جینوا اور لمبارڈی مین آے جہان یہہ ایسے پراگندہ ہوے کہ
انکا پتہ نہ لگا اتنا معلوم ہوتا ہے کہ البتہ بہت سے انمین سے بردہ فروشونکے
ہات لگے

(صفحہ ۱۱۷) ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ع چھٹا جہاد صلیب دارونکا

ایک اور بڑی حرکت جسمین عیسائیونکا بڑا نقصان ہوا امپرر یعنے شاہنشاہ
(یہہ امپراطور کا مخفف ہے) فریڈرک دوم کی سرداری مین تہی پوپ گرگوری
نہم نے تقاضا کرکے بادشاہ کو پاک زمین کیطرف روانہ کیا لیکن ساتہیونکی
نااتفاقی یا سخت بیماری کے سبب تیسرے دن اُسے لوٹنا پڑا غضب ناک
پوپ نے اُسے واپس آتے ہی کلیسیا سے خارج کر دیا لیکن دوسرے سال
باوصف ناراضی پوپ کے فریڈرک یہودیہ کو روانہ ہوا جسکا خاص سبب

سلطان مصر کے اتفاق کا سہارا تہا پوپ کی ناراضی نے انہین یہود یہ تک پادریون سے اجنبی رکہا (یعنے کوئی پادری بادشاہ سے موافق نہوا) پہر بہی اسنے اپنی تدبیرون سے ملک کامل سلطان سے دوستی کے ساتھہ وہ بات حاصل کرلی جو اتنے مدت کے خون بہانیسے نہین حاصل ہوئی تہی یعنے دس برس کے لئے اتنی شرطونپر صلح کرلی گئی کہ یروسلم اور بیت اللحم اور یافا سے تلمیس تک سب فریڈرک کو ملجائین مسجد عمر صرف مسلمانونکے تصرف مین رہے اس بات سے تمام دنیا کے عیسائیون کو خوش ہوجانا تہا لیکن پادریون کو بڑا رنج ہوا یعنے یہہ بادشاہ جبکہ شان وشوکت سے یروسلم مین داخل ہوا تو کوئی پادری اُسکے سرپر تاج رکہنے کو نہ آیا اسلئے اُسے اپنے ہاتہہ سے اپنے سرپر تاج رکہنا پڑا اگرچہ یہہ بادشاہ وہان بہت نہ رہ سکا اور اسکی سلطنت یورپ مین بسبب ناراضی پوپ کے ایسے جہگڑے پیدا ہوئے کہ اسی اٹلی کو لوٹ آنا پڑا

(صفحہ ۱۸۱) ساتوان جہاد صلیب دارونکا

لوئیس نہم بادشاہ فرانس ان بادشاہونمین سے ہے جنکو ولی کا خطاب ملاہے اسنے ساتوان صلیب داری جہاد کیا یروسلم پہر کافرونکا (یعنے مسلمانون کا) شکار ہوگیا تہا لوئیس نے فرانس سے نکلتے ہی جسوقت یہودیہ کو رُخ کیا مقدس گیتون کی آوازین جہازون سے آنے لگین سیپرس (قبرس) مین جاڑہ کا موسم بسر کرکے جہان اسکے لشکر نے تمام عیش مین اپنی طاقت گہٹادی اخیر بہار مین ڈمیٹا کے کنارے لنگر ڈالا گیا تیرون کی بوچہاڑ مین یہہ تلوار لیکر سمندر مین

کو دپڑا اور فوج کو کنارہ کیطرف لیچلا حیرت زدہ مسلمان یہہ دیکھکر ڈمیٹا کو چھوڑ کر چلدئے لیکن وبا جہادی صلیب داروں کی صفین کم کرنیکے لئے اگئی اور جب لوئیس اندر کیطرف شہر منصورہ کو چلا یکبارگی مسلمانون سے ایک کارزار ہوا اور اسکے بہائی کے مارے جانے اور بہار فوج کے تلف ہو جانے نے اسکی فتح کو شکست سے بدتر کردیا ڈمیٹا کو پس پا ہونے کی ٹہرائی گئی موضع منیہ پر لوئیس باوجود اسکے کہ بہاگ سکتا تہا اپنی شکستہ فوج کے ساتہہ رہا اور قید ہوگیا (یعنے مسلمانون کے ہاتہہ قید ہوگیا) اور سوا ڈمیٹا کے چار لاکہہ سکہ طلائی دیکر شرط صلح مین رہا ہوا اسکے بعد عاقر مین چار برس تک پڑا رہا یہانتک کہ اپنی مان کے مرنے کے بعد اسے فرانس مین آنے پڑا

(صفحہ ایضاً) یہہ آٹھوان اور آخری جہاد صلیب دارونکا ہے [illegible] سولہ برس کے بعد ایک مہم فرانس سے تیار کی گئی لیکن خاص یہودیہ کیواسطے نہین بلکہ حبش کیواسطے سنٹ لوئیس کا مطلب یہہ تہا کہ امیر تونش کو بزور تیغ عیسائی کرے مسلمان بہاگ نکلے لیکن اور ہی بڑا دشمن آسمان سے فرانس کے لشکر پر نازل ہوا یعنے وبا جو کہ لاشون کے نہ دفن کرنیسے پہیل گئی تہی حملہ کرنے لگے یہانتک کہ اورون کے ساتہہ بادشاہ بہی بیمار پڑا اور مرگیا

(صفحہ ۱۱۹) انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ اول آخر بادشاہون میں سے ہے جنہون نے مسلمانون پر جہاد کیا تہا حبش مین پہونچکر اڈورڈ نے جو لوئیس کو مرا ہوا دیکہا تو فوج لیکر پاک زمین یروسلم کو چلدیا فونیکیا کا سفر اور ناصرہ کے مسلمانونکا

قتل کرنا ہی اسکے کام مومنین سے ہین اسکا لشکر عاقر مین رہا جہان ایک زہر کا بجہا خنجر لگنے سے ہدایت ہوئی کہ گہر چلے اور بعد اٹہارہ مہینے بیکار صرف کرنیکے ویلس کو فتح کرنے اور اسکاٹلنڈ کو ستانے کے لئے انگلستان کو چلا آیا

بعد بربادی یروسلم عاقر یورپ والون کی شوکت کا مشرق مین مرکز تہا یہہ شہر آخر کو عیسائی نام کے لئے ننگ ہونے لگا لیکن اسکی نخوت اور عیاشی اُسکی بربادی مین دفن ہوئی جبکہ تینتیس ۳۳ دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کی بہاری کلون نے ۱۲۹۱ع مین اُسکی دیوارونکو چور کر دیا اور وحشیان مملوک کو (جو مصر کے مالک تہے) راستہ دے دیا ساٹہہ ہزار ۶۰۰۰۰ عیسائی قتل ہوے اور غلام بنائے گئے اور بعض جو بہاگے سیپرس (قبرس) کے کنارے پہونچتے پہونچتے سمندر کی نذر ہو گئے انتہی

اب ہین ان سب لڑائیونکا مفصل حال ایک اور کتاب سے لکہکر ختم کرون **لب التواریخ** مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر نوان چہاپہ وتصحیح کی ہوئی اوکسفورڈ کے مدرسہ کی مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ نیر عج اور بمبئی اڈیوکیشن کمیٹی کے حکم سے لوئیس ڈکاسٹا صاحب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ صوبجات بنگالہ وبہار واوڈیسہ نے اردو مین ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۲۹ سنہ اشٹیم چہاپ کی جلد ۲ مین لکہا ہے

جہاد یعنے جنگ مقدس کا بیان ۷ باب فصل ۱

اہالی ترک یعنے ترکمان جو کہ تاتار کی قوم سے تہے اُنہون نے تارس اور ایماس کے پہاڑون سے اوترکر ولایت موسکوی پر گیارہوین قرن (یعنے گیارہوین صدی)

[margin note, handwritten:] اس کتاب کا بیان ... یہہ لڑائیان ... حرکت ... عیسائیون ... مسلمان ... سیاسی ... کے جنگ ... کے قصے ... ہین

[margin box:] اس کی جہاد

زمان مین خروج کیا اور بحر کسپیان کے ساحلون تک گہس پڑے عرب کے شاہون نے
علاج ترکون کو نوکر رکہا (اسی ڈہب پر جیسے کہ روم کے بادشاہون نے قبل اسکے
گاتہون اور جاہلون کو نوکر رکہا تہا اور وے خود مخدوم بن بیٹہے تہے) اور انہون نے
ان لڑائیون مین جو کہ تخت کے اتصال کی بابت ہوئین بڑی ہی بہادری دکہائی
خلفاء بغداد یعنے عباسیون سے انکے مدعی خلفاء خاندان عمرؓ نے ممالک سیریا اور
مصر اور افریقہ لے لئے اور ترکون نے عباسیون اور بنی امیہ سے سارا انکا ملک
لیلیا ۱۰۵۵ع مین ترکون نے شہر بغداد کو اپنے قبضہ مین کیا اور خلفاء کی مالکیت
بالکل اٹہادی اور یہہ سلاطین ملکی شاہون کی بہ نسبت اب محمدیون کے دینی
جیسے کہ پوپ مسیحیون تہا اعظم المجتہدین سے پہلے جہاد کے زمان مین جو کہ گیارہوین
قرن کے عرصہ مین گزرا مملکت عرب اور فارس اور بڑا حصہ ایشیائے صغیر کا شاہ
ترکس کے انتظام مین تہا مشرقی مملکت اس نوع سے بہت گہٹ گئی اور
بہت سے ممالک اس مملکت کے جو سرزمین یورپ مین تہے اسکے تحت تصرف سے
نکل گئے مگر یونان اور مقدونیا اور تہریس اور الیریا پر اسکا قبضہ بنا رہا اور قسطنطنیہ
آباد اور شان و شوکت سے تہا فلسطین ترکون کے قبضہ مین تہا اور اسکا صدر [illegible]
(یعنے پایہ تخت) یروشلم کا شہر گو کہ اپنی اگلی رونق سے گہٹ گیا تہا تاہم اسکی عزت ابتک
مسلمانونکی نظرون مین بطور شہر مقدس کے تہی اور اکثر محمدی زیارت کے لئے وہان مسجد عمرؓ
پر جایا کرتے تہے اور مسیحی ہمارے بچانیوالے کے مقبرے پر میکائیل ہفتم جو کہ مشرقی
سلطان تہا اسکے ہاتہ سے ایشیا کی مملکتون کے نکل جانیکے باعث آتش غضب سے
جل رہا تہا پس اسنے ۱۰۷۳ع مین گریگوری ہفتم سے اعانت چاہی کہ انکو [illegible]

طوق اطاعت سے فارغ کرے مگر اس جھگڑے کے سبب جو کہ پوپ اور جرمنی سلطانون کے
درمیان اُن دنون تہا یہہ بات اُس عرصہ تک کہ ایک نیا سبب اسکے لئے پہر
نکلا معطل رہی

پیٹر ہرمٹ یعنے پطرس تارک الدنیا نے جو کہ باشندہ امینس کا تہا یروسلم کے
طواف سے لوٹنے کے بعد زور شور سے اُس مظلومیت کا جو کہ مسیحون نے ترکون کے
ہاتہہ سے اٹہائی استغاثہ چاہا اور اربن ثانی نے اس دیوانہ شخص کو مجتہد ٹہرایا
کہ اس بڑے منصوبے کی تعمیل کے لئے پیشوا ہو جو کہ پوپون نے ٹہرایا تہا کہ
سارے مسیحون کو جہاد کے لئے کمربستہ کرین تاکہ کافرونکو زمین مقدس سے منہدم
(یعنے معدوم) کردین اور ایک یہہ بہی مقصد تہا کہ اس سبب سے وہ نفاق
جو کہ یونانی اور لاطینی کلیسیا کے درمیان تہا انجام کو پہونچے اور انکا اقتدار
بڑہے تاکہ مغربی یورپ کے سلاطین و امرا دور دور ملکون کی جنگ مین مشغول
رہنے کے سبب فرصت نہ پائین کہ اپنے دیس مین فساد مچائین اس مشورے کا
آغاز دو جدے جدے شورے یعنے پلاسنشیا اور کلیر مونٹ مین ہوا پہلے شورے
مین کچہہ بند و بست نہوا کیونکہ اٹالیہ کے امرا اپنے گہر کے کاروبار مین مشغول تہے
اور نہ چاہتے تہے کہ دور و دراز کا سفر کرین اہل فرانس اہل اٹالیہ کی نسبت
زیادہ تر سرگرم نکلے اور ایک بڑا انبوہ طامعین و مفسدین عابدین کا اپنے سب
متعلقین کے ساتہہ عزیمت و غنیمت کے لئے اور اس امید پر کہ نجات ابدی
ہوگی جسکا کہ ایک عجیب و غریب حکم سے پوپ نے وعدہ کیا تہا فوراً صلیب
اُٹہاکر چل نکلے پطرس تارک الدنیا نے اپنے حُکم کے تلے اسی ہزار جمع کئے انہون

شاہزادے اور امیرزادے اور علماے دین اور رہبان اور اناث اور اطفال
سب تھے غرض کہ اچھے بُرے بقول ایک معصر مورخکے سب طرحکے لوگ مجتمع ہوے
اور اُنہون نے ۱۰۹۶ء مین راہ مشرق کی لی جس مسیحی مُلک سے ہو نکلتے
وہان نوچ کھسوٹ اور لوٹ پاٹ مچا دیتے کیونکہ جبکہ ایک بڑا انبوہ اس زعم سے
مجتمع ہو کہ اُنکے جمیع اعمال قابل عفو ہونگے اُسکا ایسا ہی کچھہ ثمرہ ہوتا ہے پطرس
کی فوج جبکہ قسطنطنیہ کو پہونچی فقط بیس ہزار رہگئے شاہ الکسیس کومنینس نے
کہ جسکے حضور اہلیے جہاد بہت ہی گستاخی سے پیش آئے نہایت پسندیدہ حلم
و عقل دکھائی ان شہدون کے ہاتھون سے چھٹنے کے لئے اُسنے تعجیلاً جو امداد
کروے چاہتے گئے انہین پہنچایا گیا اور اپنے جہاز بھی اُنہین دئے کہ بحر باسفورس کے
پار انہین اوتار دین سلطان سلیمان نے نیقیا کے میدان مین اسنے مقابلہ کیا اور
پطرس تارک الدنیا کے لشکر کو بیخ بونی کرڈالا اسی عرصہ مین ایک نیا مجمع جہاد
والونکا قسطنطنیہ مین اچھے اچھے سپہ سالارون کے زیر حکومت آپہونچا کہ جنکے
سرغنہ بولیون والا گوڈفری ڈیوک برابانت کا اور ریمونڈ کونٹ تھولوس کا اور
نورمنڈی والا رابرٹ بیٹا ولیم شاہ انگلنڈ کا اور بوہیمونڈ بیٹا رابرٹ گسکارڈ کا
جو کہ سسلی کا مظفر تھا اور دوسرے بڑے بڑے عالیجاہ امرا تھے انکے ساتھہ بھی
جو کہ کئی لاکھہ کی جماعت تھی الکسیس اُسی طور شایستہ سے پیش آیا اور تعجیلاً
انہین بھی روانہ کر دیا اُسنے اسبات مین بہت دانائی ظاہر کی کیونکہ غازیون کا
یہی ارادہ تھا کہ جنگ جہاد کو اسکے مُلک کے لینے سے آغاز کرین اس جم غفیر کے
آگے اہلیے ترک نہ ٹھہر سکے اور اُنہون نے دو بار ہزیمت کھائی اور جہاد والون

انکا تعاقب یروسلم تک کیا اور چہ ہفتہ کے محاصرہ کے بعد یورش کر کے شہر کو لیلیا اور بڑے ہی ظلم وستم سے وہان کے سب محمدیون اور یہود کو مقتول کیا یہہ واقعہ ۱۰۹۹ء مین ہوا پطرس تارک الدنیا کی حیات نے وفا کی کہ وہ شہر مقدس کی تسخیر کو دیکھے مگر اربن ثانی اس ماجرے کے آگے ہی مرچکا تہا گوڈفری کے نام پر یروسلم کے شاہ کا ڈنکا ہوا مگر جلد اسکے بعد پوپ کے نایب کو اُسے ملک تفویض کر دینا پڑا کہ جسکو علماے دین ومشایخ نے آبا مقرر کیا تہا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۷۱ء مین ہے کہ اُسنے اپنے قلمرو مین اپنے سر پر تاج شاہی کبہی نہ پہنا اسلئے کہ اُسنے کہا کہ مین اس لایق نہین کہ اُس جگہہ مین جہان کہ میرے نجات دہندہ نے کانٹونکا تاج پہنا ہے (متی ۲۷ باب ۲۹) تو جنکا پہنون انتہی) جہاد والون نے ممالک سیریا اور فلسطین کو چار جدی جدی سلطنتون منقسم کیا اور اس سبب سے انکی قوت بہت گہٹ گئی اسلیے تُرک اب زور پکڑنے لگے اور مملکت ایشیا کے مسیحیون نے یورپ سے استمداد کی درخواست شروع جانی

دوسرے جہاد کا آغاز مغرب کیطرف سے ہوا ۱۱۴۶ء مین فرانس اور جرمنی اور اٹالیہ کے لوگون سے قریب دو لاکہہ مجاہدین کے ہیوہ کے زیر حکومت جو کہ فرانس والے فیلقوس اوّل کا بہائی تہا نکلے انکا بہی ویسا ہی کچہہ حال ہوا جیسا کہ پطرس تارک الدنیا کے لشکر کا ہوا تہا وے مجز نہین مرزبوم ایشیا کے ساحل پر اوترے اُنسے شاہ سلیمان نے گرما گرمی سے مقابلہ کیا اور شاہ ہیوہ عالم تنہائی مین مرگیا اُسوقت یروسلم کا قلعہ ایسا کمزور تہا کہ ضرور پڑا کہ اُسکی حفاظت کے لئے

رہبان لڑائی پر کمر باندہین پس اسی مقام سے فوجی بہادران فیپلز اور ہوسپٹالز کے فرقے نکلے اور جلد اسکے بعد جرمنی نقارین سے تیوٹنی فرقہ نکلا اسی حالت مین پوپ یوجینیس ثالث نے مقدس برنارڈ کو کہ جسکا وہ شاگرد تہا اور لوگونمین یہانتک اسکی قدر تہی کہ وہ یورپ کا اوریکل کہلاتا تہا معین کیا کہ ولایت فرانس مین پند و نصایح سے لوگون کو دعوت جہاد کے لیے کرے اور انکا سرغنہ لوئیس ہفتم کو چلک ہوا اُسنے کانرڈ ثالث شاہ جرمنی کی آمیزش سے تین لاکہہ آدمی کہڑے کئے مقدس برنارڈ کے ہاتہون سے دونون شاہون نے سرخ صلیب پایا تہا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۰۴ مشمولہ مخزن مسیحی جلد ۴ نمبر ۵ مطبوعہ جون ۱۸۷۱ء) مین ہے کہ پہلے جہاد کے پچاس برس بعد برنارڈ جہاد کے لئے وعظ کرتا چارونطرف پہرا کہتے ہین کہ برنارڈ کی اس دعوت پر چالیس لاکہہ آدمیون سے زیادہ جہاد کے لئے فراہم ہوگئے) الوئیم کے سلطان نے جرمنیون کو تکے بوٹی کر ڈالا اور لاوڈیشیا کے متصل اہل فرانس نے بالکل ہزیمت کہائی اور بڑی ہی کمبختی اور خواری کے بعد دونون شاہ عرق ندامت مین غرق ہوا اپنے اپنے ملک کو لوٹے قریب ایکہزار آفت رسیدہ قبایل کے سبب معقول کے ساتہہ مقدس برنارڈ کے قبل کا زور و شور سے علانیہ شکوہ کرنے لگے کہ اُسے حرص نے یہانتک ورغلایا کہ آپکو موسیٰ سے تشبیہہ دے کہ اُسنے جیسے موسیٰ نے ایسے وعدہ کے بعد کہ بنی اسرائیل کو امن چین کے ملک مین لیجائیگا انکی پہلی نسل کی خواری و تباہی بیابانین دیکہی

عظیم الشان صلاح الدین نے جو کہ شاہ مصر کا خدیو تہا ارادہ کیا کہ سیحون کا

قبضہ فلسطین سے اٹھادے اور شہر یروسلم کا محاصرہ کر جو کہ اندنون جمیع انواع کی بدانتظامی و بدعملی سے تباہ ہو رہا تھا اُسے لیلیا اور وہان کے سردار لیوسگنان ڈی گای کو اسیر کرلیا مگر اُسکی بہت خاطرداری کی پوپ کلیمنٹ ثالث کا فرنگی قحیابی دیکھکر بہت ہی ہیبت زدہ ہوا واہالئے فرانس وانگلنڈ وجرمن کو تحریص کرنے لگا کہ ایک نئے جہاد پر کمر باندہیں اور ہر ملک کا لشکر اپنے اپنے سردار یعنے فیلقوس اگسٹس اور رچرڈ اوّل اور فریڈرک باربار وسا کے زیر حکومت ہوا اس تیسرے جہاد مین شاہ فریڈرک مرزبوم ایشیا مین نہاتے وقت مرگیا اور اُسکا لشکر ہزیمت متواترہ سے تباہ و خوار ہوا فرانس وانگلشیہ افواج کے بجنسہ اُسنے کچھ یاوری کی انہون نے پطلیوس (یعنے تلمس) کا محاصرہ کر سنہ ۱۱۹۰ع مین اُسے لیلیا مگر رشک وحسد کے سبب رچرڈ اور فیلقوس (یعنے فلپ) مین ایسی بے مزگی پیدا ہوئی کہ شاہ فرانس بیزار ہو اپنے ملک کو لوٹ گیا بہادر رچرڈ نے تن تنہا صلاح الدین سے مقابلہ کیا اور قریب اسکیلون کے اُسے ہزیمت دی مگر سفر کی مشقت اور قحط کے سبب اُسکا لشکر بہت ہی مضمحل ہورہا تھا پس اُسنے اپنے دشمن سے ایک عزت کے ساتھ صلح کی اور اضطرار اً فلسطین کو چھوڑ جہاز پر سوار ہو اپنے ملک کو معاودت کی صلاح الدین کہ جسکا ادب سبھی لوگ بہی کرتے تھے سنہ ۱۱۹۵ع مین مرگیا

فلاندرس والے کونٹ بالدوین کے زیر حکومت سنہ [illegible]ع مین چوتھے جہاد کے لئے لوگون نے کمر باندہی مگر اُنکا فقط یہی مقصد نہ تہا کہ کافرونکا استیصال کرین بلکہ یہہ کہ مشرقی سلطنت کو بالکل منہدم کر ڈالین قسطنطنیہ جو کہ تنازع باکیست

باعث خانہ جنگی و بغاوت سے تباہ و خوار ہو رہا تہا اہل جہاد نے اُسکا محاصرہ کر بے
کسی نوع کی مزاحمت کے اُسے لیلیا اُنہون نے اپنے سردار بالدوین کے نام پر
شاہی ڈنکا مارا اگر چہ ضعیف کر اسیلئے کئی مہینے بعد اُسے تخت پر سے اُٹہا مقتول کر ین چند
بڑے بڑے سرغناون نے آپسمین مملکت شاہی کو بانٹ لیا اور اہالے وینشیا
کہ جنہون نے اس چڑہائی کے لئے اپنے سجار کی اعانت دی تہی اُسکے اجر مین
اُنہین کاندیا کا جزیرہ ملا کہ جسکا قدیمی نام کریت تہا الکسیس نے جو کہ سلطانی
خاندان کو مغنی سے نکلا تہا مرز بوم ایشیا مین ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی
اور جسکا نام اُسنے ولایت تیبیزوندر کہا پانچوین جہاد کی یہہ علت غائی
تہی کہ شاہ سیف الدین سے انتقام لین کہ جسنے ملک فلسطین پر خروج کیا تہا
اور ملک مصر کو ویران کر دین سب پچہلے جہادون کی مانند اس جہاد کا بہی یون
انجام ہوا کہ ابتدا مین تو کچہہ فتح ہوئی مگر آخر کو غازیون نے ہزیمت اُٹہائی لکن
اس زمانہ یعنے ۱۲۲۳ع مین مرز بوم ایشیا مین ایک بڑا ہیجان پیدا ہوا چنگیز خان
تاتاریون کو لیکر جانب شمال سے ولایت فارس اور سیریا پر ٹوٹ پڑا اور بے
کسی امتیاز کے ترکون اور یہود اور مسیحیون کا غرضکہ جنہون نے اسکا سامہنا
کیا سب کا قتل شروع کر دیا یہی ولاورون نے کیا از قبیل ٹمپلر اور ہوسپٹلر
اور کیا تیوتونی سبہون نے زور شور سے سامہنا کیا مگر کچہہ مفید نہ پڑا اور فلسطین
ان غاصبون کے ہات آجاتا اگر لوئیس نہم فرانس والے کے جہاد کے سبب
کچہہ دنون نہ ٹہارہتا اس شاہ نے یہہ سمجہکر کہ اُسکی دعوت فلک کیطرف سے تہی
چار برس کی تیاری کے بعد اپنی بیگم اور تین بہائیون اور سارے فرانس کے

بہادرون کیساتہہ ارض مقدس کی عزمیت کی اسکے لشکر کا پہلا اقدام مصر کے
غلبہ پر ہوا اور وہان چندے فتحیاب ہوا انہون نے قاطبتاً ہزیمت اٹھائی اور
شاہ فرانس اپنے دو بہائیون کے ساتہہ (کیونکہ ایک تو لڑائی مین مارا گیا
تہا) اپنے دشمن کے ہاتہون مین گرفتار ہوا اُسنے اپنی آزادی مبلغ خطیر کے
عوض خریدی گو کہ دشمن کے عجیب و غریب تحمل کے سبب اس زر کا مقدار
کچہہ کم ہوگیا اور فرانس کو مراجعت کی اور وہان صلاح و فلاح اور فہم و فراست
کیساتہہ تیرہ ۱۳ برس تک اُسنے سلطنت کی چنانچہ حقاً کہا گیا ہے کہ اسکا تقویٰ اسی
ہر چند کہ ایک زاہد خلوت گزین کی مانند تہا مگر وہ حسن معاشرت شاہانہ سے
محروم نہ نکلتا اگر وہ زیادہ تر گہر مین مقیم رہتا مگر اسی جنون نے بار دگر اُسے
گہیرا اور مسلمانون کے علی الرغم وہ پہر بقصد جہاد مرزبوم افریقہ کو روانہ ہوا
اور وہان وبا کے سبب اُسکا لشکر تباہ و خوار ہوا اور خود بہی مر گیا یہہ واقعہ
۱۲۷۰ع مین ہوا۔ لاطینیون نے دو ناپائدار سلطنتون کی بنیاد مشرق کی نواح
مین ڈالی کہ جنمین سے ایام جہاد کے تیسرے سال مین یروسلم کی سلطنت
تہی اور قسطنطنیہ مین لاطینی سلطنت ستاون ۵۷ برس تک رہی (۱۲۶۱ع مین
میکائیل پالیالوگس کے زیر حکومت یونانیون نے پہر اس شہر کو اپنے قبضے
مین کیا دیکہو لب التواریخ صفحہ ۱۰۲)
راویون نے یون لکہا ہے کہ ایک فائدہ جوان مقدس لڑائیون سے حاصل
ہوا یہہ ہے کہ یورپیون کے اطوار مہذب ہوگئے یعنے مسلمانون کی تہذیب نے
اہل یورپ مین بہی اثر کیا اور انہین مہذب بنایا سبحان اللہ

نگردید محروم زین بارگاہ چرو رے سفید و چہ بخت سیاہ

مگر ان ایام مین جو کہ فوراً ایام جہاد کے بعد گزرے اس نوع کی کچھ ترقی معلوم نہین پڑتی ہے انجام جہاد اور یونانی سلطنت کے ہبوط کے درمیان ۱۴۵۳ع مین دو قرن جہالت اور ظلمت کے گزرے اور یہہ وہ زمانہ تہا جب علوم پیر ظاہر ہوے اور ادب نمودار ہوا جہاد کا ایک نتیجہ یہہ تہا کہ مال غیر منقولہ کی تبدیل سے انعامی سلطنتوں مین ہوگئی اور امرا کے علاقے بک کر کئی چھوٹے چھوٹے زمینداروں پر منقسم ہوے اس بات نے ولایت فرانس مین شاہی اقتدار کو بہت ہی بڑہایا مگر ملک جرمنی مین جہان کہ شاہ اصالتاً پر بے کسی فائدے کے جہاد مین شریک تہا عابد کا اقتدار سلطانی اقتدار پر غالب آیا مگر ملک فرانس مین انعامی مستقلہ سلطنتین کمزور ہوگئین اور فرقہ رذیل نے قوت پکڑی اور خود مختار ہو چلے (یہان سے ثابت ہے کہ اقوام رذیل اہل یورپ کی ہی نظر مین خوار ہین) امثلاً امصار جو کہ قبل اسکے امرا کے بند اطاعت مین تہے انہون نے اب اپنی آزادی کی گرفت کی اور اپنا یہہ حق ٹہرایا کہ اپنے لئے قضات خود مشخص کرین اور خود اپنے شرایع کے موافق منتظم ہونے لگے بعضون نے یہان تک پیش قدمی کی کہ بے سند پر پہنچ کے آپ کو بند اطاعت سے فارغ کیا اور عابد کے علی الرغم رسوم مقررہ کو پیش کر انہین ایک گریزی کے ساتھہ اس کشش و پیچ مین ڈالا کہ وے اپنی وجہ تعلق کی ثابت کرین ان جہادون کے سبب کلیسیا بعضی باتون مین مستفید ہوے اور بعضے مین متضرر پوپون نے اپنی اقتدار کا زیادہ انبساط حاصل کیا مگر جہادون کے خون خرابی کے انجام نے لوگون کی آنکھین

کہولین کہ پوپون کی خودغرضی پر نگاہ کرین اور بدعت کا تسلط کمزور ہوگیا مشائخ
سے اکثرنے بڑی دولت حاصل کی مگر علماء دین پر خراج مقرر ہونیکے سبب اسکا
عوض ہوگیا قلّت زر کے سبب یورپ کی سب سلطنتون کا سکہ تقلب قلب ہوا
اس گمان کے سبب کہ یہود نے زر کو مجتمع کر مخفی کر رکہا تہا لوگ انکا تعاقب کرنے
لگے جہاد کے سبب بڑے بڑے فائدے اٹالیہ کی سرکارون جینوا اور پیسا اور
رومنس نے اٹہائے کیونکہ مصارف عساکر کے لئے ملک لیوانت سے بڑی ہی
تجارت جاری تہی اسلئے وینس جیساکہ مذکور ہوا ان لڑائیون مین بڑی ہی
سرگرم تہے اور انہون نے مغلوب ملکون سے اپنا حصّہ حاصل کیا
اچھے اچھے نتایج جوکہ ان جہادون سے نکلے مختصر اًیہہ ہین کہ انکے سبب بہت سے
اطوار پسندیدہ اور خصائل حمیدہ نمودار ہوے جوکہ شاید اگر یہہ بات درمیان
نہوتی مدت مدید تک مخفی پڑے رہتے اور برے برے رویہ استیصال کئے گئے
اور کاروبار تجارت نے جوکہ ان شہرون مین جارے تہے جنکا اوپر مذکور ہوا تعجیلاً
سارے مغربی یورپ کو ایک ترقی پر چڑہایا علوم وادراک کے باب مین یہی کہا
جاسکتا ہے کہ غالباً لاطینیون نے مشرقی صدرالصدور (یعنے قسطنطنیہ کے
بہت سے اچھے نوشتون کو غارت کیا کہ جنکا ہاتہ لگنا اب امکان سے باہر
ہے ہنگام جہاد مین بہادری کمالیت پر پہونچی اور بہت سے عجیب وغریب فسانے
نکلے تمت کلامہ لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر نوان چہاپا تصحیح
کی ہوئی آکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ نیرس کی اب
بمبئی اڈیوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ لومیس ڈ کاسٹا اسسٹنٹ

سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ صوبجات بنگالہ وبہار و اوڑیسہ جلد ۲ مطبوعہ مطبع

چرچ مشن [illegible] باب ۱۷ فصل [illegible] صفحہ ۸۶ - ۹۵

پھر اُسی کتاب کے ۱۸ باب [illegible] فصل صفحہ [illegible] مین مرقوم ہے کہ بہادری کی بنا خواہ
مسلمانون سے یا نورمنون سے ہوئی ہو مگر تحقیق ہے کہ ہنگام جہاد سین
کمالیت پر پہونچی کہ جسکے سبب لوگ شدائد اور مشاقی کیطرف مایل ہوے
تہے اور فوجی جلال کے لئے ایک میدان کہلا تہا یہہ بات سچ ہے کہ لوگ
ان جانگزا عزیمتون سے کم واپس آتے تہے مگر وے جو واپس آتے اُنکے وطن
مین اُنکی بڑی قدر و منزلت کرتے تہے شاعر اور فسانہ گو اُنکی تعریف کرتے اور اُنکی
بہادری کے احوال کو بہت سے مبالغہ کے قصہ اور کہانی کے ساتھہ رنگین
کرتے بارود کے ایجاد اور حال کے توپخانے نے بہادر کی سب بہادری
کے حوصلہ اور اُنکے جمیع لوازم کو پست کرا اُڑا دیا اور اُنکے سب مخصوص قواعد
کو انجام پر پہونچایا انتہی

ہنری ثالث شاہ انگلنڈ کے بیٹے اڈورڈ ششم نے اخیر جہاد مین لوئیس نہم کی
رفاقت کی اور فلسطین مین بڑی بڑی بہادریان دکہائین شاہ بابل سے
اُسنے دس سال کی مفید صلح ٹہرائی اپنے باپ کے مرنے کی خبر سن وہ انگلنڈ
کو واپس آیا اور وہان [illegible] مین اُسکے سر پر تاج شاہی رکہا گیا [illegible]
صفحہ ۱۴۴)

تیرہوین قرن کا آغاز ایک نئے مذہب کے جہاد سے ہوا البانی کے باشندون
نے جو کہ البانجنس کہلاتے تہے پیس دے واد مین جرات کی اور کلیسا

تہولک کے اکثر احکام پر اس نیت سے کہ وے کتاب مقدس کے احکام کے برخلاف تھے چوٹ کرین انوسنٹ ثالث نے ان شقاقون کی تجویز و سزا کے لئے تہولوس مین ایک مقدس دربار ٹہرایا تہولوس کے کونٹ نے اس تعاقب سے اعتراض کیا اور اس جرم کی سزا کے لئے پوپ نے جبر او قہر اُسے اُسی کے متعلقین پر بہ قصد جہاد بجا اس عزیمت متبرکہ کا سرغنہ شمون دی مونتفورت تہا اور اس جہاد مین ازبسکہ ظلم و ستم نمایان ہوا خدمت مقدس کے فوائد کو پوپون نے ایسا بڑا تصور کیا کہ اُسے پایہ استمرار پر قرار دیا اور اسکا نام انکویزیشن (یعنے ایک دربار پوپ کیطرف سے شقاقیون کی تجویز اور تعذیر کے لئے) رکہا اور یہہ یورپ کے مختلف خطون مین یعنے سوائے ولایت فیلس کے تمام سرزمین اٹالیہ اور اسپانیہ اور پرتگال مین مقرر ہوے (لب التواریخ صفحہ ۱۰۳)

ٹمپلر بہادرون پر اسلئے فیلقوس حسین بادشاہ فرانس کا غضب برانگیختہ ہوا کہ اُنکی طرف سے اسکے دلمین کچہہ شبہہ بغاوت کا پیدا ہوا تہا پس اُسنے اپنی سعی سے کلیمنٹ پنجم سے درخواست کر ایک حکم جاری کروایا کہ تمام مسیحی ملکون سے یہہ سب بہادر استیصال کردئے جائین اور ساری مرزبوم یورپ مین یہہ نالایق نفی کا فتوی جاری ہوا مگر فقط ولایت فرانس مین یہہ بہادر مقتول ہوے جو ان آفت رسیدہ لوگونکا یہہ حال تہا کہ بہ نسبت انکے جرم کی تجویز کے اُنپر جبر او قہر افسوس و فجور و بت پرستی کا اتہام دہرتے اور انہین آگ مین جہونک دیتے یہہ واردات ۱۳۰۹ع سے لیکر ۱۳۱۲ع تک جاری رہے (لب التواریخ صفحہ ۱۰۴)

فہرست بعض واقعات عظیمہ بقید سنہ عیسوی

از جدول تاریخ لب التواریخ صفحہ ۳۵۴-۳۰۴

اسکندریہ کی چار لاکھہ کتابونکا کتب خانہ جلگیا سنہ ۴۸ قبل مسیح

جولیس سیزر نے تقویم کی تصیح کی اور قمری سال کے عوض شمسی سال داخل کیا پہلے جولیائی سال کا آغاز جنوری سنہ ۴۵ قبل مسیح کے

عیسیٰ مسیح چار برس قبل سال مروج کے پیدا ہوا

پلاطوس رومیونکی طرف سے یہودیہ کا ناظم مقرر ہوا	سنہ ۲۷ ع
انطاکیہ مین مسیحون کو کرشیان لقب ملا	سنہ ۴۰ ع
سیرین مین یہود نے دو لاکھہ یونانیون اور رومیونکا قتل کیا	سنہ ۱۱۵ ع
رومیون نے پانچ لاکھہ اسی ہزار یہود کا قتل یہودیہ مین کیا	سنہ ۱۳۵ ع
انطاکیہ کے یہود نے مسیحونکا قتل کیا	سنہ ۶۰۹ ع
یروسلم کو فارسیون نے زیر حکومت خسرو ثانی کے لیلیا	سنہ ۶۱۶ ع
سنہ ہجری کا آغاز	سنہ ۶۲۲ ع
خلافت ابوبکرؓ کا آغاز	سنہ ۶۳۲ ع
خلافت عمرؓ کا آغاز	سنہ ۶۳۴ ع
یروسلم کو عمرؓ اور مسلمانون نے لیا اور وے چار سو ترسٹھہ برس قابض رہے	سنہ ۶۳۶ ع
معاویہ کے زیر حکومت مسلمانون نے سیپرس کو لیلیا	سنہ ۶۴۸ ع
مسلمانون نے رہودس کو لیلیا اور پیتل کی مورت کو جو کولاسس کہلاتا تھا	

توڑ ڈالا — سنہ ۶۵۲ء

مسلمانون نے سسلی کو لوٹ لیا — سنہ ۶۶۲ء

لیو نے سسلی اور کالابریا کے شہنشاہی ممالک لے لے — سنہ ۷۲۷ء

لیو نے رہبانون کا تعاقب کیا — سنہ ۷۳۶ء

عبدالرحمن اوّل نے لپنے امرپر شاہ کو رو وا کا لقب لیا — سنہ ۷۵۶ء

المنذر نے بغداد کو آباد کیا اور اُسے دارالسلطنت بنایا — سنہ ۷۶۲ء

مسلمانون نے پہلے پہل عربی ہندسہ مرزبوم یورپ مین داخل کیا — سنہ ۹۹۱ء

ترکون نے بغداد لیلیا — سنہ ۱۰۵۵ء

اہالے ترک کا قبضہ یروسلم پر ہوا — سنہ ۱۰۶۵ء

پہلا جہاد ارض مقدس کیطرف پطرس زاہد یعنے پیٹر راہب کا — سنہ ۱۰۹۵ء

نصرانی مجاہدون نے انطاکیہ شہر لیلیا — سنہ ۱۰۹۸ء

بوآئون والے گوڈفری نے شہر یروسلم لیلیا اور مقدس یوحنا کے بہادرونکا تقرر — سنہ ۱۰۹۹ء

بالدوین شاہ یروسلم نے شہر بطلیوس کو لیلیا (صلیبی جہاد مین) — سنہ ۱۱۰۴ء

ٹمپلر بہادرونکا تقرر — سنہ ۱۱۱۸ء

دوسرا جہاد کہ جسکی تحریض مقدس برنارڈ نے کی تہی — سنہ ۱۱۴۷ء

یروسلم کو سلطان صلاح الدین نے لیلیا — سنہ ۱۱۸۷ء

تیسرا جہاد رچرڈ اول و فیلقوس اغسطوس کے زیر حکومت — سنہ ۱۱۸۹ء

چوتہا جہاد شہر وینس سے نکلا — سنہ ۱۲۰۲ء

فرانسیسون اور وینشیون نے قسطنطنیہ لے لیا ۔ سنہ ۱۲۰۴ع

سیمن دی مونتفورٹ کے زیر حکومت البیجنسیان پر جہاد کی چڑہائی ۔ نومبر سنہ ۱۲۱۰ع

چنگیز خان اور تاتاریون کا سنہ ۱۲۰۶ اور سنہ ۱۲۲۷ کے درمیان خروج ۔ سنہ ۱۲۱۰ع

پانچوان جہاد مقدس لوئیس کے زیر حکومت ۔ سنہ ۱۲۴۸ع

بطلیموس کو ترکون نے لیلیا جہادونکا انجام ۔ سنہ ۱۲۹۱ع

یروسلم کے مقدس یوحنا کے بہادرون نے رہودس کو لیلیا ۔ سنہ ۱۳۱۰ع

تیوتونی بہادر پروشیا مین جا بسے ۔ سنہ ۱۳۳۱ع

انگلنڈ مین کالیس کے بچاؤ کے لئے توپ صرف مین آئی ۔ سنہ ۱۳۴۳ع

رہودس ترکون نے لیلیا ۔ سنہ ۱۵۲۲ع

مسلمانون کو فیلقوس ثالث نے اسپانیہ سے نکالدیا ۔ سنہ ۱۶۱۰ع

چونکہ سنہ ۱۱۸۷ع مین شہر یروسلم پہر مسلمانون کے قبضہ مین آگیا جیسا کہ ہندی تواریخ کلیسیا سے لکہہ چکا ہون یعنے صلاح الدین سلطان مشرقی سے یخ (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲ کے بموجب سنہ ۱۱۸۷ع کو یروسلم صلیب داروں کے ہاتہہ سے لیلیا تمام بادشاہ نصرانی اس (صلاح الدین سلطان مشرقی) سے لڑائی مین حطین کے جو متصل اگیر طبریز کے ہے اور محاصرہ بیت المقدس مین ڈر گئے ۔ اگرچہ مغلوب کرنا فوجون کا دلیل اُسکی حسن لیاقت پر نہین ہے لیکن وہ بیان جس کو اس کے دشمنون اور نصرانی تواریخ نویسون نے بے روے رعایت کے لکہا ہے دلالت اسکے اوصاف حمیدہ پر کرتا ہے ۔ جبکہ بیت المقدس کو لشکر نے اسکے مسخر کرلیا اسنے امراؤن اس شہر کو

باوجود اس بات کے کہ بعضے بہائی اُنکے اس سے مقابلہ کر رہے تہے اجازت دی
کہ وہ بیمارون کے ساتہہ شفاخانون سرکاری مین حاضر ہون اسکی خیرات
اور فیض عام نے تکلیف خاص کو جو بسبب مصیبت عام کے واقع ہوئی
مٹادیا اور اس نے بہت سے روپیہ کا اخراج جسکو اہل شہر نے اپنے امن
کیواسطے قبول کرلیا تہا معاف کردیا۔ نصرانی مجاہدین کچہہ اوپر اٹہی برس
پہلے زمانہ صلاح الدین کے بیت المقدس پر قابض ہوے تہے اور جس
مسلمان کو انہون نے وہان پایا قتل کیا تہا لیکن صلاح الدین نے بمقتضا
جوانمردی کے اسکا عوض نہ لیا اور ایک عبادتخانہ ان کے لئے چہوڑ دیا
تاکہ وہ اُسمین اپنی عبادت کی رسمین کیا کرین انتہی (از سیر الاسلام باب ۲
صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳) تب یہہ پیشین گوئی جو ۹۲ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ
صادق خرمے کے درخت کی مانند لہلہاویگا وہ لبنان کے سرو کیطرح سبز ہوگا
وے جو خداوند کے گہر مین لگاے گئے ہین ہمارے خدا کی درگاہون مین
پہولینگے ۹۲ زبور ۱۲ و ۱۳

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۶۹ع کے صفحہ ۱۰۲۔
۱۰۵ اور انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکہتے ہین کہ عیسائیون نے
پہلی صلیبی لڑائی مین یروسلم کو بسرداری گوڈفری دسوین صدی کے
آخر مین فتح کیا تو اُسوقت بیت المقدس کے قلعہ مین چالیس ہزار
مسلمان تہے اُن سب کو عیسائیون نے معہ زن و فرزند قتل کرڈالا نہ
ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنے والے نہ بچہ کوئی بہی نہ بچا جن تلوار

ماؤن کو قتل کیا تھا انہون ہی نے بچون کو قتل کیا یروسلم کی تمام گلیان مقتولون سے
بھر گئین اور ہر طرف سے مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آنے لگی جبکہ صلاح الدین
سلطان مصر وشام نے دوسری صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو پھر فتح کرلیا
تو اُسنے ہرگز ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ نے آپ کو اُسکے سپرد کردیا تو سلطان نے
اُن عیسائی قیدیون پر نہایت مہربانی کی اور جو لوگ ایسے غریب تھے کہ اپنی رہائی کی
قیمت نہ ادا کر سکتے تھے انہین مفت آزاد کردیا اس بادشاہ کی تہذیب اخلاق
کے سامنے فلپ بادشاہ فرانس تو کیا بلکہ ریچرڈ شیر دل کی بھی حقیقت کچھ نہ تھی
سلطان مصر کو علم ادب مین بھی کچھ دخل تھا مگر اور فنون مین یہہ شخص کامل تھا
اور تمام اپنے فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا- یہہ بادشاہ
فقیرون کیطرح اپنے نفس پر بہت تنگی کرتا تھا مگر اور لوگون کے واسطے اسکی
مہربانی اور فیاضی بیحد تھی رحم اور نیکیان اُسکی ذات مین بہت تھین اور
اُسنے اپنے زمانہ حیات مین ایسے کام کئے کہ اُسکے ہمعصر عیسائیون کو بھی ایسے
کرنے چاہئے تھے- یہہ سلطان بے شُبہ دلیر وعقیل اور فیاض تھا دمشق کے
صلحنامہ کے تھوڑے عرصہ بعد اُسنے انتقال کیا اور کچھہ روپیہ اسواسطے دیگیا کہ
میری وفات کے بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور
مسلمان کے تقسیم کیا جاوے- اب فرق دیکھو عیسائی بادشاہ ریچرڈ اول ایسا
بادشاہ تھا جسکی تمام شان وشوکت اُس روپیہ سے قایم تھی جب وہ اپنی رعیت
سے ظلم اور تعدی لیا کرتا تھا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور شہوت پرست تھا اسکی
شہوت پرستی نے اُس سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی

خوبصورت ملکہ برن گیریا دختر سنیکو بادشاہ لنوار سے نا موافق رہا ایک غریب راہب نے سر دربار اُسے ملامت کی اور خدا کا واسطہ دیکر یہہ کہا کہ شہر صدوم جہان قوم لوار رہتے تھے خیال کرو انتہی تمت کلامہ

پہر اسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۸۴ اور اردو کتاب کے صفحہ ۸۸ مین لکہا ہے قول یہہ سچ ہے کہ اگر بجاے اہل عرب اور ترک کے اہل یورپ ممالک ایشیا کے مالک ہوتے تو وہ اسلام کو اسطرح رہنے دیتے جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہے انتہی اور یہی قول بعینہ چیٹ فیلڈ صاحب کا بہی ہے دیکہو اسی صفحہ کا حاشیہ اور اس قول کی صداقت مین اسپین کے مسلمانونکا نکالا جانا کافی دلیل ہے

پہر اسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۸۵ کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین کہ کلارک صاحب صلیبی لڑائی کے ذکر مین لکہتے ہین ان صلیبی لڑائیون سے عیسائیونکی تہذیب کو مطلق فائدہ نہین ہوا کیونکہ کسی زمانہ یا کسی قوم کی فوج اس فوج سے حرامکاری اور بدکاری مین زیادہ نہ تہی ان صلیبی لڑائیون سے سوء اعتقادی کو ایک نوع کا استقلال حاصل ہوگیا اور متعصب لوگون کے ظلم کو ترقی ہوئی خونریزی اکثر فرض خیال کئے جانے لگی اور بجاے نماز اور خیرات کے قتل انسان کے حکم کا درس ہونے لگا اور یہہ خونریزی گناہونکا کفارہ خیال کئے جانے لگی دس تہجیا ایکلنی کینا جلد ا صفحہ ۳۳۹ انتہی

پہر اسی اردو کتاب کے صفحہ ۹۲ مین لکہا ہے شیم صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے نزدیک یہہ بات قرار پاگئی ہے کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجہ کی

جہالت مین پڑا ہوا تہا اور بلحاظ فلسفہ اور حکمت کے اُس زمانہ کو زمانہ آہنی لظلمانی

کہنا چاہیے انتہی

تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ اکتوبر ۱۸۷۶ء صفحہ ۶۰ مین جو

پادری البرٹ صاحب کی تفسیر سے لکہی گئی لکہا ہے کہ تمام فرنگستان اُنکے مقابلہ

پر چڑہ آیا تہا مگر چونکہ لوگون کی شرارت اور بت پرستی اور بدکاری کی سزا کے لیئے

ضرور تہا کہ عیسائی مارے جاوین اسواسطے اُن بغدادی ترکون سے

ایکدفعہ بارہ لاکہ اور ایک دفعہ نو لاکہہ عیسائی مارڈالے تہے اور باقی عیسائی

شکست کہا کر بہاگ گئے تہے ۱۸ تاریخ جنوری ۱۰۵۵ء کو طغرل بیگ بغداد سے

نکلا اور ۲۹ تاریخ مئی ۱۴۵۳ء مین اُسنے (یعنے ترکون نے) استنبول کو فتح کیا انتہی

تب یہہ پیشین گوئی جو سورہ بقر رکوع ۱۴ مین ہے پوری ہوئی اولئک یدخلوھا

الا خائفین لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم

یعنے انکو نہین پہونچتا کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوئے انکو دنیا مین

ذلت ہے اور آخرت مین بڑی مار ہے انتہی (از رومن ترجمہ قرآن مطبوعہ مشن پریس

الہ آباد ۱۸۴۴ء

تفسیر حسینی مین ہے نیست مر ایشانرا و نسزد آنکہ در آیند دران مسجد مگر ترسکاران

و اینصورت در زمان دولت اسلام ظہور یافت کہ ترسایانرا قوت رفتن در مسجد اقصی

نیست از ترس مسلمانان انتہی اور تفسیر فتح العزیز صفحہ ۱۴۲ مین ہے کہ در حق نصاری

در خلافت امیر المومنین عمر فاروق رض و امیر المومنین عثمان ذی النورین رض اینمعنی

بوقوع آمد کہ ملک شام را از دست ایشان گرفتند و از بیت المقدس بکمال اہانت

ودولت اخراج کردند انتہی پس جسوقت عیسائی لشکرون نے بیت المقدس پر چڑہائی
کی اور تمام اُن ملکون مین اسلامی فوجون سے لڑائی جاری رہی اور روز بروز
اسلامی فتوحات کی ترقی کا غل سنتے رہے یہانتک کہ ۱۲۹۱ع مین ترکون نے
شہر طلمیس کو بہی جو فلسطین مین کرسٹیانو کا پچھلا قلعہ تہا لیلیا (مسٹری تواریخ کلیسیا
صفحہ ۱۵۸) تو یہہ قول کیا ہی صادق آیا ہے کہ [illegible]
الخ پس یہہ قران مجید مین ایسی پیشین گوئی ہے کہ اپنے وقت تحریر سے چہہ سو
برس کے بعد تمام جہان کے روبرو پوری ہوئی اور قیامت تک اسکی صداقت
آفتاب کیطرح ظاہر رہے گی۔

پہر اسی تفسیر کلاستق مطبوعہ ۱۸۷۸ع صفحہ ۶۲-۶۴ لکہا ہے کہ اُن ایام مین عیسائیون کے
درمیان قبر پرستی اور بت پرستی اور تبرکات پرستی اسقدر بڑہ گئی ہی۔
کہ سب سے بڑی جماعت کینٹربری کی ولایت انگلستان مین تہی جسکے سب
لوگ معتقد تہے وہان انہون نے تین قربانگاہ یا مزار بنا رکہے تہے ایک خداوند
مسیح کا دوسرا حضرت مریم کا تیسرا طامس اسقف کا جسکو بڑا بزرگ ولی اللہ
جانتے تہے اور ان تینون مقامون کی ایسی پرستش ہوتی تہی کہ جب یہہ لوگ
جنگ سے بہاگ کر انگلستان مین واپس آئے اور اپنی اپنی قربانگاہون پر نذر
نیاز چڑہانے کو گئے تو پہلے سال مسیح کی قربانگاہ پر ۳ روپیہ اور مریم کی قربانگاہ
پر ۶۳ روپیہ اور طامس ابکٹ اسقف کی قربانگاہ پر ۸۳۲ روپیہ کا چڑہاوا
آیا دوسرے برس خدا کو یہانتک بہول گئے کہ مسیح کی قربانگاہ پر ایک پیسہ بہی
نہین آیا مگر مریم کی قربانگاہ پر ۴ روپیہ ۱۲ آنے اور اُس اسقف کی قربانگاہ

سن چہارم

پہ ۱۴۵۵ء دیئے اُن باقی لوگون سے چڑہایا۔ واضح ہو کہ جب عیسائی جو رومن کاتہولک تہے جنگ سے آئے تو ان بدکارون نے ترکون کو چہوڑ کر آپسمین قتال شروع کیا ۲۹ برس کے عرصے مین ۱۲ ہزار مقدس عیسائیون کو چُن چُن کر انہون نے آگ مین جیتا جلادیا اور زناکاری کا بازار یہانتک گرم تہا کہ ایک رومن کاتہولک اسقف نے صرف اپنے علاقہ کے پادریون سے جو زنا کا محصول یا معافی کا روپیہ لیا اور اُن زناکارونکی فہرست لکہی تو گیارہ ہزار پادریون سے لیا گیا تہا اب دیکہو کہ جب پادریونکا یہہ حال ہو تو دوسرے لوگونکا کیا حال ہوگا اسیطرح چوری یعنے خیانت اور نفع بیجا ہی لیتے تہے۔ اسی سبب سے ترکون کے بادشاہ مسمی محمد نے قسم کہائی کہ ہرگز نہ سوؤنگا جب تک انکے بتون کو نتوڑون پس اُسنے ان بدکارون سے بہت بڑی لڑائی کی اور تباہ کیا انتہی

سیر الاسلام ترجمہ بریف سروے مصنفہ مارشین مطبوعہ ۱۸۴۵ء کے باب چہارم ترجمہ کیا ہوا پنڈت رام کشن کا صفحہ ۱۸۸ و ۱۹۰ مین لکہا ہے کہ عادات اور افعال بجازت (یعنے بایزید الدرم) کے جو بیٹا امراتہہ کا تہا موافق اسکے لقب الدرم کے تہے الدرم بجلی کو کہتے ہین (صفحہ ۱۹۰) اُسنے مُلک ہنگری پر فوج کشی کی اس مُلک سے تُرک ہمیشہ لڑتے رہے تہے لڑنا باشندگان ہنگری کی مدد مین فی الواقع لڑنا واسطے ممالک فرنگ اور مذہب نصاری کے تہا بڑے بڑے جوانمرد امیر فرانس اور جرمنی کے نیچے علم حبش منڈا اور سایہ حمایت صلیب کے لڑے لیکن بیچ لڑائی نیکوپولس کے (۱۳۹۶ء مین) بجازت نے انکی ایک فوج ایک لاکہہ نصرانیون کو شکست فاحش دی اس فتح نے یہہ

لاف زنی کی تہی کہ اگر احیاناً آسمان گر پڑے تو اُسے اپنے نیزون پر تہام رسکتے ہیں
ایک جم غفیر اس لڑائی مین قتل ہوا یا دریاے دینوب مین ڈوب گیا اور شاہ
ہنگری دینوب اور بحر اسود سے گزر کر قسطنطنیہ مین جان بسلامت لیگیا اور
وہان سے چکر کہاتا ہوا اپنی قلمرو مین جہان اب کچہہ باقی نرہا تہا پہر آیا بجازت
نے بسبب حاصل کرنے فتح کے مغرور ہو کر یہہ دہمکی دی کہ مین بوڈا دار الخلافہ
ہنگری کا محاصرہ کرونگا اور متصل کے مُلکون جرمنی اور اٹلی کو اپنی اطاعت
مین لاؤنگا اور اوپر قربانگاہ سینٹ پیٹر کے جو روم مین ہے گہوڑے کو دانہ
کہلاؤنگا گبن صاحب بیان کرتے ہین کہ یہہ لاف زن بادشاہ بسبب لاحق ہونے
بیماری نقرس کے جو مدت تک رہے آگے بڑہنے نپایا اور باعث اسکا کچہہ معجزہ
پیمبر پطرس کا یا بر احمستہ پیش آنا ممالک نصاری کا نتہا انتہی

پہر ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۵ سطر ۱۴ - صفحہ ۱۵۹ مین لکہا ہے کہ جب چودہ سو برسون
تک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ اُس عیسائی دین کے بڑے دشمن
(یعنے لشکر اسلام) سے اپنی ساری طاقت سے لڑ رہے تہے اور ساٹہہ لاکہہ عیسائی
اپنی جان دے چکے تہے تب ۱۲۹۱ع مین ترک لوگون نے شہر تلیمیس کو فلسطین
مین کرسٹیانونکا پچہلا قلعہ تہا یعنے صرف یہی باقی تہا لیلیا اور یہی یونانی سلطنت
جو کمزور ہوتی جاتی تہی ترکونکا ساہمنا نہین کر سکے تب انہون نے اُس سلطنت کے
جو ملک ایشیا کوچک اور یورپ مین رہگئے تہے انہین چہین لیا اور ۱۴۵۳ع مین
شہر کانسٹنٹین اوپل کو فتح کرکے یونانی سلطنت کو بالکل نیست کر دیا پہر انہون نے
اپنی سلطنت کو ملک ہنگاریا کی حد تک بڑہایا اور وہان سے ایمان ہی پر چڑہائی

کرنے کی تیاری کی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو ۸۴ زبور مین ہے پوری ہوئی
وہ قوت پر قوت بڑہاتے ہوے چلا کرینگے خدا کے آگے صیحون مین حاضر ہون گے انتہی
از ترجمہ جوزف آوین صاحب چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۶ع ۸۴ زبور

جان ڈیوین پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۱ مین لکہتے ہین کہ نو صلیبی
لڑائیان مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دو سو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کروڑون انسان مارے گئے انتہی

ظہور اسلام سے قریب دو سو برس پیشتر رومیونکی بادشاہت دو حصون مین
تقسیم ہوگئی اور یہہ دو حصے مشرقی اور مغربی کہلاتے تہے مغربی بادشاہت کا
دار السلطنت خاص شہر روم تہا اور مشرقی کا استنبول یعنے قسطنطنیہ تہا انتہی
از دیباچہ رومن ترجمہ قران شریف صفحہ ۱۴ دفعہ ۱۴ جسپر علماے عیسائی نے
اپنے طور کا حاشیہ و دیباچہ لکہکر ۱۸۴۴ع الہ آباد پریزبیٹیرین مشن پریس مین چہاپا

پس اسی مشرقی بادشاہت کو ہندی تواریخ کلیسیا نے یونانی سلطنت لکہا ہے
اور انگلستانی محاورہ مین ترکی سلطنت بہی اسی کو کہتے ہین اس سبب سے کہ
۱۴۵۳ع مین ترکون نے اسے فتح کر لیا تہا اور سینٹ آیا صوفیہ کی گرجا کو جامع مسجد
بنایا اسکا دار السلطنت یورپ کے پورب اطراف مین اور کوچک ایشیا کے
سامہنے ۳۲۹ع مین کانستن ٹین اعظم کے شہر کے نام سے اور روم ہی مشہور
ہوا اور قدیم شہر روم اسکے پچہم طرف ملک اٹلی مین ہے قسطنطنیہ کی تعمیر کے
تہوڑے دنون بعد رومی حکومت دو حصون مین ہوگئی ایک قدیم روم مین اور ایک
قسطنطنیہ مین (از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۶۱ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۰ع) انتہی

عیسوی کے قریب ۳۹۳ء مین از ضمیمہ جانسین ڈکشنری مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء)
تہیودوشیس اپنی سلطنت کو مغربی و مشرقی دو حصہ کرکے ارکدیوس اور ہنر یوس
نامی اپنے دو بیٹون کر سپرد کرکے مرگیا اور تواریخ روم مصنفہ گولڈ اسمتہ آف انگلنڈ
مطبوعہ لندن ۱۸۵۰ء صفحہ ۵۰۹ مین ہے کہ تہیودوشس ۳۹۵ء مین مرا اسیوقت
سے وحشی قومون کی چڑہائی مغربی سلطنت پر بڑے زور و شور سے شروع ہوئی
از روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۱۔

واضح ہو کہ محمد دویم سلطان ترک نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تہا اور پیشتر فتح قسطنطنیہ
سے ترکون کا دار السلطنت ادرین اوپل (یعنے ادرنیہ) تہا جو فرنگستان کا ایک
شہر ہے دیکہو سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ و ۱۹۲) جغرافیہ مصنفہ گولڈ اسمتہ و شرح پادری
سی ان رائٹ ام اے موسوم بہ گرامر آف جاگرفی مطبوعہ لندن صفحہ ۵۴ مین ہے کہ
ادرین اوپل ادرین قیصر کا بسایا ہوا ہے اور یورپ متعلقہ سلطنت ترکی کا دوسرا
شہر ہے اور فتح قسطنطنیہ تک ترکون کا پایہ تخت تہا اتہی سلطان مراد منجملہ سلاطین
روم سے اول مرتبہ مسلمانونکی سلطنت یورپ مین قایم کی اور ادرین اوپل کو
اپنا پایہ تخت قرار دیا تہا سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ مین ہے کہ امراتہہ اول (سلطان
مراد) ارکن کے بیٹے نے جو تیسرا سلطان خاندان عثمان سے تہا (یعنے سلطان
مراد بن ارکن بن عثمان بن طغرل نبیرہ سلجوق (ایضاً صفحہ ۱۶۱ و ۱۸۳) لطور
حاکمون اپنے خاندان کے تیغ رانی کی تاریخ بے زن شیم سے مطالب صاف
نہین معلوم ہوتے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ امراتہہ نے تمام پرگنہ رومینیا کو جسے تہریس
بہی کہتے ہین ہلس پونٹ سے اور حد دار الخلافت تک مغلوب کیا اور کوئی اُس

ارمن نمبر ۴

بمقابلہ پیش نہ آیا اور یہہ بات بہی اُسی تاریخ سے واضح ہوتی ہے کہ اُسنے فرنگستان مین ایڈری اور نوپل (اور غیرہ) کو واسطے اپنے تختگاہ اور مقر مذہب اسلام کے تجویز کیا انتہی

اسلام کا ایک زمانہ وہ تہا جسکا یہہ بیان ابہی لکہا گیا اور افسوس کا ایک اب زمانہ ہماری وقت مین ہے

مثنوی لمؤلفہ

عنادل چپکے بیٹہے ہوے ہین — کہ غنچے سوچے اور بہیے ہوے ہین

کہان شبنم ہے اب برگ سمن پر — اکہ پالا پڑ گیا کشت چمن پر

لیا ہمن نے جب باج زر و رد — کیا صرصر نے تاراج زر و رد

لٹا یہہ باغ لالے سے سمن تک — بچا ثابت نہ گل کا پیرہن تک

ستادہ غرق خون لالے کی صف ہے — کہ برگ سبزہ بہی خنجر بکف ہے

کہان آنکہوں سے اٹہہ سکتی پلک ہے — علاج نرگس اب خار خسک ہے

اگرچہ حال اسلام اب تباہ ہے — مگر لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

ایلی ایلی لما عزبتانی (۲۲ زبور ۱) اے خداوند اپنا کان جہکا اور میری سن کہ مین غریب اور مسکین ہون (۸۶ زبور ۱) اے خداوند میرا بہروسہ تجہپر ہے تو مجہے کبہی شرمندہ مت کر (۷۱ زبور ۱) کہ وے سب جو مجہہ کو دیکہتے ہین مجہہ پر ہنستے ہین وے بولیان بولتے ہین وہ سر ہلا ہلا کر کہتے ہین اسنے خداوند پر توکل کیا کہ وہ اسے بچاوے اگر وہ اس سے راضی ہے تو وہی اسے چہڑا دے (۲۲ زبور ۷ و ۸) لیکن مین جو ہون سو تیری رحمت کی کثرت سے تیرے گہر مین آؤن گا اور تجہہ سے

ڈر کر تیری مقدس ہیکل میں تجھے سجدہ کرونگا (۵ زبور ۷) کہ تیرے گھر کی غیرت نے مجھے کھا لیا اور اُنکے ملامت جو تجھے ملامت کرتے ہیں مجھ پر آپڑے (۶۹ زبور ۹) تیرے ہی لئے ہم سارے دن مارے جاتے ہیں اور ذبح کی بھیڑوں کی برابر گنے جاتے ہیں (۴۴ زبور ۲۲) اے خداوند اپنے بندوں کی حقارت کو یاد کر (۸۹ زبور ۵۰) کیا تو ابد تک ہمسے بیزار رہیگا پشت در پشت اپنے غصہ کو طول دیتا رہیگا (۸۵ زبور ۵) کہ میں سارے دن بے آرام رہتا ہوں اور ہر صبح کو تنبیہ پاتا ہوں (۷۳ زبور ۱۴) اے خداوند اپنے آسمانوں کو جھکا اور اتر آ پہاڑوں کو چھو اور وہ دھوان ہو اُڑ جائیں (۱۴۴ زبور ۵) اوپر سے اپنے ہاتھ پھیلا مجھے رہائی دے مجھے بہت پانیوں سے اور اجنبی قوم کے ہات سے چھڑا لے کہ اُنکے منہ سے واہی باتیں نکلتی ہیں اور اُنکا داہنا ہات جھوٹھ کا داہنا ہات ہے (۱۴۴ زبور ۷ و ۸) اے میرے خدا محمود (خدا اے محمد) چپ رہ (۱۰۹ زبور ۱) کہ وہ اُنپر جو تیرا مارا ہوا ہے ستم کرتے ہیں (۶۹ زبور ۲۶) تیری ہیکل کے سبب بادشاہ یروشلم میں تجھ پاس ہدئے لائینگے شاہزادے مصر سے آئینگے کوش کے لوگ جلدی اپنے ہاتھ خدا کیطرف بڑھائینگے (۶۸ زبور ۲۹ و ۳۱) خداوند صیحون میں بزرگ ہے اور وہ ساری خلقتوں سے بلند ہے (۹۹ زبور ۲) صیحون سے جو حسن کے کمال سے خدا جلوہ گر ہوا ہے (۵۰ زبور ۲)

اس ۵ زبور کی بھی آیت قرآن کی کی آیت کا ہوت
حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدها تغرب فی عین حمئة

مسجد کہود کر سکہون کے ایک گرو کا مندر تعمیر ہوا افسوس کہ خدا
کا گہر ہندہ کا گہر بنایا گیا - کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد
اقصیٰ کو جو یہودی اور نصرانی عبادت خانہ اور حضرت داؤد
علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسجود تہا - اُسکے
غارت ہونے کے بعد پہر نہین تعمیر کیا اور کیا اہل اسلام نے
قدیم الہامی کتابون کو جو ملک شام کی غنیمت مین کئی بار
آئی تہین یہ کہکر جلنے سے نہین منع کیا کہ یہ بہی کلام الہی ہین
جس طرح کہ قرآن مجید انکا جلانا روا نہین جس طرح قرآن کی
بیع روا نہین انکی نہین اہل کتاب کو ہدیہ مین دیدو - چنانچہ
ایسا ہی کیا گیا - دیکہو نیاز نامہ مصنفہ پادری صفدر علی
مطبوعۂ الہ آباد سنہ ۱۸۶۷ عیسوی صفحہ (۱۵۸)

رکن پنجم ۵

چونکہ ترتوس رومش نے یا آدرین قیصر نے یروسلم مین ہیکل کی بنیاد
برہل جلوائی تہی جیسا کہ لکہہ چکا ہون اسکے بعد اللہ جلشانہ نے اُس مقام ویرانہ کو
حضرت عمر فاروق کے ہاتہ سے تعمیر کروایا اسکی بابت حضرت میکاہ نبی نے
اپنی کتاب کے ۳ باب ۱۲ مین کہ یہی آیت اُس باب کا آخر ہے اور ۴ باب ۳ - مین
یون فرمایا ہے اسلئے صیحون تمہارے سبب (یعنی نافرمانبردار یہودیونکے سبب)

کہیت کیطرح جوتا جائے گا اور یروسلم تودہ تودہ بن جائیگا اور ہیکل کا پہاڑ جنگل کے اونچے مکانون کیطرح ہو جائیگا لیکن آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ خداوند کے گہر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا جائیگا اُمتین اُسکی طرف سیلان کرینگے اور بہتیری قومین آوینگین اور کہینگین کہ چلو ہم لوگ خداوند کے پہاڑ اور یعقوب کے خدا کے گہر چڑہ جائین اور وہ ہمین اپنی راہین سکہاویگا اور ہم لوگ اُسکے راستون پر رفتار کرینگے کیونکہ شریعت صیحون سے اور خداوند کا کلام یروسلم سے نکلے گا اور وہ بہتیری قومون کے درمیان حکومت کریگا اور دور کی زبردست قومون کو ڈانٹے گا وے اپنی تلوارون کو توڑ کر پہل بنا دین گے الخ چونکہ یہہ ہیکل پہاڑی پر بنی تہی اسلئے وہان جانیوالون کے لئے یہہ لفظ بار بار زبور وغیرہ مین آیا ہے کہ چڑہ جائین الغرض یہہ جو لکہا ہے کہ خداوند کے گہر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا یہہ تو ظاہر ہے کہ جو عمارت کئی بار ڈہائے جانیکے بعد مٹی سے اُسکی زمین خواہی نخواہی بلند ہو جاتی ہے اور یہی حال ہیکل کا ہوا کہ کئی بار ڈہائے جانیکے بعد اُسکی زمین جسوقت کہ حضرت عمرؓ نے اُسے تعمیر کروایا ضرور کُرسی دار ہوگئے یا یہہ کہ اُسکی اس پچہلی تعمیر کے سبب ترقی کا بیان ہے جیساکہ حجی نبی کی کتاب کے ۲ باب ۹ مین لکہا ہے کہ اس پچہلے گہر کی بزرگی پہلے گہر کی بزرگی سے زیادہ ہوگی رب الافواج فرماتا ہے الخ اور یہہ کہ اُمتین اُسکی طرف سیلان کرینگین یہہ بہی ظاہر ہے کہ تینون اُمتین یعنے یہودی عیسائی مسلمان اُسمین بستے اور اُسے مقدس جانتے ہین پہر یہہ کہ خداوند کا کلام یروسلم سے نکلے گا مطلب یہہ کہ جب حکومت اسلام پہلے یروسلم مین

قایم ہوئی تب شریعت اسلام وہان سے تمام ملک یہودیہ مین رایج ہوئی اور
باقی پھر شوکت اسلام اور یہودی وغیرہ حکومت بالکل نیست ہوجانیکا بیان
ہے اور یہہ تو سب صریح ہے اور چونکہ آخری وقت کا یہہ سب حال ہے تو اس سے
ظاہر ہوا کہ یہہ پیشین گوئی صرف حضرت عمرؓ کی بابت ہے کہ جنکا عہد حضرت
عیسیٰ سے چھہ سو برس کے بعد ہوا ہے

واضح ہوگا کہ ایک مضمون پیشین گوئی کا جو میکاہ نبی کی کتاب کے آخرہ باب
اور اول ۴ باب مین منقسم پایا جاتا ہے کہ جس سے پڑھنے والے کو اس
پیشین گوئی کا مطلب سمجھنے مین کیسقدر تردد لاحق ہوا اسکا سبب بابون اور
آیتون کو ترتیب دینے والے کی نادانی ہے چنانچہ مفتاح الکتاب صفحہ ۱۶ مین
لکہا ہے کہ پرانے عہدنامہ کے باب اور آیتون کی تفصیل و نشان کارڈنل
ہوگو نامی ایک شخص سے مسیح کے جانیکے بارہ سو چالیس ۱۲۴۰ برس بعد ٹھہرائے گئے
اور اصطلاح انجیل کے بہی باب اور آیتون کی تفصیل اور نشان رابرٹ
اسٹیفنس صاحب سے جو مشہور عالم اور فرانس کے بادشاہی چھاپہ خانہ کا
مہتمم تہا مسیح کے آنیکے پندرہ سو پینتالیس ۱۵۴۵ برس بعد ٹھہرائے گئے۔ مگر یہہ تدبیر
کامل نہین ہے کیونکہ کہین کہین فصل کی تفصیل کے معنے مین باہم ربط بالکل
نہین دیتا اس سبب سے چاہئے کہ طالب العلم جب کتاب مین پڑہے تو اپنے کو
آیتونکی قید مین نچھوڑے بلکہ ہر ایک بات کو اسکے حقیقی معنے اور ربط کے موافق
دریافت کرے انتہیٰ تمت کلامہ،

اور پھر یہہ کہ جب تک حضرت عمرؓ کے ہات سے اس پاک مکان کی تعمیر نہوئی

تب تک اللہ رب العالمین نے اُسے بار بار کی غارت سے آزاد نہونے دیا اُسکی بابت حضرت یسعیاہ نبی کو یون الہام الہی ہوا کہ صیہون کی خاطر مین خاموش نہ ہونگا اور یروسلم کی خاطر مین دم نہ لونگا جب تک کہ اُسکی صداقت نور کی مانند نہ چمکے اور اُسکی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر نہو اور قومین تیری صداقت اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھینگے اور تیرا ایک نیا نام ہوگا جو خداوند کا مُنہ تجہپر ٹہریگا (یعنے خداوند اپنے مُنہ یعنے زبان سے تیرا نام رکھہ دیگا) اور تو خداوند کے ہات مین شاہانہ تاج اور اپنے خدا کے کف مین ایک شوکت کا افسر ہوگا تو آگے کو متروکہ نہ کہلائیگی اور تیری سرزمین کا پھر خرابہ نام نہوگا بلکہ تو حفصیبام (یعنے میری خوشی اُسمین) کہلائیگی اور تیری سرزمین بعولہ (یعنے خداوندوالی) کیونکہ خداوند تجہہ سے خوش ہے اور تیری زمین خداوندوالی ہوگی یسعیاہ ۶۲ باب ۱-۴ از روسن بیبل چھاپہ لندن سنہ ۱۸۶۷ء پس اس پیشین گوئی مین یہہ جو لکھا ہے کہ تیرا ایک نیا نام ہوگا الخ

نیا نام اُسکا یہی معلوم ہوتا ہے جو مسلمانون مین رائج ہے یعنے بیت المقدس کیونکہ یہی اُسکا نیا نام ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۷ مین لکھا ہے کہ جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اُسکی عظمت جاتی رہی تو بھی بیت المقدس کہتے ہین انتہی یا یہہ کہ اہل ترک جنکے تحت حکومت یروسلم ہے اُسے قدسی شریف کہتے ہین (از دیباچہ رومی مطبوعہ سنہ ۱۸۷۲ء صفحہ ۸۶) یا یہہ کہ اگلے زمانون مین وہ عبادتخانہ ہیکل کہلاتا تہا اور اب زمانہ اسلام سے اُسکا نام مسجد اقصی ہے اور خداوند کے منہ سے وہ نام رکہا جاتا ہی کہ کلام اللہ مین وہ نام پایا جائیگا

چنانچہ قران شریف مین اُسکا یہہ نام یعنے مسجد اقصیٰ موجود ہے دیکھو سورہ بنی اسرائیل
رکوع ۱ اور جب سے وہ اسلامی مسجد تعمیر ہوئی تب سے یروسلم جو بار بار خرابہ اور
ویرانہ ہوتا رہتا تہا مطلق ان آفتون سے آزاد ہوا یہانتک کہ قریب تیرہ سو
برس گزرے کہ وہ برابر آباد ہے اور ہرگز خرابہ اور ویرانہ نہین کہلایا اور حفظیباہ
اور بعولاہ اسکے اسمار صفات مین سے ہین یعنے یہہ نام تو یروسلم کے کبہی
رائج نہین ہوے مگر شاید مطلب یہہ ہے کہ گویا ان دونون لفظونکی معنے کے مطابق
اُسکا حال ہوگا چنانچہ اس چوتہی آیت کے آخر مضمون سے یہہ بات ثابت ہے
جہان دونون لفظون کے معنے آیت ہی مین لکہدے ہین کہ خداوند تجہہ سے
خوش ہے اور تیری زمین خداوندوالی ہوگی انتہی یعنے نام کے ساتہہ معنے
بہی لکہنا ضرور نہین ہے مگر اُسی جگہہ کہ جہان نام سے تو اسقدر نہین بلکہ اُسکے
صرف معنے ہی سے غرض ہوتی ہے اور یہہ کہ پہر خرابہ نام نہوگا یہہ مسجد الصخرہ
کی تعمیر سے خاص مراد ہے کیونکہ اس سے پیشتر تو وہ بار بار خرابہ اور ویرانہ
ہوا کی مگر پہر کا لفظ یہہ پکار رہا ہے کہ قیامت تک اب کبہی اُسکا پہر خرابہ
نام نہ ہوگا

خرابہ نام نہوگا

اس پیشین گوئی کی صداقت اللہ جلشانہ کے اس انتظام سے ظاہر ہے
کہ ماہ ایلول کی تاریخ ۹ کو کسدیون یعنے بابل والون نے پہلی ہیکل کو جسے
حضرت سلیمانؑ نے تعمیر کیا تہا غارت کیا اور اسکے چہہ سو چہتر برس کے بعد
جب رومیون نے دوسری ہیکل کو جسے ہیرودیس نے پہر سدہارا تہا غارت
کیا تو وہی تاریخ اور وہی مہینا تہا یعنے ماہ ایلول کی تاریخ ۹ (مفتاح الکتاب

صفحہ ۵۸ و ۵۹) یہہ عجایب واقعہ اتفاقی نہین بلکہ تقدیری سمجہنا چاہیے چونکہ
چہہ سو چہتر برس پیشتر غارت ہیکل ثانی سے ہیکل اول غارت ہوئی تہی
لیکن بعد غارت ہیکل اول کے ستر برس اسیری بابل کے اور چند سال
زمانہ تعمیر کے وضع کرکے تعمیر ثانی سے اُسکے غارت تک صرف چہہ سو برس
ہوتے ہین
ایک اور عجیب بات اس مقام مین یادر کہنے کے لایق یہہ ہے کہ چہہ سو برس
پیشتر حضرت عیسیٰ سے بابل والون نے پہلی ہیکل کو بالکل غارت اور برباد
کیا تہا اور حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام سے ہی چہہ ہی برس
پیشتر رومیون نے دوسری ہیکل کو بالکل غارت اور برباد کیا یہہ انتظام
خدا کے عین ٹہرائے ہوے ارادہ سے سمجہنا چاہیے
اور یہہ جو ہندی تواریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ اُسکی عظمت جاتی رہی ہے
یہہ صریح تعصب ہے کیونکہ اگر ایسا ہے تو صلیب دار لشکر بنکر اُسکے لے لینے
کے لئے کیون تمام یورپ کے عیسائیون نے اپنی جان لڑا دی تہی اور
ماہ محرم ۹۳۵ہجری مین بادشاہ فرانس نے سلیمان خان سلطان قسطنطنیہ
کو خط لکہا اور عبادتخانہ نصارا یعنے بیت المقدس کی درخواست کی سلطان
سلیمان نے جواب دیا کہ مدت دراز سے وہ مقام مسجد اہل اسلام ہے اب
گرجا گہر نہین ہوسکتا اور یہہ مقدمہ دین و مذہب کا ہے اگر مال و جاگیر
مانگتے تو مین تمہین دیتا انتہیٰ از تواریخ قیصر روم چہاپہ ۱۲۸۱ ہجری صفحہ ۲۰
اور ہزارون عیسائی ابتک یروسلم کے حج کو جایا کرتے ہین دیکہو الکتاب

مقامات المعروف روشن چھاپہ مرزاپور ۱۸۷۶ء صفحہ ۲۳ اور یہودی تمام دنیا کے ابتک یروسلم ہی کیطرف منہ کرکے دعا و نماز کرتے ہین جیساکہ ظاہر ہے اور کتاب سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۳۵ء باب ۵ ترجمہ کیا ہوا تہیبر کا صفحہ ۲۰۸ مین لکہا ہے جبکہ پارسی مشرق کو رخ کرتے ہین جسکو وہ پاک سمجھتے ہین اسلیئے کہ وہان سے طلوع آفتاب کا ہے اور قوم اسیتیین (یعنے صابئین) ماہتاب اور ستارون کو جو طرف شمال کے ہین دیکھتے ہین تو دل اُنکے ان اطراف کے مخاطب ہونے سے متوجہ جانب عبادت کے ہوتے ہین اسطرح بیت المقدس کیطرف کہڑے ہونے سے خیال یہود کا اُس مکان پر لگا ہوتا ہے انتہی اور اسیطرح جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب اردو صفحہ ۷۳ کے حاشیہ مین بہی ہے

یہودی لوگ سمجھتے تہے کہ مسیح جب آئنگے تو پہلے یروسلم مین ہیکل کی چہت پر نزول فرمائنگے اور وہان سے بے زینہ لگائے کود پڑین گے اور یہی معجزہ دیکہہ کر سب لوگ حضرت عیسیٰ کو پہچان لین گے چنانچہ ۹۱ زبور ۱۱ و ۱۲ مین لکہا ہے کیونکہ وہ تیرے واسطے اپنے فرشتون کو فرمائیگا کہ تیری ساری راہون مین حفاظت کرین وہ دونون ہاتہون پر تجہے اُٹہا لین گے تا ہو کہ تو اپنا پاؤن پتہر پر پٹکے انتہی اسی سبب سے انجیل مین لکہا ہے کہ شیطان نے مسیح کو ہیکل کے اوپر لیجاکر کہا کہ آپکو نیچے گرا دے کیونکہ لکہا ہے کہ وہ تیرے لئے اپنے فرشتون کو فرمائیگا کہ تجہے ہاتہون پر اُٹہا لین ایسا ہو کہ تیرے پانو کو پتہر سے ٹہیس لگے انتہی متی ۴ باب ۵ و ۶

چونکہ یہودی عقیدہ کے بموجب حضرت عیسیٰ کا آنا ابھی باقی ہے اور عیسائی بلکہ اسلامی
عقیدہ بھی یہی ہے کہ قریب قیامت مسیحؑ کا آنا ضرور ہے اور یروسلم مین وہ ہیکل باقی
نہین ہی اور اُسی جگہہ اسلامی مسجد موجود ہے پس اگر حضرت عیسیٰ آے تو
مسلمانون کے پاس آئنگے نہ یہہ کہ یہودیون کے پاس کیونکہ اسلامی
عبادتخانہ مین آئنگے ہان اے خداوند یسوع جلد آ (مکاشفات ۲۲ باب ۲۰) پس
اگرچہ یہود و نصارا حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے مراتب سے غافل رہے اور
اپنے عقاید کی بنا کو قایم رکہنے مین دین اسلام کے کچہہ قدر نہ سمجھی تو بھی جس پتھر
کو راجگیرون نے ناپسند کیا وہی کونیکا سرا ہوا یہہ خداوند کیطرف سے ہے
اور ہماری نظروین عجیب اسلئے مین تمسے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت (یعنے
حقیقی ایمان اور بہشت از روی تفسیر اسکاٹ متی ۵ باب ۱۵ صفحہ ۴۸) تمسے لیلی
جائیگی اور ایک قوم کو جو اُسکے میوے لاوے دی جائیگی جو اس پتھر پر گریگا
چور ہو جائیگا پر جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالے گا (متی ۲۱ باب ۴۲-۴۴) پہلے
جبکہ فوج اسلام نے یروسلم پر چڑہائی کی تو اُسے فتح کرلیا اور جب صلیب وارونکے
لشکر نے یروسلم کے واسطے مسلمانون پر چڑہائی کی تب بھی لاکھون آپ ہی قتل
ہوے اور بقول اسکاٹ صاحب انگریزی مفسر کے کامیاب نہوے پس مسیحؑ کی
یہہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی کہ جو اس پتھر پر گریگا چور ہو جائیگا اور جسپر وہ
گرے اُسے پیس ڈالے گا انتہیٰ اسیطرح پچھلے پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے ہونگے کیونکہ
بہت سے بلائے گئے پر برگزیدہ تہوڑے ہین (متی ۲۰ باب ۱۶) یہہ پیشین گوئی
حضرت عیسیٰؑ کی خاص مسلمانون ہی سے علاقہ رکہتی ہے کیونکہ علماء عیسائی

تحقیقات کی بموجب دنیا مین عیسائی بائیس کرور اسّی لاکھہ اور مسلمان گیارہ کرور ہین (از طریق الحیات فارسی مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۷ء صفحہ ۱۲ و مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ء اردو طبع چہارم صفحہ ۶۸ دوسرا مقصد) پس برگزیدہ وہی ہین جو تہوڑے ہین اب اگر کوئی کہے کہ یہودی ان سے بہی تہوڑے ہین یعنے نوہ لاکھہ (ایضاً صفحہ ایضاً) تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ ان تینون خدا پرست قومون مین پچہلے نہیں ہین اور یہان حضرت عیسیٰ نے صاف بتلا دیا کہ جو پچہلے ہین یعنے مسلمان اور پہر یہہ کہ ہونگے اس لفظ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کا اشارہ اس فرقہ کیجانب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد دنیا مین قایم ہونے والا تہا یعنے مسلمان اور اگر عیسائیون سے مراد ہوتی تو یون فرماتے کہ پچہلے پہلے ہوگئے یعنے مقبولیت کے درجہ مین یہودیون سے اول ہوگئے مگر مطلب یہہ ہے کہ مسلمان مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون سے اول ہونگے چنانچہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

نحن الآخرون من اہل الدنیا والاولون یوم القیمۃ

یعنے ہم دنیا مین تو پچہلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین انتہیٰ پس ان دو قولون کے بموجب مسلمانون کو بیشک مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون سے اول سمجہنا چاہئے اور اسیطرح مسجد اقصیٰ کو پہلی اور دوسری ہیکل سے جیسا کہ اس کتاب کے پڑہنیوالونپر ظاہر کر چکا ہون

اب اس کتاب کو مین ایک پیشین گوئی مندرجہ کتاب حضرت حجی نبی علیہ السلام لکھہ کر ختم کرتا ہون جسکی عبرانی عبارت یہہ ہے وہر عشتی اث کل ہگویم

وُبَاؤُ حَمْدَتْ کُلْ هَگُویِمْ وِمِلَّیتِی اِتْ هَبَیِتْ هَزِهْ کَبُود یهُو وَاه صِبَاأُوتْ یعنے لرزاونگا مین سب قومون کو اور آئیگا پسند کیا ہوا سب قومونکا اور مین اس گہر کو جلال سے بہر دونگا رب الافواج فرماتا ہے (کتاب حجی ۲ باب ۷)

حمدت وہی نام حضرت رسول خدا احمد مجتبی صلعم کا ہے جسکی خبر حضرت عیسیٰ نے بہی اسیطرح دی تہی کہ **یاتی من بعدی اسمہ احمد** (یوحنا ۱۴ باب ۱۶) اور یہہ بات فقط مین نہین لکہتا ہون بلکہ گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۷۷ امین اقرار کرتے ہین چنانچہ قولہ اسکی بابت مین خاص نہایت مشہور پادری پارکہرسٹ صاحب کا حوالہ رکہتا ہون کہ اس سے مراد محمد صلعم ہین نہ عیسیٰ یا روح القدس اور یہہ مراد اس سبب سے ظاہر ہے کہ پیشین گوئی مین محمد کا نام موجود ہے اسمقام پر یہہ دعوی نہین کر سکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہوگی انتہی دیکہو حمایتہ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب لندن مطبوعہ ۱۸۲۹ء صفحہ ۹۰ دفعہ ۷۷) احمد نہ فقط یہی بلکہ ۵ زبور ۲ مین بہی حضرت رسول اللہ صلعم کا نام پاک اسطرح موجود ہے کہ صیحون سے حسن کے کمال سے خدا جلوہ گر ہوتا ہے انتہی پادری بیچل صاحب جنکی کتاب خطوط ہندوستانی جوانون کیواسطے مطبوعہ ۱۸۶۹ء ہندوستان مین ہر عیسائی عالم کے پاس موجود ہے فرماتے ہین کہ لفظ حسن کی کمالیت بعضے سریانی نقلوں مین مشہور نام لکہا ہے جسکے معنے عربی زبان مین اکیلا محمود ہو سکتے ہین اور یہہ پچہلا لفظ محمد سے کچہہ نسبت رکہتا ہے انتہی خطوط ہندوستانی جوانون کیواسطے مصنفہ پادری جے مری بیچل صاحب ال ال ڈی ترجمہ پادری جے ڈی برون صاحب

مطبوعہ ۱۸۶۹ع باہتمام پادری واصاحب صفحہ ۲۰۶) خدا کا شکر کہ یہ کتاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر ختم ہوئی اب خدائے کریم اپنے اس نامور گنہگار اور کم ہمت کا بھی اس نام پاک کے وسیلہ سے خاتمہ بخیر کرے اور قبول فرمائے

اے یہوواہ سے ڈرنے والو یہوواہ کو مبارک کہو یہوواہ جو یروسلم میں سا کن ہے صیحون سے مبارک ہو ہلیلویاہ ۱۳۵ از بور ۲۰ و ۲۱

خاتمہ

اسمین دو باب ہیں

باب اوّل

ابنیاء علیہم السلام وغیرہ کے ناموں کے معنے اور بعض قدیم شہروں مندرجہ توریت وانجیل کے کہ جنمیں سے اکثر اس کتاب دولت فاروقی میں مرقوم ہیں جدید نام اور صحیح نشان اور تاریخ اعیاد یہود معہ مطابقت ناموں اے عبرانی و وانگریزی وہندی وفارسی وغیرہ

ابیوتر نیک باپ
ابییب ہرے پہل نام ماہ عبرانی
ابئیل خدا میرا باپ

ابی جیل خوشی کا باپ
ابیاہ یہوواہ میرا باپ ہے
ابی ملک بادشاہ کا باپ

ابیرام بڑا باپ

ابیرہام بڑے گروہ کا باپ (معرب ابراہیم)

ابی سلوم سلامت کا باپ (ابن داؤد)

ارض صبی یعنے زمین ہرن کی (نام زمین یروسلم)

ابیل مصریم مصریونکا ماتم کرنا

آدم خاکی یا لال مٹی

ادون برق بجلی کا صاحب

ادونیاہ خدا میرا مالک

ادون صدق صاحب صداقت

ارسطو کامل و فاضل یہہ لفظ یونانی ہے

ارسطو کے باپ کا نام نیقوماخس ہے یعنی

مجادل قاہر عمر اڑسٹھہ ۶۸ برس

اخیاب باپ کا بہائی

افلاطون شاگرد سقراط معنے لفظ افلاطون

عام منفعت کثیر علم عمر اکیاسی ۸۱ برس

اخی ملک بادشاہ کا بہائی

اخی تفل ہلاکت کا بہائی

اخی توب نیکی کا بہائی

اَسیاہ خدا کی قدرت

امنون وفادار دعوی

انوس گناہ آلودہ انسان

الہام کہولنا یا ظاہر کرنا (خطوط ہندوستانی جوانونکے واسطے صفحہ ۹۰)

اپاسٹل رسول یا حواری رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۶ اور اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۶ لفظ یونانی

انجیل یونانی مین انگیون خوشخبری (از اعجاز قران صفحہ ۶۶) اور ایک کتاب مین دیکہا کہ انگیوس اول اور سیوم حرف مکسور انگل یعنی فرشتہ اور یونانی مین یُو یعنی خوب و خوش

اب نعزر مدد کا پتہر

اَبدون ہلاک کرنیوالا (ایوب ۲۶ باب ۶) یہہ دوزخ کا نام ہے منجملہ سات نامون دوزخ کے جیسے شئول (ایوب ۷ باب ۱۳) شاہات (ایضاً ۹ باب ۳۱) اصیة (ایضاً ۳۳ باب ۱۹) بئیر یعنے کنوان یا چاہ گہتم یعنے جہنم

باب اول

دوما اور مکاشفات ۹ باب ۱۱ میں عبدون اپلیون

دوزخ کے فرشتہ کا نام لکھا ہے

ادوم لال

اَنْنا یا ہننا مہربان

اریوپگس مریخ کا پہاڑ

اسا حکیم

ازوٹس یا اشدود لوٹ

ایوب رونیوالا

اونیس مس فائدہ مند

اونیس فرس مفید فائدہ دینے والا

اُور آگ خواہ نور پیدایش ۱۵ باب ۷

اوریاہ خدا کا نور

اوریئیل ایضاً

اوریم وتمیم نور اور کاملیت (سردار کاہن

کے سینہ بند پر کے جواہر وین سے جنپر نور

چمکتا اُنکے حروف ملانیسے سوال کا جواب

حاصل ہوتا)

ایھمیس قبطی لفظ ایک سانڈ جسکی پیٹھہ

پر عقاب زبان پر بھونری ماتھے پر ہلال ہوتا

از تواریخ مصنفہ رولمن صاحب

افود کاہن کے لباس کا ایک ٹکڑا دو پرتے ایک پیچھے ایک آگے اور کاندہے پر جہان

دونو طرف ملجاتے ہین سونیکے مرصع دو

چپراسون سے ملایا جاتا اور کمر پر ایک زری

کے پٹکے سے باندہا جاتا تہا شمس الاخبار

مطبوعہ امریکن مشن لکھنو ۲۷ نومبر ۱۸۶۷ع

نمبر ۴۸ جلد ۶ مین قول پادری کریو صاحب

العافر میرے خدا کی مدد

الوکرسٹ یونانی یعنے شکر گزاری

یا عشاء ربانی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹)

اسقوف یونانی مین یہہ لفظ ایپس کپس اور اُسکے معنے اہتمام یا خبرگیری

کرنیوالا انگریزی مین اُسے بشپ اور ہندوستانی

لوگ لارڈ پادری کہتے ہین

الیہو وہ میرا خدا

الیاہ خداوند خدا (الیاس)

الیعاز خدا کی کوشش

الیسبات خدا کی قسم (حضرت ذکریا)

کی زوجہ

الیسع خداکی نجات

افرائیم بہت میوہ دار یا دوہری پھل داری

اِمپراطور یعنے حاکم فوج یا سردار لشکر اور اس سے مراد شاہنشاہ انگریزی

امپرر فرانسیسی امپریور اسپین کی زبانین

امپرے ڈار اٹلی کی زبانین امبرے ڈور

۳۹۱

لاطینی امپرے ٹار ڈکشنری وبسٹر صفحہ

افراط بہتایت

اسکال انگوروں کا گچھہ

ایلی اب خدا میرا باپ

الکبود جلال کہان ہے

اضحاک ہنسی عوض اسحاق

اسکریوطی تھیلی والا یا قاتل

اسمعیل خدا سُنے گا پیدایش ۱۶ باب ۱۱

اسرائیل خدا کا شاہزادہ یا ولی خدا کے پاس (حضرت یعقوب)

اِشکار اجر (بن یعقوب)

استیفان تاج

اِتی ایل خدا میرے ساتھ

ابی نیر نور کا باپ

آشر سعادتمندی یا خوشوقتی (بن یعقوب)

ب

بعال مالک یا خداوند ایک بت

بعل بیریت عہد کا مالک

بعلین خداوندان جھوٹے معبود

بپتیسما (یونانی) اصطلاح غسل توبہ یا غسل ایمان مرقس ا باب ۵

بعل زبوب مکھیون کا مالک

بابل یا بابلون گڑبڑ

بکا شہتوت کا درخت

بلعام لوگون کی ہلاکت

بلق غارت کرنیوالا

برنباس تسلی کا بیٹا نام حواری مسیح (اعمال الرسل باب ۱۳)

بیر سبع قسم کا کنوان (ابرامیم اور ابی ملک دونون اس کنوئے پر ہم قسم ہوئے تھے)

پیدایش ۱۳ باب ۲۲ – ۳۲

بیل قدیم ایچ

بلیعال شریر شیطان

بیلچاسر خزانہ کا مالک

بیت عینا فروتنی یا راگ کا گہر یا
کہجور کا گہر

بیت ایل خدا کا گہر

بیت حسدہ تکلیف کا گہر

بیت شمس سورج کا گہر

بعولہ منکوح شادی کیا ہوا

بونرگس گرج کے بیٹے

بوکیم رونیوالا

بنت سبع قسم کی بیٹی مادر سلیمان

بنی یامین داہنے ہاتہہ کا بیٹا ابن یعقوب

بُصرہ بہیڑخانہ لغت صفحہ ۱۷ یا جائے مستحکم
سیر الاسلام صفحہ ۲۶

بعل ذبول غلاظت کا خداوند

بیبل یعنے کتاب اور مراد تمام مجموعہ
توریت و زبور و انجیل مسیح کی پانچوین

صدی مین یہہ نام تمام پاک کتاب کو
دیا گیا۔ ۱۵۵۱ تک باب اور آیات
جیساکہ اب بیبل مین پائے جاتے ہین
اُنمین مندرج نتہے۔ تو بہی بعضے باب ایسے
تقسیم ہوئے کہ مضمون بخوبی نہین نکلتا
متی ۹ باب ۳۸ و ۱۰ باب متی ۱۹ باب
۳۰ و ۲۰ باب ۱ وغیرہ لغت کتاب مقدس
صفحہ ۸۸ و ۸۹

بعل حنّان بعل مہربان ہے لغت
صفحہ ۸۰

پ

پدان آرام نشیب یا میدان
آرام کا یعنے سُریا

پلوس کاریگر

پطرس لفظ یونانی پتہر یا چٹان اور
سُریا کلدین کیفا کے یہی معنے ہین از روے
تفسیر متی صفحہ ۱۸۱ اور شمعون لقب حضرت
عیسیٰ کے بارہ حواریون مین سے ایک

پوتیفرع فرعون کی عہد (استر و باب ۲)

یہودی عیدوں میں سے ایک کا نام ہے

پسگہ قلعہ

ت

تابتہا تیز نظر دور اندیش لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۶۵ میں ہے اس عورت کا عبرانی نام یونانی میں ڈرکاس جسکے معنے ہرنی

تموز پوشیدہ ایک عبرانی مہینا اور ایک بُت کا نام

ترتولیوس فریبی

تیتی عزت دار

تموتہیوس خدا سے عزت پایا ہوا

تہلیم ستایش کتاب زبور اور ہر زبور کو عبرانی میں مزمور کہتے ہیں

تیبل زمین (ایوب ۱۹ باب ۱۸)

تروفیمس خوب تربیت پایا ہوا

ترگوم معرب ترجمہ توریت کا ترجمہ مختصر تفسیر کے ترگوم کہلاتا تہا

توبل دُنیا

تفسہ پایاب ایک شہر کنارہ فرات

توبل قاین دنیاوی ملکیت

تیمور لفظ ترکی معنی فولاد (از غیاث اللغات)

تلنطن بفتح اول وثانی وسکون ثالث وضم رابع لفظ یونانی بمعنی توڑہ ایک تلنطن میں تین ہزار مثقال ہوتے تہے اردو میں تفسیر متی ۱۸ باب ۲۴ اور اردو میں جیل لندن میں متی ۱۸ باب ۲۴ کے حاشیہ میں ہے کہ تلنطن کا وزن پندرہ سو تولہ کے برابر تہا اور اسکی قیمت اٹہارہ سو پچہتر روپے ۱۸۷۵

توریت شریعت

تروفینا لذت دار

تہیوفیلس خدا کا پیار کرنے والا

تروفوسا بہت چمکیلا نہایت نادار

ج

جبرئیل خدا میں خوبی یا خدا کا پہلوان

جیرسوم یہاں ایک مسافر موسیٰ کا بیٹا مدیان میں پیدا

جد گروہ (حضرت یعقوب کا بیٹا)

جشن نزدیک آنے والا

جدلیاہ خدا میری بزرگی

جلیعاد گواہی کا پشتہ

چ

چنگیز مغلون کی زبان مین بہت بڑے کو کہتے ہین یہہ لفظ آسمان اور بڑے سمندر وغیرہ کی نسبت بہی مستعمل ہوتا ہے (از سیر الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۳۸

ح

حنوک مخصوص عربی مین ادریس

حبش جلا ہوا چہرہ

حوّا زندہ

حزقیل خدا کی قدرت یا خدا زور بخشیگا

حنانیاہ خدا کا بادل

حج میلہ

حفظباہ میری خوشی اسمین ہے

حزقیاہ خدا کی مدد سے زور آور

حیرام زندگی کی بڑائی

حباب پیارا

حوریب بیابان خشکی

حبقوق کشتی گیر حضرت حبقوق کی کتاب مجموعہ توریت مین شامل ہے (سنت کتاب مقدس صفحہ ۷۲۱ مین ہے کہ یہودیون کے درمیان طرح طرح کی روایتین اس نبی کی بابت جاری ہین پر وہ کسکا بیٹا تہا یا کب پیدا ہوا یا کہان رہتا تہا کوئی صحیح بتا نہین سکتا یہہ بہی بیان نہین ہو سکتا کہ کس بادشاہ کے ایام مین اُسنے نبوت کی انتہی

حاجی عید

حام گرم بن نوح

حدد یا حدر سریانی سورج ونام بت ونام پسر اسمعیل

د

دجون اناج مچہلی

دان عدالت (ابن یعقوب)

دانیل خدا کی عدالت

داؤد پیارا عزیز

دیوتریفس زیوس کا پالا ہوا

دیاقون کارکن خادم انگریزی مین ڈیکن (از ازموتواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۸۶ صفحہ ۲۱

۱۱۳۵

دوراخمہ بکسر اوّل وسکون ثانی یونانی سکہ جسکی قیمت دس آنہ ازروےمن میل مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۴ اصل مین دوراہمہ بکسر اوّل وثانی یعنے دودرہم ازروےمن تفسیر اسکاٹ

دیورہ کلام ربانی یا شہد کی مکہی بی بی ربقہ کی ساتہہ والی دائی کا نام

دی اوسکوری دو دیوبچے جوڑا

ر

ربّ یا ربّی اوستاد یا مالک یونانی مین ربونی (حاشیہ میل مرقس ۱۰ باب ۵۱ چہاپہ ۱۸۶۰ء یہودیون مین دینی علما کے تین درجے تہے یعنے رب اور ربی اور ربان ازروےمن تفسیر متی ۲۳ باب ۷ عربی مین غلام کے مالک کو رب ہی کہتے تہے جیساکہ مشارق الانوار کی حدیث ۷۰ مین ہے ولا یقل احدکم ربّی اور یہی متی ۲۳ باب ۷ و ۸ مین بہی ہے

راخیل بہیڑ عبرانی راحیل حضرت یوسفؑ کی ما

راحاب مغرور

رامہ یا رامات بلند کیونکہ دوسلسلہ کوہ کے ملنے کی وہ جگہہ ہے (ازجغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ ۱۸۶۶ و کیفیت نامہ ترجمہ پادری اشٹرنصاحب مطبوعہ ایضاً صفحہ ۳)

رعمیس بادل کا گرج

ربقہ منایا ہوا (حضرت یعقوبؑ کی ما

رجعام لوگونکا بڑہانیوالا (حضرت سلیمانؑ کا بیٹا)

روبن سورج کا دیکہنا یا دیکہہ بیٹا بن یعقوبؑ

روداگل

رومہ زور و قدرت

رُوفس لال

روت سیر یا آسودہ (حضرت داؤد کی پردادی)

ز

زکی عادل صادق
زبلون ساتهہ رہنا (از روسن بیبل
مطبوعہ ۱۸۶۶ع حاشیہ پیدایش ۳۰ باب ۲۰
زکریاہ خدا کی یاد
زبدی بڑا حصہ
زروبابل بابل کا پردیسی یا بابل مین
پیدا ہوا
زروباہ خدا کی زنجیرین
زلوتش غیور
زپورہ خوبصورتی زنگا معرب صفورہ
زیوس یا جوپٹر مددگار باپ ایک
یعنے مشتری
بُت کا نام س
سُرشندی قادر مطلق میری چٹان سے
سلوس یا ساول مانگا ہوا خواہ گورا ایک
ساول کو قران مجید مین طالوت لکہا گیا
اور یہہ نام بسبب طوالت قد کے مستعمل
ہوا دیکہو تفسیر حسینی وغیرہ
سمرون سامریہ چوکی پہرا قیدخانہ
سکار سکم پیا ہوا یا متوالا از انگریزی

تفسیر طامس اسکاٹ یوحنا ۴ باب ۵
سراکین یا سراسین یعنے شرقین
از تواریخ انگلستان مطبوعہ مطبع العلوم
صفحہ ۵ اہل یورپ سلاطین اسلام کو شرقی
بادشاہ کہتے ہین
سرہ یا سارہ بی بی یا شہزادی از دنیوی
و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۰ مین ہے سرے کے
معنے شاہزادی اور سرہ کے معنے ہر آدمی کی
سیت رکہا ہوا عربی مین شیث بشارت ثلاثہ
سموئیل خدا سے طلب کیا ہوا
سرون شہانہ میدان
سِم نام یا ناموری عربی سام
سیلا سلامت یا نجات طلوع آفتاب
صداقت صفحہ ۵۰ مین ہے شلا صلح یا صلح کنندہ
سدوم انکا بہید سدوم عمورا اور سبوئیم شہر
سافر شریعت نویس ایک فرقہ یہودی
(از روسن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۱۰۰
سینن سینا جہاڑی
سلیمان صلح جو ملاپ چاہنے والا

(خانعلی)

سوسن یا سوسنا ایک پہول کا نام

سالم سلمون سلوم سلامت

سلوآم بہیجا ہوا

سال یُوبل بضم اول وثالث یعنی

سال خوشی ہر پچاسوین سال یہودیون مین

ہوتا تہا کہ سب قیدی اور غلام آزاد

ہوجاتے تہے احبار ۲۵ باب مفتاح الکتاب

صفحہ ۵ اور یوبل کے معنے نرسنگا پہونکنا

سکندر اچہا آدمی یہہ نام بلغت رومی الاسانڈر

یعنے اچہا آدمی عربی مین الاسکندر از دیبار رومی

سکرمنٹ لاطینی یعنے قسم سر مقدس

(رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۸۷)

ستتر بفتح اول وثانی وکسر ثالث یونانی

سکہ اسکا وزن ایکتولہ کے برابر اور قیمت

ایک روپیہ چار آنہ از حاشیہ رومن بیبل

مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۷

سینیم چین

سبت آرام اسدن یہودیون کو آگ

جمع کرنا آگ سلگانا لکڑیان لانا وغیرہ

منع تہا اور ضرورت کیوقت دو ہزار ہاتہ

کے فاصلے تک جانا روا تہا (لغت کتاب

مقدس صفحہ ۴۰۰) رومن تفسیر اسکاٹ

صفحہ ۱۶۰ مین سبت کی منزل کا فاصلہ

پندرہ سو قدم لکہا ہے یہودی لوگ قدیم

سے شنبہ کو سبت کے آداب بجالاتے تہے

مگر لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۰۰ مین

عیسائیونکا دستور مرقوم ہے کہ اتوار

(یکشنبہ) سبت سے بدلا گیا انتہی

ش

شحریث نماز صبح جسے صبح سے دوپہر تک

پڑہ سکتے ہین یہہ نماز حضرت ابراہیم سے ہے

(پیدایش ۱۵ باب ۱) اور نماز دیگر کا نام

منحا یہہ نماز حضرت اسحاق سے ہے

(پیدایش ۲۴ باب ۶۳) اس نماز کو دو

بجے دن سے شام تک پڑہ سکتے ہین اور نماز شب کا

نام عربیث یہہ نماز حضرت یعقوب سے ہے

(پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۱۲) یہہ نماز شام

سے صبح تک پڑہ سکتے ہین اور ہر نماز مین

اکیسواں تا لیسواں زبور ضرور پڑھتے ہیں
شارلیمن یعنے چارلس کبیر شاہ فرانس
دیکھو لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۸
شیطان یعنے مخالف (وابلیس یعنے نامراد)
شمسون اسکا بیٹا
شمعون سننے والا یا ماننیوالا
شعیر کہر کہرا نام کود

ص

صغر چہوٹا حضرت لوط کے شہروں میں سے
پانچواں
صید اچہلی وغیرہ کا شکار کرنیوالا
صیحون اور صیہون پہاڑوں کا ذکر ہے شو
ہنگامہ
صفنیاہ خدا کا بہید
صدقیاہ خدا کی صداقت

ط

طالمی سوتر یعنے طالمی بچانیوالا (دیکہو
دنیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)
طیطس صاحب عزت
طیبہ نام کشتی نوح و نام اس ٹوکری کا
جسمیں حضرت موسیٰ کو رکہکر دریا میں
ڈالدیا تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۵۶

ع

عکن تکلیف دینے والا
عمالیق چاٹنے والا یا بدسلوک لوگ
عزرا مددگار
عموراہ ایک سرکش قوم
عدن عیش خوشی
عبدیاہ خدا کا بندہ
عرب صحرا یا دشت
عابدادوم ادوم کا بندہ
عبر یا ہبر عبور کرنیوالا (یہہ عبر انیوں کا
باپ تہا (پیدایش ۱۱ باب ۱۴-۱۷) یہہ
سام کے پوتے کا بیٹا تہا)
عوز مصلحت
عُزئیل یا عزیاہ خدا کی قدرت
عساہئیل خدا کا بنایا ہوا
عُزریاہ جسکی مدد خدا نے کی

باب اول

عدہ زیبایش

عبد نجو نور کا خادم

عیسو شکیل یا بال والا

غ

غُتنیل خدا کا وقت

ف

فلج تقسیم (بن عبر)

فلسطی پردیسی

فریسی خاص یا ممتاز یہہ ایک فرقہ یہودیونین تہا (از رومن تواریخ کلیسیا حصہ ا صفحہ ۱۰۰)

فرعون بدلا لینے والا یا گڑیا سورج

فلدلفیہ بہائیونکا پیار

فرزی گانو کے رہنے والے

فلیمن پیار کرنیوالا

فلپتوس گہوڑونکا چاہنے والا

فیِبل ہرات ہرات کی گزرگاہ

فوطیفار موٹا سانڈ یا جو سورج سے تعلق رکھتا اسلامی روایت مین یہہ زلیخا کا شوہر اول تہا

فلکس خوشوقت

فستس خوشنود

فنیل خدا کا چہرہ یا رویا

فنیاہ موتی یا جوہر

فردوس باغ میوہ دار یہہ لفظ دراصل فارسی پردوس ہے اور سنسکرت مین پردیشا اور گریک یعنے یونانی پرڈائز اور معرب فردوس اور سب زبانونمین ایکہی معنے ہین از ویبسٹر ڈکشنری

ق

قیبر یعنے قبر

قناہ نئی جگہہ

قاین ملکیت عربی مین قابیل اور عبری مین قاین کے معنے برادر شوہر و برادر زن

قورح گنجہ منجمد ہوا

قادش پاکیزگی

قنز یہہ ملکیت

ک

کفرناحوم توبہ یا عیش کا کہیت

کربل خدا کا تاکستان

کوش کالا

کوشان حبشستان اتہوپیا

کلوری گلگتہ کہوپڑی (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۲۳)

کدرون تاریکی

کدار سیاہی (حضرت اسمٰعیل کے بیٹے کا نام) پیدایش ۲۵ باب ۱۳

کرستس مسیح رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰

کاہن امام منجم حکیم جادوگر (دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اسٹر براڈ ہیڈ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۷۴ء صفحہ ۱۰۵) ایضاً صفحہ ۵۳ کاہن حکاد اطبا و نجومی و سحارا انتہی

کالب کتا یا نوکری یا سرگرم عربی کلب

کوارٹس چوتہا

کاتہولک عام کلی

گ

گتسمنی کولہو کی جگہہ (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۰۷)

گلیل یا جلیل آثار نام ضلع جو آشر اور نفتالی وغیرہ کی میراث تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۳۳

ل

لابان چمکتا

لاک غریب ذلیل

لاؤدیقیہ راستباز لوگ

لموئیل خدا اُنکے ساتھ

لاوی ملا ہوا شریک حضرت یعقوب کا بیٹا (پیدایش ۳۵ باب ۲۳)

لعمی میرے لوگ نہین

لہب شعلہ غزل الغزلات ۸ باب ۶

لوبیس بہتر

لبنان چونکہ اسکی چوٹیون پر برف جمی رہتی ہے اس سبب سے اُسے جبل لبنان یعنے کوہ سفید کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعظمہ

لارحومہ غیر مرحوم

لوط لپیٹا ہوا یا مُر

لوقا یا لوقیوس روشن

م

مصر عربی میں شہر عبرانیمیں مزرائیم مصیبت

مردکی توبہ

موریاہ خدا کی تلخی

موسیٰ پانیسے نکالا ہوا

منسیٰ فراموشی (پسر یوسف)

منوحہ آرام

مجوسی نجومی کاہن دانا (روش تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷)

مودیون اناج ناپنے کا پیمانہ (روش تفسیر اسکاٹ صفحہ ۴۷)

مرقس (رومی لفظ) صاحب عدل

مارتہا کڑوی ہونیوالی

مریم تلخی یا دریا کا مُر

مستا امتحان آزمایش

متیاس خدا کا انعام

متی خدا کا دیا ہوا حضرت عیسیٰ کے حواری کا نام اور حضرت یونس کے باپ کا نام (مشارق الانوار حدیث ۹) انگریبل میں یونس بن اِمِتّی مرقوم ہے

مسیح مسح کیا ہوا

متوسلح اسنے اسپر موت بھیجی

میکاہ فروتن

میکائیل میکیاہ کون ہے خدا کی مانند

مواب باپ سے

ن

نعمان پسندیدہ

نبال احمق نادان

ناحوم تسلی دینے والا

نعومی خوبصورت یا دل پسند

نفتالی میری کشتی یا میرا الجھنا

ناصرہ الگ کیا ہوا

باب اول

نبوکدنذر نبو کے خزانونکا قبضہ کرنیوالا (بخت نصر)
نبوسردوان نبو کے صاحبونکا پچھونیوالا
نحمیاہ خدا کی تسلی
نمرود باغی (پیدایش ۱۰ باب ۸)
نینوا خوبصورت (یہان حضرت یونس بھیجے گئے تھے)
نوح یا نوحا آرام یا تسلی
نود آوارہ

و

وشتی پینیوالی

ہ

ہارون قوت کا پہاڑ یا اوستاد عربی مین نگہبان گنتی ۳۳ باب ۳۹
ہابیل آدم کا بیٹا بطلان یا شہر یا ماتم
ہلیلویاہ خدا کی تعریف کرو
ہاب ہاب بمعنی بیار بیار نام فرشتہ دوزخ امثال ۳۰ باب ۱۵

ہیرودیس چہرے کی رونق
ہوسیع نجات دہندہ
ہاجرہ پردیسی ڈرنیوالا
ہامان شور تیاری
ہند تعریف (فارسی مین ہندو راہزن غلام)
ہرماس یا مرکری یوس ایک بت کا نام
ہرزون گوہ سوسمار
ہزائیل جسے خدا دیکھتا یا بادشاہ آرام

ی

یحمور ریم ہرن
یدیداہ بہت پیارا
یسوع نجات دینے والا معرب عیسیٰ
یعبیز غم یا تکلیف
یعقوب تعاقب کرنے والا (عیسو کے پیچھے پیدا ہونیکے سبب یہہ نام ہوا)
یاہ ازخود موجود ازلی
یعزر مددگار

یہوس حقارت

یہویدع خدا نے پہچانا دلم سردار کاہن

یہوشفات خدا کی عدالت

یوحنا خدا کا فضل یا انعام (عربی میں یحیی)

یوکابد خدا کا جلال

یوئیل راضی یا قسم کہانے والا

یوناہ فاختہ عربی مین یونس

یوسف افزونی (ابن یعقوبؑ)

یشوع نجات دینے والا (حضرت موسیٰ کے جانشین)

یمین پہچاننے والا نام بادشاہ جسو

یسعیاہ خدا کی نجات

یافت خوبصورت عربی مین یافث شمار مثلثہ

یاہو یہوواہ ہے

یابل دہارا (بن لمک)

یہوداہ بدال بہلہ خدا کی تعریف کرو (بن یعقوبؑ)

یہوواہ بدووا از خود موجود اسم ذات باریتعالی

یہوواہ نسی خدا میرا جہنڈا

یہوواہ شمہ خدا وہان ہے

یہوواہ صدقنو خدا ہماری صداقت

یمیمہ دن کیموافق خوبصورت

یرمیاہ خدا کی بزرگی یا خدا سے سرفراز کیا گیا

یربعام عوام سے لڑنے والا یا جسکے لوگ بہت ہیں

یربعال بعال اپنے حق کا اظہار کرے

یروسلم سلامتی کا رویا

یسوران راستباز یا صادق

یسّی بیر اتہ یہ حضرت داؤدؑ کے والد

ناپ اور وزن وغیرہ

ماپ پانی کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲۷

بط خومر کا دسوان حصہ چنانچہ ایک بط مین قریب ۳۰ تیس سیر کے گنجایش ہتی کہ یعنے خومر اسمین ۱۰ دس بط یعنے تین ۳۰۰ سو سیر یا ساڑہے سات من کی گنجایش تہی

ناپ میدہ وغیرہ کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲۷

ایفہ اسمین دس اومر تھے اور وہ خومر کا دسوان حصہ تہا چنانچہ اسکی اور بط کی گنجایش ایک سی تہی یعنے تیس سیر کب وہ پیمانہ کی چوتہائی تہی یعنے ڈہائی سیر خومر اسمین دس بط یا ایفہ تہے یعنے تین سو تیس یا ساڑہے سات من سماتے تہے انتہی

وزن سکہ ہاے عبرانی از لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بقع نیم تولہ کے برابر تہا جیرہ وہ تولہ کا بیسوان حصہ تہا مانہ وہ ستو تولہ کی برابر تہا قنطار وہ تین ہزار تولہ کے برابر تہا ثقل یا مثقال وہ ایک تولہ تہا

رومی وغیرہ سکہ جو اسیری بابل کے بعد یہودیون مین رایج ہوگے

دینار کا وزن تین ماشہ تہا درہم وہ رومی دینار کی برابر تہا یعنے تین ماشہ منا کا وزن پچاس تولہ تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بعض شہرونکی شناخت جس سے واقفیت اس کتاب کے پڑہنیوالے کو ضرور ہے

ابیلینی سریا مین ایک صوبہ جو لبنان اور انتی لبنان پہاڑون کے درمیان واقع ہے لوقا ۳ باب ۱

ادریہ خلیج بندوقیہ کا ایک نام

ادوم ایک ملک جو عرب کے اوتر اور یہودیہ کے دکہن طرف واقع تہا

افسس کوچک ایشیا کا ایک شہر جو ارتمیس کے مندر کے سبب سے مشہور تہا (اس سے تین کوس کے فاصلے پر اصحاب کہف کا غار ہے از تفسیر حسینی و اعجاز قران صفحہ ۵۷

ترکون نے فوج کشی کر کے اُس مُلک کو لیلیا
رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۳۶

اردشیر یا شیر شاہ یا اخسویرس جسکا
یونانیون نے ارتک زرکسس نام رکہا
یہہ بادشاہ کوش سے ہندوستان تک
ایکسو ستائیس ۱۲۷ صوبون پر سلطنت کرتا تہا
یہودی جو بابل مین اسیری ستر برس کے
بعد رہگئے اسکے ظلّ حمایت مین تہے اسکی
دار السلطنت کا نام شوشتر یا سوسن تہا
جسے یہودی شوشان یا شوشان ہبیرہ
یعنے پست کہتے ہین مسیح سے چار سو چونتیس
برس آگے یہہ بادشاہ تخت پر بیٹہا ہیودن
آستر اسکی ملکہ تہی اور ہمان اسی کا وزیر
تہا جسنے تمام مُلک کے یہودیون کے قتل کا
فرمان جاری کیا مگر خدا کی عجیب قدرت سے
وہ آپ معہ دس بیٹون اور ہزارون اور
بادشاہی ملازمون کے قتل ہوا عید پوریم
یہودیون مین اُسیوقت سے ہے

اینون یہودیہ کا ایک شہر جو یردن کے
کنارہ پر تہا

اخایہ یونان کا دکہنی حصّہ جسکا پایۂ تخت
کرنتّس تہا

اماؤس ایک شہر جو یروسلم سے
ساڑہے تین کوس کے فاصلہ پر تہا

امفپولس مقدونیا کا ایک شہر جو
سترمون ندی کے کنارہ پر تہا

انطاکیہ یا انٹی اوک سابق مین
سُریا کا بڑا شہر تہا اور اُسمین عیسائی
پہلے پہل کرسٹیان کہلاے اس شہر کا
بانی انٹیوکس کا بیٹا سلوکس مصاحب
سکندر تہا اب اُسمین چودہ مسجدین ہین
اور گرجا گہر ایک بہی نہین (الکتاب کے
مقامات المعروف صفحہ ۵۷) یہہ شہر
اوتر کیطرف یروسلم سے تین سو میل ۳۰۰
دور ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۲)
اور دوسرا انطاکیہ ایشیاے کوچک یعنے
ولایت روم اور صوبہ پسدیہ مین واقع ہے
(رومن تواریخ کلیسیا آخر صفحہ ۲۲ جلد ۲)

انتی پترس سامریہ کا شہر

اپی فورم اٹلی کا شہر جو روم سے
میس کوس کے فاصلہ پر تہا

اپلونیا مقدونیا کا شہر

اریوپگس یا کوہ مریخ جسپر اسینی کی صدر
مجلس اکثر ہوتی تہی

ارمتیا یہودیہ کا شہر جو ابرامو کہلاتا ہے

ارمجدون یعنے کوہ مجدوہ اور مجدوہ
ایک شہر تہا جسے سلیمان نے تعمیر کروایا

افسوس کوچک ایشیا کا بندر

اسینی اٹیکا کا پایہ تخت اور یونان کا
مشہور تر شہر کرنتھس سے ½۱۲ کوس کے
فاصلہ پر واقع ہے

اتالیہ پمفولیہ کا شہر ہے

ازوتس یا اشدود پلیستاین کا
شہر جو ان دونین ازدود کہلاتا ہے

اسکندریہ مصر کا بندرگاہ جو بڑی مدت تک دنیا کی تجارت گاہ تہی

افرائیم پلستائن کا ایک شہر جو فرقہ افرائیم
کے متعلق تہا

اکونیم کوچک ایشیا کے صوبہ لوقاونیہ کا
پایہ تخت

ایلام ایران کی دکہن طرف کی نخت کو
مثل ولایت شوستر اور شیراز وغیرہ کو ایلام
کہتے ہین اور اُسکے اوتر کو کہ ہمدان اور
اور بایجان وغیرہ ہے ماداے یا مداین
بولتے ہین (از میزان الحق صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ
۱۸۶۲ء باب ۳ فصل ۱

الرقوم ایک ملک جو خلیج بندوقیہ کے
پورب طرف واقع تہا

اسفانیہ یورپ کا ایک بڑا ملک یعنے
اسپین معرب اندلس (من تواریخ کلیسیا جلد ۱ صفحہ ۱۲۳)

اٹلی یورپ کا ایک ملک جسکا پایہ تخت
قدیم روم تہا

ایشیا صغیر یا ایشیاے کوچک جو بالفعل
اناطولی کہلاتا (از مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲)
یہ جزیرہ نما ملک شام کے اوتر طرف سلطان
روم کے عمل مین ہے اسے توابی ایشیا
کہتے ہین کہ رومی نواب خود اُسکا انتظام کرتا تہا

اٹلانٹک یعنے بحر اوقیانوس یا محیط غربی (از حاشیہ موید الاسلام صفحہ ۶۱

ایشیا ہندوستان لنکا برہما سیام چین جاپان ترکستان افغانستان فارس عرب شام کنعان عراق وغیرہ۔ **یورپ** انگلنڈ اسکاٹ لنڈ آئرلنڈ ویلز سوئیڈن روس پروشیا ڈنمارک ہالنڈ بلجیم فرانس جرمن اسٹریا پرتگال اسپین اٹلی یونان روم جدید یعنے ٹرکی

افریقہ مصر نوبیا ابیسینیا بربر صحرا نگرشیا مدگاسکر مراکو وغیرہ (از منول جاگرفی صفحہ ۵ فہرست

بیت عبارا یا باب کا گھر یہودیہ کا شہر جہان حضرت یحییٰ بپتسما دیتے تھے

بیت حکّارم انگور کے درخت کا گھر یروسلم اور بیت اللحم کے درمیان ایک گانو

بیت شان آرام کا گھر یردن سے ۴ میل دور ایک گانو

بیت حوران غار یا سوراخ کا گھر دو گانو بیت حوران عالی اور بیت حوران سافل یروسلم سے بارہ میل ہین

بیت اللحم کہانا پینا وہان ہمیشہ بہت ہوا ہوگا کیونکہ گرد و نواح زمین اُسکا نام افراتہا (پیدایش ۳۵ باب ۱۹) عبرانیون نے اُسے روٹی کا گھر کہا اور اسکا نام عبرانی نام سے فدہ سابد لکر گوشت کا گھر ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۹۶ یہان حضرت داؤد اور اُنکے بعد حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے

بیت الشموت بیابانون کا گھر کنعان کی سرحد کا ایک شہر

بیت صیدا رحمت کا گھر گلیل کا ایک شہر جو جنسرت کی جھیل پر واقع ہے مسیح نے اُسکے باشندون سے تین رسولون یعنے اندریاس اور پطرس اور فیلبوس کو مقرر کیا لغت صفحہ ۹۸

بیت طرزہ میٹھے پانی کا گھر کنعان کا ایک شہر

بابل بابلونیا یا کسدستان کا پایۂ تخت

جو فرات پر واقع تہا

بیت عنیا یہودیہ کا شہر یروسلم سے ایک کوس کے فاصلہ پر تہا کوہ زیتون کے پورب پہلو پر ایک کم گہری وادی مین

بیت عنیا گانو یروسلم کے پورب دکہن سمت واقع ہے عرب اُسے العاذریہ کہتے ہین بیس اکیس گہر کی آبادی ہے یہان العاذر کی قبر ایک تہ خانہ مین سنگ چٹان مین کہودی ہوئی ہے جسے حضرت عیسیٰ نے اُسکے مرجانیکے چوتہے دن زندہ کیا تہا الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۴

برطانیہ کلان یعنے گریٹ برٹین جسمین انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ اور ویلز شامل ہین از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱

بغداد عباسی خاندان کے دوسرے بادشاہ المنصور باللہ نے پرانی گانو کے کہنڈر و نپر آباد کیا اسکے معنے امن و سلامتی (از سیر الاسلام صفحہ ۸۴) مفتاح التواریخ صفحہ ۱۸ مین طامس ولیم بیل صاحب نے لکہا ہے کہ چون منجم در وقت تعمیر بغداد ملاحظہ نمود شمس در قوس بود و این دلیل برآنکہ ہیچ خلیفہ دران شہر نمیرد و میگویند کہ ہمچنان شد کہ او گفتہ بود از جملہ سی و ہفت نفر خلفاء بنی عباس یک تن دران دنیا پہلو بر بستر مرگ ننہادہ اند۔ در سنہ یکصد و پنجاہ و ہشت المنصور قصد زیارت مکہ نمودہ میرفت در اثناء راہ نزدیک بیر میمون فوت شد جسد او را در مکہ بردہ دفن کردند گویند کہ یکصد مقابر برای او کندیدند۔ تا اعدا را اطلاع نباشد کہ لاش او در کدام قبر است انتہی

بیریہ جو اندنون مین بور کہلاتا مقدونیا کا شہر تہا اُسکے نزدیک پلا تہا جہان سکندر پیدا ہوا لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵۰

بتونیا کوچک ایشیا کا صوبہ بحر اسود کے کنارہ پر

بیت فاگا انجیر کا گہر ایک قریہ یروسلم سے دو میل دور ہے

پ

پلسٹائن یہودیہ کنعان فلسطین
پسیدیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پسیدیا کا انطاکیہ کوچک ایشیا مین
واقع اور ان دنون مین اکشہر کہلاتا ہے
پافس جزیرۂ کپرس کا ایک شہر
پفلگونیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پمفولیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پرگا کوچک ایشیا کے صوبۂ پمفولیا کا
پایۂ تخت
پرگمس کوچک ایشیا کا ایک شہر جس کو
اسوقت برگمو کہتے ہین جالینوس کا مولد
تہا (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ)
پریا یردن کے پار کا ملک
پرگیہ کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پنتُس کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پارتہیا ایک مُلک جو فارس کے متصل ہے
(یہہ ملک خیوا یعنے خوارزم اور مازندران
اور خراسان کے پایئن مین واقع ہے
(از ترجمہ تواریخ ہند مصنفہ مارشمین مطبوعہ
کلکتہ ۱۸۵۲ع حاشیہ صفحہ ۴۷)
پترا کوچک ایشیا کے صوبۂ لوکیا کی
ایک بندرگاہ
پتمس ایک چھوٹا پتہریلا جزیرہ ملشر
کے متصل اور ان دنون مین پتینو
یا پالموسا کہلاتا ہے
پتولی اٹلی کا ایک شہر جو اس زمانہ
مین پزولو کہلاتا ہے
پتولمیس پلسٹاین کی ایک بندرگاہ
جو آجکل آکرے کہلاتا ہے

ت

ترسوس کوچک ایشیا کے صوبۂ
کلکیا کا پایۂ تخت
تلمیس یا الطلمیوس اذنون اس شہر
کو آکر یا عاقر کہتے ہین اور قاضیون کے
ا باب ۳۱ مین عکو ہے (از ہندی تواریخ
کلیسیا صفحہ ۱۵۸ سطر ۱۹) یہہ شہر صلیب والے
مجاہدین نے مسلمانون سے ۱۱۹۱ع مین

لے لیا تہا مگر ۱۰۹۱ع مین مسلمانون نے پہر اُسے فتح کر لیا (ارماڈزن جاگرفی اٹلس صفحہ ۱۲۵)

تروجلیوم کوچک ایشیا کا ایک شہر

تواتیرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جو ان دنون مین آک حصار کہلاتا ہے

تسلونیقیہ مقدونیہ کا ایک شہر اور بندرگاہ جو اسوقت سلونیکا کہلاتا ہے (یہہ شہر ملک یورپ متعلقہ سلطنت ترکی کا بڑا بندرگاہ ہے از گرامر جاگرفی مصنفہ گولڈاسمتہ و شرح پادری سی ان رایٹ صفحہ ۵۴)

تبریاس جلیل کا پایہ تخت جس کو آجکل تبریا کہتے ہین

تیبز سرلے ایک جگہہ کا نام جو روم سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع تہا

تراکونیتیس پلستائن کا ایک ضلع جو اوتر پورب طرف تہا

ترواس کوچک ایشیا کا ایک ضلع

ج

جبعہ ٹیلا

جات ۔ کاکو لیو فلسطیونکا ایک شہر

جلیل پلستائن کا شمالی حصہ

جلجتا کوہ کالوری کا ایک حصہ اسے گلگتہ بہی کہتے ہین

جنسرت کی جہیل جو دریاے جلیل اور دریاے تبریاس بہی کہلاتی پلستائن کی ایک جہیل ۸½ کوس کی لمبی اور ۳ کوس کی چوڑی ہے۔

جرجسی گدارہ اور جرجسا جیسا یہہ دو شہر گلیل کے پورب اور دکہن کے کونے مین واقع ہین یہین کے وہ دونون دیوانے تہے جنہین سے حضرت عیسیٰ نے بدروحون کو نکالکر دو ہزار سورون کو سمندر مین ڈوبادیا تہا (مرقس ۵ باب ۱۳ رومن تفسیر اسکاٹ متی ۸ باب)

ح

حبش افریقہ کا ایک ملک جو مصر کی

دکہن طرف ہے

حسن بندر جزیرہ قریتی کا بندر

د

دلمنوتہا ایک شہر جو جنیرت کی جہیل پر واقع ہے

دکاپلس پریا کا ایک ضلع جنیرت کی جہیل کے مشرق

دل متیہ ارقوم کا ایک صوبہ جو خلیج بندو قیہ کے ایک طرف واقع ہے

دمشق سُریا کا ایک مشہور شہر جو بحر روم سے پچیس ۲۵ کوس دور ہے

دربی کوچک ایشیا کا ایک شہر جو صوبہ لوقاؤنیہ مین واقع تہا

دریاے قُلزم بُحیرہ روم

ر

رامہ یروسلم سے چہہ میل کے فاصلہ پر بیت ایل اور یروسلم کے درمیان واقع ہے از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۶۷ء صفحہ ۸۰ ـ ۸۲ و کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسمتہ صاحب صفحہ ۳

ریگیوم اٹلی کا ایک بندرگاہ جو اسوقت ریگیو کہلاتا ہے

رودس ایک جزیرہ جو کوچک ایشیا کے متصل ہے

روم اٹلی کا ایک بڑا شہر سات پہاڑون پر تعمیر ہوا

ربہ بڑا یا نامور نام شہر جو یردن سے ۲۲ میل حسبون سے ۱۴ میل دور ہے

ز

زبلون پلسطین کا ایک ضلع

س

سسلیا جزیرہ صقلیہ موید الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۰۲ اسی سکلی بہی کہتے ہین

سالم سامریہ کا ایک شہر

سامریہ پلسطین کا بیچوالا حصہ اور اسکا پاے تخت کہ وہ اس وقت سباستے کہلاتا ہے

ساموس بحر روم کا ایک جزیرہ

ساموتراکیا یونان کا ایک چہوٹا جزیرہ

سارڈِس کوچک ایشیا کا ایک شہر جو اسوقت سارت کہلاتا ہے

سرپتا فونیکی کا ایک شہر

سُریا ارام شام جسمین فونیکی شامل ہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۲۷۶)

سرون سامریہ کا ایک شہر

سیولوکیا سُریا کی ایک بندرگاہ

سلوام ایک چشمہ اور برج کا نام جو یروسلم کے نزدیک تہے

سینا عرب کا ایک کوہ جو حوریب پہاڑ کے نزدیک ہے

سِن کا ریگستان دامن کوہ سینا کاریگستان

سقوتیہ ترکستان اور بخارا وغیرہ کے برابر بحر الخضر کے پورب طرف (اردو تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۸)

سمرنا کوچک ایشیا کا ایک شہر اور بندر

سوراکُس ایک شہر جو جزیرہ سسلی پر واقع ہے

سکار یا شکم سامریہ کا ایک شہر عیبال اور جرزین کے درمیان یروسلم کے اوتر طرف بالفعل نبلس کہلاتا ہے از ماڈرن جاگرفی ہندوستان مطبوعہ لندن ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۲۵ اسی جگہہ سامری عورت نے حضرت عیسیٰ سے پوچہا تہا کہ جرزین کی ہیکل خدا کے حکم کی بموجب ہے یا یروسلم (یوحنا ۴ باب)

سلمیس کپرس کا ایک شہر

سرو فونیکی سوریا کے متصل تہا

سبا یا سبا عرب کے دکہن ملک یمن کا ایک شہر یہان کی ملکہ بلقیس تہی حالانکہ حبش کے لوگ کہتے ہین کہ وہ ہمارے ملک سے گئی تہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۹)

ص

صیدا فونیکی کی ایک بندرگاہ

صور چٹان (فونیکی کی ایک بندرگاہ صیدا سے ۲۰ میل ناصرہ سے ۳۰ میل یروسلم سے ۱۰۰ میل دور ہے لغت کتاب)

مقدس صفحہ ۳۶۲ (سپین کا بادشاہ حیرام تہا

ع

عرابہ بدبر جزیرہ سیمون بیابان لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷
عسقلون اسکیلان
عرب ایک مُلک جو لال سمندر کے پورب طرف ہے

ف

فلدلفیہ کوچک ایشیا کے صوبہ لودیا کا ایک شہر جو اسوقت الہ کا شہر کہلاتا ہے
فلپی مقدونیا کا ایک شہر جس کا نام سکندر کے باپ فیلبوس سے ہوا
فونیکی فلسطیون کا مُلک جو پلستاین مین واقع تہا

ق

قرطبہ قردوہ کورڈوا اسپین کا پایہ تخت قدیم
قرنتس یونان کا ایک مشہور شہر
قنکریہ یونان کی بندرگاہ جو قرنتس کے نزدیک تہی
قیصریہ پلستاین کا بندر اور شہر ہن
قیصریہ فلپی پلستاین کا شہر جو ان دنون مین بنیس کہلاتا ہے
قریتی یونان کا بزرگ تر جزیرہ جسکو اسوقت کندیا کہتے ہین
قُرین افریقہ کا شہر اور بحر روم کی بندرگاہ جو مصر کے پچہم طرف ہے (ارو مین تفسیر متی ۲۷ باب ۳۲ صفحہ ۲۲۲ مین ہے کہ قرین ایک شہر ...... پورب طرف واقع ہے انتہی) اسی شہر کا رہنے والا وہ شمعون تہا جو بعقیدہ باسلیدس وسرنتی وغیرہ عیسائی فرقون کے حضرت مسیح کے بدلے مصلوب ہوا تہا (لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۷۸ مین ہے کہ اُ پورب طرف کرناگو اور پچہم طرف مصر اُ اندنون اس مُلک کا نام ترپولی ہے انتہی

قریہ اربعہ یعنے حبرون جہان مکفلہ کا غار ہے کہ جسمین حضرت بی بی سارہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت بی بی ربقہ اور حضرت یعقوب کے مزار ہین پیدایش ۲۳ باب ۲ یشوع ۱۴ باب ۱۵ پیدایش ۲۵ باب ۱۰ و ۵۰ باب ۱۳ و ۴۹ باب ۳۱

ک

کدرون ایک نالا جو یروسلم کے نزدیک واقع ہے

کفرناحوم جلیل کا شہر جو حضرت کی جھیل پر واقع تھا

کلوری یا کھوپڑی کی جگہ جو یروسلم کے اوترپچھم طرف تھی

کلوسی کوچک ایشیا کے صوبہ فرجیا کا ایک شہر

کلودا یونان کا ایک چھوٹا جزیرہ

کانا جلیل کا جنوبی شہر

کلیکیا کوچک ایشیا کا صوبہ

کنیڈس کوچک ایشیا کا شہر جو ورنس دیبی کی پوجا کے سبب مشہور تھا

کرازین جلیل کا شہر

کوس بحر یونان کا ایک جزیرہ جسکو اب ستانچیو کہتے ہین

کوہ زیتون جو یروسلم کے پورب طرف واقع ہے

کپدوقیہ کوچک ایشیا کا صوبہ

کپرس بحر روم کا ایک جزیرہ تھا معرب قبرس ۱۵۷۱ع مین سلیم ثانی نے اُسے لیلیا تب سے وہ سلطان روم کے قبضہ مین رہتا ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۵۷

کہیوس بحر یونان کا جزیرہ جسکو آجکل اسلیو کہتے ہین

کیرو القاہرہ مصر کا دار السلطنت

گ

گلتیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

گازا فلسطیون کا ایک شہر جو فلسطین

کی دکہن کی سرحد پر واقع تہا

گال اسوقت مین فرانس کہلاتا ہے
(از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۰)

ل

لاودوقیہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جسکو
آجکل اسکی حصار کہتے ہین

لال سمندر یا بحر قلزم سات سو کوس
لمبا افریقہ اور عربستان کے درمیان
واقع ہے

لوبیا افریقہ کا ایک ملک جو مصر سے پچہم تہا

لُدّا یہودیہ کا ایک شہر

لوکیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ جو بحر روم
پر واقع تہا

لوقاونیہ کوچک ایشیا کا ایک ملک

لسطرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر

م

مادا ایک ملک جو فارس کے متصل
بحر خزر کے دکہن پچہم طرف تہا

ملیتا بحر روم کا جزیرہ جو ان دنوں
مالٹا کہلاتا ہے

مقدونیہ ایک ملک جو یونان کے
اوتر کے حصہ مین واقع تہا

مدیان ایک مقام ملک عرب کا متصل
کوہ طور (از اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۲۱)

مُلِتُس کوچک ایشیا کا ایک بندرگاہ

مِلِتّم قریتی کا ایک شہر

مصر ایک مشہور ملک جو افریقہ کے
اوتر و پورب کے کونے پر واقع ہے

مسوپوتامیہ ارم نہرایں الجزیرہ
جو عراق عرب کہلاتا ہے دجلہ اور فرات
کے درمیان کا ملک رومن تواریخ کلیسیا
صفحہ ۳۶ مین اُسکا نام دیار بکر لکہا ہے

مُرا ایک شہر جو کوچک ایشیا کے صوبہ
لوکیا کا پایہ تخت تہا

موسیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

موت کی جہیل یا دریاے سدوم
پلستاین کی ایک شور کہاری جہیل ہے
۷۰ میل لمبی اور دس یا پندرہ میل چوڑی

باب اول

اُس مقام پر واقع ہے جسکے نزدیک صدوم
اور عمورہ اور ادمہ اور زبیان تھے
مریبہ جھگڑا (نام مقام جہاں اسرائیلی
لوگ حضرت موسیٰ سے جھگڑے تھے
میل رومی میل میں سولہ سو اٹھارہ ۱۶۱۸
انگریزی گز تھے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۷۵
مگدلا برج جلیل کے قریب ایک گانو
اندنوں اُسے ایل مجدل کہتے ہیں
مَن چالیس برس تک بنی اسرائیل
فقط ایک قسم کا کھانا پاتے تھے۔ عرب
اُسے تین ۳ مہینے تک خاصکر جون و جولائی
میں ایک درخت سے جسکا نام طرفا ہے
جمع کرتے جب پانی بہت برستا تب بافراط
مَن پایا جاتا ہے۔ مکھن اور شہد کے
عوض میں اُسے کام میں لاتے۔ سات
یا آٹھ من سے زیادہ ایک سال میں
کبھی جمع نہیں کیا جاتا مگر اسرائیلیوں
نے ہر ہفتہ کے خرچ کے لئے اٹھارہ لاکھ
سات ہزار پانسو من سے کم نہ جمع کیا ۱۸۰۷۵۰۰
کیونکہ ہر ایک آدمی کو ایک اومر روز
ملتا تہا اب معلوم ہوگا کہ عرب لوگونکے
من کو اُس من سے کچھ نسبت نہیں ہے
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۸۵)

ن

نائن جلیل کا ایک شہر
ناصرہ جلیل کا ایک شہر سلطان روم
کے عملین عکہ یا عکو کے پاشا کے تابع ہے
یہاں دائمی معجزہ ایک ستون معلق ہے
(الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۴)
اسکے پاس ایک پہاڑ پر پیغمبر اسمعیل کی
قبر ہے (لغت صفحہ ۲۳۰) توریت میں
سوا حضرت اسمعیل بن ابراہیم کے پانچ
اشخاص اور اسی نام کے مذکور ہیں۔
لغت صفحہ ۲۲۴ پس انہیں پانچوں میں سے
کسی کی یہہ قبر ہوگی
نکاپلس یونان کا ایک شہر جو اسوقت
نکوپلی کہلاتا ہے
نینوہ اسور کا قدیم پایۂ تخت جو کنار

مشرق پر دجلہ کے شہر موصل کے مقابل آباد تہا

نیپولس مقدونیا کا ایک شہر جو آجکل نیپولی کہلاتا ہے

نیقولاس قوم کا کہا جانیوالا نیقولاتی فرقہ کا بانی

نوف نیکون کی آرامگاہ یا نیک بختون کا پہانک مصر کا قدیم دارالسلطنت جہان کی بلند مینار جو ۲۵ میل سے دکہائی دیتے ہین سب سے بڑا مینار ۱۶ سولہ بیگہہ زمین پر تعمیر ہوا اور چار سو ۹ ناسی ہاتھ بلند ہے۔

ہ

ہیراپلیس کوچک ایشیا کا صوبہ جہاں کا ایک شہر

حاران مسوپوتامیہ کا شہر

ہنگاریا ملک پولنڈ کے قریب ہے وہان کے لوگون کے پاس بادشاہ کے عوض ایک تاج ہے جسکی ہر وقت دو سپاہی حفاظت کرتے ہین (از گلدستہ طفلان)

مصنفہ میم والش صاحب پادری)

ی

یردن اوترنے والا نام دریا جس مین حضرت یحییٰ بپتسما یعنے غوطہ دیتے تہے

یونان یورپ کے پورب دکہن طرف ہے

وہ الفاظ عبرانی جنکے معنے قرار علماء اہل کتاب کو معلوم نہین

کیہونو یا قیفارت یسعیاہ ۴۴ باب ۱۵ لغت کتاب مقدس

شجایون سرنامہ زبور ۷۔ ایضاً صفحہ ۴۳۵

جو لوگ قران مجید مین حروف مقطعات کے معنے نہ معلوم ہونیپر اعتراض کرتے ہین انہین تورات کے ان الفاظ کے صحیح معنے بہم پہونچانا چاہئے۔

واضح ہو کہ یہہ سب انبیاء علیہم السلام وغیرہم کے نامون کے معنے اور شہرون کے نام سوا بعض نامون کے جنکے ساتہہ کسی کتاب کا نام لکہدیا ہے لغت کتاب مقدس مصنفہ مسیز پادری ہیتہر صاحب و مرتبہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۶۵ مفتاح الکتاب صفحہ ۳۸۹ ۔ ۳۱۲ اور صفحہ ۳۲۷ سے ہے اسکے لکہے ہوئے الفاظ مفتاح الکتاب مین لکہے ہین کتاب مقدس مین جو ترجمہ ہے انگریزی کا

باب اول

عبرانی مہینے	مطابق انگریزی	مطابق ہندی	مطابق فارسی	مطابق نوروز	اسلامی سال کے مہینے دینی	ملکی
ابیب یا نیسان خروج ۱۳ باب ۴ (۱۹) احبار ۲۳ باب ۵ آستر ۳ باب ۷	اپریل	چیت	فروردین	حمل	پہلا مہینا	ساتواں مہینا
زیو یا ایار سلاطین اول ۶ باب ۱	مئی	بیساکھ	اردی بہشت	ثور	دوسرا ۲	آٹھواں ۸
سیوان آستر ۸ باب ۹	جون	جیٹھ	خورداد	جوزا	تیسرا ۳	نواں ۹
تموز حزقیل ۸ باب ۱۴	جولائی	اساڑھ	تیر	سرطان	چوتھا ۴	دسواں ۱۰
اب	اگست	ساون	مرداد	اسد	پانچواں ۵	گیارھواں ۱۱
ایلول نحمیاہ ۶ باب ۱۵	ستمبر	بھادون	شہریور	سنبلہ	چھٹا ۶	بارھواں ۱۲
تسری یا ایتانیم یعنی تسرین اول سلاطین ۸ باب ۲	اکتوبر	کنوار	مہر	میزان	ساتواں ۷	پہلا ۱
مرچسوان یا بول سلاطین اول ۶ باب ۳۸	نومبر	کاتک	ابان	عقرب	آٹھواں ۸	دوسرا ۲
کسلیو	دسمبر	اگہن	آذر	قوس	نواں	تیسرا ۳
طیبتھ آستر ۲ باب ۱۶	جنوری	پوس	دے	جدی	دسواں	چوتھا ۴
سبط زکریا ۱ باب ۷	فروری	ماگھ	بہمن	دلو	گیارھواں	پانچواں ۵
ادار آستر ۳ باب ۷ ادار ثانی ہر تیسرے سال ہوتا تھا	مارچ	پھاگن	اسفندار	حوت	بارھواں	چھٹا ۶

و ے ادار یعنی ادار ثانی جس سال میں قائم ہوتا اُس سال عید پوریم دو دفعہ ہوتی تھی

باب اول

[illegible]

اعیاد بنی اسرائیل	تاریخ	موسم	
فسح کا ذبح ہونا فسح نئی جو کی نذر کرنی فسح کا ختم	نیسان ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۲۱	لونے کا موسم	نیسان
			ایار
عید پنتکوست نئے گیہون کی نذر کرنی	سیوان ۶		سیوان
		گرمی کا موسم	تموز
			اب
کسدیون نے پہلی ہیکل کو اور رومیون نے دوسری ہیکل کو اسی روز لیلیا	اب ۹		[illegible]
نرسنگے کی عید کفارہ کا روز عید خیمہ اُسکا آخری دن	تشری ۱، ۱۰، ۱۵، ۲۲	بونے کا موسم	تشری
			مرحشوان
ہیکل کی تقدیس	کسلیو ۲۵		کسلیو
		جاڑے کا موسم	طیبیت
			شباط
عید پوریم آستر ۹ باب ۱۸-۲۱	اذار ۱۴ و ۱۵		اذار

اسمین عبرانی مہینے مفتاح الکتاب صفحہ ۵۸ و ۵۹ سے اور انگریزی مہینون کی مطابقت [illegible]

باب دویم

مناجات نظم از مولف

کارساز اہ کبریائی خویش / بہر یکتائی و خدائی خویش
شرف ذات مصطفےٰ کا طفیل / اُسی سردار انبیا کا طفیل
فقر آلِ رسول کا صدقہ / فاقہ ہاے بتولؑ کا صدقہ
رکہہ انہین اس کتاب سے ناکام / جو مسلمان ہین ذلت اسلام
رہے دور اس سے ہر شریر و خراب / جیسے اقصےٰ سے خارج الکتاب
دینداروں کو اس سے ہو تائید / راستبازون کی راستی ہو مزید
رکن دین ہو ہر ایک رکن کتاب / گردنین خم ہون سوے ہر محراب
نسخہ مقبول خاص و عام ہو یہہ / سارے نسخون مین بس امام ہو یہہ
جیسے لکہہ کر یہہ شوکت فاروقؓ / پائی مین نے زیارت فاروقؓ
ویسے اسکو جو پڑہین دیندار / پائین وہ بہی سعادت دیدار
جس مکان مین کہ یہہ کتاب رہے / دخل شیطان کا مسدود باب رہے
پڑہین جس جا مین یہہ کتاب تمام / ہو گزرگاہ انبیا وہ مقام
جن بزرگون کے پاس ہو یہہ کتاب / پائین اقصیٰ کی زائرونکا ثواب
خرچ اسپر کرین جو ایک دینار / لین عوض ایک کے پچاس ہزار
پڑہین دو بار جو کوروانا ث / یک حج کعبہ انکی ہو میراث
ہون ترے گہر کا حج خوان یا رب / دے صلا مسکن جنان یا رب

مددم کن بہ لطف یزدانی ایکہ اہلی کہار سبحانی

گرچہ پیری مین نیم جان مجھہ کو تھام لے ہمت جوان مجھہ کو

رشک خورشید ہو ایاغ میرا تار ہے عرش پر دماغ میرا

سن لے ایکدم جو تو فغان میرا ہو زمین میری آسمان میرا

سم ہو نعمائے اغنیا مجھہ کو دے یہہ نان جوین مزا مجھہ کو

قدح سان سر تہ شراب زنم لیک چشمک بر آفتاب زنم

گرے نظرون سے آب تاب محل دیکھون مین جھوپڑی مین خواب محل

ایسی سیری ہو چشم تر مین مری نہ سمائے کوئی نظر مین مری

سختیون کا جو پائمال رہون تب بھی گدڑی کا اپنے لال رہون

اسقدر نور دل کے داغ مین ہو جس سے مشعل کی بو دماغ مین ہو

جا کسی بزم مین جو پا نسکون اپنے جامے مین مین سما نسکون

درم ہو فاقے سے گو لب میرا پر فرشتے کرین ادب میرا

چاہون گر عہدہ سلطانی کرون تیرے ہی گھر کی دربانی

خم سدا عشق طاق خم مین رہون کاش جاروب کش حرم مین رہون

نہ لبون تک کبھی گلا آئے پیلے دے صبر گر بلا آئے

خوش ہون ارواح انبیا مجھہ سے بنے مسلم کلیسیا مجھہ سے

بہر دین بخش ہمت انصار وقنا ربنا عذاب النار

قدر اسلام سمجھین اہل یہود کہ سوا اسکے ہے زیان ہر سود

از دل شان رفت حب جاہ ویصدون عن سبیل اللہ

یہان نہ کعبہ فقط بس اپنا ہے — بلکہ بیت المقدس اپنا ہے

ملت از ما و ملک ہم از ماست — کعبہ از ما یروسلم از ماست

دون نصارا کو روح پاک کا نور — لین یہود آ کے مجھ سے درس زبور

ہو زبان محو گوہر افشانی — لوٹین یہہ در یہود و نصرانی

ہو موثر میرا سوال و جواب — مجھ سے پڑہ لین کتاب اہل کتاب

جانفزا ہو میرا کلام فصیح — کر چلا لون کلیسیاے مسیح

پائین اہل یہود مجھ سے فتوح — رب ہیکل کی ہو مجھ مین روح

ایک کو ہی ہو گا مجھ سے — بلکہ دونون کا ہو بھلا مجھ سے

اپنے اسلام و دین کا در کھولون — آگے مفلس کے مشت زر کھولون

غنی اس مال سے کرون انکو — مفت پایا ہے مفت دون انکو

تاکہ جب یہان سے ہو سفر میرا — قصر خلد برین ہو گھر میرا

دلکو منصور کے ملین سو چین — پاؤن اکدم مین دولت دارین

اے یہوواہ کے سارے بندو جو رات کو یہوواہ کے گھر مین کھڑے رہتے ہو یہوواہ کو مبارک کہو اپنے ہاتھ مقدس کیطرف اٹھاؤ اور یہوواہ کو مبارک کہو (۱۳۴ از زبور ۲ و ۳) مین اپنی نذرین یہوواہ کو ادا کرونگا اسکی کل امت کے حضور مین منت کرتا ہون یہوواہ کے گھر کی بارگاہون مین اے یروسلم تیرے درمیان ہللویاہ (۱۱۶ از زبور ۱۸ و ۱۹)

اعلان

واضح ہو کہ یہہ صرف یروسلم یعنے بیت المقدس کا بیان ہے اور یہودی قوم کی

تواریخ نہین ہے سنہ کے پڑہنے والے کو ان باتون پر خوب غور کرنا چاہیے کہ یہ کتاب اُن تصنیفون کی مانند نہین ہے جنہین ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے عقاید کے موافق لکہا کرتے ہین بلکہ صرف مورخانہ معہ سنہ و تاریخ ہر واقعی کا بیان ہے ایسا کہ عیسائی اور یہودی اور مسلمان سب اسے تسلیم کر سکتے ہین دوسرے کوئی مبالغہ یا خلاف بات ایسی نہین ہے کہ جس سے تمام دنیا کے کسی اہل مذہب کو حیرت اور تعجب ہو تیسرے پیشین گوئیان جو اس مین منقول ہوئین وہ بغیر تاویلات ہر شخص کے فہم مین آسکتی ہین چوتہے مناظرہ کی باتین جو اس مین شامل کی گئین وہ صرف واجبی واجبی علماء اہلکتاب کے اقوال سے لکہی ہین اور ہر طرح کے تعصب اور محبت سے آزاد ہین پانچوین باوجود ان سب احتیاطون کے صرف عیسائی علماء کی معتبر تصانیف سے یہ کتاب لکہی گئی چہٹے نظم فارسی و اردو جو مولف کیطرف سے ہے بیانات مورخانہ اہلکتاب اور فواید مناظرہ اور بدیہیات مطلب خیز سے مملو ہے اگرچہ اُن کتابون کے نام جنسے اس کتاب مین مضامین انتخاب ہوئے معہ سنہ مطبوعہ و شمار صفحہ و سطر اپنی اپنی جگہہ پر لکہدئے ہین صرف بعض جگہہ حلقہ کے (یعنے اسکے) درمیان جو عبارت ہے اور اشعار وغیرہ توضیح مطلب کے واسطے اور دستور عبارات اردو و فارسی وغیرہ پر مولف کی طرف سے زیادہ کئے گئے باقی اصل کتابون کے ترجمے یا نقل عبارتون مین سر مو تفاوت ہونے نہین پایا مگر یہان بہی اُن کتابون مین سے بعض کی فہرست احتیاطاً لکہدینا لازم ہوا

فہرست کتب جنسے اس کتاب دولت فاروقی مین مضامین نقل کیے گیے

ہندی	
تواریخ کلیسیا چھاپہ بپ ٹسٹ مشن کلکتہ سنہ ۱۸۴۰ع یہہ کتاب پادری سی جی بارتہو بفنے کو ٹلب بارتہہ صاحب نے المانی زبان مین تصنیف کی پہر انگریزی مین ترجمہ ہوئی پہر جان پارسن صاحب پادری مونگیر نے ہندوستانی کلیسیاؤن کے لئے ہندی زبان مین ترجمہ کیا دیکھو اسی تواریخ کا سماچار صفحہ اول	بھوی الگہہ اتہاس مصنفہ پادری ال جی ہے صاحب چھاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۵۴ع
اردو	
تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب بہادر چھاپہ اکبرآباد سنہ ۱۸۴۳ع	اردو تواریخ کلیسیا انگریزی بحسب الارشاد صاحب انگریز مصنف کے ترجمہ کیا ہوا بابو شیو پرشاد انسپکٹر مدارس سرکاری کا طلبا مدارس کے لئے مطبوعہ مطبع نولکشور سنہ ۱۸۶۷ع (یہہ تواریخ بہی مصنفہ سر ولیم میور صاحب بہادر ہے)
سیر الاسلام ترجمہ بریف سروے مصنفہ مارشمین صاحب حسب الحکم ٹامس صاحب دہلی کالج کے واسطے سنہ ۱۸۴۵ع	دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگسٹس براڈہیڈ صاحب مطبوعہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۴۳ع

کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین جسے پہلے پادری شیلر صاحب نے زبان جرمن میں تصنیف کیا اور اب اسے پادری اسٹیفن صاحب نے ترجمہ کیا اور نارتھ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیلئے مشن پریس الہ آباد میں ۱۸۶۰ء کو مطبوع ہوا ؛

تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ لاہور مطبع سرکار ۱۸۶۸ء ترجمہ مسٹر ہنری ولیم فرانسس کالبر ال-ال- ڈی مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء

لب التواریخ مولفہ مدرس سکندرہ فریزر مٹیاز مطبوعہ ۱۸۴۶ء

مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء

فارسی

کشف الاثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مرنیک صاحب چھاپہ اڈنبرگ ۱۸۴۶ء یہ کتاب در اصل ڈاکٹر الکزنڈر کیتھ صاحب پادری نے انگریزی زبان میں تصنیف کی اور پھر یورپ کی اکثر زبانوں میں اور بعد ازاں عربی میں بھی ترجمہ ہوئی اور آخر کو پادری مرنیک صاحب نے فارسی

طریق حیات مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۷ء

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بل صاحب مطبوعہ ۱۸۶۴ء بموجب پسند مسٹر ہنری میرس الیٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند ؛

میں ترجمہ کیا دیکھو کشف الاثار ورق اول و دوم ٭	
انگریزی	
جغرافیہ یعنی ماڈرن جاگرفی اندرسن مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء	جغرافیہ یعنی منیوئل جاگرفی مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ء
تفسیر طامس اسکاٹ صاحب مطبوعہ نیویارک ۱۸۱۱ء وغیرہ	تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتھ صاحب مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۳ء
کتاب واشنگٹن ارونگ مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء	ریوڈی مٹیری آف تاریخ مطبوعہ لندن مصنفہ ڈبلیو ار چیمبرس
اوٹلائنس آف ہسٹری حصہ اول مطبوعہ مدراس سوتھ انڈیا کرسچن سکول بک سوسائٹی ۱۸۶۵ء	گریٹ اوٹلائنس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر ال ال ڈی مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء ٭
تاریخ روم مصنفہ ٹامس گولڈ اسمتھ مطبوعہ لندن ۱۸۵۵ء	تواریخ جان ڈیون پورٹ صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء

روسن کرگٹر	
تفسیر اعمال مصنفہ پادری فکس صاحب چھاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۰ع	تفسیر زبور مصنفہ جوزف اوین صاحب پادری چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع
بیبل چھاپہ لندن سنہ ۱۸۴۰ع معہ ریفرنس	بیبل چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۵ع
مفتاح الکتاب چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع	جغرافیہ چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع
الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع مصنفہ پادری شیرنگ صاحب	سوال و جواب پادری بوسنگ و پادری والش صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد سنہ ۱۸۶۵ع
تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع	تفسیر اسکاٹ صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ع
لغت کتاب مقدس مصنفہ بیس	

پادری منیہر صاحب و مرتبہ پادری
شیرنگ صاحب مطبوعہ مشن پریس
مرزاپور ۱۸۶۸ء

عبرانی

ترگوم یعنی تفسیر ربشی مطبوعہ واوین ۱۸۵۹ء یعنی پانچہزار پانسو اُنا سی پیدائش
عالم اور اس کتاب مین سنہ اسطرح لکھے ہین پانچہزار چار سو
دو سو ۔ اسی ۔ چھ ۔ ستر ۔ پانچ

یہودی اور عیسائی اصحاب اسلامی علما کی اس کتاب کے خاتمہ پر دستخط

دستخط عیسائے عالم پروٹسٹنٹ

تعجب یروشلم کی تواریخ مین مینے بھی دیکھی اور خوش ہوا پس
مولف کے حق مین میری یہ دعا ہے یہوواہ تجھے صیحون سے
برکت دے اور تو عمر بھر یروشلم کی بہبودی پر نظر کیا کر اور اپنے
لڑکون کے لڑکون کو دیکھے (۱۲۸ زبور ۵ و ۶) ایم ۔ آر

دستخط یہودی سینہ صاف صاحب انصاف

یہوواہ تنگی کے دن تیری سُنے یعقوب کے خُدا کا نام تجھے بلندی پر رکھے

مقدس سے تیری مدد بھیجے اور صیہون سے تجھے سنبھالے تیرے سارے ہدیون (یعنے ان تالیفات) کو یاد فرمائے اور تیری سوختنی قربانی (یعنے نظم پرسوز) کو قبول کرے سیلہ تیرے دل کے مطابق تجھے بخشے اور تیرے سارے منصوبے کو پورا کرے ہم تیری نجات پر ترنم کرین اور اپنے خدا کے نام پر جھنڈا کھڑا کرین یہوواہ تیری ساری درخواستین (یعنے یہ مناجات) پوری کرے (۲۰ زبور ۱-۵)

Hizqiyâh bin âbdiyah

حزقیاہ بن عبدیاہ

دستخط اہل اسلام

چونکہ ہیکل کے بانی حضرت داود اور یروشلم خاص انہین کا تختگاہ تھا اسلئے اس تواریخ یروشلم مین زبور ہی سے حمد و نعت اور انہین اُنیو نسبی جو عمارت بلکہ یروشلم ہی سے علاقہ رکھتے ہین لکھنا اور سب اشعار مین بھی رعایت رکھنا اور زبور ہی سے ایسے پیشین گوئیان سوا بعض کے اسی مقصد کے موید بیان کرنا یہانتک کہ سکندر کا ذکر بھی یروشلم ہی سے متعلق ہونا اور سب کچھ عیسائی علماء کی تصنیفات ہی سے بعینہ بنقل کرنا انتہا یہ کہ نثر مین مناجات اور جابجا خاتمہ کی اشعین بھی زبور ہی سے برعایت بیت المقدس لکھنا اور باوجود اسکے باقرار علمائے اہل کتاب اسقدر اظہار فضایل اسلام یہ سب تائید الہی اس تواریخ

کے موئف جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصرالدین محمد ابو المنصور
صانہ اللہ عن شر الدہور کا خاص حصہ ہی پس اسکی موئف کے حق میں
میری یہی دعا ہے کہ یہوواہ زمین و آسمان کا بنانیوالا صیحون سے تجھے
برکت دے (۱۳۴ زبور ۳)

دستخط { بندہ سید الطاف حسین شیعہ مدرس اول انگلو عربی اسکول دہلی
بندہ سید حیدر علی دہلوی شیعہ [illegible] }

الحمد للہ الذی من بالعلماء علی عبادہ وجعلہم منارا فی بلادہ اما بعد در حق چنین تصنیف جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب
سید ناصر الدین محمد ابو المنصور ابقاہ اللہ فی ایام خیر و سرور غیر ازین
مضمون نے نشا کردن نمی توانم کہ واقعے باقرار معتبرین علما اہل کتاب
در اثبات فضایل اسلام اینچنین کتابے در ہیچ ملکے و زبانے تصنیف نا پیدا است
پس دعایم در حق مصنف ممدوح ہمین است اگر تو اپنے ہاتھوں کی کمائی
کھائیگا تو سعادتمند ہی اور خیر تیرے ساتھ ہی (۱۲۸ زبور ۲)

کتبہ بناہ داو صلہ الیہ آمنہ شاہ محمد حسین [illegible] عشرہ
[illegible] ماہ شعبان [illegible]

الا تخفی ان بیت المقدس قد خربہ عبدۃ الاصنام مرۃ بعد مرۃ ثم عادہ
اصحاب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانکسرت شوکتہ عبدۃ
الاصنام بایدیہم فو اللہ ہم الذین مدحہم اللہ تعالیٰ فی صحف

المكرمة التي انزلها على انبياء بني اسرائيل كانهم يعرفون ابناءهم
ويتيقنونه وهذا المصنف المشهور المذكور على لسان الجمهور
بامام مناظري اهل الكتب مصنف سيدنا السيد ناصر الدين محمد ابو المنصور
ايده الله تعالى قد اثبت هذه الامور واوضحها ناقلاً اكثرها من اهل
الكتاب والحق ما شهدت به الاعداء فلا ريب ان هذا الكتاب
المستطاب معجزة من معجزات نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وعند
اولي الالباب ☆ كتبه العبد الاحقر عبد العزيز بن غلام احمد الكهنوي
غفر الله ذنوبه وستر عيوبه ...

لله الشكر تعالى وتقدس على ما استكمل تاريخ البيت المقدس مما
صنفه الفريد الجناب امام مناظري اهل الكتاب الناصر لدين النبي السيد
محمد ابو المنصور الدهلوي نصره الله القوي على كل غبي غوي وعمي
انه قد بالغ في تحريره وسعى وبذل كثيراً من مجهوده كما
فبلغ في جهده اقصى واستوفى في كتابه هذا مما سنح
في المسجد الاقصى فطوبى لمن اتخذه واشتراه وطالعه ورآه
اذ هو احق واحرى بان يجعل قبلة لمن يرى والسلام على
من تبع الهدى وقد حرر هذه السطور العبد الملقب بالقصور
الاحقر السيد مظفر الدين حيدر عفى الله عنه في يوم الحشر

(بهر نواب صاحب خفيه دولد لكهنئو شيعه مذهب نبيره نواب حسام الدين حيدر مرحوم)

ایضاً دستخط علمائے یہود

پنامہ مفاخرت خامہ بغنی تو گرنیز خامہ استاد علامہ ادام اللہ ایامہ و شید فی مراکز العزا علامہ جو کہ صحیح ترین تواریخ بیت المقدس ہے اسکے مصنف کے حق میں ہمارے یعقوب علیہ السلام خداوند کے گھر میں سے ہمکو مبارکبادی دیتے ہیں (۱۱ نومبر ۲۶)

{ موسی بن یعقوب — Moses Jacob }
{ بنی یامین بن یعقوب — B. Jacob }

تاریخ مصنفہ مولوی سید محمد نصر اللہ علی صاحب حسینی متخلص بہ قیصر

سلام علیک و علیک السلام کلام الامام و امام الکلام ۱۳۳۱	دیگر	شد انجام طبعش ز انعام عام سنہ بار شد انجو سال قیصر گو چنین
چنین گفت تواریخ بیت المقدس بگو اے تواریخ بیت المقدس		کسے یافتہ در کدامی زبان پئے آخر عیسوی سال قیصر

فہرست کار پردازان مطبع دار النصر بعض و غیرہ

محبوب حسین سبعق شیعہ مدیر دار المطبع محمد فیروز مین شہور ہے خان علی سیسمن شیعہ
ابن محمد فیروز مین استاد ہے جان بخش متعلقہ پیش مددگار سیسمن
نولادخان شیعہ مددگار سیسمن ہے بندہ علی شیعہ خواند الفا ہے الٰہی بخش شیعہ ایضاً
ممتاز مسیح مہر بند شمس آفتاب ہے سید سجاد حسین قیصر ابن حکیم سید ابن جان محمد حسین صاحب

قطعۂ تاریخ مصنفہ ثانی سحبان مداح حضرت پیغمبر آخر زمان صلعم مولوی محمد اکبر خان صاحب سلمہ الواہب المتخلص بہ مسلم

صاحبو بیت المقدس کی سبھی حالات مین
کس زبان مین آجتک بیت المقدس کی تھے
یہہ شرف کسکو تھا جو لکھتا کوئی ایسی کتاب
جامع اوصاف ہی اسکا مصنف بالیقین
بے نظیر و بے بدل جس کی ذات آجکل ہی آج
ہین امام فن خود عالم مین وہ بے گفتگو
کسکو ہے انکی طرح نصاری سین کمال
آجتک انکے سوا کسنے بھلا مانگا جواب
نام نامی یہہ ہے اُس عالی نسب کا [illegible]
ہے انہین کی خاص تالیفات سے یہہ بھی کتاب
ہین صداقت مین مخالف تک اسپر دستخط
ہے یہی برجستہ تاریخ کتاب مستطاب

جامع تحقیق یہہ نسخہ بہت اچھا چھپا
اس سے بہتر کوئی بھی نسخہ کسی نے کیا لکھا
فضل یہہ بالاختصاص انکے مصنف ہی کو تھا
دوستو اب انکے مین وصاف ہو انکو صف کا
اپنے فن مین ہے یہی شہرت جہان مین جابجا
سب پہ بالتسلیم ظاہر ہے یہہ انکا مرتبہ
جو مناظر کو طلب کرتا ہو خود دیکر صلا
وعدۂ انعام کر کے اپنی تصنیفات کا
مولوی سید ابو المنصور صاحب جیسا
جسکا ہر ایک فقرہ بل ہر لفظ ہے صدق انتما
کسکی طاقت کر سکے کوئی فقرہ اچوان و چرا
تنے پایا مسلم اچھا مادہ تاریخ کا

ولہ ایضاً عیسوی

چھپی کیا صاف یہہ تاریخ بمثل
کہی مسلم نے کیا عمدہ یہہ تاریخ
لکھی کیا خوب اس نسخے کی کاپی
ولا کیا اشرف التاریخ چھاپی

صحت نامہ اغلاط کتاب دولت فاروقی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۵	اُسبہ	اُسپر	۲۵۰	۴	ز	ر
۵	۱۷	فنا	ثنا	۲۵۰	۵	مخزوفی	مخزومی
۷	۱۸	بیچے	بچے	۲۶۵	۱۴	ڈھلیگا اوربچا	ٹہلیگا اوربچا
۸	۹	[illegible]	تعجب شد [illegible] للذین [illegible] الیہود	۲۶۵	۱۸	سے سانفع	سے نفع
				۲۷۳	۷	یروسلم پامال	یروسلم کو پامال
۱۰	۱۳	جو	چو	۲۷۵	۱۸	کہ سب کے	کہ حلقہ کے
۲۱	۱۰	ہم	حام	۲۷۶	۲	متی انجیل	انجیل متی
۳۲	۹	رکھین	رکھنے	۲۸۰	۱	سی ہی	سے سیدھی
۳۳	۱۵	اوردود	اور رود	۲۸۴	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۳۴	۱۷	انسٹرٹیڈ	الشٹریٹیڈ	۲۹۶	۵	السٹرٹیڈ	السٹریٹیڈ
۱۰۴	۱۳	ایک افطار	ایک قطار	۳۵۲	۱۳	متقدرونیا	متقدونیا
۱۲۹	۳	سوذن	سودان	۴۱۸	۱۵	یسبت	سبت
۱۴۰	۱۲	گر	مگر	۴۲۱	۱۹	ولیصدان	[illegible]
۱۶۱	۱۳	اکا	۱۷	۴۲۹	۷	عبدیا	عبدیاہ
۱۶۷	۱۸	ششلع	سنشع	۴۳۲	۱۵	جان پیٹر	[illegible]
۱۸۶	۱۱	۲۹	۱۲۹				

تمت بالخیر

گزارش

واضح ہو کہ اس کتاب مین بڑی احتیاط یہہ کی گئی ہے کہ علماء اہلکتاب کی تصنیفات مین سے جو مضمون نقل کئے گئے ہین وہ بجنسہ حرف بحرف ہین کسیطرحکا اُنمین تصرف نہین کیا گیا اسوجہہ سے انبیاء علیہم السلام کے نام جسطرح اُن عبارتون مین درج تہے اسیطرح نقل کرنا ضرور ہوا کہ نقل کفر کفر نباشد مگر مولف کتاب دولت فاروقی کی طرف سے جہان کہین کچہہ عبارت مرقوم ہوئی وہان ہر نبی کے نام کے ساتہہ استعمال الفاظ تعظیمی مین ہرگز قصور نہین کیا گیا ہے اسوجہہ سے نقل عبارات تصانیف اہلکتاب مین جو انبیاء علیہم السلام کے نام بے رعایت الفاظ تعظیمی مرقوم ہین وہ مولف کتاب ہذا کی طرف سے نہ سمجہنا چاہیے

فہرست کتب مصنفہ حاجی امام فن مناظرہ اہلکتاب مع شرح قیمت

(۱) نوید جاوید (۲) دولت فاروقی (۳) عقوبت الضالین (۴) استیصال
(۵) رفیعۃ الوداد (۶) لحن داؤدی (۷) انعام عام (۸) افحام الخصام

(۹) تصحیح التاویل (۱۰) اعجاز قران (۱۱) میزان المیزان (۱۲) عین الیقین (۱۳) مجموعہ وعظ (۱۴) یادداشت ***

تمام شد

جواب تفسیر [illegible] مصنفہ پادری عماد الدین [illegible]

جواب اعجاز قران مصنفہ [illegible]

جواب میزان الحق مصنفہ پادری [illegible] صاحب کا جواب ہے

مع جواب امام [illegible] کے وعظ ہیں

واعظین [illegible]

مسجد اقصی



تصویر ہذا کوہ موریہ کی ہے اسوقت کی مطابق جیسے سیاح لوگ قدرون نالے کے کنارہ سے ہو کر دکھن سے اوتر
رخ جائے کیوقت نظر آتی ہے جو نالے کی صورت سے سو قدرون ہے اور جو مکانات کوہ کے اوپر نظر آتے
ہیں سو حضرت عمر رض کی مسجد کے متعلق ہیں جو اہل اسلام میں ام الصخرہ نام مشہور ہے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۸)

حبرون



یہ نقشہ لغت کتاب مقدس مصنفہ مسس پادری بیتھر صاحب و مرتبہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۷۵ع صفحہ ۲۷۳ سے نقل کیا گیا۔

شہر یروشلم کی زمین کا نقشہ

پچھم

اوتر

دکھن

الکتاب سے مقامات المعروف

فہرست مقامون کی

نمبر	مقام	نمبر	مقام
۱	بیت اللحم کا پھاٹک	۱۷	مقدس انا کی مسجد
۲	دمشق کا پھاٹک	۱۸	پلاطوس کا محل
۳	افرائیم کا پھاٹک	۱۹	بیت حسدہ کا کنڈ
۴	مقدس استیفان کا پھاٹک	۲۰	حرم شریف
۵	سنہرا پھاٹک یہہ بند ہے اور اہل اسلام سمجھتے ہین کہ اگر اس راہ سے عیسائی لوگ آوین تو شہر کو لیلینگے		الف سلیمانؑ کا تخت ب محمدؐ کا تخت اہل اسلام سمجھتے ہین کہ اسی پر سے وہ قیامت کے دن عدالت کریگا ج صدر عیسیؑ کے مغارے کا دروازہ
۶	الاقصے کا پھاٹک	۲۱	الصخرہ
۷	غلیظ کا پھاٹک	۲۲	الاقصے کی مسجد
۸	صیحون کا پھاٹک	۲۳	چوک و بازار
۹	ارمینون کی خانقاہ	۲۴	اناس کا محل
۱۰	پیسنس کا قلعہ	۲۵	یہودیونکا عبادتخانہ
۱۱	بنت سبا کا کنڈ	۲۶	یروسلم کے حاکم کا محل
۱۲	حاجی ستورات کا گھر	۲۷	قیافا کا محل
۱۳	لاطینون کی خانقاہ	۲۸	داودؑ کی قبرگاہ
۱۴	کھنڈر مکان	۲۹	قبرگاہ عام
۱۵	قبرگاہ کا گرجا الف قبرگاہ ب کلوری	۳۰	بادشاہ کا کنڈ
۱۶	ہیرودیس کا محل	۳۱	سلوآم کا کنڈ

یہہ نقشہ شہر یروسلم کی زمین کا معہ فہرست مقامون کے الکتاب کے مقامات المعروف سے نقل کیا گیا